UnEven Page Numbers Within The Book Only

TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222713

UNIVERSAL
LIBRARY

OUP—2273—19-11-79—10,000 Copies.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No ۸۹۱۵۴۳۱۲ Accession No. ۵۵۱

Author و-ک ۵۵۱

Title ولی اورنگ آبادی

This book should be returned on or before the date last marked below.

کلیات ولی

مرتبۂ

جناب علی احسن، احسن مارہروی صاحب

مع ضمیمہ جات

مرتبہ انجمن ترقی اُردو

سنہ ۱۹۲۷ع

انجمن اُردو پریس، اُردو باغ اورنگ آباد (دکن)

میں طبع ہوئی

اول ۱۰۰۰

قیمت مجلد ۵ روپے
غیر مجلد ۴ روپے

التماس

جناب احسن صاحب مارہروی نے ایک مدت کی کاوش اور مختلف نسخوں کی تلاش اور مقابلے کے بعد کلیات ولی کا نسخہ مرتب کیا اور اس پر بہت بسیط مقدمہ لکھا۔ انجمن ترقی اردو نے اس کی طبع و اشاعت کا بیڑا اٹھایا لیکن اس نسخے کی تکمیل کے خیال سے مجھے اس میں کچھہ ترمیم اور بہت کچھہ اضافہ کرنا پڑا—

مقدمہ ضرورت سے زیادہ طویل تھا اور اس میں بعض غیر ضروری بحثیں آگئی تھیں جو خارج کرنی پڑیں اور صرف وہی حصہ باقی رکھا جو (ولی) کے کلام کے لئے ضروری تھا—

جب کتاب چھپنی شروع ہوئی اور بعض مقامات پر مجھے شبہ ہوا اور میں نے اُن مقامات کو اپنے قلمی نسخوں سے مقابلہ کرکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اختلاف نسخ اس سے کہیں زیادہ ہے جو جناب احسن نے اپنے نسخوں میں دکھایا ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ولی کا کچھہ کلام ایسا بھی ہے جو احسن صاحب کو دستیاب نہیں ہوا اور اِن نسخوں میں موجود ہے۔ اس لئے کتاب کے ساتھہ دو ضمیمے شامل کرنے کی ضرورت پڑی —

پہلا ضمیمہ اُس کلام کا ہے جو میرے اور انجمن کے نسخوں میں ہے اور احسن صاحب کے مرتبہ نسخے میں نہیں۔ یہ تمام کلام ضمیمے کی صورت میں کتاب کے ساتھہ شایع کردیا گیا ہے اور جو کچھہ اختلاف نظر آیا یا کوئی مفید بات معلوم ہوئی یا کسی نسخے کے حاشیے پر کوئی کام کی چیز نظر آئی وہ بھی حاشیے میں لکھہ دی گئی ہے —

دوسرا ضمیمہ اختلاف نسخ کا ہے۔ یہ اختلاف اس کثرت سے نکلے کہ ابتدا میں اس کا سان گمان بھی نہ تھا۔ ہوتے ہوتے یہ ضمیمہ اچھی خاصی کتاب ہوگئی ہے جو پورے ۱۵۶ صفحے پر ہے۔ آئندہ صفحوں میں ان تمام قلمی نسخوں کی فہرست درج کردی گئی ہے جن سے اختلافات کی فہرست بنانے میں مدد لی ہے اور ہر نسخے کے متعلق اس کی خصوصیات اور سنہ کتابت وغیرہ بھی لکھ دیا گیا ہے۔ جن صاحبوں کو کبھی قلمی نسخوں سے سابقہ پڑا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ قلمی نسخوں کی صحت اور مقابلے میں کیسی کچھ کھکھیڑ اُٹھانی پڑتی ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ قدیم قلمی نسخے بہت صحیح ہوتے ہیں، لیکن یہ محض حسن ظن ہے۔ کم سواد کاتبوں ہی نے نہیں بلکہ ذہین کاتبوں نے بھی کتابوں کا وہ ستیاناس کیا ہے کہ صحت کی بحث اُن کی بدولت رہتی دنیا تک رہے گی۔ ولی کے قلمی نسخوں کا بھی یہی رنگ ہے۔ ہم نے اس امر کی احتیاط کی ہے کہ جہاں کہیں ایسا اختلاف نظر آیا ہے جو حقیقت میں اختلاف نہیں بلکہ کتابت کی غلطی ہے یعنے اُس سے شعر کا مضمون غلط یا خبط ہوجاتا ہے یا شعر موزوں نہیں رہتا اُس کو حضرت کاتب کا سہو قرار دے کر چھوڑ دیا ہے، اور زیادہ تر وہ نسخے لکھے ہیں جو ایک سے زیادہ نسخوں میں پائے جاتے ہیں۔ ایسے نسخے بھی لے لیے گئے ہیں جو صرف ایک ہی نسخے میں ہیں مگر اُن سے ۔ تو شعر کا مفہوم بلند ہوجاتا ہے یا قدیم زمانے کی ترکیب معلوم ہوتی ہے اور قیاس بھی یہی چاہتا ہے کہ حقیقت میں یہی لفظ ہوگا مگر بعد میں سہو کتابت [illegible] کچھ کا کچھ ہوگیا۔

اس کے علاوہ املا کا جو اختلاف ہے وہ بھی کہیں کہیں دکھا دیا گیا ہے، جس سے صرف یہ [illegible] مقصود ہے کہ قدیم املا اس لفظ کا کیا تھا۔ اگر جناب مرتب [illegible] قدیم املا کی پابندی فرماتے تو بہت اچھا ہوتا۔ مثلاً (اوپر) کو جہاں "واو" ادا نہیں ہوتا ہے بلا "واو" لکھا ہے۔ اس سے شبہ [illegible] ہے کہ اصل نسخوں میں بھی

ایسا ھی ھوگا مگر ایسا نہیں ھے- (خورشید) کو بلا ''واو'' لکھا ھے- حالانکہ اب تک اس کا املا ''واو'' سے جاری ھے' گو بلحاظ لغت بلا ''واو'' ھی صحیح ھے- ستیں' ستی' سیتی' کو ھر جگہ ایک ھی صورت سے (ستی) لکھا ھے -(ھات) کو (ھاتھہ) - (کوں) کو (کو) - (وو) کو ھر جگہ (وہ) - (یو) کو (یہ) - (توں) کو اکثر جگہ (تو) لکھا ھے —

پہلے ماضی مطلق میں ھر جگہ الف سے پہلے ایک مخلوط 'یاے' کا اضافہ رائج تھا - جیسے (بولا) کو (بولیا) - ایک آدہ جگہ کے سوا ھر جگہ (یاے مخلوط) کو مرتب صاحب نے اُڑا دیا ھے - (کوئی) جہاں بغیر ''واو'' کے ادا ھوتا ھے اُسے بصورت (کُئی) لکھا ھے - حالانکہ قدیم املا با ''واو'' ھی ھے - (کدھی) کو (کدھیں) - (کبھی) کو (کبھیں) اور مصادر میں ایک ''نون غنہ'' کا اضافہ جیسے آنا' جانا' کو آناں' جاناں' قدیم نسخوں میں لکھا ھے مگر مرتب صاحب نے ایک آدہ جگہ ردیف کے سوا اور کہیں پابندی نہیں کی - اگر پابندی کی جاتی تو یہ معلوم ھوتا رھتا کہ قدیم زمانے میں کونسا لفظ کس صورت سے لکھا جاتا تھا اور بتدریج اُس کے املا میں کیا تصرف یا اصلاح ھوئی ھے - ورنہ کم سے کم فرھنگ ھی میں بتا دیا جاتا یا فہرست نوٹ میں یا مقدمے میں اشارہ کردیا جاتا —

مرتب صاحب نے مقدمے میں اُن نسخوں کی فہرست بھی دی ھے جن سے کلیات مرتب کیا ھے مگر یہ نہیں معلوم ھوتا کہ کونسی غزل کس کس نسخے میں ھے اور لفظ مندرجۂ متن کن کن نسخوں میں ھے اور اُن کو اختیار کرنے کی وجہ ترجیح کیا ھے —

اکثر الفاظ متن میں ایسے ھیں جو انجمن کے کسی نسخے میں نہیں یا ایک دو نسخوں میں ھیں - ھماری راے میں متن میں وہ لفظ رکھنا چاھئے جو زیادہ نسخوں میں پایا جاے - بعض جگہ الفاظ تو ایک ھی ھیں مگر ترکیب مختلف ھے - پس جو ترکیب زیادہ نسخوں میں ھو وھی

متن میں لینا چاہئے - ہم نے اس کو اختلاف نسخ کی صورت میں دکھا دیا ہے کیونکہ قدیم زمانے کے لحاظ سے یہی ترکیب زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے گو صحیح دونوں ہیں —

غزلیں جو درج کلیات ہیں اُن پر کوئی نوٹ ایسا نہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ کون غزل کس کس دیوان میں ہے اور یہ رائے قایم کرنے میں سہولت ہو کہ آیا یہ غزل الحاقی ہے یا (ولی) ہی کی ہے مثلاً جو غزلیں سب دیوانوں میں موجود ہیں وہ بالاتفاق (ولی) ہی کی ہیں - اُن پر حاشیے کی ضرورت نہیں اور جو غزل جس دیوان میں نہیں اس کے متعلق حاشیے میں میں اشارہ کردیا جاتا —

اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض اصناف سخن قدیم زمانے میں ایسی رائج تھیں جو اب رائج نہیں اور اگر انہیں پھر روآج دیا جاے تو لطف سے خالی نہ ہوگا جیسے ثلاثی ' چار در چار' بازگشت ' غالباً یہ اصناف اُن نسخوں میں نہیں ہونگے جو احسن صاحب کے پیش نظر تھے —

قابل مرتب نے قدیم الفاظ کی ایک فرہنگ بھی مرتب کرکے شریک کی ہے - اسمیں بعض ایسے الفاظ بھی تھے جن کے معنے اُن کو معلوم نہیں ہوے تھے ' اس کی بھی تکمیل کر دی گئی ہے —

اگر چہ اس تصحیح و ترتیب ' ترمیم و اضافہ میں بہت کچھہ کھٹراگ کرنا پڑا اور طوالت بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے تاہم مجھے امید ہے کہ یہ محنت رائگاں نہ جاے گی اور جو صاحب (ولی) کے کلام کو تحقیقی نظر سے مطالعہ فرمانا چاہیں گے اُن کے لئے یہ کوشش بہت کار آمد ثابت ہوگی اور یہی اس کا مقصد بھی ہے —

آخر میں' میں مولوی محمد حسین صاحب (محوی) صدیقی کا (جو انجمن کے مطبع میں تصحیح کا کام کرتے ہیں) بہت ممنون

ہوں کہ انہوں نے اختلاف نسخ کی تلاش اور مقابلے میں بڑی محنت اور جانکاہی سے کام کیا اور حق یہ ہے کہ ان کی مدد کے بغیر میں اس کام کو اس آسانی اور خوبی سے انجام نہیں دے سکتا تھا —

عبدالحق

سکریٹری انجمن ترقی اردو (اورنگ آباد دکن)

۱۰ رمضان سنہ ۱۳۴۵ ھ (مطابق ۱۵ مارچ ۲۷ ع) —

فہرست نسخ دیوان (ولی) جن سے طباعت کے وقت انجمن ترقی اردو پریس اورنگ آباد میں مقابلہ کیا گیا —

۱ – دیوان ولی نمبر ۱ - جو ۲۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۱ ھ کا لکھا ہوا اور موجودہ نسخوں میں سب سے زیادہ قدیم اور صاف وصحیح ہے —

۲ - ,, نمبر ۲ - ۵ -ذیقعدہ سنہ ۱۷۰ جلوس محمدشاہ کا لکھا ہوا ہے بالکل سالم و خوش خط، نوشتۂ محمد جعفر —

۳ - ,, نمبر ۳ - ۲۱- جمادی الاولیٰ سنہ ۱۲۲۹ ھ روز پنجشنبہ ختم کتابت کی تاریخ ہے نام کاتب کرم علی —

۴ - ,, نمبر ۴ - اول و آخر قدرے ناتمام مگر خوش خط اور صاف وسالم - سنہ کتابت وغیرہ ندارد ہے

۵ - ,, نمبر ۵ - آخر سے ناتمام اور کرم خوردہ - مگر بد خط تاریخ کتابت وغیرہ ندارد —

۶ - ,, نمبر ۶ - مطبوعۂ فرانس - مطبع شاہی سنہ ۱۸۳۳ع – سنہ ۱۲۴۹ ھ - مرتبۂ گریسن دی تاسی —

نمبر ۷ - دیوان ولی — قلمی جدید نسخہ حکیم شمس الہدا صاحب قادری نے کسی قدیم نسخے سے نقل کرایا تھا اور استفادے کی غرض سے مجھے عنایت فرمایا بالکل محفوظ ' خوش خط ' سالم اور صاف ہے —

نمبر ۸ - ,, — مرتبہ و نوشتۂ جناب احسن صاحب مارہروی جس سے یہ نسخہ طبع کیا گیا ہے —

ن ۱ میں صرف غزلیں ہیں - دیگر اصناف بالکل نہیں ہیں —
ن ۲ میں تین (مستزاد) ' ایک (چار در چار) تین (مخمس) دو (باز گشت) ایک (ترجیع بند) ' دو (قصیدے) اور ایک (مناجات) ہے —
ن ۳ میں قصائد نہیں ہیں' صرف ایک ترجیع بند' دو مستزاد' دو خمسے ۴ رباعیاں اور چند فردیات ہیں—

باز گشت ایک خاص صنف ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ مصرع اول کا پہلا رکن ' مصرعہ ثانی کا قافیہ اور پہلے مصرعہ کا قافیہ دوسرے کا رکن اول ہوتا ہے - یہ التزام پوری غزل میں ہوتا ہے - ایسی دو غزلیں ہیں جو احسن صاحب نے غزلوں میں رکھی ہیں یہ ایک صنعت قرار دی گئی ہے اور اس کو فن صنائع و بدائع میں (ردالصدر علی العجز) کہتے ہیں - یہ بہت بڑا نام اور بالکل عربی ہے - اس کا نام بازگشت فن کی اصطلاح کا ہو یا ایسے کلام کا - دونوں حالتوں میں بہت خوب ہے بلکہ ہمارے یہاں اس اصطلاح کا یہی نام ہونا چاہیے - اور فنی اصطلاح میں لے لینا چاہیے - مثال یہ ہے

دلربا آیا نظر میں آج میری خوش ادا
خوش ادا ایسا نہیں دیکھا ہوں دو جا دلربا

یہ صنف ن ۲ تا ۵ میں موجود ہے—

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہتا ہے کوئی خدا، کوئی رام تجھے
معبود سمجھتی ہیں کُل اقوام تجھے
کثرت سے دیے ہیں تیری یکتائی نے
القاب، خطاب، کُنیت، * نام تجھے
(احسن مارہروی)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ بقدر حسنہ و جمالہ

دسمبر سنہ ۱۹۱۷ ع میں سولھا برس کے بعد چند روز کے لیے راقم حروف کو دوبارہ حیدر آباد دکن جانے کا اتفاق ہوا، اثنائے قیام میں ایک دن کتب خانۂ آصفیہ کی سیر بھی میسر ہوئی، چند اور کتابوں کے ساتھہ ولی دکنی کا مطبوعہ دیوان بھی دیکھا، اب تک میں اپنی ناواقفیت سے اس مطبوع کلام کو غیر مطبوع سمجھے ہوے تھا، مگر یہ دیکھکر غیرت نما حیرت ہوئی کہ اُس کے انطباع کا شرف سب سے پہلے اہل ہند کی جگہ پیرس والوں کو نصیب ہوا - یہ دیوان سنہ ۱۸۳۳ ع میں بمقام

---

* صحیح لفظ کنیت بضم کاف و سکون نون و فتح یا بروزن فعلت ہے - مگر اُردو بول چال میں بتشدید نون ہے اس اتباع سے اُردو سمجھکر نظم کیا گیا ہے اگر کسی کو یہ استعمال پسند نہ ہو تو یوں پڑھا جاے : - القاب، خطاب، نام، اعلام تجھے -

پیرس (فرانس) طبع ہوا ہے اور اُس کے مرتب و مہتمم جے* - ہیل - گریسن دی تاسی ہیں) جنھوں نے اپنی قابلیت و مذاق کے مطابق چند صفحوں کا دیباچہ بھی فرنچ میں لکھا ہے ' جو اس دیوان سے پہلے درج ہے - اس دیوان کی سیر سے میری حسیات مدرکہ میں ایک ناقابل بیان جوش پیدا ہوا ' رہ رہ کر اپنے ملکی بھائیوں کی بے پروائی اور مستشرقین یورپ کی کار فرمائی پر تعجب ہوتا رہا ' اس جوش کو لیے ہوے کتب خانے سے نکلا اور سرچشمۂ علوم وفنون ' افتخار سر سید و محمود ' جناب سید راس مسعود صاحب بی - اے (آکسن) ناظم تعلیمات ممالک محروسۂ دکن حفظہ اللہ تعالیٰ عن الشرور والفتن سے ملا - ممدوح الصدر اُردو ادب سے خاص ذوق رکھتے ہیں اور اساتذۂ قدیم کی تصنیفات و تالیفات کے نشر و انطباع سے عام دل چسپی رکھتے ہیں ' دیوان کا تذکرہ سن کر بالطبع اس کے چھپنے کا اشتیاق ظاہر فرمایا ' اس تائید و تحریک نے مجھے بہت زیادہ متأثر کیا اور بالتصمیم ارادہ کرلیا کہ انشاءاللہ تعالیٰ اپنے امکان بھر ولی کے مطبوعہ و غیر مطبوعہ دواوین جمع کر کے ایک صحیح اور مکمل نسخہ تاریخی نقد و نظر کے ساتھ شائع کیا جاے گا —

حیدر آباد کے چند روز قیام میں دوچار جگہ دیوان مذکور کا تجسس کیا ' کتب فروشوں سے پوچھا ' بعض اعزہ کے کتاب خانے دیکھے ' مگر کسی جگہ ولی کا دیوان دستیاب نہیں ہوا ' اسی سفر میں بمبئی جانے کا اتفاق ہوا ' یہاں بھی معمولی تلاش جاری رہی ' آخر ایک کتاب فروش کے

---

* اس تدوین کے بعد اسی مولف نے اُردو شعرا کا ایک مبسوط تذکرہ فرنچ میں لکھا ہے ' جو تذکرہ دی تاسی کے نام سے منسوب ہے -

پاس بمبئی کا چھپا ہوا دیوان ملا اور اتفاق سے وہی ایک نسخہ دکان میں رہ گیا تھا - اس کامیابی پر امید ہوئی کہ سعی احسن مشکور ہوگی - اگرچہ اس دیوان (مطبوعۂ بمبئی) کی بے ربطی - غلطنویسی اور اختصار و اصلاح کو دیکھہ کر مسرت کے عوض کُلفت ہوئی، پھر بھی ما لا یدرک کُلہ لا یترک کُلہ کو مدنظر رکھتے ہوے دیوان مذکور تبرک سمجھکر حرز جاں بنایا گیا، اور بصد شوق و اضطراب وطن واپس ہوا، گھر پہنچکر اپنے کتب خانے کا قلمی دیوان نکالا اور بمبئی کے دیوان سے ملایا تو زمین و آسمان کا فرق نظر آیا - کچھہ دنوں بعد ضلع آرہ (صوبۂ بہار) کا سفر کرنا پڑا، وہاں اخی معظم جناب سید آل حسین صاحب بلگرامی رئیس کواتہ کے کتاب خانے میں نول کشور لکھنؤ کا مطبوعہ دیوان ملا، اور برادر بجان برابر سید ظہیر حیدر صاحب بی - اے بلگرامی ڈپٹی کلکٹر آرہ کی کوشش سے پیرس کا چھپا ہوا دیوان بھی بالعاریۃ مل گیا اور ایک قلمی نسخہ عم مجد مولوی سید محمد صاحب بلگرامی کا نقل کیا ہوا ہاتھہ آیا، ان متواتر کامیابیوں نے بہت زیادہ ہمت افزائی کی - سفر کے بعد پہلا کام یہ کیا کہ ان سب دواوین سے ایک صاف اور صحیح نقل شروع کی - چند ماہ کی مسلسل جنبش قلم سے صاف شدہ دیوان اس قابل ہوگیا کہ مطبع میں بھیجا جاسکے - مگر اتنی کاوش و محنت کے بعد تنہا دیوان کا شایع کر دینا تجارتی منفعت کے سوا کسی علمی مفاد کا ذریعہ نہیں بن سکتا تھا - ضرورت تھی کہ ایسے دیوان کے لیے صاحب دیوان کے حالات لکھکر تمام مراحل تبصرۂ و نقد طے کیے جاتے - لیکن موجودہ عروج یافتہ زمانے میں جب کہ آسمان نقد و نظر پر بڑے بڑے شمس العلما چمک رہے ہیں، ایک ذرۂ ناچیز کے لیے یہ کام آسان نہ تھا - راہ کی دشوار گزاری نے عرصے تک کمر بستہ نہیں ہونے دیا، مگر بالآخر یہ دیکھکر کہ خواص اہل قلم اس

طرف متوجہ نہیں ہوتے یا اس کام کو معمولی و غیر مفید سمجھکر نظر انداز کیے ہوے ہیں، مجھہ ابجد خواں کو بسم‌اللہ کہکر قلم اُٹھانا پڑا۔ ممکن ہے کہ ایک ناقص کی یہ خدمت اب نہیں تو پھر کبھی کسی کامل کے اضافۂ و اصلاح سے مکمل ہوجاے۔ تکمیل کے انتظار میں تعویق کے جھولے میں جھولتے رہنا اپنے آپ کو حوادث و انقلابات کا شکار بنا دینا ہے۔ وقت کو غنیمت سمجھکر جو بندہ جاے اُسے موتی جاننا چاہیے کیونکہ:-

اہل زمانہ آگے بھی تھے اور زمانہ تھا
پر اب جو کچھہ ہے یہ تو کسی سے سنا نہ تھا
باور نہیں ابھی تجھے غافل! تو عنقریب
معلوم ہوے گا کہ یہ عالم فسانہ تھا

(خواجہ میر درد)

دیوان اور سوانح ولی کے حالات

ولی جس کو انباے سخن اُردو شاعری کا ابوالاباء سمجھے ہوے ہیں، تمام تذکرہ نویسوں کی بے پروائیوں سے اختلافات کی نیرنگیوں میں ایسا گھرا ہوا ہے کہ صحیح حالات کا انکشاف کیسا، خود اُس کے نام پر اتنے پردے پڑے ہوے ہیں کہ اُن سب کو ہٹاکر مسمی کا پہچاننا ایک معما ہو گیا ہے۔ نام و حالات کے سوا اصلی وطن کا بھی پتا نہیں چلتا۔ شمس‌اللہ شمس‌الدین، شمس ولی، ولی محمد اور ولی اللہ اتنے نام بتانے کے بعد کسی نے صوبۂ گجرات کے شہر سورت یا پونا کا ساکن لکھا ہے، کوئی احمدآبادی کہتا ہے، اکثر اورنگ آباد دکن سے منسوب کرتے ہیں، کسی جگہ صوبۂ بہار و شاہجہان آباد کے قیام کا نشان ملتا ہے۔ سب سے آخر میں اس زمانے کے ایک شیر پنجاب صوبۂ گجرات کی شرکت اسمی سے فائدہ اُٹھاتے ہوے

شہر گجرات* (پنجاب) کو ولی کا جنم بھوم بتاتے ہیں' ان حسابوں بقول شخصے از روے سخن ولی بھی ع:

هفصد و هفتاد قالب دیده است

کا مصداق بن سکتا ہے۔ ان واقعات و اختلافات کی بے ترتیبیوں کے بعد دیوان پر نظر ڈالی جاے تو وہاں کا عالم ہی دوسرا ہے' ہر صفحہ نہیں بلکہ ہر غزل میں اکثر مصرع و اشعار ایک دیوان سے دوسرے دیوان میں مختلف پائے جاتے ہیں' کسی میں غزلیں کی غزلیں ندارد ہیں' بعض دیوانوں میں مرتب کرنے والوں نے اصلاحیں دے کر دور عالمگیر کے شاعر کو حکومت برطانیہ کے عہد کا شاعر بنا دیا ہے' کسی سماعی اور جلد باز مؤلف نے انتخاب اشعار میں یہ کتر بیونت کی ہے کہ دوسروں کے اشعار ولی سے منسوب کردیے ہیں' ان ہفت رنگی اختلافات کے ساتھہ یہ مشکل' اس زمانے کے مؤلف کو اور شش و پنج میں ڈال دیتی ہے کہ دو سو برس پہلے کی زبان اور اکثر پرانے اور دکنی محاورات کے سمجھنے والے نا پید ہیں' اور پھر کسی مرتب دیوان نے اس طرف توجہ نہیں کی کہ اجنبی و نا مانوس اور متروک الفاظ کے معنی آج کل کی اُردو میں لکھہ دیے ہوں—

غرض کہ ایسے سر در گم واقعات اور صاحب واقعات کا دیوان تبصرہ و نقد کے ساتھہ شایع کرنا اُس شخص کا کام ہونا چاہیے تھا جس کے دماغ میں مشرقی و مغربی علوم و فنون کا پورا سرمایہ جمع ہو اور اُس کے ارد گرد ہر زبان اور ہر زمانے کا کتابی مواد موجود ہو اور پھر وہ معاش کی طرف سے بھی ہر طرح مطمئن ہو۔ اگرچہ ایسا یکسو دماغ فی زمانناکم از کم

---

* سنہ ۱۹۱۹ ع کے رسالۂ مخزن لاہور کے مختلف نمبروں میں یہ بحث دیکھنی چاہیے —

مسلمانوں میں تو مفقود سا ھے، پھر بھی مجھہ سے زیادہ ایک دو نہیں سیکڑوں ھر قسم کی جامعیت رکھنے والے موجود ھیں—

قلم اُٹھا چکا ھوں، لکھنا شروع کر دیا ھے، لکھتا ھوں مگر ھر لفظ پر شبدیز خامہ ٹھوکریں کھاتا ھے، منزل دشوار گزار و نا ھموار ھے اور عنان راھوار ایک اجنبی سوار کی گرفت میں ھے خدائے کار ساز مددگار ھو تو بیڑا پار ھے ورنہ:-

دو قدم چل چل کے گرتے ھیں طریق عشق میں
ٹھوکریں، ھیں منزلیں اس راہ نا ھموار کی (داغ)

بظاھر کسی اُستاد قدیم کا دیوان چھاپ دینا آسان ھے اور اُس پر تبصرہ و نقد بھی سہل، کیونکہ ان کاموں کے لیے اکثر نقالی کے سوا قوت آخذہ سے بہت کم مدد لینی پڑتی ھے- قلمی یا مطبوعہ دیوان کی نقل معمولی کاپی نویس بھی کرسکتا ھے اور اسی طرح چھپے ھوے تذکروں سے حالات بھی اقتباس کیے جا سکتے ھیں- تجارتی نفع کے لیے تو یہ طریقہ ضرور سہل الحصول ھے مگر فی الحقیقۃ وہ سکہ جو نقادان سخن کی پرکھہ میں کامل العیار سمجھا جا سکے اس ملمع سازی سے تکسالی نہیں بن سکتا- یہی وجہ ھے کہ اس دیوان کی ترتیب میں لگا تار دو ڈھائی سال صرف کرنے پڑے اور باوجود خاص کاوش و محنت کے اپنی خامی کی وجہ سے اب بھی ایک آنچ کی کسر معلوم ھوتی ھے—

ولی کے دیوان کی دو سو برس بعد صحت، واقعات کی ترتیب، اپنے سے پہلے تذکروں کا مطالعہ اور پھر اُن سب کا ضروری التقاط و انتخاب ایک اھم کام تھا- اکثر مصنفین و مؤلفین کو یہ موقع مل جاتا ھے کہ متعلقہ کتابوں سے تدوین و تہذیب اور انتخاب کے لیے اپنے احباب و متوسلین کو متوجہ کر لیتے ھیں، اس طرح اصل مصنف و مؤلف کی محنت بٹ جاتی ھے- مگر مجھے ان دو برسوں میں ایک دن بھی ایسا نصیب نہیں ھوا—

ہجر کی وہ رات کیسی رات تھی
ایک میں تھا یا خدا کی ذات تھی
(داغ بہ تغیر ردیف)

اسلات کی تصانیف کا فراہم کرنا، موجودہ معاصرین و اہل مذاق سے مراسلت اور مباحثہ جاری رکھنا، کتب بینی میں وقت گزارنا، اُن سب سے اپنے مطالب چننا، پھر سب کی سلسلہ وار ترتیب و تہذیب گویا ع:

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ

بن کر دو سالہ نہیں بلکہ دو صد سالہ بادۂ کہن ایک ولی اللہ کی آڑ میں ضیافت طبع کے لیے پیش کیا جاتا ہے:-

مزا ہے بات کا جن کو، سنیں مزے کی وہ بات
مئے سخن سے زیادہ کوئی شراب نہیں (احسن)

ناشکری ہوگی، اگر مقابلۂ دیوان ولی کی زحمت کشی میں، حضرت اخی المعظم سید آل حسین صاحب بلگرامی اور برادر مہسن سید محمد محسن خاں صاحب بلگرامی رئیسان کواتھہ ضلع آرہ کا سپاس گزار نہ ہوں جنھوں نے شام کے سات بجے سے بارہ بجے رات تک، اکثر اپنے اوقات عزیز کو مصروف مقابلہ رکھکر، چند دیوانوں سے ایک صحیح نسخے کے مرتب کرنے میں حقیر کو کافی مدد دی۔ اگر ایسے با استقلال اور منجمد مقابلہ کرنے والے نہ ملتے تو دیوان ولی کی تصحیح آسانی سے نہ ہوتی۔ کیوں کہ ہر غزل میں دو چار شعر ایسے ہوتے تھے، جن کی صحت، قابلانہ غور و تامل کے بغیر نہیں ہوسکتی تھی۔ فجزاھما اللہ عنی خیر الجزاء

ولی کے حالات، دیوان کی تصحیح، مختلف واقعات کا انتخاب، غرض کہ تمام مالہ و ما علیہ کے لیے، جس قدر دواوین، تذکرے اور دیگر کتابوں سے کم و بیش مدد لی گئی ہے اُن سب کی فہرست طویل ہے، بطور نمونہ تھوڑے سے نام یہاں لکھے جاتے ہیں، جن سے مؤلف کی تلاش و محنت کا اندازہ ہوسکے گا۔

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۱	دیوان ولی	ولی	راقم حروف کے کتب خانے کا قلمی نسخہ جو سنہ ۲۴ جلوس محمد شاہی مطابق ۱۱۵۴ھ کا لکھا ہوا ہے اور کم و بیش یہی زمانہ ولی کے انتقال کا ہے ۔
۲	,,	,,	مولانا حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس بھیکم پور کے کتب خانے کا قلمی نسخہ جو بعہد محمد شاہ لکھا گیا ۔
۳	,,	,,	سنہ ۱۱۸۵ھ کا لکھا ہوا قلمی نسخہ ۔ کتب خانۂ مولوی سید سبحان اللہ خان صاحب رئیس گورکھپور میں موجود ہے ۔
۴	,,	,,	مولوی غلام سجاد صاحب مختار بدایون کا قلمی نسخہ جس کا اول آخر ناتمام ہے ۔
۵	,,	,,	نواب نصیر حسین خان صاحب خیال عظیم آبادی کے پاس ہے جو ولی کی زندگی میں لکھا گیا سنہ تحریر سنہ ۱۱۲۰ھ اور خاص اورنگ آباد دکن ہی میں لکھا گیا ۔
۶	,,	,,	مطبوعۂ پیرس ۱۸۳۳ع مرتبۂ جے ہیل گریسن دی تاسی جس کو جان شکسپیر کے نام معنون کیا ۔
۷	,,	,,	سنہ ۱۲۹۰ ہجری میں بمقام بمبئی مطبع حیدری میں چھپا

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
			اور محمد منظور نے اُس پر مختصر دیباچہ لکھا –
۸	دیوان ولی	ولی	سنہ ۱۲۹۵ھ میں مطبع نول کشور لکھنؤ نے مختصر دیباچے کے ساتھہ چھاپا –
۹	,,	,,	مرتبہ و نوشتۂ حال دستختی مولوی سید محمد صاحب بلگرامی رئیس کواتھہ ضلع آرہ –
۱۰	انتخاب دیوان ولی	,,	از رسالۂ اُردوے معلی بابت جنوری و فروری سنہ ۱۹۱۰ع مرتبۂ حسرت موہانی –
۱	تذکرۂ ریختہ گویاں	فتح علی حسینی	غیر مطبوعہ ہے - اصل تذکرے سے سنہ تالیف کا پتہ نہیں چلتا - طبقات الشعرا میں سنہ ۱۱۵۳ھ سال تالیف لکھا ہے - قدیم تذکرہ ہے –
۱۲	نکات الشعرا	میر تقی میر	شعرائے ریختہ کا تذکرہ ہے، جو حال میں مولوی عبدالحق صاحب بی اے سکریٹری انجمن ترقی اُردو نے چھپوایا ہے –
۱۳	گلشن ہند	مرزا لطف علی (لطف)	مولفۂ سنہ ۱۸۰۱ع مطبوعۂ سنہ ۱۹۰۶ع تذکرۂ گلزار ابراہیم کا ترجمہ ہے اور کچھہ حالات اضافہ بھی کیے ہیں، غالباً اُردو زبان میں یہی پہلا تذکرۂ شعرا ہے –

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۱۴	دریاے لطافت	میرانشاءاللہ خاں انشا	مولفۂ ۱۲۲۲ھ قواعد و تاریخ اُردو کی مستند تالیف ہے - ابتداً مرشدآباد میں چھپی تھی - اب سنہ ۱۹۱۶ع میں انجمن ترقی اُردو کی طرف سے حصۂ قواعد چھپ گیا ہے -
۱۵	نفائس اللغات	مولوی اوحدالدین بلگرامی	سنہ ۱۲۵۳ھ میں بعہد امجد علی شاہ اودھ تالیف ہوئی - اُردو لغات، عربی، فارسی اور اکثر ترکی مترادفات کے ساتھہ درج ہیں -
۱۶	طبقات الشعرا	مسٹر ایف فیلن و مولوی کریم الدین	اُردو شعراء کا مبسوط و مستند تذکرہ ہے اور زیادہ تر دی تائسی کے تذکرے سے مدد لی ہے - سنہ ۱۸۴۸ع میں بمقام دہلی طبع ہوا -
۱۷	گلشن بیخار	نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ	مولفۂ سنہ ۱۲۵۰ھ و مطبوعۂ سنہ ۱۳۱۵ھ نول کشور لکھنؤ - مستند مگر مختصر تذکرہ ہے -
۱۸	گلستان بیخزاں	حکیم قطب الدین باطن	مولفۂ سنہ ۱۲۶۱ھ بجواب گلشن بیخار مطبوعۂ نول کشور لکھنؤ ۱۲۹۲ھ -
۱۹	سخن شعرا	عبدالغفور خاں نساخ	مولفۂ سنہ ۱۲۸۱ھ مطبوعۂ نول کشور -
۲۰	مجمع الاشعار	مولوی بدیع الزماں	مطبوعہ و مرتبۂ مطبع نظامی کان پور - اکثر اساتذۂ قدیم کی غزلوں کا مجموعہ ہے -

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۲۱	آب حیات	مولوی محمد حسین آزاد	مشہور تذکرہ ہے مطبوعۂ سنہ ۱۸۸۳ عیسوی
۲۲	جلوۂ خضر ۲ حصہ	صفیر بلگرامی	مبسوط تاریخ وتذکرۂ شعرائے اردو- مطبوعۂ سنہ ۱۳۰۷و۲ھ-
۲۳	آثارالشعرای ہنود	دیبی پرشاد بشاش	مطبوعۂ نول کشور سنہ ۱۸۸۵ ع ہندو شعرا کا تذکرہ ہے -
۲۴	زبان اُردو کی تاریخ	چرنجی لال دہلوی	مطبوعۂ مطبع رضوی دہلی سنہ ۱۸۸۴ عیسوی -
۲۵	مقدمۂ دیوان حالی	مولوی حالی	مطبوعۂ نامی پریس کان پور سنہ ۱۸۹۳ عیسوی -
۲۶	نشتر سخن	مولوی احسان اللہ عباسی	مطبوعۂ ۱۹۱۱ عیسوی -
۲۷	تذکرۂ خم خانۂ جاوید	لالہ سری رام دہلوی	شعرائے اُردو کا مبسوط تذکرہ ہے جس کی ۳ جلدیں ابھی شائع ہوئی ہیں -
۲۸	قواعد اُردو	مولوی عبدالحق بی اے	مطبوعۂ سنہ ۱۹۱۴ عیسوی -
۲۹	محبوب الزمن تذکرۂ شعرائے دکن	مولوی عبدالجبار خان	دکن کے شعرائے قدیم و حال کا تذکرہ - ۲ جلد-
۳۰	مخزن المحاورات	چرنجی لال دہلوی	لغت اُردو

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۳۱	فرہنگ آصفیہ	سید احمد دہلوی	لغت اُردو ۴ جلد
۳۲	امیر اللغات	امیر مینائی	ردیف الف کے دو حصے اُردو لغت میں شایع ہوے ہیں -
۳۳	سرمایۂ زبان اُردو	جلال لکھنوی	مختصر لغت اُردو
۳۴	تاریخ فرشتہ	ملا محمد قاسم فرشتہ	دکنی سلاطین کا مفصل احوال اس سے لیا گیا - طبع ہو گئی ہے -
۳۵	لآلی عمان معروف بہ جواہر خسروی	امیر خسرو دہلوی	مطبوعۂ سنہ ۱۳۳۶ ہجری
۳۶	نشتر عشق	حسین قلی خاں عاشقی	فارسی شعرا کا مبسوط غیر مطبوعہ تذکرہ ہے - مولفۂ سنہ ۱۲۴۴ ہجری
۳۷	سفینۂ بیخبر	میر عظمت اللہ بیخبر بلگرامی	تذکرۂ شعرائے فارسی مولفۂ سنہ ۱۱۳۵ ہجری
۳۸	مآثر الکرام و سرو آزاد	میر آزاد بلگرامی	تذکرۂ علما و فقرا مولفۂ سنہ ۱۱۶۶ ہجری
۳۹	یدبیضا	,,	تذکرۃ الشعرا فارسی مولفۂ سنہ ۱۱۴۸ ہجری
۴۰	بہار ہند	مرزا مچھو بیگ عاشق لکھنوی	اُردو لغت - مطبوعۂ شوکت جعفری لکھنؤ سنہ ۱۸۸۸ع

بعض کتابوں کے نام پڑھکر کہا جاسکتا ھے کہ تذکرۂ ولی سے ان کو کیا تعلق ھے، مگر یہ معلوم کرکے کہ ایک سوانح نگار کو اپنا فرض ادا کرنے کے لیے صاحب تذکرہ کے خصائل و اطوار، ایام زندگانی کے لیل و نہار، اور اُس کے معاصر و معاھد کا حصر و شمار کیسا ضروری ھے، یہ اعتراض قائم نہیں رہ سکتا —

جتنی کتابوں کے نام لکھے گئے ھیں، اُن میں ایک کے سوا کسی تذکرے میں ولی کا سنہ ولادت و وفات نہیں ملا - اس ایک دریافت کے لیے تمام تذکروں کو بالاستیعاب دیکھنا پڑا اور اس کوہ کندن کے بعد کاہ برآوردن کی تصدیق کرنی پڑی - اکثر کتابوں میں ضمناً ایسے واقعات مل جاتے ھیں جن کا پتہ اُن تالیفات میں نہیں چلتا جو خاص اسی موضوع کے لیے لکھی جاتی ھیں —

ایسے مراحل زندگی کا منزل بمنزل شمار آسان نہیں جہاں قدم قدم پر سر کے بل چلنے والے قلم کو ٹھوکریں کھانی پڑیں، واقعات کا اختلاف و انتشار ایک ایسا طوفان بے تمیزی ھے جس کی ترتیب و تہذیب بآسانی کیا بمشکل بھی ھو جاے تو ایک خادم ادب کو رات دن محنت کرنے میں عذر نہیں —

گزشتہ واقعات و حالات، وحی و الہام کے ذریعے سے تو معلوم ھوتے نہیں، لا محالہ تاریخ کی ورق گردانی کرنی پڑے گی، مگر افسوس ھے کہ بالعموم قدما اور بالخصوص تذکرہ نویسان شعرا اپنی تصانیف کو کہیں تو غیر ضروری طوالت سے ایسا افسانہ بنا دیتے ھیں کہ پڑھنے والا سمجھنے کی جگہ گھبرا جاتا ھے اور کہیں بیجا اختصار سے ضروری مضامین کو ایسا گنجلک کر دیا جاتا ھے کہ وہ لکھنا نہ لکھنے کے برابر ماننا پڑتا ھے - اگلے زمانے میں کسی مشہور فرد کی حالات نویسی میں اتنا فرض ادا کرنا واجب سمجھا جاتا تھا کہ صاحب ذکر کا عرفی نام اور معمولی پتا لکھکر ورق کے ورق نمونۂ کلام سے سیاہ کر دیے جاتے - آئندہ نسلوں کو اُن تذکروں سے یہ بھ

نہیں معلوم ہوتا کہ وہ بزرگ کس زمانے میں تھے اور کہاں کہاں ایام زندگانی صرف کیے اور کیا کیا خاص واقعات عام فوائد کے لیے چھوڑ گئے - آج دو سو چار سو برس پہلے کے کسی بزرگ کی تاریخ لکھنے والا اُس کے معاصر یا معاصر کے معاہد کی تحریر پڑھتا ہے تو اُس کو بجز نام و انتخاب کلام کے اپنے مذاق و ضرورت کی کوئی مفید بات نہیں ملتی - البتہ طبقات اولین کے بعد آج سے دس بیس برس قبل جو مؤلف و مصنف گزر گئے ہیں اُن میں سے دو چار اہل قلم نے چند تاریخی خاکے ضرور ایسے کھینچ دیے ہیں جن سے نقش ثانی بنائے جا سکتے ہیں، مگر واقعات کو کیا کیا جائے اگر وہ موجود نہیں تو فرضی تخیلات کس کو پسند آسکیں گے - با وجود ان تمام مشکلات کے راقم نے اُن تمام تذکروں کو، جو دستیاب ہوے، بغور مطالعہ کیا اور خود ولی کے کلام کو پڑھا اور جہاں تک ممکن ہوا تنقیح و تنقید کے بعد ان کے حالات کو اس جگہ لکھ دیا ہے -

نام کی تحقیقات

شمس الدین، شمس الحق، شمس مولا، ولی الدین، حاجی ولی، ولی محمد، اور ولی اللہ - یہ سب نام ایک مسلمان کے ہو سکتے ہیں —

شعرا کا عام دستور دیکھا جاتا ہے کہ اکثر اپنے نام اور اُس کی مناسبت سے تخلص کا استخراج کرتے ہیں - اس لیے یہ زیادہ قرین قیاس ہے کہ اُن کے نام میں لفظ ولی شامل ہو اور اس طرح ولی الدین، ولی محمد یا ولی اللہ، شمس الدین وغیرہ سے زیادہ روشن ہے —

ولادت و وفات اور زمانۂ حیات

قرین قیاس تحقیقات یہ ہے کہ ولی کی ولادت بمقام اورنگ آباد سنہ ۱۰۷۹ ہجری میں واقع ہوئی اور "دہ مجلس" کی تاریخ تالیف سے اُن کا وجود سنہ ۱۱۴۱ ہجری تک ثابت ہوتا ہے - اس تالیف کے بعد ۱۴ - ۱۵ سال تک زندہ رہ کر سنہ ۱۱۵۵ ہجری میں بمقام احمدآباد (گجرات) فوت ہوے اور دریا خاں کے

گنبد کے سامنے دفن کیے گئے * دیوان بمبئی کے دیباچہ نویس اپنے اُستاد کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:۔ ''ولی کی قبر حسب وصیت خام بنی ہوئی ہے اور بالیں کی طرف چینی کے ٹکڑے نصب ہیں اور نیز ایک قطعہ سنگ مرمر پر لکھا ہوا دیکھا گیا ہے''۔

اصل وطن

بارھویں صدی ہجری کے تمام تذکروں میں جن کو ان حالات سے زیادہ قربت زمانی حاصل ہے' ولی کو دکنی اور اورنگ آبادی لکھا گیا ہے' ایسی صورت میں متاخرین کا بغیر کسی کافی ثبوت کے احمدآبادی یا گجراتی لکھدینا نا قابل تسلیم ہے' اس وقت یا خود ولی کے عہد میں صوبۂ گجرات کا صوبۂ دکن پر اطلاق نہیں سنا گیا' احمدآباد گجرات کا صوبۂ دکن سے ہم سوا نہ ہونا مسلم' مگر دونوں کا متحد ہونا غلط ہے - چونکہ ولی کے تمام اہم واقعات سردر گم ہیں اس لیے قیاساً کہا جا سکتا ہے کہ صوبۂ گجرات میں طالب علمی کے سوا کسی سلسلۂ معاش و ملازمت نے زیادہ یا تمام عمر قیام رکھنے پر مجبور کیا ہو' اور اس طرح وہ احمدآبادی مشہور ہو گئے ہوں —

دیوان ولی معقول حجم رکھتا ہے اور قریب قریب اُس کی ہر غزل و قصیدہ ورباعی میں حیدرآبادی و اورنگ آبادی الفاظ و محاورات پائے جاتے ہیں' جن کی تفصیل ایک خاص عنوان کے تحت میں کی جاے گی - بعض الفاظ گجرات و دکن میں ضرور مشترک ہو سکتے ہیں- مگر اس شاذ اشتراک کو کثرت اختصاص پر ترجیح دنیا تحقیق کا خون کرنا ہے —

اسی طرح ایسے بعض اشعار جن میں کسی تخیل و خصوصیت سے سحر بنگالہ یا شہر سورت اور دلی کی

---

* تذکرۂ شعراے دکن وغیرہ

جہنا کا ذکر آگیا ہو ' اُن کو پڑھکر جے - ہیل - گریسن دی ٹائسی کی طرح یہ سمجھہ لینا کہ اس کا قائل سورت - دھلی یا بنگال کا رہنے والا ہے ایک لا طائل خیال اور بے سر و پا بات ہے - جن تذکرہ نویسوں نے ولی کو گجراتی یا احمد آبادی سمجھہ لیا ہے' وہ نہ صرف اُن کے قیام احمد آباد سے دھوکا کھا گئے ہیں' بلکہ اُن کی وفات احمد آباد نے اس وہم کو جامۂ یقین پہنا دیا ہے - بغیر کسی تاویل و تامل کے ولی کا دکنی ہونا اُن کے معتدد اشعار سے ثابت ہوتا ہے ' مثلاً :—

یو مکھہ کی شمع سوں روشن ہے ہفت اقلیم کی مجلس
(ولی) پروانگی کرتا تری ملک (دکن) بھیتر

ولی ایران و توراں میں ہے مشہور
اگر چہ شاعر ملک (دکن) ہے

ایسے اشعار پڑھنے کے بعد اُن کے وطن کی مزید تحقیقات عبث ہے —

سفر و قیام

اس مرحلے کو بھی ہمارے تذکرہ نویسوں نے اُنہیں لفظی استعارات وتشبیہات کی رہنمائی سے طے کیا ہے' حالاں کہ شاعر کے کلام میں کسی ملک یا شہر کے نام آجانے سے یہ ماننا لازمی نہیں کہ وہ اُس سر زمین پر گیا بھی ضرور ہے ' اگر ایسا ہوسکتا ہے تو ولی کا ایران و توران اور عراق و شیراز میں بھی آنا جانا ماننا پڑے گا کہ ان شہروں اور ملکوں کا ذکر بھی دوچار جگہ ولی نے کیا ہے - ہاں جن مقامات کا تذکرہ کسی خاص تشریح و تفصیل سے کیا گیا ہو اُن کے اسالیب بیان اور روابط کلام سے اُن مقاموں کا سفر و قیام ماننے کے قابل ہے - جیسے کہ ولی نے صوبۂ گجرات ' شہر سورت اور دلی کے متعلق اشعار موزوں کیے ہیں' اُن سے بلاشبہ

مذکورۂ بالا شہروں میں اُن کی آمد و رفت اور قیام کا نشان ملتا ہے - دھلی کا سفر چند روزہ اور گزراں معلوم ہوتا ہے ' سورت اور احمد آباد میں البتہ اُن کی عمر کا معتدبہ حصہ ختم ہوا ہے - جو مثنوی سورت کی تعریف میں لکھی ہے اور اس میں وہاں کی خاص خاص معاشرت و مدنیت بالتفصیل بیان کی ہے وہ اُن کے طویل قیام کی مؤید ہے- اسی طرح خاص احمدآباد کی وسیع ماند و بود کو اُن کی طالب علمی ' نیز بیعت شاہ نور الدین علیہ الرحمہ' پھر شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کی مداحی اور سب سے آخر مگر سب سے زیادہ اُن کی رحلت ثابت کرتی ہے - بااین ہمہ کسی سیاح شاعر کی سیر و سیاحت ایسی چپ چاپ اور ساکت و صامت نہ ہوگی جیسی ہمارے تذکرہ نویسوں کی غفلتوں سے بے چارے ولی کی دیکھی جاتی ہے - کیا ایسا شاعر جس کو نسل شاعری کا باوا آدم اور ریختہ گوئی کا موجد مانا جاتا ہو کہیں جاکر خاموش رہ سکتا ہے؟ اور اگر وہ اجنبیت و مغائرت کے رسمی ادب و لحاظ سے کچھہ دیر کے لیے پنبہ دھن بھی بن گیا ہو تو کیا اُس زمانے کے سخن شناس مہماں نواز اور اہل کمال زباں آور ایسی چپ کی داد دیے بغیر رہ سکتے تھے ؟ ضرور اور یقیناً جہاں جہاں ولی کے قدم گئے ہوں گے وہاں نہ صرف اُن کی موجودگی میں بلکہ چلے آنے پر بھی مدتوں رات دن شعر و سخن کے چرچے' مشاعروں کے جمگھٹے' سخن آفرینیوں کے لطیفے' ملاقاتوں کے اذکار ہوتے رہے ہوں گے' مگر افسوس ہے کہ آج اُن واقعات میں سے کسی ایک کا بھی سراغ نہیں ملتا - اور خیالی فانوس روشن کرنے سے بھی اس تاریک لوح پر کوئی دل پزیر نقش نہیں جمتا - مجبوراً تحقیقات نام و نشان اور تعینات زمان و مکان کی طرح بصد حسرت و یاس ان ضروری اور مفید معلومات سے بھی دست کش ہو

پڑتا ہے اور لومڑی کے کھٹے انگوروں والی مثل کی طرح یہ کہا جاتا ہے کہ وہ کوئی ہوں اور کبھی یا کہیں ہوے یا رہے ہوں، سب باتوں سے چشم پوشی کرکے صرف اُن کا کلام دیکھنا چاہیے کہ وہ کیا حیثیت و خصوصیت رکھتا ہے—

مذہب و ملت | نام و نشان کی طرح بلکہ اُس سے زیادہ یہ تفتیش و تحقیقات بھی کچھہ مفید مطلب نہیں مگر سلسلۂ ترتیب کی خانہ پُری و قائع نگار کو مجبور کرتی ہے اس لیے اس معاملے میں بھی ولی کے کلام سے استفادۂ و استعانت ضروری ہے—

تذکرۂ ڈاکٹر فیلن مرتبۂ مولوی کریم الدین اور دیباچہ نویس دیوان مطبوعۂ پیرس کے سوا اور کسی نے ولی کے مذہب کو مذبذب نہیں بتایا۔ ان دونوں کتابوں میں اُن کا مذہب بین بین دکھایا گیا ہے، یعنی وہ نہ سنی تھے نہ شیعہ، یا یہ کہ دونوں مذاہب کے معتقد تھے۔ گویا بقول قدر بلگرامی:—

خدا معلوم کیسا گو مگو ہے قدر کا مذہب
کہ شیعہ ہے نہ سنی ہے مسلماں ہے نہ کافر ہے

دیباچہ نویس دیوان مطبوعۂ پیرس کی تحقیقات زیادہ قابل گرفت نہیں کہ وہ خود مسلمان نہ تھا، اُس نے جو کچھہ لکھا وہ اپنے مسلمان احباب سے سن سناکر لکھا، جن کے قیاسات یقینیات کی چہرہ کشائی نہ کرسکے، مگر مولوی کریم الدین پر تعجب ہے کہ وہ آج سے سو برس پہلے ہونے کے باوجود بھی اپنے قومی و مذہبی شعائر و خصائص کا احساس نہ کرسکے—

شیعۂ و سنی میں اصولی یا فروعی جو کچھہ اختلاف ہے اُس کی ابتدا یہ ہے کہ اہل سنت رسول اکرم کے بعد خلفاے اربعہ کو بالترتیب افضل و اعلیٰ مانتے ہیں اور شیعہ صرف حضرت مولا علی اور اُن کے بعد اُن کی اولاد کے گیارہ اماموں کو منصوص و مامور و مقدم جانتے ہیں۔ ان معتقدات کے لحاظ جہاں کسی کے کلام میں صرف ائمۂ اہل بیت کی منقبت دیکھی

جاتی ھے وھاں اکثر ناواقف اُس کے مصنف کو شیعہ کہنے لگتے ھیں جو حقیقت کے خلاف ھے —

خلافت راشدہ (اربعہ) کے بعد امارت و سلطنت ظاھری نے متعدد اور متفرق باطنی فرقے پیدا کر دیے تھے جن میں پاک نہاد متصوفین نے بالعموم تمام حقائق و معارف کا سلسلۂ فیوض امیرالمؤمنین حضرت مولا علی کی معرفت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم تک پہنچایا، صوفیۂ کرام کے حقیقی اور دل نشیں معتقدات کا اثر یوماً فیوماً بڑھتا گیا۔ چوتھی پانچویں صدی ھجری میں سنی مسلمانوں کا کوئی گھر ایسا نہ ملے گا جہاں شجرۂ بیعت کی کوپلیں نہ پھوٹتی ھوں، صاف باطن صوفیوں کی ولائے شاہ ولایت کا یہ عام اثر تھا کہ اُس زمانے کے شیعہ بھی صفوت متصوفین میں شامل نظر آتے تھے، سالکین راہ طریقت کے بعض اقوال و خیالات جو کسی خاص جذبۂ و اثر کے ماتحت ھوتے تھے اور جن کے لفظی معنوں سے عوام الناس دھوکے میں پڑ جاتے تھے، ایسے خیالات علمائے شریعت اور فقہائے ملت کو نا گوار ھوتے تھے مگر اس اعتقاد میں کہ حضرت مولی المؤمنین کی ولا جزو مذھب اسلام ھے فی الحقیقۃ ظاھر و باطن کے کسی فرقۂ اھل سنت کو اختلاف نہ تھا۔ اس عام اعتقاد کا اثر آج سے نصف صدی پیشتر تک ھر شریف و وضیع اور خواندہ و نا خواندہ سنی مسلمان کے دل پر اس طرح جما ھوا تھا کہ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی طرح کسی پیر و مرشد سے دست بیع ھونا بھی داخل ایمان تھا اور اب بھی اگر فلسفۂ و سائنس کے مشککین کو چھوڑ دیا جاے تو ھر سنی آپ کو اپنا پیشوا و امام اور مستحق درود و سلام جانتا ھے، صوفیوں اور عابدوں کے وظائف و عبادات میں فرائض و واجبات کی طرح اکثر دعائیں اور اشعار ایسے موجود ھیں جن کو پڑھکر ذات والاے مولیٰ سے استمداد و استعانت چاھی جاتی ھے۔ ایسی حالت میں

(ولی) اُس زمانے کے تربیت یافتہ تھے جب کہ میدان تصوف کا ذرہ ذرہ کوس انا الحق بجا رہا تھا منقبت آئمۂ اطہار پڑھکر اُن کو شیعہ سمجھ لینا نا واقفیت محض ہے —

تاریک واقعات پر تحقیقات کی روشنی ڈالنے والے اصل مصنف کے کلام ہی سے حالات مستنبط کرتے ہیں مگر بعض طریقۂ استدلال ایسے اختیار کیے جاتے ہیں جو اُن مناظر کو اور تاریک بنا دیتے ہیں، کسی مسلمان شاعر کو خلفاے ثلاثہ کی عدم مدح خوانی سے شیعہ مان لینا اور اسی طرح حضرت علی کی منقبت گوئی سے سنی نہ جاننا صحیح استدلال نہیں۔

آں کہ کند حب آل بغض صحابہ خیال
عقل ندارد درست فہم ندارد بجا

(حضرت صاحب مارہروی)

جناب (ولی) اپنے انداز کلام، اپنی روش عام اور تعلیم و قیام سے بغیر کسی شبہ و شک کے اپنا اہل سنت ہونا بتا رہے ہیں، جہاں اُنھوں نے مناقب مولا کا شرف حاصل کیا ہے وہاں خلفاے راشدین کی مداحی کا سہرا بھی اپنے سر باندھا ہے۔ اگر یہ طلسم وہم بنایا جاے کہ حکومت وقت کے دباؤ سے اکثر شیعہ اس قسم کی سرسری مدح سرائی کر گئے ہیں تو یہ خیال بھی پادر ہوا ہے، کیوں کہ اُن کا قیام ایک ایسے مشہور صوفی کی خانقاہ میں رہا ہے اور اُس جگہ تعلیم حاصل کی ہے جس کو شیعیت سے کوئی تعلق نہیں اور وہاں کا حلقۂ اثر کسی کو مدۃ العمر تقیے کے پردے میں نہیں چھپا سکتا، پھر (شاہ نورالدین)* صدیقی و سہروردی سے دست بیعت ہونا اور

---

* تذکرۂ آب حیات اور محبوب الزمن تذکرۂ شعراے دکن میں ولی کے مرشد کا نام شاہ نورالدین لکھا ہے اور رسالۂ نورالمعرفت مولفۂ ولی کے نام سے بھی اُن کے فنافی المرشد ہونے کا پتا چلتا ہے کہ کتاب کے نام میں بھی پیر و مرشد کا نور شامل کیا۔ علامۂ پاک زاد

(باقی بر صفحۂ آئندہ)

اُن کے مرشد سلسلہ حضرت شاہ وجیہ الدین کی مدح میں ایک طویل ترجیع بند اور قصیدہ کہنا اور پھر فن سلوک میں ایک کتاب (نورالمعرفت) کا تالیف کرنا یہ سب قرائن

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰)

حضرت میر آزاد بلگرامی قدس اللہ سرہ السامی کی تصانیف میں مآثرالکرام کے صفحۂ (۲۱۹) پر یہ نام پایا گیا - ان کا اور ولی کا زمانۂ حیات و ممات ایک ہے اس لیے ظن غالب ہے کہ یہی بزرگ ولی کے پیشوائے طریقت تھے - آگاہی کے لیے مآثرالکرام کا ترجمہ لکھا جاتا ہے :—

مولانا نورالدین نوراللہ ضریحہ بن شیخ محمد صالح احمدآبادی علامۂ زماں اور یگانۂ اقراں ہیں اس زمانے میں ان کا مثل کم گزرا ہے - ملا احمد سلیمانی احمدآبادی اور ملا فریدالدین احمدآبادی کی شاگردی کی، اور سر آمد ارباب دانش ہوے - سنہ ۱۱۴۳ ھجری میں زیارات حرمین شریفین سے مشرف ہوے اور دوسرے سال مراجعت کی اور محبوب عالم ملقب بہ شاہ عالم ثانی قدس سرہ احمدآبادی سے بیعت کر کے مختلف خانوادوں کی خلافت حاصل کی اور مدرسۂ خانقاہ رفیع البنیان تعمیر کیا - ابتداے تحصیل سے انتہاے عمر تک درس و تدریس اور تصنیف میں مشغول رہے اور ایک عالم کو متبحر بنایا - قریہ سو سے زیادہ چھوٹی بڑی تصنیفیں چھوڑیں - مثلاً تفسیر کلام اللہ مختصر و تفسیر نورانی فی السبع المثانی بارہ ہزار بیت - و تفسیر ربانی بر سورۂ البقر ۳۰ ہزار بیت - حاشیہ بر اوائل تفسیر بیضاوی - نورالقاری شرح صحیح البخاری حاشیۂ قویمہ بر حاشیۂ قدیمہ - حاشیۂ شرح مواقف - حل معاقد حاشیۂ شرح مقاصد - حاشیۂ شرح مطالع - حاشیۂ تلویح - حاشیۂ عضدی - معول حاشیۂ مطول - حاشیۂ شرح وقایہ - حاشیۂ شرح ملا - حاشیۂ منہل - حاشیۂ شمسیہ منطق - شرح تہذیب المنطق - کہ ان کی دقیق تصنیفوں میں ہے - طریق الامم شرح فصوص الحکم - شرح مثنوی مولوی روم - ان کی ولادت سنہ ۱۰۶۴ ھجری میں بمقام احمدآباد ہوئی اور شب نہم ماہ شعبان سنہ ۱۱۵۵ ھجری میں وفات واقع ہوئی - اعظم الاقطاب - تاریخ انتقال ہے - اکانوے برس کی عمر پائی اور اپنی خانقاہ کے قریب دفن ہوے (ترجمۂ مآثرالکرام مطبوعہ صفحۂ ۲۱۹)—

اس تخیل کے کفیل ہیں کہ یہ سب واردات قلبی ہیں ہرگز کسی حکومت کے اثر کا نتیجہ نہیں، خصوصاً ایسی حالت میں کہ (ولی) کے بلبل ولایت نے گلستان مدحت میں کبھی مرغان زریں (اُمرائے دنیا) کے لیے نغمہ سرائی نہیں کی—

علمی قابلیت

اس میں کچھہ شک و شبہ نہیں کہ ولی) کے اکثر مفید واقعات اور نسبی سوانح کی طرح ایوان تاریخ میں اُن کے درس و تدریس کا باب بھی مقفل نظر آتا ہے، مگر یہ کہنا کہ وہ عربی و عروض سے نا بلد تھے خلاف واقعہ ہے - اُن کی کوئی غزل، کوئی شعر، کوئی رباعی، کوئی مثنوی اور کوئی مستزاد، متعارف و مقررہ دوائر و بحور سے باہر نہیں- نیز اُردو کی ابتدائی حیثیت کے موافق جابجا عربی الفاظ و تراکیب بھی ان کے کلام سے مفقود نہیں - ہاں اُس وقت کے طریقۂ تکلم اور مستعملہ الفاظ روز مرہ سے اس زمانے میں اکثر دھوکا ہوجاتا ہے کہ یہ مصرع نا موزوں اور وزن سے خارج ہے - مثلاً [چلا] کو اُس زمانے میں خفیف ضغطۂ تحتانی کے ساتھہ (چلیا) بولتے تھے اور اسی طرح کتابت بھی جاری تھی - آج ہم اس پر نک بھوں چڑھاتے ہیں، حالاں کہ بعینہ اسی طرح زمانۂ موجودہ کے روز مرہ میں [کیا] اور [پیار] وغیرہ کی مثالیں موجود ہیں- جن کی کتابت میں ایک حرف [چلا] اور [چلیا] کی طرح بڑھا دیا جاتا ہے مگر تلفظ میں کا اور پار کے ہم وزن ہے - اسی طرح بعض عربی و فارسی کے الفاظ متحرک کو ساکن اور ساکن کو متحرک لکھہ دینے سے اُن کی جہالت و ناواقفیت نہیں ثابت ہوتی، سیر و تلاش سے معلوم ہوگا کہ وہ لوگ بھی جن کی مشرقی فضیلت مسلم تھی - (ولی) سے سو برس بعد تک اُنہیں حرکات وسکنات کے عادی رہے ہیں—

سراج الدین علی خاں (آرزو) کی شعاع قابلیت فارسی

اور اُردو دونوں محفلوں کو روشن کیے ہوے ہے اُنھوں نے اور فرماتے ہیں :—

وعدے تھے سب خلاف جو اُس لب سے ہم سنے
کیا لعل قیمتی دگھو جھوٹا نکل گیا

رکھے سیپارۂ دل کھول آگے عندلیبوں کے
چمن کے بیچ گویا پھول ہیں تیرے شہیدوں کے

(دیکھو) کو (دکھو) پڑھو اور پھر عندلیب و شہید کی جمع پر غور کرو - کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ خان آرزو جنھوں نے علی حزیں پر اعتراض کیے ہیں وہ ایطاے جلی سے نا واقف ہوں گے- (شاہ حاتم) جن کی اُستادی مسلم ہے اور جنھوں نے بزعم خود اصلاح اُردو میں پیش دستی کی ہے - لکھتے ہیں :—

لگن میں تجھ ستمگر کی عجب مجلس میں غم گزرا
(شمع) رو رو کے ساری رات سرتاپا کھڑی جلیاں

سجن نے یاد کر نامہ لکھا اور ہم رہے غافل
بجا ہے معذرت لکھنا ہمیں [کاغذ خطائی] پر

کیا ان میں اتنی قابلیت بھی نہ تھی کہ شمع کے سکون اوسط اور کاغذ خطائی کی اضافت توصیفی کو سمجھ سکتے ؟

شیخ نجم الدین مبارک (آبرو) مشاہیر قدما میں ہیں اُن کے اشعار سنیے :—

زلف کی شان مکھ اُپر دیکھو
کہ (گیا) عرش پر لٹکتی ہے

یہ جانیو ہر ایک سے لالچ نہیں ہے خوب
ہے بھیک مانگ کھانا بھلا اس [کسب] ستی

پیری کمال کے (مانند) مانع نہیں اکڑ کو
ہے ضعف بیچ دونا یہ بانکپن ہمارا

اشک گرم وآہ (سرد) عاشق کی سے پرہیز کر
خوب ہے پرہیز جب ہو مختلف آب و ہوا

حضرات کا زمانہ پھر بھی (ولی) کے لگ بھگ
سما جا سکتا ھے (مؤمن) و (آتش) کو دیکھو اور یہ مصرع
پڑھو : —

محب حسین کا اور دل رکھے (شمر*) کا سا
ع:— درد درماں سے (المضاف†) ھوا

بات یہ ھے کہ اُردو کی بدنصیبی سے متقدمین و متوسطین
کیا، بعض متاخرین شعرا بھی "غلط العوام قبیح" کو " غلط العام
فصیح" سمجھے رھے، جن کی زبانوں پر بے تکلف فصیل)
کی جگہ (سفیل) اور (مواجہہ) کے مقابل مواھجہ) جاری تھا۔
نیک نہاد بزرگان سلف نے اُسی عوام روز مرہ کو کہیں
کہیں باندہ دیا ھے، جس سے اُن کی قابلیت و واقفیت
پر کوئی حرف نہیں آسکتا —

خلاصۂ کلام یہ کہ ممکن ھے (ولی) نے عربی درس
نظامیہ پورانہ کیا ھو اور بہت ممکن ھے کہ فارسی میں
بھی گلستان و بوستان کے آگے طغرا و بدرچاچ کے خارستان
میں نہ اُلجھے ھوں، مگر یہ کون نہیں جانتا کہ اگلے
زمانے کی عام علمی صحبتیں اور پڑھے لکھے خاندانوں کی
معمولی نشست و برخاست اور صرف سماعت و مبادلۂ
خیالات، حرف شناسوں تک کو اعلیٰ درجے کا سخن رس
و معنی شناس بنادیتے تھے، کسی معمولی قابلیت والے کا
کام نہیں کہ وہ تصوف میں کوئی مستقل تصنیف اپنی یادگار
چھوڑے، کسی کم سواد کی یہ طاقت نہیں کہ وہ کسی
فن یا روش خاص کا موجد بنے، اور پھر اپنے کلام کو
ایسے عالی مضامین و معانی سے موزوں و دل آویز بنائے
جو کسی چلتے پھرتے سے ممکن نہیں۔ یہ اسباب و قرائن

---

* شمر † المضاعف

یقین دلاتے ھیں کہ بقول مؤلف تذکرۂ "محبوب زمن" اُنھوں نے مدرسۂ احمد آباد گجرات میں ضرور تحصیل علوم کی اور بقدر ضرورت تمام مروجہ فنون میں کافی دستگاہ بہم پہنچائی - اس یقین کی تائید میں بطور نمونہ (ولی) کے چند اشعار نقل کیے جاتے ھیں، جن میں ترفع خیالات، تازگی مضامیں، لطافت تخیل کو دیکھہ کر، اُنھیں مکتب سخن کا ابجد خوان نہیں کہا جاسکتا:—

(اشک خوں آلود) ھے (سامان طغرائے نیاز)
(مہر فرمان وفاداری) ھے (داغ عاشقی)

(غرور زر) سے بجا ھے (سکوت بے معنی)
کہ بے صدا ھے سدا (کوھسار خاموشی)

(مسند گل) (منزل شبنم) ھوئی
دیکھہ! رتبہ (دیدۂ بیدار) کا

نہ پوچھو عشق میں (جوش خروش دل) کی ماھیت
برنگ (ابر دریا بار) ھے (رومال عاشق) کا

ھر ذرہ اُس کی چشم میں (لبریز نور) ھے
دیکھا ھے جس نے حسن تجلی بہار کا

معشوق کو ضرر نہیں عاشق کی آہ سے
بجھتا نہیں ھے باد صبا سے (چراغ گل)

صنم کے لعل پر (وقت تکلم)
(رگ یاقوت) ھے (موج تبسم)

عاشقو! اُس آتشیں رخسار کے چہرے اُپر
پیچ و تاب زلف ھے (دود چراغ بزم حسن)

کیونکہ سیری ھو حسن سے تیرے
(دھوپ کھانے سے پیٹ بھرتا نہیں)

گل مقصد کا (ھار ڈالے) ھیں
نقد ھستی جو (ھار ڈالے) ھیں

۵۵۱

مضطرب عشق سے ہوں مجکو ملامت نہ کرو
(تپش دل) نے دیا (رعشۂ سیماب) مجھے
جس نے پکڑا (گوشۂ آزادگی)
اُس کو (موج بوریا شمشیر) ہے
نہیں (شفق)، ہر شام تیرے (خواب) کو
(پنجۂ خرشید) (مخمل بات) ہے
آج ہر گل (نور کا فانوس) ہے
(کوہ و صحرا) (صورت طاؤس) ہے
اک دل نہیں (آرزو) سے خالی
برجا ہے (محال) اگر (خلا) ہے
اے (ولی) تیغ غم سے خوف نہیں
(خاکساری بدن پہ جوشن) ہے
جوں (لالہ) بجز (آتش خاموش لب یار)
مرہم نہیں عالم میں (ولی) (داغ جگر) کا
وہ ہی پاوے مطلب (راضیۃ مرضیۃ)
محض للہ جگ میں جو اعمال پنہانی کرے
تمام پات (یسبح بحمدہ) کے بحکم
زبان حال سے کرتے ہیں ذکر سبحانی
اے (ولی) ترک کر یہ حرف دراز
کہ ہے "خیرالکلام قل و دل"

یہ چند اشعار سرسری ورق گردانی کا انتخاب ہے، امعان نظر سے دیکھنے والے ان سے بہت زیادہ افراد و ابیات کے جواہر پارے چن سکتے ہیں—

یہ مسلم ہے کہ موزونی طبعیت ایک ودیعت فطری ہے اور اکثر معمولی پڑھے لکھے نہایت دلچسپ و خاطر نشیں شاعری کرتے اور کرسکتے ہیں، مگر کوئی نقد سخن کا پرکھنے والا نہیں کہہ سکتا کہ ایسے شاعر اصطلاحات علوم و فنون اور مناسب و موزوں تشبیہات و تلمیحات، جدت آمیز خیالات،

اور صحیح جذبات و محاکات کو اس طرح بے تکلف ادا کرسکتے ہیں کہ وہ محض اُن کی قوت متخیلہ اور اُنھیں کی پرواز فکر کا نتیجہ معلوم ہوں، ہمیشہ ایسے طبعی موزوں طبع پیش پا اُفتادہ معاملات و واقعات سے آگے قدم نہیں بڑھاتے اور اگر کسی تقلیدی جوش میں زیادہ پرواز کرنی چاہتے ہیں تو اُن غریبوں کو موزوں و مناسب الفاظ نہیں ملتے اور اس لیے نہیں ملتے کہ اُن کی سرحد معلومات سے آگے ہوتے ہیں، مذکورۂ بالا اشعار کے تجزیہ ؤ تشریح سے ہمارے دعوے کا ثبوت ملتا ہے، اشعار نمبر (۱) و (۲) کو دیکھیے اور تشبیہات کے نگینوں کو پرکھیے، کس موزونیت و خوبصورتی سے جمائے گئے ہیں، اشک خوں آلود کو طغرائے نیاز کہنا اور پھر اس سامان کے ساتھہ دربار عشق سے فرمان وفاداری پر داغ کی مہر لگانا دستورالصبیان کے پڑھنے والے کی بساط سے باہر ہے۔اسی طرح دوسرے شعر میں سکوت بے معنی کا دعویٰ اور پھر اِس دعوے کی دلیل خاموشی کو ہسار سے دنیا، کسی معمولی نطق کی بات نہیں ہوسکتی۔ اس شعر کے لطیف مفہوم پر غور کیجیے، یعنی کوہسار (جہاں معدنیات کا ہونا مسلم ہے) میں وجود زر کا پتا لگانا اور اس کے سکوت دائمی کو غرور سے تشبیہ دے کر بے معنی بتانا کس قدر فطری اور دل کش تخیل ہے۔ غرض کہ ان منتخبہ اشعار میں کوئی شعر ندرت تشبیہ اور لطافت معنوی سے خالی نہیں۔(ولی) کے بعد جتنے مشاہیر اساتذہ گزرے ہیں اور جن کے خاص خاص رنگ اور انداز، اصول موضوعہ کی طرح اس زمانے میں مانے جارہے ہیں، اُن سب کے کُھلے کُھلے جلوے ان اشعار میں نظر آرہے ہیں۔مفصل تشریح فضول ہے، کیوں کہ یہاں ہر بات کا صرف نمونہ دکھانا ہے، نہ کسی کتاب کا سبق پڑھانا۔ناظرین کی توجہ کو بآسانی متوجہ کرنے کے لیے خاص خاص الفاظ قوسین میں لکھہ دیے گئے ہیں تاکہ اُن اشارات سے اسالیب بیان اور تراکیب خاص پر جلد انتقال

ذهنی هوسکے—

یہاں تک جتنے بیانات قلم بند ہوے ہیں، وہ سب حضرت (ولی) کے ایسے واقعات تھے جن کا تعلق محض اُن کی شخصیت اور ذاتیات سے تھا، مگر جو باتیں کہ اب لکھی جائیں گی وہ اُن کے کمالات فن اور واردات سخن سے متعلق ہوں گی، یہی حصہ اس دعوے کو ثابت کرے گا کہ ذات (ولی) اپنی خصوصیات صفات کی بدولت نہ صرف گزشتہ صدیوں میں لشکر میدان اُردو کے اچھے سے اچھے اور نامی سے نامی سالار سخن کی سردار و سپہ سالار تھی، بلکہ وہ آج عصر حاضر کے لیے بھی اُستاد الکل ہے اور جب تک اُردو کا وجود رہے گا یہ خدا داد فضل و تقدم کسی کو نصیب نہیں ہوسکتا —

دنیاے نظم کا ولی کو باوا آدم کیوں کہتے ہیں

بنی نوع انسان کا پہلا وجود حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام کے نام سے منسوب و موسوم ہے - اُردو محاورے میں ہر نوع کی ابتدائی فرد کو بطور استعارۂ فی المثل (باوا آدم) کہتے ہیں —

موجودہ شاعری کا رنگ تغزل قافیہ و ردیف کے التزام کے ساتھ (ولی) دکنی سے پہلے بکثرت ہندوستان میں مروج نہ تھا - جتنے (مشاہیر) شعرا گزرے ہیں اور جنہوں نے اپنے دیوان غزلیات یا دیگر تصانیف نظم بالترتیب جمع کی ہیں اُن سب کا صدر انجمن (ولی) کے سوا کوئی نظر نہیں آتا - (امیر خسرو) یا اُن کے بعد جس کسی نے اپنے زمانے کی اُردوے ہندی میں جو کچھ کہا ہے اُس پر "لکھیں موسیٰ پڑھیں خدا" والی مثل صادق آتی ہے اور پھر وہ نہ صرف ردیف وار ترتیب سے معرا ہے بلکہ دوچار غزلوں یا دس بیس شعروں سے زیادہ تعداد نہیں (نصاب خسرو) کے اشعار اگرچہ شمار میں ہزاروں کہے جاتے ہیں، لیکن اُن کے پرداز بیان اور نشست الفاظ میں بھاشا اور فارسی کا ملمع ایسا اور اتنا چڑھا ہوا ہے جس کو

(ولی) کے ریختے سے عام مناسبت نہیں - (ولی) کی بعض غزلیں بھی اگرچہ خالص دکنی زبان و محاورات میں ہیں مگر اُن کا مردف و مقفیٰ ہونا ایجاد یا التزام خاص کا ضامن ہے- اس لیے وہ لوگ جو (خان آرزو) اور (شاہ حاتم) وغیرہ سے شعرائے اُردو کا طبقۂ اولیں شمار کرتے ہیں (ولی) کے سوا اور کسی کو من حیث المجموع (باوا آدم) نہیں کہہ سکتے —

صحیح معنی میں نظم اُردو کا پہلا مدون کون ہے ؟

جس طرح میرزا (صائب) نے (قابیل وہا بیل) کے واقعے کی بدولت حضرت ابوالبشر (آدم صفی اللہ) کو پہلا شاعر مانتے ہوے کہا ہے :—

آں کہ اول شعر گفت آدم صفی اللہ بود
طبع موزوں حجت فرزندی آدم بود

اسی حیثیت سے کہا جاسکتا ہے کہ (ولی) سے پہلے نہ صرف ریختہ گو شاعر بلکہ صاحب دیوان بھی وجود پزیر ہو چکے تھے ، مگر یہ بات تاریخی لحاظ سے محض ایک قسم کی خانہ پری ہوسکتی ہے، ورنہ فی الحقیقت جس مذاق ، جس رنگ ، اور جس نوعیت سے کم و بیش اصلاح متروکات و ایجادات کے ساتھہ فی زمانہ اُردو شاعری رائج ہورہی ہے، اُس کا رہنما اور اُس کا پیش رو صحیح مفہوم میں اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ صرف (ولی اللہ) کی ذات ہے —

* وکل [ولی] لہ قدم و انی
علیٰ قدم النبی بدرالکمال

---

* ہیچ مداں نے کہنے کو تو متوسطات تک عربی کا درس لیا ؛ مگر واقعاً اب مبادیات بھی یاد نہیں ، پیر زادہ ہونے کی وجہ اب نہیں کبھی بزرگوں کی بتائی ہوی دعائیں پڑھا کرتا ؛ ضمن میں حضرت غوث الاعظم کے قصیدۂ لامیہ کا یہ شعر یاد

[باقی برصفحہ

قطب شاهی سلاطین کے جن دیوانوں کا ذکر کیا گیا ھے اگرچہ اُن کا قلمی وجود حیدر آباد دکن میں پایا جاتا ھے مگر وہ اور اُن جیسے تمام متقدمین کے کلام اپنے انداز بیاں دکنی زبان اور طریقۂ نظم و وزن کے سبب سے اس قدر نا مانوس اور غیر مطبوع ھیں کہ اگر اُن تمام دواوین کا تصفح کیا جاے تو بمشکل اور وہ بھی شاید ایک جز ایسا منتخب ھو سکے جس کے لفظی مفہوم کو نہ صرف اھل دھلی و لکھنؤ بہ تکلف سمجھ سکیں گے' بلکہ دکنی مخلوق بھی سمجھے کیے بغیر مطلب نہ بتا سکے گی - بخلاف اس کے (ولی) کا تمام سرمایۂ نظم باے بسم اللہ سے تاے تمت تک (اُردو) کے لیے مایۂ ناز و افتخار ھے - (ولی) نے اپنے کلام میں بیسیوں جگہ اس کا احساس کیا ھے کہ میں ریختہ گوئی کا (موجد) ھوں' اس دعوے کے ثبوت میں اُن کے کلام کو بالاستیعاب دیکھنے سے معلوم ھوتا ھے کہ وقتاً فوقتاً وہ اپنی قابل ترک روش کو چھوڑتے گئے ھیں - اور اس سے موجد ھونے کے سوا اُن کا (مصلح) ھونا بھی مسلم ھوتا ھے' ان سب باتوں سے قطع نظر کر کے دیکھا جاے تو ماننا پڑے گا کہ جو کارنامہ ھمارے سامنے موجود ھے اس کے ھوتے ھوے صرف مسابقت کی دھن میں اُن خیالی دفاتر کو پیش کرنا جو اس وقت نہ سینوں میں ھیں نہ عام دسترس کے سفینوں میں' ایسے وجود موھوم و مجھول کو معلوم و معروف سمجھنا عنقا کو بلبل ھزار داستاں کا ھم نوا بنانا ھے - ایسی سی مرغ و ھما کی استخواں بندی

بقیہ حاشیہ صفحۂ ۲۹

ساختہ ذھن میں آگیا ' اگر بے جوڑ ھوتو عربی داں محتسب فقیر مستانہ بے خودی سمجھ کر معاف فرمائیں - اُردو اس شعر کا مطلب سمجھ لیں :— کُل ولی میرے ھم قدم میں نبی کے قدم بہ قدم ھوں' جو بدر کمال ھیں- علیہ و آلہ و سلم —

بے سود ہے، جس کی وقعت ''کوہ کندن وکاہ برآوردن'' سے زیادہ نہیں - جس کسی زبان کی ابتدائی شاعری کو دیکھا جاے تو اُس میں آغاز کلام مفردات یا منتشر اشعار سے نظر آے گا، اس کی وجہ قیاساً اس کے سوا کچھہ نہیں معلوم ہوتی کہ اول اول الفاظ کی کمی، نا مربوطی، تراکیب کی قلت اور بندشوں کی اجنبیت نئے سخن گو کو اُن جذبات و محاکات پر حاوی نہیں ہونے دیتی جن پر مشاقی کے بعد عبور ہوتا ہے- فارسی شاعری کی تاریخ پڑھنی چاہیے کہ (بہرام گور، عباس مروی، یعقوب صفار) غرض جس کسی نے ابتدا کی ہو، ''غلطاں غلطاں ہمی رود تالب گو''- کی طرح قدم اُٹھاے ہیں - (اُردو) بھی اس سنت شاعری کو واجبات سے کیوں نہ سمجھتی، (ملک الشعرا نصرتی) یا (ہاشمی) کے انداز کلام میں یہی پرتو نظر آتا ہے —

اتنی بات ضرور ماننی پڑیگی کہ (ولی) سے پہلے اُردو نے اچھی خاصی نشو و نما پا لی تھی اور جس وقت کہ ولی کے ریختے کا زمانہ تھا اُس وقت تک الفاظ، ترکیب اور بندشوں کا کافی سرمایہ جمع ہو چکا تھا، اور جذبات و خیالات کے ساتھہ طرز گفتار اور اسالیب بیان کے عنوانات بھی قائم کیے جا چکے تھے، (ولی) کو (خسرو) یا (سعدی) دکنی کی طرح فارسی آمیز اُردو کہنے کا شوق نہیں ہوا - اگر چہ گنتی کے دو یا تین مصرع اس ملمع سازی کے دیوان میں لکھے گئے ہیں جن کا وجود عدم کے برابر ہے ورنہ عموماً اُن کی ٹکسال میں ایسے کھرے اور کامل العیار سکے ڈھالے گئے ہیں، جن کے سانچوں میں وقت و عہد کے تغیر و تبدل سنہ و سال کے سوا آج تک کوئی کھوٹ کسر نہیں - جس ترتیب کی لڑی میں وہ موتی پروئے گئے تھے، وہی تسلسل اس دور میں بھی جاری ہے - اسی تنظیم و تدوین کو دیکھ ہوے بلا تامل (ولی) کو اُردو نظم کا (پہلا مدون) ماننا پ

ولی کی سخن گستری یعنی اقسام نظم

جو دیوان اس وقف ہمارے پیش نظر ہے یہی (ولی) کی ساری کرامات ہے - مگر اصناف سخن کے لحاظ سے اِس میں جو کچھہ ہے وہ بجاے خود مکمل ہے- غزلیں تمام حروف تہجی کے شمار سے موجود ہیں ' اسی طرح مستزاد ' قصائد' قطعات ' رباعیات ' ترجیع بند ' مثنوی' غرض ہررنگ کی سخن آفرینی معقول تعداد میں نظر افروز ہے - چناں چہ اس مجموعے میں بہ ترتیب ابجد [۴۲۲] غزلیں' [۷] مستزاد' [۱۲] مخمس' [۲] ترجیع بند' [۶]قصائد' [۲] مثنویاں ' [۲۶] رباعیاں ' [۶] قطعات اور [۴۰] مفردات شامل ہیں —

حتی الامکان اس کی تصحیح میں سخت محنت کی گئی ہے - دس بارہ مختلف مطبوعہ وغیر مطبوعہ دیوانوں سے مرۃ بعد اولی و کرۃ بعد اُخری مقابلہ کیا گیا ہے ' جن جن دیوانوں میں اختلاف الفاظ پایاگیا ' اور قرائن وربط کلام سے جس اختلاف کو موزوں سمجھا گیا اُس کو متن میں اور دوسرے نسخے کو حاشیے پر لکھدیا ہے ' بعض دیوانوں میں ایک سے دوسرے کو مختلف پایا یعنی کسی میں غزلیں اور مستزاد کم ہیں ' کسی میں دوچار زائد ' اس صورت میں غور و تامل کے ساتھہ (ولی) کی طرز و روش کا اندازہ کرتے ہوے قرین قیاس معلوم ہوا کہ جن دیوانوں میں دوسرے دیوانوں سے غزلیں زیادہ ہیں' اُن کو اس دیوان مین شامل کیا جاے' کیوں کہ امتداد زمانہ اور ناقلوں کی سہل انکاری سے ممکن ہے اتنا کلام چھوٹ گیا ہو' اور یہ بھی ممکن ہے کہ دوسرے معاصرین کا کلام (ولی) کے نام سے منسوب کر دیا ہو ' لیکن تے کہ اس کا کافی ثبوت ہاتھہ نہ آئے' جامع دیوان کا فرض ہے کہ جہاں کہیں کسی معتبر کتاب میں

اِن کے نام سے کوئی غزل یا شعر دیکھے کلیات میں تانک دے۔ دو ایک شعر مفردات میں ایسے ملیں گے، جو بعض تذکروں میں دوسروں سے منسوب ہیں، ایسی صورت میں جو تذکرے زیادہ اعتبار کے قابل ہیں اُن پر اعتماد کیا گیا، مثلاً راقم حروف کے پاس جو دیوان ہے وہ سنہ چوبیس جلوس محمد شاہی کا لکھا ہوا ہے اور یہی زمانہ (ولی) کے انتقال کا مانا گیا ہے، اس حساب سے یقین ہوتا ہے کہ اس دیوان میں جو کلام ہوگا مستند ہوگا۔ ہاے ہوز کی ردیف میں " جواب آہستہ آہستہ "، " گلاب آہستہ آہستہ " ان قوافی و ردیف کی دو غزلیں درج ہیں، مگر ایک غزل کا ورق کچھ پھٹ گیا ہے اور اُس کے اکثر الفاظ پڑھے نہیں جاتے، اُس کی تصدیق و تحقیق کے لیے اب تک جتنے دیوان دستیاب ہوے ہیں اُن میں اس چاک شدہ غزل کا وجود نہیں، لیکن ایک گورکھپوری دیوان میں دو ایک شعر اس دوسری غزل کے ملے، اس تائید اور نیز اُسی اعتبار پر کہ راقم حروف کا دیوان (ولی) کے زمانے کا لکھا ہوا ہے اُس نامکمل غزل کو بھی شامل کردیا ہے۔

اس بیان کے بعد اب ترتیب وار تمام اصناف سخن کا نمونہ دکھاتے ہوے مبصرانہ نظر ڈالی جاتی ہے —

غزل غزل کے لغوی یا اصطلاحی معنی اور اس کی تفصیل و تعریف تمام ادبی کتابوں میں موجود ہے، یہاں اس مبحث کی طوالت فضول ہے۔ اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ غزل میں صرف اُن جذبات وواردات کا اظہار کیا جاتا ہے جو بسلسلۂ انس و محبت عاشق ومعشوق یا حسن و عشق سے وابستہ ہیں، جذب و جوش دیکھنے میں دو سہ حرفی لفظ ہیں، مگر خدا جانے ان دو کوزوں میں کتنے سمندر بھرے ہوے ہیں، جن کے جزر ومد کی کوئی حد نہیں۔ (غزل) کا اصلی محرک (عشق) ہے اور عشق

کو اپنے منظور نظر (حسن) سے جو تعلق ہے وہ پوشیدہ نہیں' اِنھیں باھمی تعلقات سے اچھے برے' درد انگیز' مسرت خیز' امید افزا' مایوس کُن' پر سوز' دل گداز' غرض کہ جتنے رطب و یابس واقعات و احساسات وجود پزیر ہوتے ہیں' انھیں کا نام جذبات و واردات ہے اور وہی جذبات الفاظ کی موزونی' انداز بیان کی خوش اسلوبی' لیے ہوے غزل کے پردے میں رونما ہوتے ہیں—

(ولی) سے پہلے جن اِنے گنے متقدمین نے ریختہ گوئی کو شرف بخشا وہ اپنے خیالات کو صاف زبان میں ادا نہ کرسکے اور محبوراً (حامد باری) کی طرح اس طرح ملمع سازی کرگئے:-

عزم سفر چوں کردی ساجن نیند نہ آوے جی
قدر وصالت نادانستم تم بن برہ ستاوے جی

موسم وقت بہار رسیدہ گل خندیدہ جاے بجاے
تم بن یہ گلزار وگلستاں مجھہ نہیں ساجی بھاوے جی

صبر بکن اے چند بنالی اے دل خستہ (حامد باری)*
حمد بگو با حضرت باری تو مجھہ آن ملاوے جی

ظاہر ہے کہ ایسی شاعری جس کا لہجہ اور وزن سب اجنبی ہو' کیا مطبوع ہوسکتی ہے اور اسی لیے ایسے کلام کو (ولی) کے مقابل میں نہیں لایا جاسکتا - اگرچہ خود (ولی) کے کلام میں بھی چند شماری غزلیں ایسی ضرور ہیں جو بالکل دکنی زبان اور پرانی روش پر کہی گئی ہیں- مگر اُن کا وزن عروضی کے ساتھہ مردف و مقفی ہونا بارجود اجنبیت گفتار کے' نفس گفتار کو بے کیفدا نہیں بناتا - چوں کہ اُردو شاعری نے بالکل فارسی کی راہ پر چلنا شروع کیا ہے اس لیے

---

* سعدی وغیرہ کی طرح متقدمین شعرا میں تھے - نام - پتا - وطن - عہد' سب نا معلوم' ڈاکٹر فیلن کے تذکرۂ طبقات شعراے ہند سے یہ اشعار منتخب کیے گئے —

جا بجا اُردو کی طرز سخن میں فارسی کی تمثیلیں پیش ہوتی چلی آتی ہیں، جس سے اظہار قابلیت منظور نہیں بلکہ واقعات کی ترتیب مقصود ہے کہ مثال دینے سے اجنبی مطلب بھی جلد سمجھ میں آ جاتا ہے—

ابتداءِ غزل میں ردیف کا التزام نہیں رکھا اور مضامین بھی ایسے سادہ اور معمولی رکھے جن کو ہر راہ گیر بھی سمجھ سکتا ہے۔ رفتہ رفتہ اُردو کی نشو و نما سے پہلے فارسی تغزل میں تصوف کی بدولت استعارۂ و ایہام نے یہ رنگ جمایا کہ مجازی الفاظ میں حقیقی معنوں کا لطف آنے لگا، اور ساتھ ہی اس کے مضامین میں بھی وسعت ہونے لگی، معمولی وصل و ہجر اور شوقیہ تخیل کے علاوہ عام اخلاقی اور مناظر کائنات کی مصوری بھی شروع ہوگئی، غرض کہ عشقیہ، فخریہ، فلسفیانہ، معاشرتی، تمدنی تمام مضامین کی کھپت ہونے لگی۔ اور ایسے مضامین بے تکلف غزلوں میں لکھے جانے لگے، اس طرح صنف غزل جو صرف ''سخن با یار گفتن'' کا مفہوم لیے ہوے تھی، مجموعۂ سخن بن گئی —

غزل کے مضامین قطعات و مثنوی کی طرح مسلسل نہیں ہوتے، پھر بھی ابتدائی زمانے میں کہیں کہیں فارسی کی طرح اُردو میں ایسی غزلیں ملتی ہیں جن میں مطلع سے مقطع تک ایک ہی مضمون لکھا گیا ہے—

عدم سیر کی وجہ سے بعض کا خیال ہوگا کہ (ولی) کی غزلیں بھی فارسی کے نشاۃالاولیٰ کی طرح سیدھے سادے اور اِنے گنے خیالات و مضامین پر حاوی ہوں گی مگر ایسا نہیں۔ (ولی) نے اپنے کلام میں تمام وہ خیالات و مضامین مختلف طرز ادا کے ساتھ لکھے ہیں جن کا رواج متاخرین شعراے فارس میں ہوچکا تھا، یا جس تنوع کو آج چاہا جارہا ہے، اِن سب دعووں کا ثبوت عنقریب ملا جاتا ہے، مگر دیکھنے والوں کا فرض ہوگا کہ (ولی) کو (امیر) و (داغ) کا ہم عصر

نہ سمجھیں، اُن کے خیالات، اُن کے مفروضات ہر گز قابل اعتراض نہیں، البتہ عالم گیری عہد کی زبان، اُردو کے ابتدائی الفاظ اور اُن کا لہجہ، اس زمانے کے لیے ضرور اجنبی ہے، اُس اجنبیت سے بچ کر نفس مطلب کو خارج از آہنگ سمجھنا تبصرۂ و نقد کی شان نہیں —

[ولی] صرف راقم حروف ہی کا ممدوح نہیں، بلکہ جس طرح فارسی کے پہلے مدون [رودکی] کی غزل سرائی پر [عنصری] کا مقولہ ہے :—

غزل [رودکی] وارنیکو بود
غزل ہائے من رودکی وار نیست

اسی طرح (ولی) کے لیے میر تقی (میر) سے مسلم اُردو غزل گو کا ارشاد ہے :—

خوگر نہیں کچھ یوں ہیں ہم ریختہ گوئی کے
معشوق جو تھا اپنا باشندہ دکن کا تھا

شمس العلما مولوی شبلی شعرالعجم میں عنصری کا شعر مذکور لکھکر کہتے ہیں " اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ [عنصری] [رودکی] کو غزل گوئی میں استاد مانتا تھا اس لیے یا تو ماننا چاہیے کہ رود کی، کی عمدہ غزلیں جاتی رہیں، یا یہ کہ عنصری غزل گوئی میں رود کی سے بھی کم تھا " —

یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ ان دونوں اساتذۂ فارسی کا پورا سرمایۂ غزل، وقائع نگار کے سامنے نہیں- اسی وجہ سے وہ خود دونوں کے معیار غزل کو جانچ نہ سکے، مگر ہمارے سامنے [ولی] اور [میر] دونوں کا سارا کلام موجود ہے، اور ساتھ ہی اس کے مذاق سلیم کی مسلمہ پسندیدگی سے میر تقی میر غزل گوئی میں جو مرتبہ پائے ہوئے ہیں وہ محتاج بیان نہیں- با ایں ہمہ اُن کا [ولی] کو سراہنا تقدم زمانی یا ادب معنوی کا نتیجہ نہیں، بلکہ حقیقتاً اُس رہنمائے اول کی پیش قدمیوں کا سچا اعتراف ہے، جب کہ یہ راہ نہ صرف ناہموار بلکہ

معدوم سی تھی - (ولی) کی غزلوں کے عام مضامین کو نمبر وار ایک فہرست میں لکھنے سے یہ بہتر ہوگا کہ عنوان خاص لکھکر اُس کے تحت میں اشعار بطور نمونہ لکھدیے جائیں اور اُن میں جہاں کہیں استعارۂ و تشبیہ یا محاورۂ و تخیل کی ندرت و لطافت ہو اُس کی مناسب تشریح کر دی جاے --

(۱) حسن و عشق اور اُن کے جذبات و اثرات *

۱ - حسن تھا پردۂ تجرید میں سب سے آزاد
طالب عشق ہوا صورت انسان میں آ

۲ - جلوہ گر جب سے وہ جمال ہوا
نور خرشید پائمال ہوا

۳ - عیاں ہے ہر طرف عالم میں حسن بے حجاب اُسکا
بغیر از دیدۂ حیراں نہیں جگ میں نقاب اُسکا

۴ - آج تیری نگہ نے مسجد میں
ہوش کھویا ہے ہر نمازی کا

۵ - تجھہ حسن انتخاب کا لکھتے تھے جب حساب
موہوم اک نقط ہے سرج† اس حساب کا

۶ - ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں
جنت سے بہار کیوں کہ جاوے

۷ - خوبی اعجاز حسن یار - اگر انشا کروں
بے تکلف صفحۂ کاغذ ید بیضا کروں

۸ - حسن کے خضر نے کیا لبریز
آب حیواں سے جام تجھہ لب کا

---

* اس انتخاب اشعار میں بخیال عام فہمی سوں، منیں، کوں، وغیرہ الفاظ کو روزمرۂ حال کے مطابق لکھا ہے -

† سو (ج

۹ - ہوا ہے جب سے ترا تل سوار آتش حسن
سپند وار ہے دل بے قرار آتش حسن

۱۰- دیوان میں ازل کے ملا جب سے عشق و حسن
تب سے نیاز و ناز میں باہم حساب ہے

۱۱- زبان قال نہیں طفل اشک کو لیکن
زبان حال سے کرتا ہے عشق کی تقریر

۱۲- جنون عشق ہوا اس قدر زمیں کو محیط
کہ پارسا کو ہوئی موج بوریا زنجیر

ان اشعار کو تشریح کی حاجت تو نہیں مگر زمانے کی مختلف المذاقی رہ رہ کر مجبور کرتی ہے کہ موقع موقع سے دفع دخل کے طور پر دو سو برس بعد کی مخلوق کو چونکاتے ہوے آگے چلنا چاہیے' بعض مذاق ایسے ہیں جو خود شعر نہیں کہتے مگر سخن فہم ہیں' کچھہ ایسے لوگ ہیں جو شعر کہتے ہیں لیکن پرانی ترکیبوں' کہنہ مذاق کو بھولے ہوے ہیں اور لفظی ہیر پھیر میں معنوی رفعت تک نہیں پہنچتے - چند ایسے ہیں جو سطحی نگاہ سے دیکھتے ہی فطری و غیر فطری کی بحث چھیڑ دیتے ہیں' بکثرت وہ لوگ موجود ہیں جو سرے سے مشرقی یا ایشیائی مذاق سخن پر نظر التفات نہیں ڈالتے' پھر اس اختلاف کے ساتھہ ہی پسند و نا پسند کا جھگڑا چھڑتا ہے' کسی کو زبان مرغوب ہے' کوئی مضمون چاہتا ہے' کہیں رعایت لفظی اور تلازمات سے تفریح و دلکشی ہوتی ہے - غرض کہ "ہر کس بخیال خویش لطفے دارد" کا مضمون ہے - ایسی صورت میں مشکل ہے کہ ایک اگلے وقتوں کے (ولی اللہ) کا کلام اتنی نیرنگیاں دکھا سکے' جن پر ہر مذاق' ہر پسند اور ہر آنکھہ صاد کردے - مذکورۂ بالا اشعار نہایت سادہ اور آسان الفاظ میں نظم ہوے ہیں' لیکن ان کی معنوی خوبیوں کو دیکھا جاے تو کوئی سخن شناس داد دیے بغیر نہیں رہ سکتا —

شعر نمبر (۱) حسن کے بد نام کرنے والوں میں عشق ہمیشہ انگشت نما رہتا ہے، مگر اس شعر میں کس لطیف کنایے اور دلچسپ پیرایے کے ساتھہ واقعیت کو لیے ہوے خود حسن کے وجود کو رسوائی کا باعث قرار دیا ہے، یعنی نہ وہ انسانی شکل میں جلوہ گری کرتا نہ طالب عشق بنتا اور نہ بد نام ہوتا، اس مفہوم کو اگر مسئلۂ وحدت فی الکثرت کے سلسلے میں پھیلایا جاے تو صوفیانہ رنگ جھلکنے لگے گا۔

شعر نمبر (۲) کو خلاف فطرت کہا جا سکتا ہے، حالانکہ سینک کے اوت پہاڑ ہے، جب تک دیکھنے والا نہیں ہوتا اشیاے دیدنی ایک وجود معطل رہتی ہیں، کون کہہ سکتا ہے کہ بھونڈی سی بھونڈی صورت والا بھی زمین پر رہ کر نور خرشید کو پا مال نہیں کرتا، چہ جاے کہ وہ جمال جو مظہر کائنات ہو، کیا اب بھی اس مضمون کو خلاف فطرت کہا جا سکتا ہے؟ مذاق سلیم ایسے اشعار کو سہل ممتنع کہتا ہے —

شعر نمبر (۳) حسن حقیقی یا وجود حق کا عام و بے حجاب ہونا مسلمۂ یقینیات سے ہے مگر چوں کہ دیکھنے والے نیرنگ مظاہر کے لاتعداد نظاروں سے چشم امتیاز کھوئے ہوے ہیں اس لیے اُن کی حیرانی کو خصوصیت سے نقاب بنا کر یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اُس کا جلوہ تو عام ہے مگر حجاب حیرانی میں چھپا ہوا ہے۔

شعر نمبر (۴) بادی النظر میں یہ شعر بہت ہلکا دکھائی دیتا ہے، مگر جب حسن اور اُس کی اداؤں کے اثر پر نگاہ ڈالی جاے اور سوچا جاے تو اُس کے سامنے کوئی معاملت، کوئی عبادت نہیں ٹھہر سکتی شیخ (سعدی) نے قحط کی انتہاے تکلیف کو ترک عشق سے ثابت کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی خواہش شکم وہ دوزخ ہے جس نے فردوس محبت کو بھلا دیا :—

چناں قحط سالی شد اندر دمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق

جنون عشق گویا وہ پڑھا جن ھے کہ جب تک آنتیں قل ھو اللہ نہ پڑھیں کسی عمل سے نہیں اُترتا - یہاں بھی قریب قریب وھی معاملہ ھے، جان و مال، عزت و ناموس، غرض کہ عزیز سے عزیز چیز (عبادت خلوص) کے آگے ھیچ ھے، مگر نظارۂ جمال وہ برق جاں سوز ھے جہاں ارکان عبادت بھی سر بسجود ھیں، انسان تو انسان خود (انسان گر) بھی اس کی اداؤں پر مائل ھے " اللہ جمیل ویحب الجمال *" - اور اگر صوفیاے کرام کے نقطۂ نگاہ سے دیکھا جاے تو اس نگاہ کے جلوے وہ کرشمے دکھاتے ھیں جن کو دیکھتے وقت حضرت مولیٰ علی (ع) نے اپنے پاے مبارک کے زخم سے تیر نکالنے کا حکم دیا تھا —

شعر نمبر (۵) سورج کو (سرج) کہہ دینے پر ھنسنا نہ چاھیے بلکہ یہ دیکھنا چاھیے کہ آفتاب و حسن کی معمولی تشبیہ میں کیا ندرت پیدا کی گئی ھے، سب جانتے ھیں کہ آفتاب سے زیادہ کوئی روشن چیز نہیں اور کم نظری سے یہ اعتراض کیا جاسکتا ھے کہ اس تشبیہ میں شاعرانہ اغراق و غلو کے سوا کچھہ نہیں، لیکن جب اس تشبیہ کو اس حقیقی مفہوم میں ڈھالا جاے کہ (حسن منتخب)، (نور خدا) ھے اور اُس کے حسن لازوال کے سامنے سورج نقطۂ موھوم ھے تو بےساختہ ھرزبان "صلعلیٰ" کہہ اُٹھےگی -

بقیہ اشعار کی شرح ناظرین کے مذاق سلیم پر چھوڑی جاتی ھے اور آئندہ بھی خال خال اشارہ کیا جائیگا، کیوں کہ اصل مقصد ذھن کا متوجہ کرنا تھا، وہ اس معمولی تشریح سے حاصل ھوگیا، اس انداز سے ھر سخن آشنا

---

* اللہ حسین ھے اور حسن والوں کو دوست رکھتا ھے —

لطافت مضمون اور پاکیزگی تخیل سے رو شناس ہوسکتا ہے، لیکن (ولی) کے کلام کا تبصرۂ و نقد ہمیشہ یہ سمجھکر کیا جاے کہ جس وقت یہ اشعار کہے گئے ہیں، اُس زمانے میں (میر)، (درد)، (غالب) موجود نہ تھے، بلکہ یہ ترانہ گایا جاتا تھا:—

من ز فراقت جوگی بھیا* کاتو مندرا لتکن کیا+
گشت کنم ہر دیس بدیسا سایے پہنچا پاوے جی

نتائج عشق

(مضطرب) عشق سے ہوں مجکو ملامت نہ کرو
تپش دل نے دیا (رعشۂ سیماب) مجھے
عشق کے ہاتھ سے ہوے (دل ریش)
جگ میں، کیا بادشاہ، کیا درویش
لالۂ و گل مجھ سے (لے جاتے ہیں رنگ و بوے درد)
گلرخوں کے عشق نے جب سے کیا ہے (خوں مجھے)
گریۂ و گرد ملامت سے (ولی)
(خانۂ عشق کو تعمیر کیا)
(ولی) جو عشق بازی کی حقیقت سے نہیں واقف
سخن اُس کا قیامت میں گُل باغ ندامت ہے
جو ہوا راز عشق سے آگاہ
وہ زمانے کا فخر رازی ہے
گر عشق میں آیا ہے تو، اے دل گریباں پارہ کر
لیتے ہیں اس بازار میں بے تابیٔ سیماب کو
جسے عشق کا تیر کاری لگے
اُسے زندگی کیوں نہ بھاری لگے

پروانہ وار عشق میں تیرے جو جی دیا
اُس کا کفن ہو رشتۂ شمع نگاہ سے
عشق کی راہ کے مسافر کو
ہر قدم تجھہ گلی میں منزل ہے
معرکے میں عشق کے ہر بوالہوس کا کام کیا
دیکھہ! حالت کیا ہوئی منصور سے سردار کی
شراب شوق سے سرشار ہیں ہم
کبھی بے خود کبھی ہشیار ہیں ہم
کیا مجھہ عشق نے ظالم کو آب آہستہ آہستہ
کہ آتش گل کو کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ

آخری شعر میں عشق و آتش کی تشبیہ، معشوق و گل کی نسبت اور ردیف کی مضبوطی جو اساتذۂ قدیم کا امتیازی رنگ تھا، داد کے قابل ہے—

خصوصیات عاشق

آہ سے عاشق کی عارت بوجھتے ہیں حال دل
جیوں کہ سمجھے صوت سے صراف تقریر طلا
آخر کو رفتہ رفتہ دل خاکسار نے
تیری گلی میں آکے کیا ہے مکان آج
نہ ڈھونڈو شہر میں فرہاد و مجنوں کا ٹھکانا تم
کہ ہے عشاق کا مسکن کبھو صحرا کبھو پربت
کتاب عشق پہ شنگرف اشک خونیں سے
پلک کی لیکے قلم کھینچتا ہوں جدول سرخ
کیوں کر چھپا سکوں میں تجھہ درد کی حقیقت
ہے کام آہ دل کا افشاے راز کرنا
رکھوں جس خواب میں تجھہ لب اُپر لب
مجھے شکر سے شیریں تر ہے وہ خواب

گر نہیں ہے خنجر بیداد خوباں کا شہید
دامن صد چاک گل کس واسطے پر خوں ہوا

وفا کو ترک مت کر ہرگز اے دل
محبت ہے وفا بن سست بنیاد

بے منت شراب ہوں سرشار انبساط
تجھہ نین کا خیال مجھے جام جم ہوا

عجب نہیں جوسجن کہربا ہومجھہ کھینچے
کہ مجکو کاہ نہن عشق نے کیا ہے نحیف

میں عشق سے کیا ہوں تجھہ دل کو نرم آخر
ہر اک کا کام نہیں* ہے آہن گداز کرنا

معشوق مع شان ادا و خصوصیات

تو سر سے قدم تلک جھلک میں
گویا ہے قصیدہ انوری کا

اُٹھا ریحاں اگر چہ خواجۂ بستاں سرا، لیکن
دیا ہے تجھہ کو اے یاقوت لب! سر خط غلامی کا

نہ جانوں خط ترا کس بے خطا پر
چلا ہے آج فوج شام لے کر

ترا خط خوت میں ہے ہات سے مقرض کے دائم
کہ جیوں رکھتا ہے کودک دہشت اُستاد ہر ساعت

سناہوں خضر کے دل سے یہ حرف تازۂ وتر
بہار سبزۂ خط ہے بہار ناز و ادا

بے خبر ہیں تجھہ گلی سے اس سبب اے گلبدن
بلبلیں کرتی ہیں گلشن میں سراغ بزم حسن

نشۂ سبزۂ خط خوباں
والی عالم خیال ہوا

---

* نا

غضب ہے چہرۂ رنگیں بہار ناز و ادا
بہار حسن میں ہے لالہ زار ناز و ادا

نہیں یہ خط بہ گرد لعل می نوش
ہوا ہے چشمۂ خرشید خس پوش

سینے میں ہے تجھہ ابروے پیوست کی نشست
جیوں تیر دل میں ہے نگہ مست کی نشست

نشہ بخشی میں مے سے بہتر ہے
تجھہ لبوں کی مفرح یاقوت

ترے جو قد سے رکھا نیشکر نے دل میں گرہ
تو کھینچ پوست ، کیا اُس کا بند بند جدا

خلاصی کیوں کہ پاوے بلبل دل
نگاہ مہر باں ، ہے دام صیاد

بسکہ بے دردان ہوے ہیں مجتمع چاروں طرف
بستۂ زلف پری رویاں پہ مارا مار ہے

اعجاز حسن دیکھہ کے وہ روے باعرق
پیدا کیا ہے چشمۂ آتش سے آب آج

آنکھیں ہیں یہ خوبان جہاں کی کہ لگی ہیں
بوٹی نہیں نرگس کی صنم تیری قبا پر

جامہ زیبوں کو کیوں تجھوں کہ مجھے
گھیر رکھتا ہے دور دامن کا

صنعت کے مصور نے صباحت کے صفے پر
تصویر بنائی ہے تری نور کو حل کر

لگتا ہے مجکو پنجۂ خرشید در عشہ دار
دیکھا ہوں جب سے دست نگاریں نگار کا

اگر اشارت ابرو کرے وہ ماہ تمام
ہلال بزم میں ہو چرخ زن بجاے قدح

تیرے لب کے حقوق ہیں مجھپر
کیوں بھلا دوں میں دل سے حق نمک

تجھہ زلف حلقہ دار سے مانند عاشقاں
گرداب و موج ملکے پڑے پیچ و تاب میں

نہ وہ بالا نہ وہ بالی بلا ہے
بلائے عاشقاں ناز و ادا ہے

ہندوے زلف پری رو ہے پریشانی فروش
بیچ دیوے مجکو سودے میں اگر سودا کروں

دیکھہ اُس کی کلاہ بارانی
چاند پر آج ابر آیا ہے

لب تمہارے ہیں شفا بخش (ولی) ہے بیمار
حیف صد حیف کہ اس وقت میں درماں نہ کرو

ہر سحر تجھہ نعمت دیدار کی
آرسی کو اشتہائے صاف ہے

عدم ہے تجھہ دہن کا جگ میں ثانی، اے پری پیکر!
اگر بالفرض والتقدیر ثانی ہے تو عنقا ہے

پھرمیري خبر لینے وہ صیاد نہ آیا
شاید کہ مرا حال اُسے یاد نہ آیا

* بیاں زلف بدیعي سے ہے سعدالدین کا مطلب
ابھی تک تم نہیں سمجھے مطول کے معانی کو

لب پہ دلبر کے جلوہ گر ہے جو خال
حوض کوثر پہ جیوں کھڑا ہے بلال †

---

* مطول ملا سعدالدین تفتازانی کی مشہور درسی کتاب ہے، جس میں معانی و بیان اور بدیع کا مذکور ہے —

† حضرت بلال آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے غلام ہیں، جو حبشی الاصل تھے - کیا نادر تشبیہ دي ہے —

نہیں ہے کسوت زر شعلہ قد کے قد اوپر
یہ ہر طرف سے اُٹھے ہیں شرار آتش حسن

موج دریا کی دیکھنے مت جا
دیکھہ اُس زلف عنبریں کی ادا

موسی جو آکے دیکھے تجھہ نور کا تماشا
اُس کو پہاڑ ہووے پھر طور کا تماشا

کیا تری زلف کیا ترے ابرو
ہر طرف سے مجھے کشاکش ہے

زندہ کرنا استخواں کا گرچہ تھا کار مسیح
زندہ کرنا شوق کو تجھہ ناز کا اعجاز ہے

ترے مکھہ پر اے نازنیں یہ نقاب
جھلکتا ہے جیوں مطلع آفتاب

ہزار بلبل مسکیں کا صید ہے باقی
مقیم ہے چمن حسن میں بہار ہنوز

بیمارگر نہیں یہ تری چشم غمزہ زن
کیوں ہاتھہ میں لیے ہے نگہ کا عصا بلند

کہاں ہے آج یارب جلوۂ مستانۂ ساقی؟
کہ دل سے تاب، جی سے صبر، سر سے ہوش لے جاوے

آغوش میں آنے کی کہاں تاب ہے اُسکو
کرتی ہے نگہ جس قد نازک پہ گرانی

یہ در سے تیرے جو نور چمکا، سو اُس سے تارے ہوے منور
یہ چاند تجھہ حسن کا جو نکلا، فلک نے تجھہ سے اُچک لیا ہے

انصاف بیں نگاہیں دو سو برس پہلے کی شاعری کا خیالی اندازہ کرتے ہوے دیکھیں کہ ان اشعار میں خیالات کی تازگی، مضامین کی رفعت، روز مرہ و محاورات کی سلاست اور ان سب باتوں کے ساتھہ نتیجۂ شاعری یعنی (درد و اثر) کیا نمایاں حیثیت رکھتا ہے —

تضحیک واعظ و محتسب

ایشیائی شعرا کے کلام میں جہاں بیسیوں بندھے ٹکے مضمونوں کی جگالیاں ہوتی رہتی ہیں وہاں واعظ و محتسب اور دوسرے مذہبی نمایندوں پر گالیاں بھی ضرور پڑتی ہیں ' جس طرح ہندوستان کے مہذب سے مہذب' اور شریف سے شریف پرانے گھرانوں میں منجملہ دیگر رسوم کے میراثنوں کی گالیوں اور ٹونوں کے بغیر شادی بیاہ کی تقریبیں سونی اور بے رونق سمجھی جاتی تھیں اسی طرح شعرا کی غزلیں گویا ناتمام رہتی ہیں جب تک کسی مشیخت مآب کو دو چار صلواتیں نہ سنائی جائیں' اور یہ بدعت ہندوستان کی نہیں ہے بلکہ شعرائے ایران کی اُپج ہے - (سعدی) و (حافظ) اور (عمر خیام) جیسے مصلح و صوفی و فلسفی اسی رنگ میں رنگے ہوے ہیں - پھر غریب اُردو کی کیا مجال تھی کہ پابند تقلید ہوکر اس روش کو چھوڑ دیتی' ممکن ہے کہ ابتداً اُردو نے اس تفرج گاہ میں یہ کہکر قدم اُٹھایا ہو :—

من نیز بغاقہ نا تہ راندم
خود را بغبار شاں رساندم

مگر اس وقت فارسی و اُردو دونوں زبانوں کی ہجو گوئیاں اگر جمع کی جائیں تو غالباً اُردو ہی اس ہجو گوئی میں چار ہاتھ آگے نظر آے گی —

یہ واقعات ہیں کہ ہر پاک سے پاک گروہ میں چند ایسی ناپاک ہستیاں شامل ہوجاتی ہیں جو ایک مچھلی کی طرح سارے تالاب کو گندہ کردیتی ہیں ' جب نفس عبادت کو بجاے وسیلۂ معاد' ذریعۂ معاش بنالیا جاتا ہے تو نفسانیت کی کُنجی ہوا ؤ ہوس کے دروازے کھول دیتی ہے' جہاں ایک نہیں سیکڑوں رنگ آمیزیوں کی ایسی صورتیں نظر آنے

لگتی ھیں، جو اُن نفس پرستوں کو یکرنگی حقیقت سے بہت دور ھٹادیتی ھیں۔ اگرچہ وہ ریا کاری اور جامۂ سالوسی سے بہت کچھہ روغن قاز ملتے رھتے ھیں، مگر نظر باز دھوکا نہیں کھاتے اور منہ پر کہہ دیتے ھیں:—

بہر رنگے کہ خواھی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

اسی ریا کاری و غداری کو دیکھکر اس گروہ کی سچی عظمت دل میں نہیں رھتی اور بے محابا زبان کھل جاتی۔ ھے یہی اسباب وو جوہ ھیں جن سے ملامت واعظین کی بنیاد قائم ھوئی، مگر اختلات مذاق اور انقلاب زمانہ، یا یوں کہا جاے کہ وقعات و کثرت وقوع نے ھمیشہ اس مذاق کو مختلف رنگوں میں ظاھر کیا ھے، اُردو کے ابتدائی عہد میں واعظ و محتسب کے مذھبی اقتدار کو اتنا پامال نہیں کیا گیا کہ وہ مزاح و مذاق کی حد سے گزر گیا ھو، البتہ (میر) اور (سودا) سے اب تک اس صنف میں جس قدر غلیظ مواد جمع ھو گیا ھے وہ تفریح و تفضیح سے گزر کر استہزا ؤ تمسخر بلکہ فحاشی وعریانی کی حد سے بھی متجاوز ھو گیا ھے، اگرچہ تمام شعراے اُردو کے کلام میں کم و بیش ایسے اشعار بھی ملیں گے جو مناسب پیرایے میں موزوں کیے گئے ھوں، نیز متوسطین و متاخرین میں بعض سخن سنجوں نے (انشا) و(مصحفی) جیسی فحش گوئی نہیں کی ھے، ان کے سوا غالب حصہ ایسا ملے گا جس کا لب و لہجہ سوقیانہ اور مذاق بالکل عامیانہ ھے۔ (ولی) نے اپنے فضل تقدم کی رعایت سے جہاں اور مفید باتیں بتائی ھیں، وھاں یہ فخر بھی انہیں حاصل ھے، اُن کے دیوان میں نسبۃ ایسے اشعار کم ھیں۔ اور جہاں کہیں واعظ و محتسب کی خبر لی گئی ھے، نہایت متانت اور مہذب انداز سے لی گئی ھے۔ دیکھنے میں

ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے، مگر ایسی گہری چٹکی لی ہے، جو نیل ڈالے بغیر نہیں رہ سکتی اور جس سے اُن کی ملمع سازیوں کی ساری قلعی گھل کر اصلی فطرت کا رنگ جھلکنے لگتا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ (ولی) نے اپنی خدا داد قوت آخذہ سے ہر موقع پر مناسب کام لیا ہے، اور جہاں جہاں اصلاح کی ضرورت سمجھی ہے درستی مذاق کی کوشش کی ہے۔ اس موقع پر یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ بعض طبیعتیں خلقاً ایسی متین اور سادہ ہوتی ہیں جن کو شرارت و شوخی نہیں آتی، (ولی) جی بھی ایسے ہی ہوں گے اور اُنھوں نے اپنی اُفتاد مزاج سے اوروں کی طرح واعظ و محتسب سے دھول دھپا نہ کھیلا ہوگا، مگر یہ گمان غلط ہے، اُن کے کلام میں ایک جگہ نہیں بکثرت ایسے الفاظ، ایسے جذبات نمایاں موجود ہیں جن سے اُن کی شوخی طبع کا یقین ہوتا ہے۔ جس کا ثبوت آیندہ ملیگا، یہاں زیر بحث (تضحیک واعظ) کا نمونہ لکھا جاتا ہے:-

آسماں اوپر نہ بوجھو چادر ابر سفید
جا نماز زاہد عزلت نشیں برباد ہے

سمجھکر بات کر اے مرد ناصح
نصیحت عاشقوں پر ہے، تحکم!

زاہد اگرچہ فہم میں ہے بوعلیٔ وقت
میرے سخن کے رمز کو پایا نہیں ہنوز

کیا بے خبر ہوا ہے معلم صنم کو دیکھ
مکتب میں اُس کے بھول گیا ہے کتاب آج

حقیقت سے تری مدت سے ہم واقف ہیں اے زاہد
عبث ہم پختہ مغزوں سے نہ کر اظہار خامی کا

ہوا ہے صورت دیوار زاہد گنج عزلت میں
یہی اُس حسن حیرت بخش کی ظاہر کرامت ہے

آلودہ کیوں نہ ہووے داماں پاک زاہد
جب دست نازنیں میں جام شراب ہووے

نہو ناصح کی سختی سے مکدر اے دل شیدا
صدا نقد محبت کا محک سنگ ملامت ہے

ترے ابرو کی پہنچے گر خبر مسجد میں زاہد کو
تماشا دیکھنے آوے ترا محراب سے اُٹھ کر

گزر اُس سرو قامت کا ہوا ہے جب سے مسجد میں
مؤذن کی زباں اوپر ہمیشہ لفظ قامت ہے

کیوں نہ لیویں زاہداں تجھہ دیکھہ نور برہمن
رشتۂ اخلاص تیرا رشتۂ زنار ہے

زاہد کو مثل دانۂ تسبیح ایک آن
کوچے ستی ریا کے نکلنا محال ہے

شیخ مت گھر سے نکل آج کہ خوباں کے حضور
گول دستار تری باعث رسوائی ہے

کہو زاہد سے جاوے اُس گلی میں
اگر مشتاق فردوس بریں ہے

عجب نہیں جو کرے دل میں شیخ کے تاثیر
اگر مقدمۂ عشق کو کروں تحریر

ان اشعار کے مضامین محض تفریحی اور مذاقیہ نہیں ہیں، بلکہ ہر شعر میں اخلاقی پہلو موجود ہے، اور پھر تشبیہات و استعارات کی ندرت نے لطف کو دونا کر دیا ہے۔ پہلے شعر میں ابر سفید کو جا نماز سے تشبیہ دی ہے، راقم حروف کے خیال میں یہ اچھوتی تشبیہ ہے۔ اسی طرح دانۂ تسبیح کا کوچۂ ریا بنانا نہایت پر لطف ہے۔ کاش یہی رنگ ان کے بعد بھی قائم رہتا تو آج ایشیائی شاعر پر بد اخلاقی کے بد نما داغ نظر نہ آتے۔

صنائع و بدائع

سیدھی سادی بات کو کسی پردے میں بیان کرنے کے لیے اس کی ضرورت محسوس ہوئی کہ مختلف پیرایوں میں مخصوص اشارات و کنایات سے کام لیا جاے ' زور قابلیت نے اس میدان میں بڑی بڑی جولانیاں دکھائی ہیں ' ذکاوت و ذہانت نے وہ وہ موشگافیاں کی ہیں کہ بجاے خود یہ بھی ایک جداگانہ فن بن گیا ہے ' اور بہت سی مطول و مختصر کتابیں اس شعبے میں تصنیف وتالیف ہوگئیں ' جن کی باضابطہ تدریس نصاب نظامیہ میں ہوتی ہے - نظم کے لیے اگرچہ اس کا التزام کوئی ضروری نہیں ' مگر جہاں تشبیہات و استعارات کا زیور عروس سخن کے لیے موزوں سمجھا جاتا ہے ' وہاں قدمامیں بکثرت اس گھڑنت کو بھی ذریعۂ زیبائش سمجھا جاتا ہے ' بعض آسان صنعتیں ایہام و تجنیس و مستزاد کے ناموں سے اس قدر مروج ہوئیں کہ گویا روز مرہ کا حسن بن گئی ہیں ' اور اس میں شک بھی نہیں کہ اکثر موقعوں پر اِن خصوصیات سے کلام میں ایک خاص دل آویزی و دل چسپی پیدا ہوجاتی ہے ' قافیہ و ردیف ' سجع و تلمیح بھی اسی ضمن میں شامل ہیں ' ان سب اقسام کی تفصیلی بحث کا یہاں کوئی موقع نہیں ' اس لیے صرف اُن دو چار نمونۂ صنائع پر اکتفا کی جاتی ہے ' جن وجود (ولی) کے کلام میں موجود ہے —

ردالصدرعلی العجز | اصطلاح عروض میں بیت کے مصرع اول کا پہلا ٹکڑا (رکن) (صدر) اور اسی مصرع کا آخر لفظ (عروض) اور اسی طرح دوسرے مصرع کا پہلا رکن [ابتدا] اور آخری رکن کا نام [ضرب] ہے ' اسی آخری ضرب کو [عجز] بھی کہتے ہیں ' اوراِن چاروں ارکان کے درمیان میں جو ٹکڑے (ارکان) ہوتے ہیں وہ (حشو) سے

موسوم ھیں—

اس معلومات کے بعد جاننا چاھیے کہ جس بیت میں صدر اور عجز لفظاً متحد ھوں اُسی صنعت کا نام ردالصدرعلی العجز ھے، یعنی وھی لفظ عجز میں وارد ھوا جس سے صدر کی ابتدا ھوئی - (ولی) نے مندرجۂ ذیل غزل میں اس التزام کے سوا پہلے مصرع کے رکن آخر (عروض) اور دوسرے مصرع کے رکن اول [ابتدا] کو بھی متحد کیا ھے، جس سے لطف بندش اور انداز ادا زیادہ دلچسپ ھوگیا ھے:—

[دلربا] آیا نظر میں آج میری [خوش ادا]
[خوش ادا] ویسا نہیں دیکھا ھوں دوجا [دلربا]
[بے وفا] گر تجکو بولوں ھے بجا اے [نازنیں]
[نازنیں] عالم منیں ھوتے ھیں اکثر [بے وفا]
[کم نما] ھے نوجواں میرا برنگ [ماہ نو]
[ماہ نو] ھوتا ھے اکثر اے عزیزو [کم نما]
[مدعاے] عاشقاں ھر آن ھے [دیدار یار]
[یار کے دیدار] بن دوجا عبث ھے [مدعا]
[کیمیا] عاشق کے حق میں ھے نگاہ [گُل رخاں]
[گُل رخاں] سے جگ کے پایا ھوں ولی یہ [کیمیا]

ایک جگہ اس دو آتشے کو سہ آتشہ بلکہ بلحاظ ارکان چھار آتشہ کیا ھے، جس کا خلاصہ یہ ھے کہ دونوں مصرعے بحرفہ موزوں ھوے ھیں اور دونوں کے الفاظ و معانی یکساں ھیں، گویا ایک مصرع کو پورا شعر بنایا ھے:—

[مجکو ھے) [دار الامن] [پیوکا] [نقش چرن]
[پیو کا] [نقش چرن] [مجکو ھے] [دارالامن]
[پیوکا] [شیریں بچن] [مجکوھے] [آب حیات]
[مجکو ھے] [آب حیات] [پیوکا] [شیریں بچن]
(اے مہ) (سیمن بدن) (مکھہ کو) (اپس کے دکھا)
(مکھہ کو) (اپس کے دکھا) (اے مہ) (سیمیں بدن)

(مجھہ سے گیا) (ما ؤ من) (دیکھکے) (تیرے نین)
(دیکھہکے) (تیرے نین) (مجھسے گیا) (ما ؤ من)
(تجھسے لگی) (ھے لگن) (اے گل) (باغ حیا)
(اے گل) (باغ حیا) (تجھسے لگی) (ھے لگن)
(زلف تری) (برھمن) (مکھہ ھے) (ترا آفتاب)
(مکھہ ھے) (ترا آفتاب) (زلف تری) (برھمن)
(دستۂ گل) (ھے سخن) (سن یہ بچن) (اے (ولی)
(سن یہ) (بچن) (اے (ولی) [دستۂ گل] (ھے سخن)

تجنیس تجنیس بھی اس فن میں ایک خاص صنعت ھے اور وہ لفظی و معنوی دونوں طرح آتی ھے ' کتب متعلقہ میں اِس صنعت کی بہت سی قسمیں مذکور ھیں ' منجملہ اور اقسام کے (تجنیس مکرر) بھی ایک قسم ھے ' جس میں بلحاظ حروف دو لفظوں کی تکرار ھوتی ھے' مگر معناً مغائر ھوتے ھیں ' دو ایک غزلیں اس صنعت میں بھی (ولی) نے کہی ھیں' جن سے دو چار مثالیں لکھی جاتی ھیں :—

اے ستمگر عاشقوں پر یوں نہ کر جور و ستم
خیر اور شر کی حقیقت میں ھے یک (مثقال) (قال)

خط نہیں آغاز' تجھہ رخسار کے یہ آس پاس
حسن کے لینے کو آئے ھیں [باستقبال] [بال]

ھر مرغ دل کو آپ بھی لاکر کریں گے بند یاں
دیکھیں گے گر بھر کر نظر تجھہ زلف کے (خدام) (دام)

تجھہ زلف نے جو دائرے باندھے صفا رخسار پر
دیکھے نہیں اس شان کے کُفّی صاحب [اسلام] [لام]

مستزاد لغوی معنی زیادہ کیا ھوا ' اصطلاح شعرا میں اُس غزل کو کہتے ھیں جس کے ھر مصرع پر ایک موزوں فقرہ بڑھایا جاے ' (مجمع الصنائع) وغیرہ میں لکھا ھے کہ مستزاد وہ کلام ھے جس کے ھر مصرع یا بیت کے بعد ایک فقرۂ (نثر) بڑھایا جاتا ھے - مگر اس وقت تک جتنی مثالیں

فارسی اور اُردو میں دیکھی گئیں اُن میں کہیں فقرۂ مستزاد ناموزوں نہیں پایا گیا ' عموماً فقرۂ مستزاد اصل شعر کے وزن پر دو اجزاے عروضی سے مرکب کیا جاتا ھے ' البتہ [ولی] کے کلام میں ذیل کا مستزاد ایسا ملا ھے جس کا فقرۂ مستزاد دوسرے وزن میں اور اصل شعر اور تقطیع میں ھے ' اگر اس میں کاتب و غیرہ کی تحریف شامل نہیں ھے تو یہ پہلی مثال ھے : —

گئے رات معراج وہ عرش پر (بلغ العلیٰ بکمالہ)
کُھلے پردے سب بھیدکے سر بسر (کشف الدجیٰ بجمالہ)
ھوئی حق کی اُن پر سرِ حب کی نظر (حسنت جمیع خصالہ)
ھوا حکم حق کا محباں اُپر (صلواعلیہ و آلہ)

اصل بیت اور مستزاد کے اختلاف اوزان کی وجہ اس کے سوا خیال میں نہیں آتی کہ بعض اھل فن نے فقرۂ مستزاد کی تعریف میں لکھا ھے کہ " وہ بڑھایا ھوا فقرہ [سجع] ھو - " اور سجع کی قسموں میں ایک قسم (متوازی) ایسی بھی ھے جو موزوں و مقفیٰ ھوتی ھے - اس لحاظ سے یہ مستزاد اس تعریف کے موافق کہا گیا ھے - اگرچہ اصل شعر کے وزن سے الگ ھے مگر نا موزوں نہیں ' بہر حال مستزاد کے لیے کوئی بحر مخصوص مقرر نہیں ' جس بحر میں غزل کہہ سکتے ھیں اُس میں مستزاد بھی کہا جا سکتا ھے ' ھاں اُس کے اجزا کو کبھی ایک بار ' کبھی دو بار ' کبھی (میرانشاءاللہ خاں) کی طرح اس سے زیادہ ھر مصرع یا پوری بیت کے بعد لاتے ھیں ' مزید تعریف اور مثالوں کے لیے عروض و قوافی کی کتابیں پڑھنی چاھییں یہاں [ولی] کے چند شعر مثالاً درج ھوتے ھیں : —

معلوم نہیں کن نے مرے دل کو لیا ھے ان عشوہ گراں میں
کس شوخ ستمگر نے مجھے پیچ دیا ھے ان موکھراں میں
اُس شوخ نظر باز کے انداز نگہ کا گر کام نہیں یہ
دیوانہ مرے دل کو کہو کن نے کیا ھے جادو نظراں میں

اے ساقی بدمست — تشنہ نہیں سرشار (ولی) شوق سے تیرے
ہے بیخبراں میں — تجھہ عشق کا اِس بزم میں جو جام پیا ہے
گل پیرہناں کا — بے تاب کیا شوق نے تجھہ دل کو بدن میں
رنگیں دہناں کا — جوں غنچہ کیا بند محبت کے چمن میں
ہر لالۂ رنگیں — رکھتا ہے محبت کا سدا داغ جگر پر
خونیں کفناں کا — تجھہ عشق سے کیا حال ہے تک دیکھہ چمن میں
مجھہ شعر کو سننے — فرہاد کی آتی ہے صدا روح صبا ہو
شیریں سخناں کا — مذکور ہے از بس کہ (ولی) میرے سخن میں

غزل مسلسل غزل کے متعلق عام خیال اور رواج یہی ہے کہ اُس کا ہر شعر ایک جدا گانہ مضمون رکھتا ہے، اگر چہ بلحاظ تخئیل کُل غزل میں اِسی قسم کے مضامین ہوتے ہیں جن کو حسن و عشق، فراق و وصال، گل و بلبل سے تعلق ہو، مگر جو مطلب بیان کیا جاتا ہے وہ ایک ہی شعر میں ختم ہو جاتا ہے - اِس زمانے کے تعلیم یافتہ اصلاح خیالات اور ترمیم بیانات کی راے کے ساتھہ، یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ اگر غزل میں مسلسل مضامین لکھے جائیں تو ایک دلچسپ اور نئی اور آسان بات پیدا ہو جائے گی، اُن کو معلوم رہنا چاہیے کہ اِس راہ (شاعری) میں اگلے موجدوں نے ہر روش کی داغ بیل ڈال دی ہے، اب اُس پگ ڈنڈی کو وسیع وکشادہ کرنا اور موزوں طریقے سے صاف، ستھرا رکھنا اخلاف کا کام ہے - فارسی میں (دقیقی) وغیرہ نے کچھہ مسلسل غزلیں کہی ہیں، اور جناب (ولی) نے بھی کہیں کہیں یہ نمونے دکھاے ہیں - چناں چہ ایک غزل کا نمونہ یہ ہے :—

شوخ نکلا جب قدم کو تیز کر
ناز کے شبدیز کو مہمیز کر

یک بیک آیا ادا سے مجھہ طرف
ہر پلک کو دشنۂ خوں ریز کر

میں کیا یوں عرض از روے نیاز
مہر بانی اُس کی دستاویز کر

کہہ اپس کی نرگس بیمار کو
عاشقوں کے خون سے پرہیز کر

اے (ولی) آتا ہے وہ مقصود دل
خانۂ دل خوں سے رنگ آمیز کر

غزل کے متفرق اشعار

۷ فخر شاعرانہ | فخر و تعلی بھی شاعروں کی میراث میں داخل ہے ' اس معاملے میں عرب سب سے بڑھے چڑھے نظر آتے ہیں ' اُن کو اپنے نسب ' اپنی شجاعت اور زبان پر اتنا دعوی تھا کہ عجمی تو بقول اُن کے گونگے تھے ' خود عرب کا ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو اپنے سامنے ہیچ سمجھتا تھا ' ایران چوں کہ عرب کا مفتوح تھا اس لیے اُس کو اُن تعلیوں کا نہایاں موقع نہیں ملا ' جو عرب کے لیے مخصوص تھیں ' البتہ سخن فروشیوں کے فرضی میدانوں میں بڑے دم دھاووں سے لفاظیاں کی گئی ہیں - یہ عجیب بات ہے کہ زبانی گفتگو میں مشرقی مذاق کے بڑے بڑے قابل نہایت انکسار سے اپنے عجز و نا قابلیت کا اعترات کرتے ہیں ' مگر شاعرانہ بلند پروازیوں کے ساتھہ جہاں اپنا ذکر کرتے ہیں وہاں اکثر اتنے اونچے جاتے ہیں کہ اُن کی زبانی سنی ہوئی پستی پر بے ساختہ ہنسی آتی ہے - راقم حروف نے اپنے اسلاف کرام میں مفتی سید امیر حیدر بلگرامی نبیرۂ حضرت (آزاد) بلگرامی کے واسطے سے ایک حکایت سنی ہے - کہ "اُنیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں جب کہ وہ دارالسلطنۃ کلکتے کے مفتی تھے ' کسی جلیل القدر انگریز نے ایک عالم و فاضل کی خواہش کی -

مفتی صاحب نے کسی قابل اور مستند مولوی کو اُن کے پاس بھیجا، صاحب بہادر نے اپنے تعلیمی مذاق کے مطابق مولوی صاحب سے کارکردگی کی سند (سارٹیفکٹ) چاہی اور قابلیت کا حال پوچھا، مولانا نے اپنے جبلی تکلف سے فرمایا کہ "یہ کُندۂ نا تراش و ہیچ میرز محض کودن ہے، الف کے نام بے بھی نہیں جانتا" صاحب بہادر یہ جواب سن کر مبہوت ہو گئے اور مفتی امیر حیدر صاحب کو لکھا کہ ہم نے ایک قابل آدمی آپ سے مانگا تھا، افسوس ہے کہ آپ نے اُس کی جگہ ایسا نا قابل شخص بھیجا جو خود اپنے منہ سے اپنے آپ کو جاہل بتاتا ہے"۔ انگریزی عمل داری کا ابتدائی زمانہ تھا۔ اُنھیں (انگریزوں کو) کیا معلوم کہ یہاں کا مذاق گفتگو اور علم مجلس کیا چیز ہے۔ بہر حال اسی قسم کے اثرات اُردو شاعری میں موجود ہیں اور تقریباً کوئی بلند پرواز شاعر اِس معراج تفاخر سے محروم نہیں، بایں ہمہ اس انداز گفتگو سے کم از کم اتنا سراغ ضرور چلتا ہے کہ گوینده اپنے زمانے کے نمایندوں میں ہے، کیونکہ جب تک مقابل میں کوئی حریف نہیں ہوتا فطرتاً لاگ کی آگ نہیں سلگتی، ایسی باتیں اُسی وقت زبان پر آتی ہیں جب کہ کہنے والا اپنی امتیازی حیثیت قائم کر لیتا ہے، چنانچہ (ولی) کہتے ہیں:-

(ولی) تجھ شعر کو سن کر ہوے ہیں مست اہل دل
اثر ہے شعر میں تیرے شراب پرتگالی کا

اے (ولی) مجھ سخن کو وہ پہنچے
جس کو حق نے دیا ہے فکر رسا

شہرت ہوئی ہے جب سے ترے شعر کی (ولی)
مشتاق تجھ سخن کا عرب تا عجم ہوا

(ولی) تو بحر معنی کا ہے غواص
ہر اک مصرع ترا موتی کی لڑ ہے

(ولی) تجھ طبع کے گلشن میں جو کُئی سیر کرتے ھیں
وہ تحفہ لے کے جاتے ھیں گل اشعار ھر جانب
بانگ بلند بات یہ کہتا ھوں اے (ولی)
اس شعر پر بجا ھے اگر مجکو ناز ھے
کہتے ھیں شاعران زمن مجکو اے (ولی)
ھرگز ترے کلام میں ھم کو نہیں ھے شک
ھر سخن تیرا لطافت سے (ولی)
مثل گوھر زینت ھر گوش ھے
یوں تجھ سخن میں نشۂ معنی ھے اے (ولی)
جیوں رنگ و بوے مے سے ھے لبریز ایاغ گل
گرچہ پابند لفظ ھوں، لیکن
دل مرا عاشق معانی ھے
ھم پاس آکے بات (نظیری) کی مت کہو
رکھتے نہیں نظیر اپس کی سخن میں ھم
(ولی) شعر میرا سراسر ھے درد
خط و خال کی بات ھے خال خال

شکوۂ ناقدری

باکمالی کی ایک دلیل یہ بھی ھے، اکثر اھل کمال سے زمانے نے نا موافقت کی ھے اور سب نے ناقدردانی کا رونا رویا ھے، ولی بھی انسان تھے اور پھر باکمال، کیوں نہ محسود بنتے، کہتے ھیں: —

ولی، تیرے سخن یا قوت سے رنگیں ھوے لیکن
خریداراں، جہاں بہتر کہاں ھیں آج جوھر کے؟
(ولی) رکھتا ھوں سینے میں ھزاروں گوھر معنی
دکھاؤں اپنے جو ھر کو اگر کُئی جوھری آوے
سخن شناس کے نزدک نہیں ھے کم زیزد
کسی کے مطلب رنگیں کو جو کیا ھے شہید

موجد ھونے کا احساس

اگرچہ ذیل کے اشعار فخر و تعلی کی فہرست میں شامل ھیں، مگر

چوں کہ اُن سے (ولی) کے اِس احساس کا پتا چلتا ہے کہ وہ بھی اپنے آپ کو مخترع اور موجد سمجھتے تھے، اِس لیے اِن اشعار کو سلسلۂ مذکور سے جدا لکھا گیا: —

اس شعر کی یہ طرح نکالا ہے جب (ولی)
یہ اختراع سن کے رہے دل میں سب عجب
جو شعر لباسی تھے جیوں پھول ہوے باسی
جب شعر (ولی) تیرا یہ تازہ ہوا تازہ
امید مجکو یوں ہے (ولی) کیا عجب اگر
اس ریختے کو سنکے ہو معنی نگار بند
(ولی) ارباب معنی میں ہے اُس کو عرش کا رتبہ
پری زادان معنی کو جو گُدی کرسی پہ بٹھلاوے
عجب نہیں جو حقیقت پر آفریں بولے
(ولی) جوکوئی سنے اس وضع کی یہ تصنیف

اخلاق و موعظت

فرضی اور خیالی کنایات و استعارات کا بادل مشرقی آسمان شاعری پر اِس طرح چھایا ہوا ہے کہ بادی النظر میں چمکتے ہوے ستارے دکھائی نہیں دیتے، حالانکہ جس سچی اور فطری شاعری کو موجودہ زمانے کا ایجاد بتایا جاتا ہے، یہ اُسی وقت سے موجود ہے، جب سے گل و بلبل کا افسانہ چھڑا ہوا ہے، چونکہ خصوصیت کے ساتھہ جدا گانہ عنوانوں کے تحت میں نمایاں نہیں کیا گیا اس لیے عام نگاہوں کو امتیاز نہ ہو سکا۔ دیکھیے (ولی) نے اس رنگ کو یوں ظاہر کیا ہے: —

سختی کے بعد عیش کا اُمیدوار رہ
آخر ہے روزہ دار کو اِک روز عید یاں
مجکو پہنچی ہے آرسی سے یہ بات:-
صاف دل وقت کا سکندر ہے
پایا ہوں (ولی) سلطنت ملک قناعت
اب تخت و چتر میرے لیے ارض و سما ہے

بھروسا نہیں دولت تیز کا
عجب نہیں کہ تا ظہر آوے زوال
(ولی) میری تواضع سے رقیب سنگ دل دائم
پشیماں ہے، خجل ہے، منفعل ہے، سخت رسوا ہے
طمع مال کی سربسر عیب ہے
خیالات گنج جہاں سر سے ٹال
معرکے میں عشق کے ہر بوالہوس کا کام نہیں
دیکھہ حالت کیا ہوئی منصور سے سردار کی
سب کام اپنے سونپ کے حق کو نچنت رہ
ہے یہ تمام مقصد گفت و شنید یاں
ظلمات میں یہ غم کے ملے گا تجھہ آب خضر
دامن تلے ہے رات کے روز سفید یاں

غزل کے مضامین متفرق

کیا اک بات میں راقف مجھے راز نہانی کا
لکھوں غنچے اُپر حرف اُس دھن کی نکتہ دانی کا
چھپا کر پردۂ فانوس میں رخ، شمع گریاں ہے
سنا ہے جب سے آوازہ تری روشن بیانی کا
عزیزو! بعد مرنے کے نہ پوچھو تم کہ تنہا ہوں
لکھا ہوں پردۂ دل پر خیال اُس یار جانی کا
شراب جلوۂ ساقی سے مت کر منع اے زاہد
یہی ہے مقتضا عالم میں ہنگام جوانی کا
بات رہ جائے گی قاصد وقت رہنے کا نہیں
دل تڑپتا ہے شتابی لا خبر دلدار کی
بات کہنے کا کبھی جب وقت پاتا ہے غریب
بھول جاتا ہے وہ سب کچھہ دیکھہ صورت یار کی
نہ جاوے ملک بے تابی سے یک لمحہ کبھی باہر
میں بے قراری میں گرا ہے فال عاشق کا

ایسا بسا ہے آکر تیرا خیال جی میں
مشکل ہے جی سے تجکو اب امتیاز کرنا

زندگی زریں لباسوں کی گئی بازی میں سب
ہیں یہ جگ کے گنجفے میں صورت میر طلا

گر آبرو کی ہے خواہش کسی کی نعمت پر
نہ کھول حرص کے دیدے کو قاب کے مانند

لذت معنی نہیں کچھہ لذت صورت سے کم
حرف با معنی ہے جیسے بوسۂ خوباں لذیذ

لخت دل پر خط لکھا ہوں یار کو
داغ دل مہر سر مکتوب ہے

اپنے دل پرخوں کو میں لایا ہوں تیرے پیشکش
کہہ چرخ! اگر درکار ہے اطلس تجھے سنجاب کو

جس کو بے تاب دیکھتے ہیں، اُسے
اپنے اوپر سپند کرتے ہیں

نظر میں نہیں ہے مردوں کی، صلابت اہل زینت کی
نہیں دیکھا کوئی رنگ شجاعت شیر قالی میں

تجربے سے ہوا مجھے ظاہر
ناز مفہوم بے نیازی ہے

کثرت اسباب دل لینے کو کچھہ درکار نہیں
یک نگاہ لطف سے کر اے صنم مفتوں مجھے

مفلسی سب بہار کھوتی ہے
مرد کا اعتبار کھوتی ہے

دیکھا ہے اِک نگہ میں حقیقت کے ملک کو
جب بے خودی کی راہ میں دل نے سفر کیا

ہمیشہ لشکر آفات سے رہے محفوظ
نصیب جس کو ہوا ہے حصار خاموشی

عجب کچھہ لطف رکھتا ہے، شب خلوت میں، گلروسے
سوال آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

راہ مضمون تازہ بند نہیں
تا قیامت کُھلا ہے باب سخن
اے [ولی] تیغ غم سے خوف نہیں
خاکساری بدن پہ جوشن ہے

قصیدہ جس طرح قصیدے کے لغوی معنی پختۂ و مغز کے ہیں ' اسی طرح کالبد سخن میں اِس کو رأس الاعضا بلکہ روح و رواں سمجھا جاتا ہے ' اِس صنعت میں شعرا نے بڑی بڑی طباعیاں دکھائی ہیں ' شاعر کی جامعیت و قابلیت کا سارا نچوڑ اسی صنف سخن پر ہوتا ہے —

قصیدے کی خصوصیات میں شوکت الفاظ کے ساتھہ ساتھہ تمہید و تشبیب اور مخلص جس کو گُریز بھی کہتے ہیں' خاص باتیں ہیں - (تشبیب) کسی بہاریہ مضمون سے مراد ہے - اور تمہید لکھتے لکھتے خاص دل فریب انداز سے اصل مدعا کی طرف متوجہ ہو جانے کو (گُریز) یا(مخلص) کہتے ہیں—

جس طرح غزل کے اشعار ابتدا میں ۵ - ۷ - سے زیادہ نہیں ہوتے تھے' اسی طرح قصائد بھی طولانی نہیں کہے جاتے تھے' مگررفتہ رفتہ غزلوں کی طوالت اکیس اکیس شعروں تک پہنچ گئی' اور قصیدے کا نمبر سیکڑوں سے متجاوز ہوگیا—

قصیدہ گوئی کی مشاقیاں اور اُس میں خاص توغل' سلاطین و اُمرا کی دربار داریوں اور خوشامد سے وابستہ ہیں' ہمارے (ولی اللہ) کو اس کا موقع نہیں ملا کہ وہ کسی دنیادار بادشاہ و منصب دار کی جھوٹی سچی مدح گُستری کے لیے قلم اُٹھاتے ' جہاں تک اُن کے حالات و کلام سے اندازہ کیا گیا' وہ نہایت قانع اور درویش صفت معلوم ہوتے ہیں- سارے کلام میں صرف ایک جگہ بادشاہ وقت کا نام آیا ہے اور وہ بھی تغزل کے رنگ میں :—

دل (ولی) کا لے لیا دلی نے چھین
جا کہو کوئی (محمد شاہ) سے

خوشامد و تعریف کی بجائے، بکثرت اُن کے اشعار قناعت و توکل کا پہلو لیے ہوے دیکھے جاتے ہیں:—

(ولی) کو نہیں مال کی آرزو
خدا درست نہیں دیکھتے زر طرف

نہیں منصب و جاگیر نہیں روز وظیفہ
ہر روز ترا نام وظیفہ ہے (ولی) کو

البتہ اُن کی عاشق مزاجی اور حسن پرستی نے، چند ایسے لوگوں کو ضرور چن لیا تھا، جن کے حسن صورت یا حسن سیرت پر وہ فریفتہ تھے - مگر اُن مطبوع نظروں کے لیے بھی کوئی قصیدہ نہیں لکھا، دو چار غزلوں میں اُن کی تعریف آمیز صراحت کی ہے، جس سے پتا چلتا ہے کہ باہم اُن سے دل کا لگاؤ یقیناً تھا - سید معالی، گوبند لال، امرت لال، کھیم داس، محمد یار خاں، محمد مراد) کے نام جا بجا غزلوں میں پائے جاتے ہیں، بلکہ ایک آدھ غزل میں تو بعض ناموں کو ردیف قرار دیا ہے - مثلاً دو چار شعر لکھے جاتے ہیں:-

ترا قد دیکھ اے (سید معالی)
ہوئی روشن دلاں کی فکر عالی

(۱) ہوا تیرے خیالاں سے سراپا
مرا دل مثل فانوس خیالی

ہوے معزول خوباں جگ کے، جب سے
ہوا تو حسن کے کشور کا والی

غرض کہ ساری غزل اِنھیں سید صاحب کے حسن و جمال کا آئینہ ہے—

(۲) ہے خوش قداں میں آج کمال گوبند لال
اُستاد چال سرو ہے چال گوبند لال

خوباں جہاں کے غرق عرق ہوں تو کیا عجب
جس وقت جلوہ گر ہو جہاں گوبند لال
کر اِس دعا کو ورد زباں اے (ولی) مدام
لطف خدا ہو شامل حال (گوبند لال)

ایک دوسری غزل کے مقطع میں کہا ہے :-

ہرگز نہ دیوے رسم وفا ہاتھ سے (ولی)
اک بار اس غزل کو سنے گر گوبند لال

(۳) شمع بزم وفا ہے (امرت لال)
سرو باغ ادا ہے (امرت لال)
اے (ولی) کیا کروں بیاں اُس کا
لطف میں دلربا ہے (امرت لال)

(۴) ہے بسکہ آب و رنگ حیا (کھیم داس) میں
آتا نہیں کسی کے خیال و قیاس میں

(۵) مقصود دل ہے اُسکا خیال اے (ولی) مجھے
جیوں مجھ زباں کا ورد (محمد مراد) ہے

(۶) کیوں نہ ہووے عشق سے آباد سب ہندوستان
حسن کی دہلی کا صوبہ ہے (محمد یار خاں)

اب اِس کو قصیدہ گوئی سمجھو، یا دل کا لگاؤ، غرض کہ اِن چند عاشقانہ نیازمندیوں کے سوا کسی اور دنیا دار کے آگے اُن کا سر نیاز جھکا ہوا نظر نہیں آتا، اُن کے دیوان میں (۶) مدحیہ قصائد اور (۱) ترجیع بند ہے، جو حمد و نعت اور منقبت یا مدح مرشد طریقت پر مشتمل ہے —

(ولی) کی یہ خصوصیت بھی نظر انداز کردینے کے قابل نہیں کہ اُنھوں نے اپنے ما قبل و ما بعد، سخن سرایوں کی طرح (ہجو گوئی) میں زبان کو خراب نہیں کیا۔ خیال ہوتا ہے کہ جو آزاد مزاج کسی مرغ زرین کے دام خوشامد میں نہیں پھنستا وہ ایسے لوگوں سے کبیدہ و متنفر ہوکر خوشامد کی جگہ بقول فردوسی :-

چو شاعر بر نجه بگوید هجا

کا مصداق بن جاتا ہے، مگر اِس پاک نفس نے حمد و نعت ومنقبت کے سوا اگر کسی اور کی مدح سرائی کی ہے تو اپنے پیران سلسلہ کی، جن کی عظمت نہ صرف بیعت و مریدی کے سبب سے کی جاتی ہے، بلکہ اُن بزرگوں کی ذاتی قابلیت و ریاضت ہر طرح اس کی مستحق ہوتی ہے—

(ولی) غزل کی طرح قصیدے میں کوئی خاص امتیازی حیثیت نہیں رکھتے، پھر بھی جتنے قصائد اُنھوں نے کہے ہیں، اُن سب سے ترفع خیالات، شوکت الفاظ، اور زور طبیعت کا پورا اندازہ ہوتا ہے ۔ سب قصائد قریب قریب اُس زمانے کے کہے ہوے معلوم ہوتے ہیں جب کہ اُنھوں نے دھلی کا سفر نہیں کیاتھا، کیوں کہ اُن اشعار میں دکنی الفاظ اور اجنبی ترکیب ومحاورات بکثرت موجود ہیں، حالاں کہ اُن کی اکثر غزلیں ایسی ہیں جو نامانوس ترکیب اور دکنی روز مرہ کی بہتات سے پاک ہیں، اور وہ یقیناً سفر دھلی کے بعد مذاق و پسند کا لحاظ کرتے ہوے کہی گئی ہیں۔ چند قصیدوں کا انتخاب لکھا جاتا ہے—

مثنوی کی بحر میں ۱۲۳ شعروں کا ایک قصیدہ ہے جس میں حمدونعت اور منقبت کے بعد تصوف کے مذاق پر معشوق حقیقی سے مخاطبت کی گئی ہے - چند سریع‌الفہم اشعار پیش کیے جاتے ہیں، جو محاورات کی اجنبیت سے مانوس نہیں :—

لے زباں پر تو اول اول
نام پاک خدائے عز وجل

لائق حمد نہیں ہے اُس بن اور
اِس اُپر متفق ہیں اہل ملل

شکر اُس کا محیط اعظم ہے
وہ ہے سلطان بار گاہ ازل

بعد حمد خدائے بے همتا
یاد کر نعت سید مرسل
جس کی همسنگی هے ترازو میں
دوجہاں مثل دانۂ خر دل*
اُس کی مجلس میں آ هوا هے کھڑا
صف آخر میں جوهر اول
بعد اُس آفتاب انور کے
چار هیں اهل علم و اهل عمل
هیں یہ چاروں ستون شرع متیں
دیں کا اِن سے هے مستقیم محل
مشرق و مغرب و جنوب و شمال
سب کو اِن چار ذات سے هے بل
هیں یہ اسلام کے صحیفے پر
چار اطراف صورت جدول
بعد اِن کے هیں دو امام جہاں
نور چشم پیمبر مرسل
هر دو سلطان کشور کونین
هر دو مقبول شاہ روز ازل
ایک کا تن هوا هے اطلس سبز
ایک خوں سے زمیں کیا مخمل
گُل دنیا کو زیب تاج نہ کر
هے یہ سر پا تلک محیل و دغل
ایک گھر میں رهے نہ نچلی یہ
طالب یار نو هے یہ چنچل
یہ هے پالغز طامعان و حریص
اکثر اِس دیکھکر گئے هیں پھسل

---

* رائی

ترک کر سب کو بات میری سن
حرف شیریں ہے بہ ز شیر و عسل
مرتبہ بوجھہ عشق بازوں کا
یہ ہیں ملک وفا کے اہل دول
اے (ولی) ترک کر یہ حرف دراز
کہ ہے "خیرالکلام قل و دل"

(۲) نعت شریف میں اُنتیس شعر کا قصیدہ ہے:-

عشق میں لازم ہے اول ذات کو فانی کرے
ہو فنافی اللہ دائم یاد یزدانی کرے
مرتبہ خلت پناہی کا وہ پاوے گا جو کُئی
مثل اسماعیل اول جی کو قربانی کرے
وہ ہی پاوے مطلب "راضیۃ مرضیۃ"
محض للہ جگ میں جو اعمال پنہانی کرے
زندگی پاوے ابد کی جگ منیں وہ خضر وقت
جو اپس کو فدوی محبوب سبحانی کرے
یا محمد دو جہاں کی عید ہے تجھہ ذات سے
خلق کو لازم ہے جی کو تجھہ پہ قربانی کرے
جس مکاں میں ہے تمہاری فکر روشن جلوہ گر
عقل اول آکے وہاں اقرار نادانی کرے
کیا ملک، کیا اِنس و جاں، یہ جگ میں ہے کسکو سکت
خط بنا تجھہ مکھہ کے جو تفسیر قرآنی کرے
دیکھہ طوبیٰ قد ترا جنبش میں آئے شوق سے
جب گلستان ارم کی تو خرامانی کرے

(۳) حضرت مولا مرتضیٰ علی علیہ السلام کی منقبت میں (۳۳) شعر کا قصیدہ ہے:-

هر ایک رنگ* میں جو دیکھا ہوں چرخ کے نیرنگ
ہوا ہوں غنچہ صفت جگ کے باغ میں دل تنگ

جہاں کے گل بدناں جلوہ گر ہوے ہیں جہاں
اُڑا ہے اُن کی تجلی سے عاشقاں کا رنگ
یہ عاشقاں کے جلانے کو مستعد ہیں مدام
گواہ† ہے اُس کے اُپر نور شمع، حال پتنگ
سوائے داغ کے پایا نہیں ہوں باغ میں گل
ورائے خون جگر نہیں دسا مجھے گل رنگ
ہوا رباب رگاں خشک و استخواں بے مغز
یہ حال دیکھ کے مجلس میں دنگ ہے مرہ نگ
یہ آسمان ستمگر کی سرکشی دیکھو
تمام خلق سے لڑتا ہے آپ ہوکے اکنگ
جگت کے دیکھ کے حالات لا علاجی سے
ہوے ہیں گوشہ نشیں اہل دانش و فرہنگ
ہو دستگیر مجھے یا (علی) ولی اللہ
کہ اس فلک نے کیا ہے کمال مجکو تنگ
خدا نے فضل سے اُس کو کیا حصار دیں
فلک ہے جس کے قلے کی کمینہ ایک النگ

(۴) حضرت شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس سرہ (المتوفی سنہ ۹۹۸ ھ) کی مدح میں سینتالیس شعر کا قصیدہ ہے۔ اِسی پر انتخاب قصائد ختم کیا جاتا ہے، اِن مختلف مردف و مقفیٰ زمینوں کے اشعار بتاتے ہیں کہ (ولی) کا زور طبع اس میدان میں بھی خاص قوت رکھتا ہے۔ باقی قصیدے بھی اِسی رنگ میں ہیں: —

---

* باخفاے نون † گواہ —

اور ہر بند سات شعروں پر ختم ہے - دوسرے میں پانچ بند،
اور ہر بند دس شعروں پر مشتمل ہے :—

مرے دل میں وہ سروِ گُل فام ہے
کہ جس شوخ کا خوش ادا نام ہے

رُخ روشن و زلف مشکیں یار
مجھے یاد ہر صبح، ہر شام ہے

سدا تجھہ پری رو کی خدمت منیں
یہی درد مندان کا پیغام ہے

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بےخور وخواب ہوں

کہاں ہے عزیزو! وہ رشک پری؟
کہ جس ماہ رو کا ہے جگ مشتری

کہاں ہے وہ گُلزار باغ وفا؟
کہ ہے شان جس کی سدا دلبری

کہو جاکے میری طرف سے اُسے
تخلص ہے جس چشم کا عبہری

شتابی خبر لے کہ بےتاب ہوں
ترے عشق میں بےخور و خواب ہوں

ترے ابرواں کا جو دیکھا کمال
گدائی کا کاسہ لے آیا ہلال

ترے گوش میں گوشوارے نہیں
ہوا نجم سے بدر کا اِتصال

تمنا نہیں اور کچھہ دل منیں
سدا تجھسے میرا یہی ہے سوال

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

(۲)

اے تو مقبولِ سرورِ عالم
اے تو فہرستِ دفترِ عالم
جلوہ گر تو ہے آفتاب یقیں
تجھسے روشن ہے پیکر عالم
ہے زمیں پر یہ آستانِ شریف
مرجعِ خلق و منظرِ عالم
اِس زمانے میں حق نے تجکوکیا
مہترِ خلق و بہترِ عالم
اے امامِ جمیع اہل یقیں
قبلۂ راستاں (وجیہالدیں)
اے شہِ بحر و بر ہے تجھہ سر پر
آسماں چتر و آفتاب افسر
آسماں سے اُتر کے آتے ہیں
تیری مجلس میں نقل ہو اختر
ہے سزاوار انجمن میں تری
زُہرہ آوے اگر ہو خُنیا گر
دوجہاں میں مرا ہے مقصد یہ
کہ کرو مجھہ پہ یک کرم کی نظر
اے امامِ جمیع اہلِ یقیں
قبلۂ راستاں (وجیہالدیں)

قطعہ

اصل میں قصیدے یا غزل کا ایک ٹُکرا ہوتا ہے، اِسی واسطے (قطعہ) نام رکھا گیا۔ کم از کم دو، زیادہ سے زیادہ، بیس تیس اشعار تک تعداد ہوتی ہے۔ مطلع کا اختیار ہے۔ کہا جاے یا نہ کہا جاے، اشعار ایک ہی مضمون کے مسلسل ہوتے ہیں، قصیدے کی طرح تمہید وتشبیب ضروری نہیں۔ رباعی کے سوا ہروزن عروضی میں قطعہ کہنے کا دستور ہے۔ اس کے اِعراب میں اِہل لغت

ہوا ہے خلق اُپر پھرکے فضل سبحانی
کیا ہے ابر نے رحمت سے گوہر افشانی
تمام پات "یسبّح بحمدہ" کے بحکم
زبان حال سے کرتے ہیں ذکر سُبحانی
قطار قطرۂ شبنم سے آج سبزۂ خضر
لے سُبحہ ہاتھہ میں کرتا ہے ادعیہ خوانی
ہر اک طرف جو ہوئي بسکہ ریزش باراں
کیا ہے آج تفرّج نے جوشِ طوفانی
اِس آب روح فزا کے کمال لطف کو دیکھہ
چُھپا ہے پردۂ ظلمت میں آب حیوانی
ہوئی ہے غنچہ نمن جگ کو بسکہ جمعیّت
عجب ہے اب رہے سنبل منیں پریشانی
ہر ایک قطرۂ شبنم ہے غیرت گوہر
ہر ایک پات پہ برسا جو ابر نیسانی
چمن میں اُس کے کرم نے دیا ہے حکمت سے
ہر ایک پھول کی پکھری کو رنگ مرجانی
تمام ملک ہوا حق کے فضل سے آباد
رہا نہیں ہے جگت میں نشان ویرانی
زہے بہار حلاوت، زہے بہار طرب،
کہ بلبلاں نے لیا شیوۂ غزل خوانی
چراغ گرد یہ روضے کے جو ہوے روشن
ہر اک چراغ ہے جیوں آفتاب نورانی
ہوا ہے بسکہ طراوت سے یہ مکاں سرسبز
ہر اک سفال پہ دستا ہے رنگ ریحانی
چراغ یاں کے ستارے نمن ہیں گرداں نت
دیے ہیں چرخ کو تعلیم سبحہ گرداني
ہوا ہے گنبد پُرنور آج طبلۂ مشک
زبس کہ عود و عنبر کي ہوئی فراوانی

وہ جسم، روح، اور اُس کا ہے جسم، مرقد پاک
کہ جس کے گرد ملائک کریں سبق خوانی
تجھہ آستانِ مبارک پہ مثل نقش قدم
رکھے ہیں سپس چہ ایرانیء و چہ تورانی
فلک پہ فخر زمیں گر کرے تو نہیں ہے عجب
کہ اُس کے سر پہ یہ گنبد ہے تاج خاقانی
ہے آرسی کی نمط مدرسہ یہ روشن و صاف
نگاہ کو ہے تماشے سے اُس کے حیرانی
ترے جو ذکر میں رہتے ہیں ذاکراں دائم
ہے اُن کو حضرت داؤد کی خوش الحانی
کیے ہیں وصف ترے گرچہ صد ہزاراں نے
ولے (ولی) نے کیا مدح میں گلستانی
نئے قلم ہے مرا نیشکر سے شیریں تر
کیا ہوں بسکہ حلاوت سے شکّر افشانی

ترجیع بند ترکیب بند کی طرح یہ بھی نظم کی ایک قسم ہے، جس میں چند بند کہے جاتے ہیں، ہر بند کے آخر میں ترکیب بند کے خلاف بطور تضمین ایک شعر کی گرہ بار بار لگائی جاتی ہے، گرہ کا شعر جو مطلع ہوتا ہے، اُن قوافی و ردیف سے جدا ہوتا ہے، جس کا التزام بند کے اشعار میں کیا جاتا ہے، اختیار ہے کہ گرہ کا شعر کسی دوسرے شاعر کا کہا ہوا شامل کیا جاے یا اپنا مصنفہ، ہر بند غزل کی طرح مطلع سے شروع ہوتا ہے اور آخر شعر میں بطور اِخبار ایسا اشارہ کیا جاتا ہے جس کا مضمون تضمینی (گرہ) شعر سے مل جاے، بندوں کی تعداد شاعر کی مرضی پر ہے، اسی طرح ہر بند کے شعروں کا شمار بھی کہنے والے کی راے سے وابستہ ہے، (ولی) نے دو ترجیع بند کہے ہیں ایک عاشقانہ رنگ میں، دوسرا شاہ وجیہ الدینؒ کی مدح میں - دونوں کے نمونے دکھاے جاتے ہیں - پہلے ترجیع بند میں سات بند ہیں،

کا اختلاف ہے ' اکثر متقدّمین قاف کو مکسور (زیر) اور بعض متآخرین مفتوح (زبر) کہتے ہیں - (ولی) نے فراق گجرات میں (۱۴) شعر کا قطعہ کہا ہے' جس کے چند اشعار اور نمونوں کے ساتھہ یہاں درج ہوتے ہیں :—

(۱)

گجرات کے فراق سے ہے خار خار دل
بے تاب ہے سِنے منیں آتش بہار دل

اِس سیر کے نشے سے اول تر دماغ تھا
آخر کو اس فراق میں کھینچا خمار دل

میرے سِنے میں آکے چمن دیکھہ عشق کا
ہے جوشِ خوں سے تن میں مرے لالہ زار دل

حاصل کیا ہوں جگ میں سراپا شکستگی
دیکھا ہے مجھہ شکست سے صبح بہار دل

ہجرت سے دوستاں کی ہوا جی مرا گداز
عشرت کے پیرھن کو کیا تار تار دل

ہر آشنا کی یاد کی گرمی سے تن منیں
ہر دم میں بے قرار ہے' مثل شرار دل

مجمر* نمن ہوا ہے بدن سوزِ ہجر سے
اِسپند کی مثال ہے آتش سوار دل

افسوس ہے تمام کہ آخر کو دوستاں!
اِس مے کدے سے اُٹھکے چلا سدہ بسار دل

لیکن ہزار شکر (ولی) حق کے فیض سے
پھر اُس کے دیکھنے کا ہے اُمید وار دل

(۲)

نگاہ تیز' پلک تیز' غمزہ تِسپر تیز
ہوے ہیں دل کے لیے یہ تمام نشتر تیز

---

* انگیٹھی

رقیب پر جو چلے بس تو اُس کو چاک تو کر
پکارے حشر تلک غم سے وہ بریز بریز

(۳)

حسن دلبر کا خواب میں دیکھا
نورِ حق تھا حجاب میں، دیکھا

خود فنا ہوکے ذات میں ملنا
یہ تماشا حباب میں دیکھا

مخمس اپنے یا کسی دوسرے کے شعر پر، تین مصرع تضمین کیے جانے کو مخمس کہتے ہیں۔ اور ایسا قریب قریب تمام شعرا نے کیا ہے۔ (ولی) کے دیوان میں (۱۲) مخمس ہیں، مگر سب اپنی غزلوں پر، چند نمونے پیش کیے جاتے ہیں۔ وہ مخمس جن کے شعر آخر میں کوئی تخلص نہیں، ممکن ہے کہ (ولی) کے نہ ہوں:—

(۱)

ناز سے آ تجھے ادا کی قسم
مہرباں ہو تجھے دیا کی قسم

میں وفادار ہوں وفا کی قسم
خیر خواہوں میں ہوں خدا کی قسم

مان اِس صادق آشنا کی قسم

دل کو تجھہ عشق سے ہے نمناکی
لیکن اُس سے نہیں ہوں میں شاکی

کم ہے عالم میں عصمت و پاکی
دیکھہ اے شوخ تیری بے باکی

خوف میں ہوں سدا رجا کی قسم

(۲)

صنم میرا سخن سے آشنا ہے
مجھے فکرِ سخن کرنا بجا ہے

سخن داں آشنا فضل خدا ہے
نہ تنہا حُسنِ خوباں دل ربا ہے
ادا فہمی، سخن دانی، بلا ہے
صف مژگان خوباں مل کے یکسر
اُٹھے ہیں عاشقاں پر کھینچ جمدھر
ادا کا ہر طرف اُمڈا ہے لشکر
نہیں وہاں آب غیراز آب خنجر
شہادت گاہِ عاشق کربلا ہے
وفا ہے بادشاہِ عاشقی میں
تحمّل ہے سپاہِ عاشقی میں
نہیں شوخی نگاہِ عاشقی میں
رہی آتے ہیں راہِ عاشقی میں
کہ جن کو اِستقامت کا عصا ہے

رُباعی

رباعی کی تاریخ ولادت (سنہ ۲۵۱) دوسو اِکّاون ہجری میں، سلطان یعقوب بن لیث صفّار کے لڑکے سے وابستہ ہے، یعنی وہ گولیاں کھیل رہا تھا اور اُس کی چند گولیاں ڈھلک ڈھلک کر ایک جگہ جمع ہورہی تھیں، آخری گولی کچھہ رُک رُک کر ڈھلک رہی تھی، جس سے وہ لڑکا دل گرفتہ تھا، کہ یکایک وہ بھی کسی وجہ سے اپنی ہم جنسوں کی طرف تیزی سے چلنے لگی، اسی خوشی میں اُس کی زبان پر یہ مصرع جاری ہوا" غلطاں غلطاں ہمی رود تا لب گو" باپ نے اِس موزونیت کا ذکر شعرائے عصر سے کیا، شناوران سخن نے ہر بحر میں غوطے لگائے، آخر (بحر ہزج) میں اس کا تھل بیڑا لگا، اور (رود کی) نے اس پر تین مصرع اور بڑھائے، رباعی کا نام (ترانہ) بھی ہے اور (چہار بیتی) و (دوبیتی) بھی کہتے ہیں - عروضیوں نے چوبیس وزن اِس کے لیے مخصوص کیے ہیں، اور یہ التزام مروّج ہے کہ اِن اوزان میں رباعی کے سوا اور نظم نہ کہی جائے،

مگر چوں کہ ہر کُلیّے میں استثنا کی پچّر لگی ہوتی ہے اِس لیے یہ التزام کہیں کہیں ٹوٹ بھی جاتا ہے - (فرّخی) نے رباعی کے وزن میں قصیدہ کہا ہے' اور دوسروں نے بھی تھوڑا بہت یہ التزام توڑا ہے - چاروں مصرعوں میں آخر مصرع رباعی کی جان ہوتا ہے' اور اُسی کو زوردار بنانے کے لیے' تین مصرع بہم پہُنچائے جاتے ہیں - قدما اکثر چاروں مصرع ہم قافیہ رکھتے تھے' مگر پھر تیسرا مصرع قید قافیہ سے آزاد ہوگیا - اور اب عموماً یہی تعاملُ ہے کہ رباعی کا پہلا شعر مطلع اور دوسرا غیر مطلع ہوتا ہے- (ولی) کی (۲۶) رباعیاں دستیاب ہوئی ہیں' دوچار نمونتاً لکھی جاتی ہیں:—

(۱)

اے ! جیو دوعالم کا ترے مکھہ پہ فدا
محتاج تری ذات سے سب شاہ و گدا
مُجھہ عاجز بے کس پہ نظر رحم سے کر
اے منظرِ ہر ناظر و منظورِ خدا

(۲)

مے خانۂ جگ کا جسے سر جوش کیا
اُس ہاتھہ سے عالم نے قدح نوش کیا
اُس سیّد عالم کو جو دیکھا یکبار
یکبار گی عالم کو فراموش کیا

(۳)

یہ ہستی موہوم دِ سے مجکو سراب
پانی کے اُپر نقش ہے یہ مثل حباب
ایسے کے اُپر دل کو نہ ہر گز کر بند!
آپس کو نہ کر خراب اے خانہ خراب

(۴)

رکھہ دھیان کو ہر آن تو معبود طرف
رکھہ سیس کو ہرحال میں مسجود طرف

معدوم کو موجود سے کیا نسبت ہے
اولیٰ ہے کہ مائل ہوتو موجود طرف

(۵)

رکھتاہوں میں دل میں آہِ جاں کاہ ہنوز
وہ شوخ نہیں اِس سے ہے آگاہ ہنوز
تجھہ غم سے ہے گرچہ چشم پُرآب و لے
سینے میں بجا ہے آتش آہ ہنوز

مثنوی نظم کی تمام اصناف میں مثنوی ایک خاص حیثیت رکھتی ہے ' اِس کی وسعت' اِس کی ہمہ گیری' اور اِس کے فوائد' سب سے زیادہ اور سب پر حاوی ہیں - جذبات انسانی ' مناظرقدرت ' تاریخی واقعات' جس خوش اسلوبی اور روانی سے مثنوی میں سماسکتےہیں' اُن کی اُتنی گنجائش کسی صنف سخن میں نہیں - زندگی کے تمام سوانح' رزمیہ ہوں یا تاریخی ' عشقیہ ہوں' یا اخلاقی ' فلسفیانہ ہوں یا افسانہ' غرض کہ تخئیل کی کھپت مثنوی میں ہوتی ہے - اِس آسانی اور وسعت کا اصلی سبب یہ ہے کہ مثنوی میں بلحاظ قافیۂ وردیف ہر شعر جدا گانہ ہوتا ہے ' قصیدۂ و غزل کی طرح ایک ہی قافیے پر اس کی بنیاد نہیں ہوتی- اشعار کی تعداد بھی محدود نہیں ' ایک سے ہزار بلکہ لاکھوں تک اختیار ہے- مثنوی کا (موجد) بھی (رود کی) ہی کو سمجھنا چاہیے-

قدیم سے اِس صنف سخن کے لیے چند بحریں مخصوص ہیں- موجودہ زمانے میں اگرچہ بعض اہل قلم نے دوسری بحروں میں بھی مثنویاں کہی ہیں ' مگر اب سے پہلے فارسی اور اُردو دونوں زبانوں میں' جس کِسی نے مثنوی کہی ہے ' مقررہ سات بحروں سے الگ نہیں کہی - مثنوی کی بحروں میں' قصائد وغزلیات کا وجود تو عموماً آج تک ملتا ہے' مگر دوسری بحروں میں مثنوی نایاب سی ہے - شناخت کے لیے اُن مخصوص سات بحروں کے اوزان لکھے جاتے ہیں :-

(۱) ہزج مسدّس اخرب مقبوض محذوف:—
مفعول مفاعلن فعولن ،
مثال (ع) اے درتگ و پوئے تو ز آغاز

(۲) سریع مسدس مطوی موقوف:—
مفتعلن مفتعلن فاعلات،
مثال (ع) ہست کلید درِ گنجِ حکیم

(۳) متقارب، مثمن، مقصور:—
فعولن فعولن فعولن فعول،
مثال (ع) بنام جہاں دار جاں آفریں—

(۴) رمل، مسدس، مقصور:—
فاعلا تن فاعلاتن فاعلات،
مثال (ع) بشنوازنے چوں حکایت می کند -

(۵) خفیف، مسدس، مقطوع:—
فاعلاتن مفاعلن فعلن،
مثال (ع) السّلام اے ائمّۂ اطہار -

(۶) ہزج، مسدس، محذوف:—
مفاعیلن مفاعیلن فعولُن،
مثال (ع) الٰہی غنچۂ اُمیّد بکشا -

(۷) رمل، مسدس، مخبون:—
فاعلاتن فعلاتن فعلن،
مثال (ع) متحشم زادۂ از نخوت و جاہ

بعض صحیح روایتوں اور مُشاہدوں سے پتہ چلتاہے کہ شہادت کربلا کے بیان میں (دہ مجلس) (ولی) کی مثنوی کا نام ہے، جس کی تاریخ اختتام اِس دیوان کے آخر میں درج ہوئی ہے۔ اِس روایتی مثنوی کے سوا موجودہ کُلیات میں صرف (۷۸) شعر مثنوی کے وزن میں دستیاب ہوے ہیں، اور اِسی مثنوی (۷۸ اشعار) کا تذکرہ مختلف تذکروں میں کیا گیا ہے، ہم نے اِن اشعار کو ترتیب مضمون کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے،

پہلے حصے میں مناجات اور حمد و نعت کے اشعار ہیں، دوسرا حصہ شہر (سورت) کے بیان میں ہے۔ ممکن ہے کہ حصۂ اوّل (دہ مجلس) کا تکرا ہو، اور یہ قیاس اِس لیے ہوتا ہے کہ مثنوی کی تاریخ اِختتام بھی اِسی بحر میں کہی گئی ہے، نیز اسلوب بیان بتاتا ہے کہ کسی خاص کتاب کی تمہید ہے، اسباب تحقیق مسدود کیا، مفقود ہیں، اس لیے خیالی گھوڑے دوڑانے کے سِوا اِس میدان میں اور کیا ہوسکتا ہے —

(سورت) کی تعریف میں جو مثنوی کہی گئی ہے، اگرچہ وہ بہت مختصر ہے، مگر بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ اِس کا قائل پختہ گو اور شاعرانہ مصوری سے اچھی طرح ماہر ہے۔ اسی مثنوی کے چند شعر یہاں لکھے جاتے ہیں:-

عجب شہروں میں ہے پُرنور اِک شہر
بلا شک ہے وہ جگ میں مقصدِ دہر

رہے* مشہور اُس کا نام (سورت)
کہ جاوے جس کے دیکھے سب کدورت

کنارے اُس کے اک دریاے (تپتی)
کہ دنیا دیکھنے کو اُس کے تپتی

عجب قلعہ ہے واں ایک با قرینہ
انگوٹھی میں دُنا† کی جیوں نگینہ

نزک قلعے کے باڑا گھات ہے واں
کہ دائم گُلرخاں کی ہات ہے واں

رہے اُس حاشیے پر جاے آرام
طلسمی باغ واں ہوتا ہے ہر شام

کہاں ہے ساقی اخلاص انگیز؟
محبت کی کرے سے مجھہ اُپر ریز

---

* (ن) اہے (ہے) † دنیا

شرافت میں ہے یہ جیوں باب مکّہ
تو ہے سب ملک پر اِس کا جو سِکّہ

اگر* دیکھے ہیں لوگاں شام و تبریز
نہ دیکھا کوئی ایسا مُلک زرخیز

کہ اُس بھیتر کنے ایسے ہیں تُجّار
کہ قاروں کو نہیں اُن کے نزک بار

اِتی آتش پرستاں کی ہے بستی
سکھے نمرود واں آتش پرستی

فرنگی اِس میں اتنے ہیں کُلہ پوش
عدد داں جن کی گنتی کے ہیں بے ہوش

وہاں ساکن اِتے ہیں اہل مذہب
کہ گنتی میں نہ آویں اُن کے مشرب

اگرچہ سب ہیں وہ ابناے آدم
ولے بینش میں رنگا رنگِ عالم

بھری ہے صورت و سیرت سے (سورت)
ہر اک صورت ہے واں انمول صورت

ختم ہے امرداں پر رُو صفائی
ولے ہے بیشتر حسن نسائی

سبھا اِندر کی ہے ہراک قدم میں
چُھپا اِندر، سبھا کو لے عدم میں

کِشن کی گوپیاں کی نہیں ہے یہ نسل
رہیں سب گوپیاں وہ نقل، یہ اصل

ہزاراں اِس سبب شیدا ہیں بلبُل
کہ واں ہے غنچۂ لب دائما گُل

رہے واں عاشقاں کو عام آواز
کہ نہیں پردہ بغیر از پردۂ ناز

---

* اگرچہ

کسی کو نہیں نظر بازی بنا چین
کُھلے ھیں رات دن سب غُرقۂ نین

شہر بھیتر جو آوے نہان کا دن
ھدو* کی قوم کے اشنان کا دن

ھر اِک جانب دکھوں†میں فوج در فوج
تجلّی کے سمندر کی اُٹھے موج

نین کی بیڑھ کشتی پر تو اے پاک
یہ طَے کر سہج میں مَوج خطر ناک

مہرباں ھوکے اے ساقیِ کوثر
کرم سے کشتیٔ مَے مجکو دے بھر

اپس کے لطف سے کر دے عطا مَے
جو اِس نشئے میں دریا کو کروں طَے

عبث باتاں سے بس کر اے (ولی) تو
نہ کر مقصد سے اپنے کاھلی تو

اِن اشعار سے تاریخی مذاق رکھنے والے سراغ لگاسکتے ھیں کہ (دورعالمگیر) میں شہر سورت کس تمدن، کیسے چال چلن، اور کیسی مخلوق سے آباد تھا۔اور یہی مثنوی کے بیان کی اصلی تعریف ھے—

آخری تین شعروں سے یقین ھوتا ھے کہ یہ حصہ بھی، کسی بڑی تالیف کا جزو ھے، کیا عجب ھے کہ (دہ مجلس) سورت کے قیام میں تصنیف کی ھو، اور جس طرح عام مصنفین کا دستور تھا کہ حمد و نعت و مناجات کے بعد، سببِ تالیف اور مقامِ تالیف کا اظہار کرتے ھوے خاص خاص تعریفیں بھی لکھہ دیتے تھے، اِسی طرح ممکن ھے کہ یہ اشعار بھی اُسی سلسلے کی کڑیاں ھوں—

یہاں تک جناب (ولی) کی تمام اقسام نظم کا بالترتیب

---

* ھندو †دیکھوں

نمونہ دکھایا گیا اور ضمناً اُن متعلقات کی تشریح و تفصیل بھی موقع موقع سے ہوتی گئی، جن کے نہ ہونے سے سارے عنوانات و بیانات گنجلک رہتے - اب صرف دو چار خاص باتیں رہ گئی ہیں، جن کے بعد (تمت بالخیر) سمجھنا چاہیے - اُن بقیہ امور میں سب سے زیادہ یہ امر ثابت کرنا ہے کہ (ولی) فی الحقیقۃ (دکن) کے باشندے تھے، اور چوں کہ اُن کے کلام میں اس زمانے کی بول چال اور متروکات کا پتا نہ تھا اِس لیے اشد ضرورت ہے کہ تمام ایسے الفاظ کی فرہنگ بنادی جاے جس سے اجنبی کو مطلب سمجھنے میں آسانی ہو، ساتھہ ہی اس کے جہاں جہاں انداز بیان اور کہنگی زبان کے نمونے پاے جاتے ہیں، اُن سب کا فرق اور سبب بتاکر آیندہ کے لیے یہ دقت مٹادی جاے کہ (ولی) کے کلام کا مطلب سمجھنے والے مفقود ہیں - یہ ممکن ہے کہ بُعد زمانی اور لفظی متروکات کی وجہ سے بعض الفاظ کا مفہوم کسی کی سمجھہ میں نہ آسکے، مگر یہ خلاف قیاس ہے کہ اُس علمی زمانے کے قادرالکلام شاعر کو غلط گو مان لیاجاے اور کسی ناقل ناعاقل کو اُس کی کم سوادی سے اصلی ملزم نہ ٹھیرایا جاے، راقم حروف کو اکثر قلمی نسخے اِس دیوان کے ایسے ملے ہیں جو حساب نویس کایستھوں اور متصدیوں کے نقل کردہ ہیں، جن میں بکثرت عربی، فارسی املا کی صریحی غلطیاں موجود ہیں، اس یقینی قیاس پر دوسری فروگزاشتوں کو بھی ,, چوں مدبحساب اندر ,, کیوں نہ سمجھاجاے —

ولی یقینی دکنی تھے

یہ گفتگو اس سے پہلے عنوان وطن میں چھیڑی جاچکی ہے مگر وہاں (ولی) کے صرف دو ایک شعر اور بعض تذکروں کی تلخیص کے سوا مزید شہادت فراہم نہیں کی گئی - اس کمی کو پورا کرنے کے لیے اِس جگہ (دیوان ولی) سے ایسے الفاظ منتخب کیے جاتے ہیں جو (دکن) کے سوا دوسرے کسی صوبے میں بولے

نہیں جاتے —

جو حضرات ملک دکن کی سیر کیے ہوے ہیں اور جنھوں نے حیدر آباد اور اضلاع دکن میں رہکر خاص و عام کی گفتگوئیں سنی ہیں اور ساتھہ ہی اُس کے وقتاً فوقتاً ہند کے دوسرے صوبوں میں گھومے ہیں وہ تصدیق کریں گے کہ یہ الفاظ و محاورات اور ایسی تر کیبیں تنہا صوبۂ دکن کی بول چال ہیں —

بارھویں صدی ہجری کے وسط و آخر میں جو شعراء گزرے ہیں اور جن کا شباب بوڑھے (ولی) کے بعد شروع ہوا ہے اُن دکنی سخن گویوں نے بھی اپنے ملکی محاورات کا استعمال کیا ہے، مگر (ولی) سے بہت کم، اِس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اُن متعاقبین کے زمانے میں (دلّی) کی زبان اور خاص خاص محاورات و متروکات کا اثر عام ہوچکا تھا، بخلاف عہد (ولی) کے کہ اُس وقت اُن کو صرف اپنی دیسی زبان سے علاقہ تھا، چناں چہ ایسی متعدد غزلیں (ولی) کے دیوان میں موجود ہیں، جن سے اُس دکنی زبان کی ترجمانی کا حال کُھلتا ہے جو (ولی) سے پہلے (نصرتی) وغیرہ بول گئے ہیں-اُن غزلوں کی بندشیں اور اُن محاورات کی بہتات کسی غیر دکنی کے کلام میں نہیں ہوسکتی - (سورت) یا (احمدآباد) کا باشندہ تفریحاً دوسرے صوبوں کے روز مرہ کی نقالی کرسکتا ہے، مگر کہیں کہیں، نہ کہ بائے بسم اللہ سے تائے تمت تک ہر غزل، ہر قصیدے، ہر مثنوی میں اُن الفاظ کو بولتا چلا جائے، جو اُس کی مادری زبان میں داخل نہیں-اور اگر ایسا کوئی کرسکتا ہے تو آنے والی نسلیں ہرگز ایسے شاعر کو اُس ملک سے جدا نہ سمجھیں گی جہاں کے محاورات اُس نے لکھے ہیں - (ولی) کے دیوان میں ٹکسالی یعنی (شاہجہان‌آبادی) اُردو کے نمونے بھی بافراط موجود ہیں مگر چونکہ ہر غزل اور ہر صنف سخن میں جا بجا دکنی لب و لہجہ اور ترکیب موجود ہے، کوئی

مبصّر اُس کو شاھجہان آبادی اُردو نہیں کہہ سکتا - ردیف الف میں مسلسل (۴) غزلیں ایک ایسی ردیف اور ترکیب میں لکھی گئی ھیں جن کے صحیح معنی و مفہوم (دھلی) و (لکھنؤ) کے باشندے نہیں سمجھہ سکتے - اُن غزلوں کو پڑھکر کوئی یقین نہیں کرسکتا کہ "مفلسی سب بہار کھوتی ھے" کہنے والا ایسا کہے گا - لکھتے ھیں :-

کتاب حسن کا یو مکھہ صفا تیرا صفا دستا
ترے ابرو کے دو مصرع سے اِس کا ابتدا دستا
تو اب ھے جو سینہ* شاد دستا
مطلب ھے کہ بامراد دستا
جو تل تجھہ مکھہ کے کعبے میں مجھے اسود حجر دستا
زنخداں میں ترے مجھہ† چاہ زمزم کا اثر دستا
طاق ابرو مجھے حرم دستا
محرم اُس کا عرب عجم دستا

اس (دستا) کو دیوان ولی کا مقابلہ کرتے وقت بعض احباب نے کاغذ کا (دستا) سمجھا اور بہت دیر تک اپنے خیال کی تائید میں معنی پہنائے گئے، مگر جب کسی طرح جوڑ نہ لگا تو اِس خیال سے ھٹنا پڑا، (دستا) بکسر دال نظر آیا کا مترادف ھے، اِس کا مصدر پرانی بھاشا میں (دیسنا) (بیاے معروف) ھے، (ولی) کے دیوان میں اِس کے مشتقات (دسا، دسے) اکثر مستعمل ھوے ھیں، بعض دیہاتی گنواروں سے کہیں کہیں صوبۂ متحدہ آگرہ و اودہ میں بھی اِس مصدر کو بتغیر تلفظ سناگیا ھے—

ایک غزل کا شعر ھے:-

تجھہ قد و قامت اگے سرو ھوا سر نگوں
تجھہ سے رواں سرو اگے سرو کو شل (بولنا)

---

* دل † مجھے

یہ(بول کے بولنا) خاص دکنی روز مرہ ہے، کما لا یخفی علی السائر۔
دوشعر اور سنیے :—

ترے آنے کی بات اوپر بچھا یا ہوں انکھاں اپنی
تو بیگی آکہ تجھہ بن مجکو یہ گھر بار کرنا کیا

تمھیں ملنے سے اپنے گر سہاگن ناکرو گے مجھہ
توجُورَا گجگری کا ہور کریلا دھار کرنا کیا

اِس غزل کی ردیف بھی دکنی لہجے کا پتا دے رہی ہے (بیگی) جلدی کے معنی میں خاص وہاں کی بولی ہے ' (گجگری' جُورَا) اور (کریلا دھار) جُورے اور چوٹی کی خاص بناوٹ اور وضع کو صوبۂ دکن میں کہتے ہیں —

بالاستیعاب دیوان کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ بہت سی بول چال اور بندشیں ایسی ہیں جن کا اثر ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں نہیں' یہ الفاظ جہاں جہاں دیوان میں آے ہیں' التزام کیا گیا ہے کہ اُن کے تحت میں موجودہ محاورے کی مطابقت سے معنی لکھہ دیے جائیں' نیز جدا گانہ فرہنگ بھی مزید تشریح کے ساتھہ بنادی گئی ہے - اور جہاں تک اصلی معنی و مفہوم تحقیقات سے دریافت ہوسکے ہیں عام فہم اُردو میں جا بجا لکھہ دیے گئے ہیں' جہاں عدم واقفیت سے مجبوری نظرآئی ہے' اُس کو آیندہ تحقیقات پر چھوڑ دیا ہے - (نکو) نہیں کی جگہ (باتاں' لوگاں' پلکاں) اور اِس قسم کی ہر جمع خاص دکنی روز مرہ ہے - (تجھہسار' تجھہ سری) یعنی (تجھسا)یا (تیراسا)(کنے)'پاس کی جگہ اور (ہور) (با خفا و اظہار واو) بجاے اور پنجاب وغیرہ میں سنا جاتا ہے' مگر دکن کا عام محاورہ ہے غرض کہ اِیسے سیکڑوں ثبوت ہیں' جو (ولی) کے (دکنی) ہونے پر شاہدعادل ہیں—

ولی کے ہم نام اور اُن کا خلط ملط۔

باہم ایک دوسرے کا ہم نام ہونا کوئی نئی اور عجیب بات نہیں، مگر اشتراک نام کے ساتھہ فن کا مشترک اور حالات کا غیر منضبط ہونا اخلاف کو بہت متردد بنا تا ہے - (ولی) کے متعلق جہاں بات بات میں بیسیوں اختلافات ہیں، وہاں ایک بڑی بات یہ بھی ہے کہ شرکت اسمی کی وجہ سے اُن کا کلام دوسروں کے ساتھہ اور دوسروں کا اُن کے ساتھہ بعض بدمذاقیوں سے منسوب کردیا گیا ہے - اس کا سبب کچھہ تو یہ ہے کہ دو مختلف کلاموں پر پورا عبور نہ ہونے سے امتیاز مذاق نہیں کیا جا سکتا اور خفیف سی یکسانی دھوکا دے کر یقین دلادیتی ہے کہ یہ شعر فلاں شاعر کا ہے - مثلاً یہ جان لیا ہے کہ (ولی) دوسو برس پہلے کا شاعر ہے اور اُس کے کلام میں نامانوس اور اجنبی، پرانے الفاظ زیادہ مستعمل ہوتے ہیں، اب جہاں کوئی غیر معروف لفظ کسی کلام میں نظر پڑا اور قائل کا نام نہ معلوم ہوا تو قیاس کرلیا گیا کہ یہ (ولی) کا شعر ہے - دوسرا بڑا سبب متقدمین کے صحیح حالات کا موجود نہ ہونا ہے، اِس اختلاط و اختلاف کی یہ نوبت پہنچی ہے کہ ایک باخبر صاحب قلم کا یہ خیال سنا گیا کہ (ولی دکنی) سے پہلے ایک (ولی) اور بھی گزرے ہیں اور وہ بھی ریختہ گوئی میں مشاق تھے، اُن متقدم (ولی) کا وطن (بیجاپور) بتایا جاتا ہے —

یہ اور اس قسم کے دوسرے اخبار تاریخی شہادت کے سوا کوئی ذریعۂ یقین نہیں رکھتے، اگر ایسا ہے کہ ہمارے (ولی اللہ) سے پہلے بھی کوئی ریختہ گو (ولی) گزرے ہیں تو کسی کو انکار نہیں ہوسکتا، اس تجزیۂ و تصدیق سے پہلے تمام تذکروں کی تحقیقات پر نظر ڈالنی چاہیے، اُس کے بعد جو بات قرین قیاس ہوگی، ماننی پڑے گی - جس قدر تذکرے راقم حروف کو دستیاب ہوے ہیں، اُن کا اقتباس

حسب ذیل ھے :—

(۱) (ولی) تخلص میرزا محمد ولی نام ' متوطن شاہ جہاں آباد کے ' بھتیجے ھیں شاہ اسرارالله صاحب ارشاد کے-علی ابراھیم خاں مرحوم نے " گلزار ابراھیم" میں لکھا ھے احوال اس خجستہ کردار کا کہ جوان آزاد حال اور دوست ھے اس خاکسار کا - سنہ (۱۱۹۴) گیارہ سو چورانوے ھجري میں بلدۂ (مرشد آباد) کے اندر جاے قرار رکھتے تھے ' اور بیشتر شغل اشعار' زبان ریختہ میں اُنھوں نے بہت کچھہ کہا اور دیوان بھی اُن کا منتظم ھوا ھے - یہ منتخب افکار اُس ستودہ اطوار کا ھے:- (گُلشن ھند)

نشۂ مے سے مرا پژمردہ دل گلشن ھوا
یہ چراغ مردہ فیض آب سے روشن ھوا
آہ کا اُس کو کچھہ اثر نہ ھوا
میرے اِس نخل میں ثمر نہ ھوا
کیا تمنا اُس شکر لب سے تو رکھتا ھے (ولی!)
ھوگیا فرھاد کا شیریں سے آخر کام تلخ
چاھے کیوں کرنہ یہ جی تن سے نکل جانے کو
پھر نہ آیا جو گیا اُس کی خبر لانے کو
ھجر کی' مار ھی ڈالے ھے شب تار مجھے
کب دکھاوے گا خدا صبح رخ یار مجھے
جس جگہ عشق' رخش تاختہ ھے
وھاں رستم حواس باختہ ھے
نیم نگہ نے تری قتل کیا اِک جہاں
یار مرے مت کہیں بھرکے نظر دیکھنا
زندگی کی اُسنے کچھہ لذت (ولی) جانی نہیں
جس کے دل میں درد عشق دلبر جانی نہیں

اِن بزرگ کا حال ڈاکٹر (فیلن) نے "طبقات شعراے ھند" کے طبقۂ چہارم میں لکھا ھے' یہ تذکرہ "دی ٹائسی" سے ترجمہ

کیا گیا ہے۔ نیز نواب مصطفیٰ خاں (شیفتہ) نے (گلشن بیخار) میں، اور نساخ نے (سخن شعرا) میں، اور باطن نے (گلستان بیخزاں) میں گلشن ہند کا خلاصہ درج کیا ہے—

(۲) (سخن شعرا) میں نساخ نے پانچ ولیوں کا ذکر کیا ہے، (۱) ولی دکنی، (۲) ولی دھلوی ثم مرشدآبادی، جن کا ذکر ابھی گزرا۔ اِن کے بعد (شیخ ولی محمد، ولی) رفیق و مصاحب نواب بہادر جنگ والی بہادر گڑہ شاگرد (نصیر)۔ اور (مولوی امّو جان، ولی) باشندۂ دھلی، شاگرد مرزا نوشہ (غالب)، اور (علی محمد خاں، ولی) باشندۂ لکھنؤ، شاگرد نواب ظفر یاب خاں راسخ کا مذکور ہے، جن سے زمانۂ (ولی) دکنی کا کوئی تعلق نہیں۔ (۳- ولی رام، ولی)۔ قوم کایستہ سکنۂ شاہ جہان‌آباد جو شاہ زادۂ (داراشکوہ) کے مشیر خاص تھے اور علم عربی و فارسی اور ہندی میں مداخلت تمام رکھتے تھے، چنانچہ اُن کے شعر ہر زبان میں ملتے ہیں، اور صوفی صافی مذہب تھے، اُن کو اول شاعر اُردو زبان کا حضرت (جوہر) نے لکھا ہے اور عجب نہیں کہ ایسا ہی ہو، کیوں کہ اُن کے کلام سے ابتدائی حالت اِس شاعری کی معلوم ہوتی ہے اور جو (ولی گجراتی) موجد شعر اُردو کا مشہور ہے، سو اُس کا موجد ہونا تحقیقات سے ثابت نہیں، مگر وہ اول صاحب دیوان شاعر اُس زبان کا ہو۔ (ولی رام) کے یہ تین شعر بطور نمونہ لکھے جاتے ہیں، جو ڈھائی سو برس اول کی اُردو کے ہیں :-

(آثارالشعرائے ہنود)

تو مہماں آمدی اینجا شدی خود خانۂ خاوند
تو اپنے آپ کو بھولا کسی کو نا پچھانا ہے*

شراب سرخ می نوشی، اجل کردی فراموشی
مروں کو دورمت سمجھو عجب یہ تک بہاناہے

---

* پہچانا

قبا ؤ چیرۂ رنگیں همه از تن تو بکشاینه
دهیں گے* کفن کی چادرجو تیرا خاص بانا هے

مسطورۂ بالا انتخاب نے کہیں (ولی ' بیجا پوری) کا پتا نہیں بتایا' ممکن هے که شاه جہاں کے زمانے میں شاهزادگان شاهجہانی کی آمد و رفت نے اِن (ولی رام) کو بھی بیجاپور تک پہنچا دیا هو ' اور کسی تذکرے یا یاد داشت میں اِس کا ذکر یا نام آگیا هو اس بناپر ان ولی کو بیجاپوری کسی نے لکھه دیا هو تو عجب نہیں - کیونکه (ولی رام) کا سرکار دارا شکوہ سے وابستہ هونا ثابت هے —

مرشد آبادي (ولی) میرزا رفیع (سودا) کے معاصر تھے اور جتنے اشعار تذکرۂ گلشن هند میں درج هیں اُن سے کسی طرح کسی اجنبی کو بھی اشتباہ نہیں هوسکتا که یه (ولی دکنی) کا کلام هے - (ولی رام) کا حال تذکرۂ آثار الشعراے هنود میں لکھا هے - یه تذکرہ دیبی پرشاد (بشاش) ساکن قدیم بھوپال ' حال وارد اجمیر (مارواڑ) کا مرتّبه هے ' جو سنه (۱۸۸۵) اٹھارہ سو پچاسی عیسوي میں دهلی کے مطبع رضوی میں چھپا هے —

اس تخلص (ولی) کے کئی بزرگ فارسی گو بھی گزرے هیں جن میں (ولی رام) بھی شامل هیں - تذکرۂ (یدبیضا) میں میر (آزاد) بلگرامی نے (ولی) دشت بیاضی (متوفی سنه ۹۹۹ ھ) کے بعد ان هندو (ولی) کا ذکر بھي کیاهے ' لکھتے هیں : - "از قوم هنوداست' از جملۂ منشیان سر کار (دارا شکوہ) بودہ و باثر صحبت و تربیت ملا شاه (بدخشی) باصطلاحات صوفیه آشنا شدہ ' چنانچه جزو اشعارش از مثنوی وغیرہ در رنگ تصوف بنظر آمدہ' اگرچه شاعریت او رتبۂ ندارد ' اما بعض سخنانش خالی از خیالے نیست" —

---

* دینگے

اس تصدیق کے بعد حسب بیان (بشاش) وہ ریختہ گوئی بھی کرتے ہوں تو عجب نہیں اور زمانے کے لحاظ سے دس پانچ برس پہلے (ولی دکنی) سے گزرے ہوں تو ممکن الوقوع ہے، مگر نمونۂ کلام بتاتا ہے کہ اُس وقت تک (دلی) میں ملمع سازی کے سوا ٹکسالی اُردو کا سکہ نہیں چلا تھا - بہر حال راقم حروف کی تحقیق میں مذ کورۂ بالا اسما کے علاوہ دوسرا ریختہ گو (ولی) ثابت نہیں ہوا اور اگر کوئی احمد آبادی یا بیجاپوری گزرا ہے تو بقول مرزا غالب:

"ہے (ولی) پوشیدہ اور کافر کھلا"

دکنی اور دھلوی غزلوں کا تقابل

اگرچہ فی نفسہ مضامین کی خوبیاں ہی شعر و سخن کی قدر بڑھاتی ہیں، مگر عام رجحان کے لیے ہر کلام کی نمود، نام سے وابستہ ہوتی ہے - ایک ناواقف کے سامنے اگر بغیر نام بتائے کسی کا کلام پڑھا جائے تو اُس کی وقعت اُتنی نہیں ہوتی، جتنی نام جاننے کے بعد ہوا کرتی ہے - عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایک نام برآوردہ کے قلم سے نکلی ہوئی معمولی تصنیف بھی غیر معمولی اشاعت پا جاتی ہے اور غیر معروف اہل قلم کی جاں کاہ محنت داد تک سے محروم رہتی ہے —

اس گفتگو سے غرض یہ ہے کہ (ولی) کی کہنگی مذاق اور عدم مزاولت کلام سے سننے والے اُن کے اشعار کو بلحاظ اخلاق ادب محض تبرّک سمجھتے ہیں اور اُس زمانے کی چند سست بندشوں کو مد نظر رکھتے ہوے "اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ اِنھیں کچھہ نہ کہو"- کہکر دیوان کو بالاستیعاب نہیں دیکھتے، اِس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ دور عالمگیر کی اُردو ہمارے لیے اجنبی ہے، مگر یہ غلط ہے کہ وہ صحیح اور قابل قدر نہیں —

(ولی) کی عمر کا قریب قریب سارا حصہ دکن و گجرات

ھی میں گزرا ھے اس لیے بہت ممکن تھا کہ اُن کے تمام اشعار (نصرتی) وغیرھم کی طرح از سر تا پا دکنی محاوروں کا لباس پہنے ھوتے - لیکن اھل نظر دیکھیں گے کہ عالمگیری اُردو کا جو اثر شاھجہاں آباد میں تھا وھی اورنگ آباد و احمد آباد میں پایا جاتا ھے - بلکہ بعض وہ محاورات و الفاظ جن کا وجود اب تک دکن میں موجود ھے' اُس زمانے کی اُردوے شاھجہانی میں بھی پاے جاتے ھیں —

اِس یکرنگی و مساوات کا ثبوت ذیل کے نمونوں سے ملے گا - چوں کہ ولی کا ایسا ھم عمر و ھم عہد دلی میں نہیں ملتا' جس نے (ظھوری و فیضی) یا (میر و مرزا) اور (ناسخ و آتش) کی طرح ایک ساتھہ ایک وقت میں مشق سخن شروع کی ھو' اِس لیے اُن اساتذہ سے تقابل کیا جاتا ھے جو (ولی) کے آخری اور دلی کے دور اولین میں نامور ھوے ھیں - ایسے مشاھیر میں اِس جگہ (شاہ مبارک آبرو) اور شاہ (حاتم) کو پیش کیا جاتا ھے - ان بزرگوں نے اکثر غزلیں (ولی) کی ھم طرح کہی ھیں' دو چار نمونے درج کیے جاتے ھیں' جن سے اگر تخلص الگ کر دیا جاے تو عام مذاق کو اِن دھلوی اور دکنی اشعار میں امتیاز نہیں ھو سکتا :—

آبرو

مست دل ھے مدام تجھہ لب کا — جام صہبا ھے نام تجھہ لب کا
دل کے غنچوں کو کھول جب دیکھا — شوق پایا تمام تجھہ لب کا
مہر لبہا ھوا حلاوت سے — حرف گویاں کو نام تجھہ لب کا
(آبرو) آب زندگی سے لذیذ — جان لیتا ھے جام تجھہ لب کا

ولی

روح بخشی ھے کام تجھہ لب کا — دم عیسیٰ ھے نام تجھہ لب کا
حسن کے خضر نے کیا لبریز — آب حیواں سے جام تجھہ لب کا

غرق شکر ہوے ہیں کام و زباں　　جب لیا ہوں میں نام تجھہ لب کا
سبزۂ و برگ لالہ رکھتے ہیں　　شوق دل میں دوام تجھہ لب کا
ہے (ولی) کی زباں کو لذت بخش
ذکر ہر صبح و شام تجھہ لب کا

آبرو

جو کہ محرم ہے عشق بازی کا　　دل سے عاشق ہے جاں گدازی کا
ہر گدا گوشۂ قناعت میں　　شاہ ہے ملک بے نیازی کا

ولی

شغل بہتر ہے عشق بازی کا　　کیا حقیقی و کیا مجازی کا
ہرزباں پر ہے مثل شانہ مدام　　ذکر اُس زلف کی درازی کا

آبرو

اب تلک کھینچ کھینچ جوروجفا　　ہر طرح دوستی نبا ہی ہے
طور کیا پوچھتے ہو کافر کا　　شوخ ہے، بانکا ہے، سپاہی ہے
(آبرو) کیوں نہ ہو رہے خاموش　　درد کہنے کی یاں مناہی ہے

ولی

تجکو خوباں میں بادشاہی ہے　　سر اُپر سایۂ الٰہی ہے
قتل عشاق پر بندھی ہے کمر　　غمزۂ تیغ زن سپاہی ہے
نو خطاں کی طرف نہ جا زاہد!　　زاہدو تقوی کی واں مناہی ہے
عشقبازاں میں ہے (ولی) ثابت　　طالب گُل رخاں کہاہی ہے

دوچار اشعار ایسے بھی لکھے جاتے ہیں، جن میں بعض محاورات دکن اور بکثرت (ولی) کا انداز بیان موجود ہے:—

سخن سنجاں میں ہیگا (آبرو) آج
نہیں شیریں زباں (شاکر) سری کا

ان لباں کو یقین مصري جان
راست کہتا ہوں اِس میں مت شک کر
برہ کی راہ میں جو گئی گرا سو پھر نہ اُٹھا
قدم پھرا نہیں یاں آکے دستگیروں کا
لائی ہے جب سے بات چمن کی زباں اُپر
رنگیں ہوا ہے تب سے بیاں عندلیب کا
سفارش سے مرا سر کش نپٹ بیزار ہوتا ہے
زیادہ ضد پکڑنا باعث آزار ہوتا ہے
بڑھے ہے دن بدن تجھ مکھ کی تاب آہستہ آہستہ
کہ جیوں کر گرم ہووے آفتاب آہستہ آہستہ
جلتے تھے تجکو دیکھ کے غیر انجمن میں ہم
پہنچے تھے رات شمع کے ہوکر بدن میں ہم
آتی ہے اُس کی بو سی مجھے یاسمن میں آج
دیکھی جو ہے اُداسی سجن کے بدن میں ہم
کیوں کر نہ ہووے کلک ہمارا گہر فشاں
کرتے ہیں (آبرو) جو تخلص سخن میں ہم
پریشاں ترے تیری زلف سے احوال عاشق کا
سیہ دونا ہے آنکھوں سے یہ ماہ و سال عاشق کا
ترے رخسار سیمن پر جو مارا زلف نے کنڈل
لیا ہے چھین یارو اژدھا نے مال عاشق کا

ولی

کیا مجھ عشق نے ظالم کو آب آہستہ آہستہ
کہ آتش گل کو کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ
ادا و ناز سے آتا ہے وہ روشن جبیں گھر سے
کہ جیوں مشرق سے نکلے آفتاب آہستہ آہستہ

جیوں گل شگفتہ روھیں سخن کے چمن میں ھم
جوں شمع سر بلند ھیں ھر انجمن میں ھم

ھم پاس بات آکے (نظیری) کی مت کھو
رکھتے نہیں نظیر اپس کی سخن میں ھم

دو جگ ھوے ھیں دل سے فراموش اے (ولی)
رکھتے ھیں جب سے یاد سری جن کی من میں ھم

تری زلفاں کا ھر تار سیہ ھے جاں عاشق کا
پریشاں جس کے دیکھے سے ھوا احوال عاشق کا

(ولی) یہ مصرع رنگیں ھوا ھے ورد جان و دل
فدا ھے عشق میں دلبر کے جان و مال عاشق کا

حاتم

یار کا مجکو اس سبب ڈر ھے
شوخ ظالم ھے اور ستمگر ھے

دیکھہ سرو چمن ترے قد کو
خجل ھے، پا بگل ھے، بے پر ھے

حق میں عاشق کے تجھہ لباں کا بچن
قند ھے، نیشکر ھے، شکر ھے

کیوں کہ سب سے تجھے چھپا نہ رکھوں
جاں ھے، دل ھے، دل کا انتر* ھے

مارنے کو رقیب کے (حاتم)
شیر ھے، ببر ھے، دھنتر ھے

ولی

مکھہ ترا آفتاب محشر ھے
سوز اُس کا جہاں میں گھر گھر ھے

---

* بھید

بات میٹھی ترے لباں کی صنم
حسد انگیز شہد و شکّر ہے

اے (ولی) کیا ہے حاجت قاصد
نامہ میرا پر کبوتر ہے

رگ جاں سے ہوا ہے خوں جاری
یاد تیری پلک کی نشتر ہے

قد سے تیرے کبھی نہ پایا پھل
حق میں میرے درخت بے بر ہے

حاتم (۱۷۰۵)

کاملوں میں یہ سخن مدت سے مجکو یاد ہے
جگ میں بے محبوب جینا زندگی برباد ہے

بندگی سے سرو قد کی یک قدم باہر نہیں
سر و گلشن بیچ کہتے ہیں مگر آزاد ہے؟

بے مدد زلفوں کے اُس کے حسن نے قیدی کیا
صید دل بے دام کرنا صنعت اُستاد ہے

خلق کہتی ہے بڑا تھا عاشقی میں کوہ کن
تجھ لب شیریں کی حسرت میں ہر اِک فرہاد ہے

دل نہاں پھرتا ہے (حاتم) کا نجف اشرف کے گرد
گو وطن ظاہر میں اُس کا شاہجہان آباد ہے

ولی

ہے بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ہے
غمزۂ خوں خوار ظالم بر سر بیداد ہے

کیوں نہ ہو فوّارۂ خوں جوش زن رگ رگ ستی
ہر نگاہ تیز خوباں نشتر فصاد ہے

حرف شیریں اُس ستی ہوتے ہیں ہر دم جلوہ گر
اہل معنی کی زباں کیا تیشۂ فرہاد ہے

اِک گھڑی تجھہ ہجر میں اے دل ربا تنہا نہیں
مونس و دمساز میری آہ ہے، فریاد ہے

سرو کی وارستگی اوپر نظر کر اے (ولی)
باوجود خود نمائی کس قدر آزاد ہے

اِن چند غزلوں کے دیکھنے سے اندازہ ہوگیا ہوگا کہ شاہجہان‌آبادی مستان سخن کے دور اولیں میں بھی اُسی کشید اول کا ساغر چل رہا ہے جس کو (ولی) سے پیر مغاں کے متبرک ہاتھوں نے بھرا تھا—

متروکات ومعاورات کے لحاظ سے یہ رنگ کم و بیش پون صدی تک چھایا رہا اُس کے بعد اگرچہ بعض بعض پرانے الفاظ مجددین طبقۂ دوم نے استعمال میں رکھے، مگر طرز ادا اور شان تخیل ایسی دلچسپ و بلند پیدا کی جن کی نظیر اِس وقت تک نظر نہیں آتی - خصو صاً میر تقی (میر) اس شعر بازی میں سب سے میری تسلیم کیے جاتے ہیں اور حقیقت میں میر صاحب کے متعلق (ناسخ) و (غالب) کا حسن اعتقاد سب کے لیے استناد ہے (ع)" آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں " میر تقی (میر) اور ولی اللہ (ولی) کا مقابلہ جوان اور بوڑھے کی کشتی سے کم نہیں پھر بھی دونوں کی ہم‌طرح ایک ایک غزل کے چند شعر لکھکر دکھایا جاتا ہے کہ میر صاحب کے الفاظ کا کَس بل، بیان کاستول پن، خیالات کی زقندیں، نوجوان پہلوانوں کی طرح ہیں، مگر اُستادو ں کے اکسٹھویں پیچ کی طرح (ولی) نے بھی اپنے فضل تقدم کا رکھہ رکھاؤ مد نظر رکھا ہے —

میر

منہ دھونے اُس کے آتا تو ہے اکثر آفتاب
کھاویگا آفتابہ کوئی خود سر آفتاب

سرصدقے تیرے ہونے کی خاطر بہت ہی گرم
مارا کرے ہے شام و سحر چکر آفتاب

اُس رخ کی روشنی میں نہ معلوم کچھہ ہوا
مہ گُم کدھر ہوا ہے، گیا کیدھر آفتاب

نازک مزاج ہے تو، کہیں، گھر سے مت نکل
ہوتا ہے دو پہر کے تئیں سر پر آفتاب

روشن ہے یہ کہ خوف ہے اُس غصہ ور کا (میر)*
نکلے ہے صبح کانپتا جو تھر تھر آفتاب

ولی

کیا ہوسکے جہاں میں ترا ہمسر آفتاب
تجھہ حسن کی اگن کا ہے یک اخگر آفتاب

دیکھا جو تجکو آپ سے روشن جہان میں
شرموں لیا نقاب زریں سر پر آفتاب

گرمی سے بیقرار ہو نکلا ہے سینہ کھول
تجھہ عشق کا پیا ہے مگر ساغر آفتاب

تجھہ مکھہ کے آفتاب اُپر گر کرے نگاہ
پنہاں ہو ہر نظر ستی جوں شپّر آفتاب

جگ میں (ولی) سو کس کو برابر گھے ترے
ذرے سے ہے نزیک ترے کمتر آفتاب

---

* فارسی میں آفتابہ یا آفتاب خوردن متاثر ہونے اور رنج و تعب کھینچنے کے موقع پر مستعمل ہے، اُسی کا ترجمہ ہے۔ باقی تلازمۂ آفتابہ و چلمچی، معمولی بات ہے—

محاورات قدیم اور غلط الفاظ کا استعمال

(ولی) کے انتقال کو آج (۱۸۴) برس گزر چکے، اِس وقت جو لوگ اُن کی بول چال اور لفظی استعمالات پر معترض ہوتے ہیں، بڑی غلطی کرتے ہیں، ایک (اُردو) ہی نہیں، ہر زبان کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے، کسی زبان کو لے لیجیے اور سو برس بعد کی زبان سے اُس کا مقابلہ کیجیے، الفاظ، ترکیب اور حرکات میں زمین و آسمان کا فرق نظر آے گا۔ فارسی میں (رودکی) سے (فردوسی) بلکہ (نظامی) تک جن الفاظ کا استعمال بے تکلف روا تھا، اُن کا پتا سعدی، راجو، حافظ کے کلام میں نہیں —

(رودکی) نے (انار) کو (نار) باندھا ہے اور (دانے) کی تصغیر (دانکے) لکھی ہے، جو اُن کے بعد متروک الاستعمال ہے:-

زلف ترا جیم کہ کرد آں کہ او　　خال ترا نقطۂ آں جیم کرد
از دہن تنگ تو گویا کسے　　(دانکے نار) بد و میم کرد

(فردوسی) کا شعر ہے:-

جوانیش را خوے بُد یار بود　　(ابا) بد ہمیشہ بہ پیکار بود

(دقیقی) کہتے ہیں:

درفشان بسیار افراشتہ　　سر نیزہا زابر بگزاشتہ

(نظامی) سمرقندی کا مقولہ ہے:

بسا (کاخا) کہ محمودش بناکرد　　کہ از رفعت ہمی بامہ ندا کرد

پھر (دقیقی) کہتے ہیں:

چناں شد ز بس کشتہ آں رزم گاہ
کہ بروے نہ (تانست) رفتن نگاہ
لب و یاقوت رنگ و نالۂ چنگ
مئے خوں رنگ و کیش (زردھشتی)

(عنصری) کا قول ہے:

کسے کہ زندہ بماند است ازاں ہزیمستاں
اگرچہ (تُنش) درست است ہست چوں بیمار

اِن اشعار میں نشان دیے ہوے الفاظ کو دیکھنا چاہئے کہ ابا (با) بزیادتیء الف اور درفشان باعلان نون کہا گیا ہے اور نتوانست کی جگہ (نہ تانست) زردشت کو (زردہشت) اور کاخ کو (کاخا) اور تنش (بفتح نون) کو (تنش) بسکون نون لکھا ہے۔ اسی طرح جا بجا ملتان (شہر) کو (مولتان)، پر کو پرّ زاغ باندھا ہے۔ یہ اُس زبان کا حال ہے جس کی تربیت و نگہداشت ابتداے عمر سے شباب، بلکہ کہولت تک خلفاے عباسیہ اور شاہان مغلیہ کی آغوش سلطنت اور سایۂ دولت میں ہوئی ہے۔ اُس کے مقابل وہ منتشر اور بازاری زبان جو شکم پری کی ضرورتوں اور مجبوریوں سے اجنبیوں کی منہ بولی بیٹی بنی ہو، فارسی داں شعراے ہند کی نقل مجلس رہی ہو اور جس کو کبھی اپنے اصلی وارث سلاطین کی حضوری نصیب نہ ہوئی ہو کیا پنپ سکتی ہے اور کس طرح اپنی فصاحت و سلاست کا ثبوت دے سکتی ہے۔ یہ بھی سلطنت برطانیہ کی برکت ہے کہ آج ہم اس روانی سے اُردو بول رہے ہیں ورنہ خدا جانے کب کی پہاڑی بولیوں کی طرح نیست و نابود ہو گئی ہوتی۔ اب سے پچاس برس پہلے تک جب کہ (عود ہندی) اور (اُردوے معلاے غالبؔ) جیسی دل آویز و سلیس اُردو پیدا ہو گئی تھی، عموماً ہندوستان کے پڑھے لکھے روز مرہ کی باہمی خط و کتابت فارسی میں کیا کرتے تھے، بلکہ آج بھی ہمارے اطباے یونانی جو اپنے بیماروں سے اُردو میں بات چیت کرتے ہیں اور نسخے کی ترکیب استعمال بھی اُردو ہی میں بیان فرماتے ہیں، جب نسخہ لکھکر دیتے ہیں تو اُس میں وہی آمیختہ و بیختہ و ریختہ کا آموختہ دہرایا جاتا ہے۔ چشم بدور ابھی ایسے لوگ موجود ہیں اور خدا تا دیر اُن کو سلامت رکھے جو اُردو کی ترکیبوں اور قواعد سے با وجود عربی و فارسی دانی کے محض نا آشنا ہیں اور اُن کو (آبرو) و (حاتم) اور (میر و میرزا) کی پرانی

اُردو کے استعمال پر ذرا بھی اچنبا نہیں ہوتا ، اگر ٹوکا جائے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو اُردو ہے جس کا مطلب بالفاظ دیگر یہ ہوا کہ اُردو میں غلط سلط سب استعمال جائز ہے - اِس زمانے تک اُن بوسیدہ خیالات کا تازہ رہنا بغیر کسی سبب کے نہیں ہو سکتا، وہ سبب یہی ہے کہ اُردو کی ابتدا عموماً معمولی بازاری لوگوں سے ہوئی اور ایک مدت مدید تک اُنھیں کے دماغوں، اُنھیں کی زبانوں میں گھومتی پھرتی رہی، جب پڑھے لکھوں نے تھوڑا بہت منہ لگایا تو وہی الفاظ جن حرکات و تراکیب سے بازاریوں کی زبانوں پر جاری تھے، صحیح سمجھے گئے اور ایک عرصے تک اُن کی صحت و عدم صحت کی طرف علمی نگاہیں نہیں اُٹھائی گئیں (مرزا داغ) جیسے فصیح الملک کی زبان سے بے تکلفانہ بول چال میں خود ہم نے اپنے کانوں سے (آتیاں، جاتیاں اور تخت) (بفتح خا) وغیرہ جیسے الفاظ سنے ہیں، یہ سب اِنھیں موروثی خیالات کا متعدی اثر ہے جو صدیوں تک دماغوں میں گھومتا رہا ہے —

(ولی) کے کلام میں غیر فصیح الفاظ تین قسم کے ملتے ہیں- ایک ایسے جو صورۃً صحیح ہیں مگر تلفظاً گھٹا بڑھا کر بولے گئے ہیں - دوسرے وہ جو خالص دکنی یا تھیت ہندی بھاشا یا بالکل ابتدائی اُردو میں شمار ہوتے ہیں - تیسرے وہ عربی و فارسی الفاظ جو کہیں بسکون، کہیں بتحریک مستعمل ہوے ہیں - ان کے علاوہ ایک آدہ جگہ ایسے الفاظ بھی بندہ گئے ہیں جو معنیً غلط ہیں - یہاں اِن سب قسموں کے نمبروار چند نمونے لکھے جائیں گے، باقی تمام الفاظ کی فرہنگ جداگانہ بنادی گئی ہے، نیز ایسے اجنبی اور غیر معروف الفاظ جہاں کہیں دیوان میں واقع ہوے ہیں اُن کے تحت میں موجودہ اُردو میں مترادفات لکھہ دیے گئے ہیں - اس مقدمے کے ساتھہ پورا سرمایۂ دیوان موجود ہے اس لیے مثالوں کا لکھنا ضروری نہیں سمجھا گیا —

(ا) اوپر ' یا پر کی جگہ (اُپر)' سے کو (ستی)' (سیتی)' (سیں)' (سوں) کہا ہے - اِسی وجہ سے ردیف نون میں وہ غزلیں لکھی گئیں جن کی ردیف (سیں)' (سوں) (سے) واقع ہوئی ہے- اگرچہ سے اور سیں' سوں کا وزن عروضی ایک ہے مگر قدیم روش تحریر دکھانے کے لئے نون کی ردیف میں یہ غزلیں درج ہوئی ہیں - یہی حال (کوں) (کو) کا ہے - (تجھہ) ' (مجھہ)' تیرے میرے کے مترادف ہیں- جس طرح اس زمانے میں (پیار)' (پیاس) ' (کیا)' (بیاہ) وغیرہ کو یاے تحتانی سے لکھہ کر (پار)' (پاس) ' (کا) (باہ)' کا ہم وزن پڑھتے ہیں اسی طرح اُس زمانے میں عموماً (لکھا)' (لا)' (بولا) ' وغیرہ کو (لکھیا) ' (لیا) ' سنیا ' لکھتے مگر وزن میں وہی دو حرف رکھتے تھے - نیز اس کے برعکس (دنیا) ' (دریا) وغیرہ بعض فارسی الفاظ لکھتے تحتانی کے ساتھہ مگر پڑھتے بحذف تحتانی مثلاً:—

شہر سے ہے وہ ہم بازو ہمیشہ
(دریا) سے ہے وہ ہم پہلو ہمیشہ

عجب قلعہ ہے واں اک باقرینہ
انگھوٹھی میں(دنیا)کی جیوں نگینہ

نہیں ' کوئي ' ہوئی ' کو جا بجا (فع) کے وزن پر کہا گیا ہے ' سینے کو (سنا) میں (ظرف) کو (منیں) ' (موں) ' تسبیح کو (تسبی)' نزدیک کو (نزیک) یا (نزک) ' رنگ کو بر وزن (رگ)' جنگل کو بر وزن (جگل)' سورج کو (سرج) میٹھے کو (متھا)' لے جانے کو (لجانے) ' بتّی کو(بتی) غیرمشدد' اتنا کو (اتا)' چاہے کو (چہے)' جہاں' (جس جگہ) کو جاں ٹوٹا کو (ٹٹا)' لگی کو (لاگی)' جلاے یا جلے کو (جالے)' چاند کو(چند)' دیوانہ کو (دوانہ)' کہلاؤں کو (کہاؤں ' دیکھنے کو (دکھے)' باندھے کو (بندھے' بندھا)' آنسو کو (آنجھو' انجھو' انجھواں)

چکھا کو (چا کھا) دی کو (دئی)—

(۲) بو جھو (سمجھو) کیتا (بیاے معروف) (کرتا) پرت پریت (محبت) نین (بتحریک اوسط) نین (بسکون اوسط) نیناں، اور انکھاں، انکھیاں (آنکھہ آنکھیں) پیا، پی، پیو، پیتم ، سری جن ، سجن، ساجن ، لالن ، سندر ، (خطابات معشوق) جن نے، اُن نے (جس نے، اُس نے) انیندی نیں (خماری آنکھہ) دوجا، دجا دوسرا جگ ، جگت ، (زمانہ) ہور بروزن ہر - نیز ہور بروزن غور (اور) دیکھکر، آکر ، جا کر ، ہوکر وغیرہ کی جگہ صرف (دیکھہ، آ ، جا، ہو،) جی، جیو، من، (دل ، جی) کنے ، کن (پاس) تیں، توں (تو) تک (ذرا) نت (ہمیشہ) اپس، اپس کا (اپنا) نس دن (رات دن) درس درس (دیدار) بچن (بات) درپن (آئینہ) کیوں کہ (کس طرح) جوں کر ، بجیوں کر (جس طرح) بھیتر، بھتر ، (اندر) نمن نمط (طرح) برہ، برھا (فراق) بن ، بنا (بغیر) کھت (خاطر) پھر کے (دوبارہ) تونچھہ وونچھہ (وہ، وھی، توھی ، تیرا) وھانچھہ (وھاں ھی) رین رَین (رات) تسپر (اُس پر) جاتاھوں (جاتاھوں) کینی ھے (کی ھے) سیس (سر) پیر (درد) بسونا (بھولنا) سٹنا (ڈالدینا، پھینک دینا) نہیچھہ (نہیں) اچھنا (رھنا) چپ (فضول،)، یہ سب پرانی بھاشا کے الفاظ ھیں - جن کا دھلی ولکھنؤ اور اُن کے اطراف میں عرصے سے وجود نہیں-

(۳) طبع (بفتح با) شہر، مہر باں (بفتح ھا) داوات- فکر، ذکر (بفتح کاف) کفر (بفتح فا) غرض (بسکون را) صحن (بفتح حا) ثلث (بفتح لام) اصل نقل (بفتح اوسط) جامِ نیَن (باضافت فارسی) اُترَ، پرَہ پکرَ کا قافیہ - شمع (سقوط عین)، مدح (بتحریک اوسط) یہ اور ایسے بکثرت الفاظ ھیں جو لغت کی مقررہ حدسے تجاوز کیے ھوے ھیں-ایسی بندشیں اور ترکیبیں جو ابتدائی زبان میں رائج تھیں بہت ھیں - مثلاً :—

تجھہ غمزۂ خوں خوار سے لڑ کون سکے گا

تجھہ ناز ستمگر سے جھگڑ کون سکے گا
ترے غم میں مری نیناں سے گر جاری ہو جیحوں اُٹھہ
کریں تعظیم اس سیلاب انجھو کی کوہ وھاموں اُٹھہ
سجن تجھہ بن ھمن گلشن کو گلشن کر نہیں گنتے
بجز تیرے مہ روشن کو روشن کر نہیں گنتے

ایک جگہ لفظ [تظلم] جو روستم کے معنی میں لکھہ گئے حالاں کہ بمعنی فریاد ھے :—

نہیں کوئی داد دیتا اُس کی جگ میں
کیا تجھہ زلف نے جس پر تظلم

کہیں کہیں یائے معروف ومجھول کو ھم قافیہ کردیا ھے —

جس کو لذت ھے سجن کے دید کی
اُس کو خوش وقتی ھے صبح عید کی

اِنھیں قافیوں میں کہتے ھیں:—

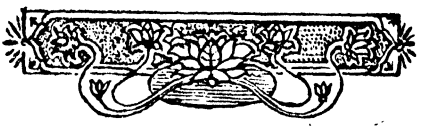
دل مرا موتی ھو تجھہ بالی میں جا
کان میں کہتا ھے باتاں بھید کی

زائے ھوز اور ضاد ضظع اور س اور ص کو باھم قافیہ کیا ھے:—

ھر زباں پر ھے مثل شانہ مدام
ذکر اُس زلف کی درازی کا
تو دکھا کر اپس کے مُکھہ کی کتاب
عـــام کھویا ھے دل سے قاضی کا
کشن کی گوپیوں کی نہیں ھے یہ نسل
کہ ھیں سب گوپیاں وہ نقل یہ اصل

اِن سب فرو گزاشتوں کے ساتھہ صحیح الفاظ کا استعمال بھی بکثرت موجود ھے - اگر اِس جگہ منیں ' سیں ' ستی - مجھہ ' تجھہ - سری جن ' سجن یا شمع جمع وغیرہ کا استعمال کیا ھے تو پچاس جگہ میں ' سے ' مجھے تجھے ' یار ' شمع ' جمع بھی لکھا ھے ' جس سے معلوم ھوتا ھے کہ غلط

الفاظ کا استعمال ابتداءً کیا اور پھر ترک کردیا۔ یا یہ کہ دونوں ترکیبوں کو صحیح سمجھا جاتا تھا - غرض اِس وقت کے اکثر مترادفات کا وجود بھی اُس وقت موجود تھا —



فرهنگ دیوان ولی

جس طرح دیوان کے پڑھنے سے پہلے فرهنگ کا پڑھنا ضروری ہے، اسی طرح فرهنگ کے دیکھنے سے قبل چند باتوں کا ذهن نشین کرلینا لازمی ہے:-

(۱) دیوان کی کتابت عموماً اُسی روش اور املا پر رکھی گئی ہے جس طرح ولی کے زمانے میں تھی یا اُن پرانے لکھے ہوے دیوانوں میں دیکھی گئی جن سب کی یہ ایک مکمل نقل ہے—

(۲) وہ الفاظ جو اپنی کتابت کے لحاظ سے شعر کو ناموزوں بناتے تھے اُن کی روش تحریر عام آسانی کے خیال سے تلفظ پر رکھی ہے- مثلاً کوئی بر وزن توئی فصیح اور صحیح لفظ ہے (ولی) نے اس کا استعمال بکثرت بر وزن 'گُی' (فع) کیا ہے، لہذا اس کو 'گُئی' لکھکر تحت میں 'کوئی' بھی لکھدیا ہے- اسی طرح 'نہیں' بر وزن زمین (فعل) صحیح ہے مگر ولی نے اکثر صرف 'نا' کے ہم وزن نظم کیا ہے- اس (نہیں) کی کتابت میں ایک خصوصیت یہ بھی رکھی ہے کہ جہاں 'نا' کے ہم وزن ہے وہاں ہاے ہوز میں شوشہ نہیں لگایا البتہ دوسری قسم کی نہیں کو شوشہ دار لکھا ہے- پھر بھی احتیاطاً جو نہیں 'نا' کے وزن پر ہے اُس کے نیچے 'نا' لکھدیا ہے—

(۳) سوں، کوں، توں، جن کا وزن عروضی تلفظ سے نہیں بگڑتا سے کو، تو، کی جگہ لکھے گئے ہیں اور ان ردیفوں

میں جو غزلیں ہیں وہ ردیف نون میں درج ہوئی ہیں تاکہ پرانی روش تحریر معلوم ہوتی رہے —

۴ - عین اور ھاے ہوز (ہ) کے گرا دینے کا رواج قدما میں بکثرت تھا جس کا اثر (میر) و (مرزا) کے بعد تک رہا ہے، اس کی وجہ بزرگوں کی نا واقفیت نہ سمجھنی چاہئے بلکہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمزہ (الف) کی طرح یہ دونوں حروف بھی حلقی ہیں اور ہندی بول چال میں ع کا تلفظ مماثل ہمزہ ہے اور ھاے ہوز بھی الف سے قریب المخرج ہے اس لیے جس طرح الف سے متصل حرف ما بعد کا سقوط آج تک جائز ہے اسی طرح اُس وقت 'ع' اور 'ہ' کا گرا دینا بھی معیوب نہ تھا - اس کی شناخت کتابت میں نہیں ہوسکتی - ناظرین اس موقع کو خود سمجھ سکتے ہیں —

(۵) بعض ایسے الفاظ جن میں 'و' یا 'ی' واقع ہے' اُن کو بمجبوری نظم بغیر واو و یا نظم کیا ہے جیسے اوپر کو 'اُپر' یا 'دوجے' کو 'دجا' اور 'بھیتر' کو 'بھتر' ایسے موقعوں پر تلفظ کا لحاظ کرتے ہوے واو اور یاے تحتانی کو نہیں لکھا ہے بلکہ پیش یا زیر اور زبر پر اکتفا کی ہے —

(۶) 'دریا' او ر 'دنیا' کو دو چار جگہ 'درا' اور 'دنا' کے وزن پر نظم کیا ہے —



الف

آ : اُردو کا صیغۂ امر حاضر۔ فارسی صیغۂ (بیا) کا ترجمہ اُردو کے روز مرہ میں امر حاضر کے دو صیغے مل کر فعل حال کا مفہوم ظاہر کرتے ہیں - ان دونوں امر حاضر میں دوسرا امر (کر) ہوتا ہے - جیسے آکر، جاکر، پاکر، اُٹھا کر، قدما اکثر (کر) کو محذوف کر دیتے تھے - چنانچہ اس کی مثالیں بکثرت دیوان ولی میں موجود ہیں - اب یہ ترک متروک ہے - دھلی کے فصحا اکثر بضرورتِ نظم اور فصحاے لکھنؤ بالعموم (کر) کی جگہ (کے) (آکے، جاکے) استعمال کرتے ہیں- یہاں (آ) بجاے آکر کہا گیا ہے۔

آدھار : ہندی بھاشا کا لفظ ہے - بمعنی غذا، خوراک، ادھار بغیر مد بھی بولتے ہیں۔

آگل : بظاہر آگے (پیش) کا مترادف ہے۔

آل : ہندی بھاشا - تری، تئی، سیلابی۔

آنجھو : انجھو - انجھواں۔ آنسو، اشک، پرانی تحریروں میں جیم عربی و فارسی (ج، چ) اور الف کے مد و قصر سے دیکھا گیا۔

آپاسی : روزہ دار، بھوکا، صاحب فاقہ، ہندو اکثر بولتے ہیں۔

اُپراں : اُوپر، بالا۔

اُپر : اُوپر کا مخفف، پر، بر، کا ترجمہ۔

اپس : الف مقصورہ کے ساتھ، (اپنا، اپنے، کبھی، آپس، باہم) کی جگہ بھی بولتے تھے اب متروک ہے۔

اتال : اب، فوراً، تُرت پھرت، دکن

اور نواح دکن کی پرانی بول چال ہے - اتاول کا بگڑا ہوا لفظ ہے - اُتاولی جلدی کے موقع پر عوام ہند کی بول چال ہے -

اِتا - اِتّا - اِتی - اِتّی - اتنا، اتنی، اِس قدر -

اِتناہچھہ : اتنا ہی، اسی قدر، خاص دکنی بول چال ہے -

اُترّ : راے ثقیلہ کے ساتھہ - بجاے اُتر -

آجانا : اول الف مقصورہ - بمعنی انجان -

آتکل جانا : پرانی بول چال ہے یعنی پہچان جانا -

آجھوں لگ : ابھی تک -

اُچھایا : اُٹھایا -

اتک : جگہ، مقام -

آچرج : تعجب، اچنبا -

آچھو - آچھے : رہو، رہے -

آدایاں : ادا کی جمع - اس قسم کی ہر جمع خاص دکنی ادا ہے -

آدھک : (ہندی بھاشا) - زیادہ، بہت -

ارکا : یعنی اتکا -

ارجن : ایک قدیم پہلوان جو بڑا تیرانداز تھا -

اِسم : بفتح سین - اسم، نام، اور دعا و وظیفہ -

اصل : بتحریک اوسط باندھا ہے، صحیح صاد کے جزم سے ہے -

اکاس : سنسکرت کا لفظ ہے - صحیح آکاس بالف ممدودہ، بمعنی آسمان -

اِکنگ : ہندی بھاشا - بمعنی تنہا، یکرنگ -

اگن : ہندی بھاشا - آگ گرمی -

اگے : بالف مقصورہ - آگے، پیش، پہلے -

اُلفت پکڑنا : پرانا محاورہ - اُلفت کرنا -

النگ : دو معنوں میں ولی نے لکھا ہے - اول بجاے سمت، جانب، دوم چھلانگ اور پھاند کے مفہوم میں -

ایا : بغیر مد بجاے آیا -

اندیشہ : بروزن ہمیشہ کہا ہے - صحیح بروزن ہم پیشہ -

الیمانی : تلوار کی ایک قسم ہے، جو الیمان (شہر) کی بنی ہو اور بمعنی اہل الیمان -

اِمرت بچن : میٹھے بول،

شہریں سخنی –

اُمنگ : بروزن پتنگ، صحیح ولی نے بعض مونعوں پر نون مخلوط کے ساتھہ اُمگ کے ہم وزن نظم کیا ہے–

انتر : راز- دل کا بھید–

انکھاں: انکھیاں، انکھیں – بالف مقصورہ و نون مخلوط بر وزن جہاں و ارماں وسوزن آنکھہ کی جمع–

اُنھوں کو: اُن کو - پرانی بولی ہے–

اُنن کو : یعنی اُن کو–

اُن نے: اُس نے- یہ بھی پرانی بول چال تھی –

انچل: بالف مقصورہ بر وزن اجل - بجاے آنچل–

اوپر : پرکی جگہ، اب متروک ہے–

اُوجھڑ : اصل میں ڈھال کی جھڑپ یا روک کوکہتے ہیں مگر ولی نے تلوار کی روک یا جھڑپ کی جگہ کہا ہے

اول : بتخفیف ، بجاے اوّل اہے (یا) اہی: بجاے رہے یا ہے- کے کہا ہے –

انیندی نین : خماری آنکھہ مد بھری آنکھہ –

ب

بادلی : بدلی ، ابر، بادل –

باڑا گھاٹ - شہر سورت کے کسی مقام کا نام ہے –

باسی : در اصل باشی بمعنی باشندہ ہے –

بات : بمعنی راہ

باج : سوا ، علاوہ –

باتاں: زبان دکن میں بات کی جمع –

باختر –فارسی زبان کا لفظ ہے- زیادہ تر مشرق (پورب) اور کبھی مغرب کے معنی میں بھی بولا جاتا ہے - مفصل شرح فارسی لغات میں دیکھنی چاہئے - اور ملک خراساں کے ایک شہر کا نام بھی ہے –

باسک – سانپوں کا بادشاہ –

بان: (هندی بھاشا) تیر و خدنگ - اور ایک قسم کی ہوائی، جو پرانے زمانے کے آلات حرب میں شامل تھی۔

باندھیا: اس قسم کے اکثر الفاظ کا املا یاے تحتانی کے ساتھہ لکھا ہے در اصل (باندھا) ہے۔

بت مار: هندی بھاشا، رهزن لٹیرا -

براگی: بتخفیف یا بعد باے موحدہ، بمعنی بیراگی۔

بالے بال: بال بال، ایک. ایک بال -

برہ یا برھا: (هندی بھاشا) هجر، فراق -

بُتا: بوتہ، بواو مجہول فارسی والے سونا چاندی گلانے والی کھریا کو کہتے ہیں۔ ولی نے بحذف واو کہا ہے -

بستار: ساز و ساماں، طول کلامی، دفتر -

بسار، بسرا، بسرنا: بھول، بھولا، بھولنا -

بچن- هندی بھاشا میں بات اور قول کو کہتے ہیں -

بکتری: بکتر - لوہے کے جالوں سے بنی ہوئی زرہ کو کہتے ہیں، لباس جنگ

بکسنا: نکلنا، کھلنا -

بل بل: عورتوں کی زبان میں قربان -

بل جانا: قربان جانا -

بُوجھہ: سمجھہ، عقل -

بِن، بِنا: بغیر، سوا -

بلی- بروزن ولی، پہلوان، قوی، بل والا -

بُوجھنا، بوجھو: سمجھنا، سمجھو، جانا -

بولیا: بولا، کہا، یہاں بھی باندھیا (باندھا) کی طرح یاے تحتانی کتابت میں زیادہ ہے - ماضی مطلق کے تلفظ اور تحریر میں یہ استعمال عام تھا۔

بولنا، بولو: کہنا، کہو -

بھباس: ایک راگنی کا نام -

بھار: بر وزن بار، باھر -

بھتر: بھیتر، اندر، بھیتر بھی اب متروک الاستعمال ہے۔

بھجنگ: کالا سانپ -

بھار: جھاڑ -

بھنوَر : بھونرا، بروزن چنور

بھبوتی: بھبوت یعنی وہ راکھ جس کو جوگی اور سنیاسی بدن پر ملتے ہیں۔

بھوجن : کھانا، اُلھ۔

بیاضی: عمدہ اور منتخب اشعار۔

بھوئیں: بھوم، زمین۔

بید : بیاے مجہول، حکیم طبیب۔

بید : بیاے مجہول، ہندوؤں کی مذہبی کتاب، اصل میں وید ہے - ان دونوں بیدوں کو ولی نے بیاے معروف عید کے ہم وزن نظم کیا ہے - مگر اب یہ بندش متروک ہے۔

بیجلی: بجلی، برق۔

بیگ، بیگی : بروزن نیگ، نیگی، جلد، فوراً، یہ بول چال خاص دکن و نواح دکن کی ہے اور اب تک اہل دکن بولتے ہیں۔

بےمروت کر: بے مروت جان کر، بےمروت سمجھکر، یہاں (کر) معناً زاید ہے، مگر (ولی) نے اکثر الفاظ کے ساتھہ اس (کر) کی پچھیر لگائی ہے - جس کا ذکر اپنے اپنے موقع پر ہوگا۔

بھرنگ : سادہ لوح - سیدھا سادہ۔

پ

پات: ہندی بھاشا - پتّا، پتّے - برگ۔

پاتال: تحت الثریٰ - زمین کے نیچے۔

پائنام: اُردو لفظ ہے، بمعنی نامزد - تحت میں،

پتنگ: یعنی پتنگ (پروانہ) ولی نے نون مخلوط سے نظم کیا ہے۔

پتیانا: اعتبار کرنا پتیارا (بیاے مخلوط) بھی اسی سے ہے۔

پتّی: پتّی - بغیر تشدید نظم ہوا ہے۔

پُجن ہاری: پوجنے والی۔

پُچھو، پُچھا ہوں: پوچھو اور پوچھا ہوں، کا بدل۔

پچھے: یعنی پیچھے - پس -

پرت: پریت (محبت) کا مخفف-

پربت: پہاڑ-

پران: عوام دیہاتی اب بھی جان کے معنی میں بولتے ہیں-

پتا: پتّا، کلیجا - بغیر تشدید کہا ہے-

پر بسی: پرایا بس، بے بسی-

پروانگی: دکنی روزمرہ میں بمعنی اشتہار و اجازت مستعمل ہے - میر انیس کے کلام میں بھی موجود

پرم: پریم کا مخفف - محبت، پیار-

پرکھنے: یعنے پرکھنے کو-

پشانی: پیشانی -

پکار: غُل، آواز-

پگ: پانوں-

پُو: واو معدولہ - بجاے پہ، پر-

پُور، پُر: پہلا لفظ بمعنی طفل اور پُرا (دیہہ) اور دوسرا پُرے کا مخفف-

پنتھ: طریق - مذہب-

پھاندا: پھندا-

پھر کر، پھر کے: از سرنو، دوبارہ-

پھکا: پھیکا -

پھول بن: گلزار، باغ، پھولوں کا جنگل-

پہر: پہن - پرانی اور قدیم بولی ہے، بسکون ہا بھی کہا ہے-

پھونچ، پھونچتی: بر وزن چونچ - ہاے مخلوط کے ساتھہ پُہنچنی کی جگہ موزوں کیا ہے-

پھننگ: بر وزن پتنگ - درخت کی وہ ٹہنی جو سب ٹہنیوں سے اونچی ہو -

پی، پیو، پیا: بر وزن فع و فاع و فعل - معشوق-

پیر (یا) پیڑ: ہندی بھاشا، بمعنی درد-

پیتم: (ہندی بھاشا) - صحیح پریتم ہے، معشوق، بہت پیارا، عزیز-

پیوے: پیے

ت

تال ' تھاپ: گاتے وقت ہاتھہ پر ہاتھہ مارنا - یا مجیرے کی جوڑی-

تان میں آنا (یا) گانا : گانے لگنا - گانا -

تاج سری : سری مثل اور مسائلت کے لیے اہل دکن بولتے ہیں - مثلاً تمہارے سری کا-

تپتی (یا) تبتی : شہر سورت میں ایک دریا ہے-

تجھہ : تیرے - تجھے-

تجھہ سار: سری کی طرح سار بھی اہل دکن کے روز مرہ میں مثل کے معنے میں شامل ہے -

تجے : سوم - تیسرے-

تُرنگ : ہندی میں گھوڑے کو کہتے ہیں-

تدھاں : قدیم بولی میں تب کی جگہ بولتے تھے -

تروار : (ہندی بھاشا) - تلوار

ترے پہ : تجھپر

تس سوں : اس لئے' اس وجہ سے

تسپر : اُس پر' جس پر

تسبی : تسبیح

تصویر کرنا : تصویر بنانا' پرانا اور متروک محاورہ ہے

تکڑی : ترازو' تک

تل : تلے' نیچے

تل مل : بظاہر تلسلا نے سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے' جس کے معنی بے قرار ہونے کے ہیں-

تُمنا : تم' تم کو

تن کے : اُن کے' جن کے

توں : بجاے تب' تو

توں : تو (ضمیر مخاطب) اصلا میں نون زیادہ ہے

تئیں: بر وزن فع' صحیح تئیں' بر وزن فعل - بمعنی کو

تیں : تو' تونے

تیونچھہ : تو' تیرے' تو ہی تجھہ سے' یہ خاص اہل دکن کی بول چال ہے-

---

ٹ

ٹٹے، ٹٹا : ٹوٹا، شکستہ
ٹھاؤں : جگہ، مقام
ٹک : ذرا، خفیف
ٹھت : بھیڑ
ٹھات : ساز و سامان، ارادہ، قصد
ٹھور : جگہ، پناہ

ث

ثلث : بتحریک لام لکھا ہے صحیح بسکون لام ہے جو خط کی ایک قسم ہے

ج

جات : جاتا کا مخفف
جال : جلا کر
جالا : جلایا، جال
جالے : جلائے
جامۂ دوداسی : اُردو زبان کی فارسی ہے
جاں : باخفائے نون - جہاں کی جگہ
جپ کرنا : عبادت کرنا
جتے : بر وزن ستے (فعل) بغیر تشدید جتنے کی جگہ
جگ، جگت : دنیا، جہان، عالم
جل : پانی
جلبل : غصے کی حالت، جل جلا کر
جل پور : پنکھیت، پانی کی جگہ
جمدھر : چھری، کٹار، ایک قسم کا خنجر-
جم جم : ہمیشہ، سدا -
جنگل : نون مخلوط کے ساتھ بر وزن (بگل) نظم کیا ہے- بمعنی جنگل، صحرا
جن نے : جس نے
جنے : جن نے، جس نے، جو
جوت : (بوا و مجہول) - روشنی، نور
جودھا : پہلوان، شجاع
جوکھنا : تولنا، وزن کرنا
جھاڑ : دکنی زبان میں درخت کو کہتے ہیں
جُھانجھ : بیخودی، بے تابی غلطی
جھوٹا : جھوٹا، کاذب

جھڑ : جھڑی، سلسلہ
جھلجھلات : غصہ، غیظ و غضب کا اثر، چمک، دمک
جھلجھل کرنا : چمکنا
جھلکار، جھلکاں : جھلک، چمک
جی بالدھلنا : دل لگانا
جیوں : بروزن جوں، مثل، جیسے، جب سے
جیوں کہ، جیوں کر : جس طرح، جیسے --
جیوں گا : جیسا، کھانا

چ

چا کھا: چکھا۔
چبل: طفل مزاج، شوخ -
چپ ; فضول، یونہیں، دکنی روز مرہ ہے -
چترنا، چترا: بنانا، کھینچنا، لکھنا۔
چڈھیا: یاے فحتانی زائد، چڑھا، ڈال کا املا بھی قدیم ہے -
چرن: سنسکرت میں پاؤں اور قدم کو کہتے ہیں -
چکرت : چکر، گردش -
چنچل: شوخ، بے قرار، اصل میں حنظل کے ہم وزن ہے مگر ولی نے نون مخلوط سے بروزن بچل موزوں کیا ہے -
چند : ہندی میں ڈھال کے پھول کو چاند کہتے ہیں، غالباً اُسی کا مخفف چند ہے -
چندر - چند: چندر بروزن بدر بنون مخلوط (چاند)
چھبیلا: چھب والا، خوش وضع -
چھند بھری: نازوں بھری-
چہے: چاہے کا مخفف -
چیتل: صحرائی جانور، جو ہرن کی طرح ہوتا ہے، مگر ولی نے چیتے سے مراد لی ہے -
چیرا: بروزن ہیرا، ایک قسم کی منقش پگڑی - اُس پر زری کا کام بھی ہوتا ہے ولی نے اکثر اِس لفظ کو لکھا ہے-

---

ح ، خ

حرامی : عربی میں چور اور قزاق کو کہتے ہیں -

حرب : بتحریک اوسط کہا ہے، صحیح بسکون ہے-

حسامی: تلوار یا ، اور ایک کتاب کا نام ہے -

حسن: بتحریک اوسط موزوں کیا ہے، اصل میں حسن بسکون سین ہے -

حشر: بفتح شین باندھا ہے، صحیح سکون سے ہے -

حکم: کاف کو متحرک کہا ہے صحیح بسکون -

حلوۂ بےدود: نرم چارہ، دراصل صحیح حلوائے بےدود ہے،ولی نے بجائے الفہائے ہوز لکھی ہے-

ختم: بتحریک اوسط موزوں کیا ہے، ورنہ صحیح ختم بسکون تا ہے -

خلق: بفتح لام کہا ہے، صحیح بسکون ہے -

خُنیا گر: فارسی لغت ہے، ناچنے گانے والا -

خوبی: بر وزن بنی (فَعَل) کہا ہے -

خوش باس : خوشبو -

د ، ذ

دان: خیرات ، پُن، صدقہ-

داوات : بجائے دوات -

دح : بظاہر دو حے (باغ) کا مخفف معلوم ہوتا ہے صاحب منتخب نے اُس جگہ کو لکھا ہے جہاں کوئی چیز پوشیدہ ہو،نیز عربی میں دُحی پھیلاؤ اور فراخی کا مفہوم بھی رکھتا ہے-

درپن : آئینہ -

درس،درس: دونوں طرح یعنی بتحریک و سکون اوسط اکثر لکھا ہے، اور پڑھنے اور دیکھنے یعنی دیدار وسبق دونوں معنوں میں مستعمل ہوا ہے -

درشن : دیدار ، زیارت -

دریا : تلفظ میں یائے تحتانی مخلوط ہے، دریا، بروزن درا نظم ہو ہے -

دراز: شگاف، رخنہ -

دسنا، دِسا، دِستا، دستی :

دکن اور نواح دکن میں دسنا دیکھنے کے معنی میں بولتے ھیں، باقی دسنا کے مشتقات ھیں -

دکھا، دکھو، دکھے : دیکھا، دیکھو، دیکھے کے مخففات-

دکھہ سرو: دکھہ مٹانے والا -

دل باندھنا: دل لگانا -

دُنوں : دونوں -

دنتن : بنون مخلوط، دانت -

دنی : دنیا -

دنیا : دریا کی طرح یہاں بھی یاے تحتانی مخلوط ھے، صحیح گنیا کے ھم وزن ھے-

دودھرَ: دودھ دوپارہ-

دوجا، دجا، دوجے، دجے: دوسرا دوسرے، کہیں تلفظ میں واو معروف ھے، کہیں ندارد

دوے: دیوے کا مخفف (دے)

دھرم دھاری: ایمان والا، غالباً دھرم چاری اسی معنی میں بولتے ھیں -

دیا: مہربانی - بخشش-

دیدار دینا: صورت دکھانا

دیکھہ: دیکھکر

د نبال: بنون مخلوط، بروزن وبال کہا ھے - صحیح کنگال کے ھم وزن ھے

د یول : دیوي کی جگہ - مندر-

دیوے: دیا (چراغ) کی جمع

د ئی: دی

دَبي، دَبے: دوبی اور دوبے کا مخفف

دَسیلا: دسنے والا

ر، ز

راکھنا، راکھوں: رکھنا، رکھوں

رام کلی: ایک راگنی کا ھندی نام-

راوت: بہادر - شجاع

راون : لنکا کے راجہ کا نام- ھندوؤں کا مشہور شخص جو سیتاجی کو لے گیا تھا

رتن: ھیرا

رج: خاک - جذبات شہوانی پیدا کرنے والی قوت-

رسوئی: ھنود کی زبان میں کھانے کو کہتے ھیں-

رل جانا: مل جانا -

رنگ و رس: رنگ و روغن-

رنگ، رنگوں : بر وزن رگ و رگوں یعنی مخلوط نون کے ساتھہ نظم کیا ہے-

روز : روزینہ- وظیفہ-

رھس: شوق - اُمنگ-

رین، ریَن: پاے تحتانی کے سکون اور زبر سے موزوں کیا ہے - اور دونوں سے مراد رات ہے-

زخم: 'خ' کے زبر سے کہا ہے مگر صحیح جزم ہے-

زرینہ: لباس زرین

زلف: زلف کے لام کو بفتح کہا ہے مگر جزم صحیح ہے -

زنجیر کرنا: قید کرنا، جکڑنا

س، ش

ساجن، سجن: معشوق- دلبر-

سال: کانٹا - مگر ولی نے سل کی جگہ لکھا ہے -

سار: طرح-

سباقت: سبقت -

سُتے: سوتے ہوے - (خوابیدہ)-

ستی، سیتی، سوں: سے-

ست، ستّا، ستّنا: ڈال دینا چھوڑنا، ترک کرنا، بُھلا دینا - حسب موقع ان معنوں میں استعمال کیا ہے-

ست دینا: چھوڑ دینا، بھلا دینا، پھینک دینا-

سج: دھج - ادا، شان-

سحر: جادو - بفتح حا نظم ہوا ہے - صحیح سحر (بسکون حا)-

سدا: سدا - ہمیشہ-

سدھ سُدنا: عقل جانا - بیخود ہوجانا-

سُرج - سورج کا مخفف -

سرجنا : پیدا کرنا

سرچنا، سرچا: پھیلانا - پھیلا

سری جن: معشوق - سجن -

سری کا: طرح کا - سار - مثل - جیسے تجھہ سری کا (تجھسا) دکنی زبان ہے-

سرکہ پیشانی: فارسی محاورہ ہے - بمعنی بدد ماغ - ترشرو،

سکل : کل، تمام، پرانی بولی ہے

سُکھا: سوکھا کا مخفف-

سکھاں، سکھیاں، سکھی: دوست ہمجولی - ساتھی۔

ساونی، سانولی: (صفت معشوق) نمکین، ملیح - سانولی۔

سمرن: تسبیح - وظیفہ - رٹ -

سناسی، سنیاسی: جوگی - فقیر - ہندو فقیروں کا ایک پنتھ ہے۔

سِنا: سانا (بھرنا - لتھوڑنا) کا مخفف -

سِنا: سینہ - چھاتی -

سنتا: کنجوس، خراب حال

سندر: معشوق یار، حسین،

سنسار: دنیا، جہان

سنگات: نون مخلوط کے ساتھ نظم ہوا ہے - ساتھی، سنگت، رفاقت

سنگرام: نون مخلوط - بمعنی جنگ وجدل - سنسکرت کا لفظ ہے

سنگل: زنجیر -

سنگم: ساتھی - ساتھ - ہمراہ - ہمراہی

سُنیا: یاے مخلوط - سُنا

سنیا، سنا: کتابت میں یاے مخلوط زائد ہے، سنا سانا، (بھرنا، لت پت کرنا) سون: سہ

سہاگن: شوہر والی عورت

سہج: آسان، سہل

سہلیاں: لام کے جزم سے بمعنی سہیلی - اور سہیلیاں نظم کیا ہے۔

سیس: ہندی میں سر (فرق) کو کہتے ہیں۔

شرم: بفتحہ را کہا ہے - صحیح بسکون ہے۔

شعر: غزل معنی کے میں۔

شفا: بوعلی سینا کی کتاب (قانون شفا) کا نام ہے۔

شکر بچن: میٹھے بول۔

شکل: بفتح کاف کہا ہے، صحیح بسکون ہے۔

شمسیہ: منطق کے ایک رسالے کا نام ہے۔

شوقوں: شوق میں۔

شیرنی: شیرینی - مٹھائی۔

شیریں بچن: سخن شیریں۔

ص ، ض ، ط ، ظ ، ع ، غ ، ف ، ق

صافی : صاف - صفائی -
صحن : متحرک الاوسط کہا ہے' صحیح صاد کے جزم سے ہے-
صفا ' صفے : صفحہ - صفحے -
صورت پکڑنا : شکل اختیار کرنا - صورت بروزن ترت بھی کہا ہے --
ضعف : ضعیف کی جگہ -
طبع : متحرک الباء بجائے طبع (باے ساکن)
ظرف : بسکون راء لکھا ہے - صحیح بالفتح ہے -
طنبورا : نون مخلوط - ایک قسم کا ستار جس میں توبڑا لگایا جاتا ہے - تاے قرشت سے بھی لکھتے ہیں -
ظلم : بہ فتح لام کہا ہے - صحیح بہ سکون ہے -
عرق : بہ بسکون راء نظم کیا ہے صحیح بفتحتین --
عقل ; صحیح بہ سکون عین ہے -
عنبر : نون مخلوط بروزن اثر' صحیح عنبر بروزن قنبر (فعلن) مشہور خوشبو -

عہد : بتحریک اوسط نظم کیا ہے ' صحیح بہ سکون ہے -
غصہ ' غصے : بغیر تشدید صاد - بجاے غصہ - غصے (مشدد)
غیر : بجز - سوا - علاوہ -
فائدۂ فواد : تصوف و اخلاق کی کتاب کا نام ہے - مرتبۂ حسن دھلوی معاصر امیر خسرو -
فجر : بہ فتح فا کہا ہے صحیح بہ سکون ہے -
فرع : بفتحہ را کہا ہے - صحیح بہ سکون -
فکر : بفتح کاف کہا ہے' صحیح بسکون ہے -
فوارا ' فوارے : بغیر تشدید واو - صحیح فوارہ مع تشدید واو
قانون : ایک باجا جس میں ایک تختے پر بہت سے تار لگے ہوتے ہیں - نیز شیخ بوعلی سینا کی ایک کتاب کا نام ہے -

قبر : بتحریک با- صحیح قبر (بسکون با)

قدر : بفتح دال صحیح- ولی نے (بسکون دال) کہا ھے -

فد مرے بال -

قوال : بغیر ——— کیا ھے- صحیح : ———

ک

کال:وقت' ورقحط کے سوا' سانپ' تاریک اور قضا کے معنی میں بولا جاتا تھا -

کاسی : کاشی (شہر الہ آباد)

کاں : کہاں کا مخفف -

کانورودیس : کانپور بنگال کے ایک شہر کا نام ھے - جہاں جادو کا زیادہ رواج ھے -

کُبل : سخت' دشوار - دکنی زبان کا لفظ ھے -

کپت : حسد' رنج --

کتّے : کتنے ' کس قدر - بغیر تشدید بھی کہا ھے -

کتّا : ھلاک کرنے والا زھر' زھریلا

کتک : سنسکرت میں لشکر کو کہتے ھیں -

کتّھا : کتّھا ' مالا - نون مخلوط سے لکھا ھے -

کتیلا : صفت معشوق -

کدھاں : کب

کدھی : کبھی

کرا : اِس کا استعمال بطور حشو و زوائد قدیم بول چال میں تھا - جس سے ھو کر یا بن کر کا مفہوم سمجھا جاتا تھا -

کر کر : پرانی زبان ھے' اب صرف کر ' یا کر کے بولتے ھیں -

کرسکے : کرے -

کریلا دھار : دکن میں چوٹی کی خاص وضع کو کہتے ھیں -

کرے ھے ' کرے : کرتا ھے - یہ بھی پرانی بولی ھے کہیے -

کڑاڑ : کنارہ -

کسل : عربی کا لفظ ھے' بمعنی تکلیف ' تکان -

کسو : کسی ' پرانی زبان ھے -

کسوت : لباس -

کشن : صحیح کشن (بسکون

ص ، ض ، جاجی

صافی : صاف ۔
صحن : ۔ کاؤ کاؤ ، بک بک ۔
حول : مصیبت ، بلا ۔
کن ، کنے : پاس ، قریب ۔
کن نے : کس نے ۔
کنوّاں : چاہ بر وزن فعلان کہاھے ۔
گُوں : کو ، املا میں نون زائدھے ۔
کوّں : بروزن (فع) کہوں ۔
کھاں : کان ، معدن ۔
کھاؤں ، کھانا : کھلاؤں ، کھا جانا
کھسلنا : پھسلنا ، جگہسے ہٹنا ، سرکنا ۔
گُھستان : کو ھستاں کا مخفف ۔

کھنڈ : زمین یا مکان کا حصہ ۔
کھلیا : پاے مخلوط جوزائد ھے کھلا ۔
کھو : بہاے مخلوط ، کھو کی جگہ ۔
گُنّی : کوئی ، ولی نے بکثرت بر وزن (فع) نظام کیا ھے ۔
کیتا : کرتا کی جگہ کہا ھے ۔
کیتک : اصل میں کئی ایک تک ھے ۔
کیوں کہ : کیوں کر ، کس طرح دھلی میں اب تک پُرانے آدمی بولتے ھیں ۔
کینی ، کینے : کرنی ، کرنے کی جگہ ۔

گ

گاڑرست : گاڑ رکھہ ۔
گال : گلا ، گیا کی جگہ گال ، گیا کہا ھے ۔
گُپتی : وہ تلوار جو لکڑی میں چھپی ھوتی ھے ۔
گھت : خاطر ، من ۔
گجگری کا ، جوڑا : جوڑے کی ایک دکنی وضع ھوتی ھے ۔
گرم : بفتح اوسط کہا ھے ، صحیح بسکون ھے ۔

گڑ : اصل میں گڑہ بمعنی گڑھی (مکان) ھے ۔
گھروا : گھر ۔
گگن : آسمان ۔
گلابہ : فارسی لفظ ھے ، یعنی گارا ۔
گل : مچھلی پکڑنے کا کانٹا ، سولی ۔
گُوپی : کرشن جی کی سہیلی
گوش کرنا : سننا ۔

گوشہ پکڑنا: گوشہ گیری
گھنا لے : گھونگھر والے ، گھنے ہوے بال -

ل

لالن : صفت معشوق -
لت پتا: البیلا، کج ادا، رنگیلا -
لتاری : لتیرا -
لتک: ادا ، دھج -
لتک کر (یا) کے چلنا : ادا سے چلنا ، جھوم کر چلنا -
لجا ، لجاویں: لے جا ، لے جائیں -
لگ : تک کی جگہ بولتے بولتے تھے -
لگن : محبت ، لاگ -
لگنا: نظر آنا ، معلوم ہونا -
لوم : لومڑی -
لون: نمک ، نون (نون سے) بھی کہتے تھے -
لوھو : لہو، خون -
لیلاؤتی: ہندی کا لفظ ہے ، اس کے کئی مفہوم ہیں: (۱) ہندوستان کے ایک راجہ کی بیٹی، (۲) عیش کرنے والی عورت (۳) علم حساب و ہندسہ کی کتاب جس کا ترجمہ فارسی میں فیضی نے کیا ہے، ولی نے نمبر (۳) کے معنی میں لکھا ہے۔

م

ماس: گوشت
مان: (۱) عزت، قدر (۲) غرور، تمکنت، اغماض
ما نند : بروزن ماند باندھا ہے صحیح آنند کے وزن پر ہے۔
مت : بمعنی شاید (احتمال)
متی : بفتح اوسط کہا ہے -
صحیح بسکون ہے -
متھا ، متھے : میتھا ، میتھے - شیریں -
مجھہ : میں ، میرا ، میری ، میرے -
محل باندھنا : گھر بنانا -
مدہ : شراب ، نشہ -

مڑ : مڑھی - اصل میں مڑہ مع ھاے ھوز ھے -
مکھہ : مکھہ ' دھن -
من : جی ' دل ' خاطر -
مندا : نون مخلوط ' بروزن مدا بمعنی بند -
مندل : ڈھول -
منسا : منشا ' ارادہ -
منگے ' منگا : چاہے ' چاھا -
منگنا : مانگنا کا مخفف -
منگل : مریخ (ستارہ)

منیں : میں - (ظرف)
من ھرن : معشوق ' مذوھر ' موھن ' دلربا ' من بھاوتا -
موھن : معشوق ' دلربا -
مرگ : ھرن ' آھو -
موھنا : لبھانا ' فریفتہ کرنا لے لینا -
مہربان : صحیح مہربان (بسکون ھا)
میا : مروت ' لحاظ ' محبت

ن

ناٹھہ جانا : ھٹ جانا اور ٹل جانا -
ناد : آواز -
نال : پاس - پنجاب میں بھی بولتے ھیں -
نانوں : بروزن گانوں ' نام -
نپٹ : نہایت ' بہت ' سراسر ' نِرا -
نت : ھمیشہ ' مدام -
نچھل : پاک ' صاف -
ندھڑک : نڈر ' بے خوف -
نرمل : بے کدورت ' صاف -
نزک ' نزیک : نزدیک ' پاس -
نس : رات -

نکسنا : نکلنا ' اُبھرنا -
نکو : نہیں ' خاص دکنی بول چال ھے -
نکھہ : ناخن ' ولی کے شعر میں ادا اور طرح کا مفہوم پایا جاتا ھے -
نگھر گھت : نگھرا ' ھرجائی
نماز کرنا : نماز پڑھنا -
نمط ' نمن : طرح ' مثل -
ننگا ' ننگے : بروزن نگا - نگے (نون مخلوط) بمعنی برھنہ -
نو : ناخن ' عوام ھاے ھوز سے بھی بولتے ھیں -

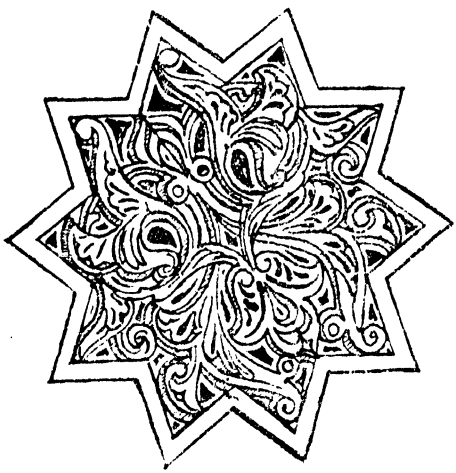
نورنین : نور چشم ' نورنظر-
نہان ' نہانا : ھاے مخلوط سے ' نہان اور نہانا (غسل) کی جگہ لکھا ھے -
نہیں : صحیح بروزن (فعل) مگرولی نے بکثرت نہ (فع) کے وزن پر موزوں کیا ھے ' خاص دکنی بول چال ھے-
نہینچھہ : بضغطۂ ھاے ھوز بمعنی ' نہیں ' ھے خاص دکنی بول چال ھے-
نیر : بروزن تیر - پانی ' آنسو-
نین ' نیّن : بروزن چسن و عین - آنکھہ -
نینا ' نینن : آنکھیں ' آنکھہ-
نیہ : بروزن فیہ ' محبت -
نہہا بھی بولتے ھیں -

و ' ہ ' ی

واڑم : غالباً دکنی زبان میں انار کو کہتے ھیں -
ورد : وظیفہ - اوراد -
وو : وہ - پرانی کتابت میں دونوں واو ھوتے تھے "اس" کے موقع پر بھی ولی نے وہ کہا ھے -
وھانچھہ : وھاں سے ' وھیں سے ' دکنی لہجے میں ھاے ھوز کو خفیف جھٹکے سے بولتے ھیں -
وُھچھہ : وھی - یہ بھی دکنی بولی ھے -
وے : وہ -
ھاٹ : دکان ' بازار-
ھٹیلا : ھٹ کرنے والا ' ضدی -
ھردا : دل ' جی ' من -
ھلاس : خوشی ' شادمانی -
ھمن ' ھمنا : ھم --
ھندو : صحیح بروزن بندو (فعلن) یعنی اھل ھند--
ھنس : صحیح بروزن اُنس ' ہنس ' مگر ولی نے بس کے وزن پر نون مخلوط سے کہا ھے ' ایک دریائی جانور کا نام ھے-
ھو : ھوکر -
ھور : ہواو مجہول ' نہز

بروزن پر ' اور (عطف) کی جگہ
دکنی بول چال ہے -
ہوگئی : بروزن ہوگی -
وے : ہووے کی جگہ -
ہیا : دل ' کلیجا ' جرأت
ہے گی: ہے کی جگہ ' جہلا اب
بھی بولتے ہیں -

یو : یہ ' پرانا املا واو سے ہے
یوں کر: اس طرح
یونچھہ: اس لئے دکنی بولی
ہے -
یہ : اس -



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

(۱)

کیتاھوں ترے نانوں کوں میں ورد زباں کا
کیتاھوں ترے شکر کوں عنوان بیاں کا
جس گرد اُپر پاؤں رکھیں ترے رسولاں
اُس گرد کوں میں کحل کروں دیدۂ جاں کا
مجھہ صدق طرف عدل سوں اے اھل حیا دیکھہ*
تجھہ علم کے چہرے پہ نہیں رنگ گماں کا
ھر ذرۂ عالم میں ھے خرشید حقیقی
یو بوجھہ کے بلبل ھوں ھر اِک غنچہ دھاں کا
کیا سہم ھے آفات قیامت ستی اس کوں
کھایا ھے جو گُئی تیر تجھہ ابرو کی کماں کا
جاری ھوے آنجھو میرے یو سبزۂ خط دیکھہ†
اے خضر قدم! سیر کر اس آب رواں کا
کہتا ھے ولی دل ستی یو مصرع رنگین
ھے یاد تری مجکو سبب راحت جاں کا

---

* بمبئی کے چھپے ھوے دیوان میں یہ مصرع اس طرح ھے۔
اس صاد صداقت کی طرف اھل حیا دیکھہ —

† دیکھکر

(۲)

الٰہی! رکھہ مجھے تو خاک پا اہل معانی کا*
کہ گُھلتا ہے اسي صحبت سے نسخہ نکتہ دانی کا

کیا یک بات میں واقف مجھے راز نہانی کا
لکھوں غنچے اُپر حرف اُس دھن کی نکتہ دانی کا

کتابت بھیجنی ہے شمع بزم دل کوں اے کاتب
پر پروانہ اوپر لکھہ سخن مجھہ جاں فشانی کا

عزیزاں بعد مرنے کے نہ بوجھو تم کہ تنہا ہوں
لکھا ہوں † پردۂ دل پر خیال اُس یار جانی کا

چھپا کر پردۂ فانوس میں رخ شمع گریاں ہے
سنیا ہے جب سوں آوازہ تری روشن بیانی کا

پرت کی بزم میں تا سرخ روئی مجکو ہو حاصل
نین سوں اپنے دے ساغر شراب ارغوانی کا

بجا ہے گر کرے پرواز رنگ چہرۂ عاشق
ہوا ہے ذوق موہن کو لباس زعفرانی کا

ترے مکھہ کی صفاے حیرت افزا لکھہ سکے کیوں کر
قلم ہے جوہر آئینۂ ناصاف مانی کا

رہے وہ مو کمر جیوں دیدۂ تصویر حیراں ہو
لکھے گر خامۂ مو سوں بیاں مجھہ ناتوانی کا

---

* یہ مطلع کسی اور قلمي یا مطبوعہ دیوان میں نہیں دیکھا گیا- صرف بمبئی کے مطبوعہ دیوان میں چھپا ہے- اگرچہ اس کي زبان بالکل صاف ہے مگر یہ خیال کر کے کہ ایک جگہ اُن کے نام سے منسوب ہے درج کر دیا گیا-

† میں نے لکھا

شراب جلوۂ ساقی سوں مت کر منع اے زاهد
یہی ہے مقتضا عالم میں ہنگام جوانی کا
ولی جن نے نہ باندھیا دل کوں اپنے نو نہالاں سوں
نہ پایا اُن نے پھل ہرگز جہاں میں زندگانی کا

———: o :———

(۳) ۸

ہوا ہے دل مرا مشتاق تجھہ چشم شرابی کا
خراباتی اُپر آیا ہے شاید دن خرابی کا
کیا مدھوش مجھہ دل کو انیندی نین ساقی نے
عجب رکھتا ہے کیفیت زمانہ نیم خوابی کا
خط شبرنگ رکھتا ہے عداوت حسن خوباں سوں
کہ جیوں خفاش ہے دشمن شعاع آفتابی کا
نہ جاؤں صحن گلشن میں کہ خوش آتا نہیں مجکوں
بغیر از ماہ رو ہرگز تماشا ماہتابی کا
نہ بوجھو اب ہوا ہے، کم سخن وہ دلبر رنگیں
لب تصویر پر ہے رنگ دائم لاجوابی کا
پری رخ کو اُٹھانا نیند سوں بر جا نہیں عاشق*
عجب کچھہ لطف رکھتا ہے زمانہ نیم خوابی کا
نہ جانوں کس پری رو سوں ہوا ہے جا کے ہم زانو
کہ آئینے نے پایا ہے لقب حیرت مآبی کا

---

* یہ شعر اس طرح بھی دیکھا گیا —
پری رو کو اُٹھایا نیند سوں برجا ہے اے عاشق
عجب کچھہ لطف رکھتا ہے نگہہ چشم شرابی کا

ولی سوں بے حسابی بات کرنا بے حسابی ھے
نہیں وہ آشنا اے یار ہرگز بے حسابی کا

———:o:———

(۴) ۷

نہیں سنتا کوئی احوال میری دل فگاری کا
کہوں کس سوں گریباں چاک کر دکھہ بے قراری کا
عجب نہیں اُٹھکے بے تابی سوں سر مارے کنارے پر
سنے گر ماجرا دریا ھمارے اشک جاری کا
ترے غم میں نکلتا ھے جو باھر نین سوں آنسو
دوجا گوھر کہاں ھے جگ میں کس کی آبداری کا
تری وو انتظاری ھے کہ جس حد ھور نہایت نیں
شکایت کس کنے جا کر کروں اس انتظاری کا
ھوئی ھے آرسی جوگن ترے مکھہ کے تصور میں
بھبھوتی مکھہ پہ لیا * دم مارتی ھے خاکساری کا
کھڑا ھے راستی کے دم † میں یک پگ پرسوں جیوں جوگی
ترے قد سوں لگا ھے دھیان سرو جوئباری کا
ولی انکھیاں کی کر داوات پتلی کی سیاھی سوں
لکھیا تیری صفت کوں لے ‡ قلم معنے نگاری کا

———:o:———

(۵) ۱۱

طالب نہیں ماہ و مشتری کا
دیوانہ ھوا جو تجھہ پری کا

---

* لے † دم سادھے ‡ لے کر

یو غمزۂ شوخ ساحری نین
اُستاد ہے سحر سامری کا

تجھہ تل سے اے* آفتاب طلعت
ممنون ہوں ذرہ پروری کا

کفار فرنگ کوں دیا ہے
تجھہ زلف نے درس کافری کا

تیرا خط خضر رنگ اے شوخ
سلطان ہے خشکی و تری کا

کوں سر سوں قدم تلک جھلک میں
گویا ہے قصیدہ انوری کا

خرشید سوں ہمسری کرے ہے
چیرا ترے سر اُپر زری کا

اے غنچہ نہ فخر کر کہ یو دل
تکمہ ہے پیا کی بکتری کا

پایا ہے جو کوئی دولت فقر
مشتاق نہیں سکندری کا

پھیکی لگے اُس کوں شان دولت
چاکھا جو مزہ قلندری کا

کہتا ہے ولی پکار یو بات
بندہ ہوں پیا کی دلبری کا

———:o:———

* یعنی یک حرکت

۵ (۶)

یکایک مجھہ دسا یک شہ جواں اسوار تازی کا
کہ جن نے حق سوں پایا ھے خطاب عاشق نوازی کا
نزک میرے کرم کر کر فصاحت ھور بلاغت سوں
کہاوے * سرو قد مجکوں سخن یو سرفرازی کا
محبت یار بے پروا کی سینے میں ھے رات ھور دن
یہی مطلب ھے رات ھور دن نمازی ھور نیازی کا
مجھے بولیا کہ تو واقف نہیں عشق حقیقی سوں†
تو بہتر یوں ھے جا دامن پکڑ عشق مجازی کا
سنیا ھوں جب سوں یہ نکتہ ولی شیریں سخن سیتی
لگیا ھے تب سوں شیوہ جی کو میرے عشق بازی کا

———:o:———

۷ (۷)

شغل بہتر ھے عشق بازی کا
کیا حقیقی و کیا مجازی کا
ھر زباں پر ھے مثل شانہ مدام
ذکر اُس زلف کی درازی کا
ھوش کے ھاتھہ میں عناں نہ رھی
جب سوں دیکھا سوار تازی کا
تیں دکھا کر اپس کے مکھہ کی کتاب
علم کھویا ھے دل سوں قاضی کا

---

*اُس

†مجھے بولیا کہ گر عشق حقیقی سے تو واقف نہیں

آج تیری نگہہ نے مسجد میں
ہوش کھویا ہے ہر نمازی کا
گر نہیں رازِ فقر سوں آگاہ
فخر بے جا ہے فخر رازی کا
اے ولی سرو قد کوں دیکھوں کا
وقت آیا ہے سرفرازی کا

———:o:———

۷ (۸)

جگ منیں دو جا نہیں ہے خوب رو تجھہ سار کا
چاند کوں ہے آسماں پر رشک تجھہ رخسار کا
جب سوں تیری زلف کوں دیکھا ہے زاہد نے صنم
ترک کر تسبی کو ہے مشتاق تجھہ زنار کا
دل کو میرے تب ستی حاصل ہوا ہے پیچ و تاب
جب سوں دیکھا پیچ تیری لٹ پٹی دستار کا
تجھہ گل کی خاک رہ جب سوں ہوا ہوں اے پیا
تب سوں تیرا نقش پا تکیہ ہے مجھہ بیمار کا
بلبلیں گر یک نظر دیکھیں ترے مکھہ کا چمن
پھر نہ دیکھیں زندگی بھر مکھہ کدھی گلزار کا
بحر بے پایاں نے مجھہ آنجھو ستی پایا ہے فیض
ابر نیساں عبد ہے مجھہ چشم گوہر بار کا
تک اپس کا مکھہ دکھا اے راحت جان و جگر
ہے ولی مدت ستی مشتاق تجھہ دیدار کا

———:o:———

(۹)

دیکھنا ہر صبح تجھہ رخسار کا
ہے مطالع مطلع‌الانوار کا

بلبل و پروانہ کرنا دل کے تئیں
کام ہے تجھہ چہرۂ گلنار کا

صبح تیرا درس پایا تھا صنم
شوق دل مشتاق ہے تکرار کا

ماہ کے سینے اُپر اے شمع رو
داغ ہے تجھہ حسن کی جھلکار کا

دل کو دیتا ہے ہمارے پیچ و تاب
پیچ تیرے طرۂ طرار کا

جو سنیا تیرے دہن سوں یک بچن
بھید پایا نسخۂ اسرار کا

چاہتا ہے اس جہاں میں گر بہشت
جا تماشا دیکھہ اُس رخسار کا

آرسی کے ہاتھہ سوں ڈرتا ہے خط
چور کوں ہے خوف چوکیدار کا

سرکشی آتش مزاجی ہے سبب
ناصحوں کی گرمی بازار کا

اے ولی کیوں سن سکے ناصح کی بات
جو ہے دیوانہ پری رخسار کا

———:o:———

۷ (۱۰)

یاد کرنا ہر گھڑی اُس یار کا
ہے وظیفہ مجھہ دل بیمار کا

آرزوے چشمۂ کوثر نہیں
تشنہ لب ہوں شربت دیدار کا

عاقبت ہوے گا کیا معلوم نہیں
دل ہوا ہے مبتلا دلدار کا

کیا کہے* تعریف دل ہے بے نظیر
حرت حرت اُس مخزن اسرار کا

گر ہوا ہے طالب آزادگی
بند مت ہو سبحۂ و زنار کا

مسند گل منزل شبنم ہوئی
دیکھہ رتبہ دیدۂ بیدار کا

اے ولی ہونا سری جن پر نثار
مدعا ہے چشم گوہر بار کا

---

۵ (۱۱)

گر میری طرت ہو گزر اُس شوخ پسر کا
سب راہ کروں فرش اپس نور نظر کا

مقصود کا تیار کروں حلوۂ بے دود
تجھہ لب ستي گر ہاتھہ لگے تنگ شکر کا

اے نور نظر جب سوں تو آیا ہے نظر میں
پلکاں کو کیا شانہ ترے موے کمر کا

---

*کرے

شرمندہ ہو تجھہ مکھہ کے دیکھے بعد سکندر
بالفرض بنا وے اگر آئینہ قمر کا
جیوں لالہ بجز آتش خاموش لب یار
مرہم نہیں عالم میں ولی داغ جگر کا

———:o:———

(۱۲) ۷

لیا ہے جب سوں موہن نے طریقہ خود نمائی کا
چڈھیا ہے آرسی پر تب سوں رنگ حیرت فزائی کا
اپس کی زلف کافر کیش کی جھلکار تک دیکھلا
کہ زاہد بے خبر دم مارتا ہے پارسائی کا
سرج کوں گر اجازت ہو تو آوے سیس سوں چل کر
کہ اُس کوں شوق ہے تجھہ آستاں پر جبہہ سائی کا
مرے دل کی حقیقت یوں ہوئی ہے شہرۂ عالم
کہ جیوں مشہور ہے مذکورؔ تیری دلربائی کا
کرے تا تجھہ پری رو سے طلب یک بوسۂ شیریں
لیا ہے اس سبب دل نے مرے شیوہ گدائی کا
جو گُئی تیری سیہ چشماں کوں سمجھا بے مروت کر
بھروسا کیوں کہ ہووے اُس کو تیری آشنائی کا
سجن کی انجمن میں تب ہوے ہر یک طبع شیریں
ولی چرچا اچھے مجلس میں جب طبع آزمائی کا

———:o:———

(۱۳) ۵

زخمی ہے جلاد فلک تجھہ غمزۂ خوں ریز کا
ہے شور دریا میں سدا تجھہ زلف عنبر بیز کا

تجھہ صاحب نیرنگ کی دیکھے اگر تصویر کوں
دل جا پڑے حیرت منیں نقاش رنگ آمیز کا

اے عیسوی دم جگ منیں پایا وہ عمر جاوداں
جو جگ منیں بسمل ہوا تیری نگاہ تیز کا

تب سوں ہوا ہے دل مرا کان نمک اے با نمک
جب سوں سنیا ہوں شور میں تجھہ حسن شورانگیز کا

یوں شعر تیرے اے ولی مشہور ہیں آفاق میں
مشہور ہیں جیوں کر سخن اُس بلبلِ تبریز

———:o:———

(۱۴)

گزر ہے تجھہ طرف ہر بوالہوس کا
ہوا دھاوا منّھائی پر مگس کا

اپس گھر میں رقیباں کو نہ دے بار
چمن میں کام کیا ہے خار و خس کا

نگہہ سوں تیری ڈرتے ہیں نظر باز
سداں ہے خوف دزداں کوں عسس* کا

بجز رنگیں ادا دوجے سوں مت مل
اگر مشتاق ہے توں رنگ ورس† کا

ولی کوں تک دکھا صورت اپس کی
کھڑا ہے منتظر تیرے درس کا

———:o:———

* کوتوال
† روغن

(۱۵)

چاروں طرف کھلیا ہے گلزار رنگ ورس کا
اس سیر جاں فزا سوں سینہ کھلیا ہوس کا
تجھہ مکھہ کے دیکھنے کوں اے آفتاب طلعت
مشتاق دل سوں میرے شعلہ اٹھا رہس کا
سب دلبراں پہ حق نے تجکو دئی فضیلت
ہر مدرسے کے بہیتر چرچا ہے تجھہ درس کا
دریا میں بیم کے یہاں گرداں ہے کشتی عقل
اس موج شعلہ زن میں کیا آسرا ہے خس کا
ہر پھر ولی ترے کن آتا ہے جیوں کہ سائل
ترے منھے بیاں کا جب سوں پڑیا ہے چسکا

———:o:———

(۱۶)

عیاں ہے ہر طرف عالم میں حسن بے حجاب اُس کا
بغیر از دیدۂ حیراں نہیں جگ میں نقاب اُس کا
ہوا ہے مجکو شمع بزم یکرنگی سوں یو روشن
کہ ہر ذرے اُپر تاباں ہے دائم آفتاب اُس کا
کرے عشاق کوں جیوں صورت دیوار حیرت سوں
اگر پردے سوں وا ہو وے جمال بے حجاب اُس کا
سجن نے یک نظر دیکھا نگاہ مست سوں جس کوں
خرابات دو عالم میں سداں ہے وہ خراب اُس کا
مرا دل پاک ہے از بس ولی زنگ کدورت سوں
ہوا جیوں جوہرِ آئینہ مغفی پیچ و تاب اُس کا

———:o:———

۹ (۱۷)

سناوے گر کوی مجھہ مہربانی سوں سلام اُس کا
کہاؤں تا دم آخر بجاں منت غلام اُس کا

اگر چہ حسب ظاہر میں ہے فرقت درمیاں لیکن
تصور دل میں میرے جلوہ گر ہے صبح و شام اُس کا

محبت کے مرے دعوے پہ تا ہو وے سند مجکوں
لکھیا ہوں صفحۂ سینہ پہ خون دل سوں نام اُس کا

برنگ لالہ نکلے جام لے کر اس زمیں سے جم
اگر بخشے تکلم سوں مئے جاں بخش جام اُس کا

کفر کوں توڑ دل سوں دل میں رکھکر نیت خالص
ہوا ہے رام بن حسرت سوں جا لچھمن سوں رام اُس کا

ہوئی دیوانگی مجنوں کی یوں میرے جنوں آگے
کہ جیوں ہے حسن لیلیٰ بے تکلف پائینام اُس کا

کرے آزادگی اپنی گرفتاری اُپر قرباں
جو دیکھے یک قدم پھر* سرو گلشن میں خرام اُس کا

زباں تیشے کی کر سمجھے زباں دوجے فصیحاں کی
اگر فرہاد دل جاکر سنے شیریں کلام اُس کا

ولی دیکھا جو اُن انکھیاں کے ساقی کن دو جام مے
ہوا ہے بے خبر عالم سوں ہور خواہان جام اُس کا

———:o:———

۱۰ (۱۸)

روح بخشی ہے کام تجھہ لب کا
دم عیسیٰ ہے نام تجھہ لب کا

---

* پھر کر

حسن کے خضر نے کیا لبریز
آب حیواں سوں جام تجھہ لب کا

منطق و حکمت و معانی پر
مشتمل ہے کلام تجھہ لب کا

جنت حسن میں کیا حق نے
حوض کوثر مقام تجھہ لب کا

رگ یاقوت کے قلم سوں لکھیں
خط پرستاں پیام تجھہ لب کا

سبزہ و برگ لالہ رکھتے ہیں
شوق دل میں دوام تجھہ لب کا

ہر گھڑی مجکو جان دیتا ہے
جام جمشید جام تجھہ لب کا

غرق شکر ہوے ہیں کام و زباں
جب لیا ہوں میں نام تجھہ لب کا

مثل یاقوت خط میں ہے شاگرد
ساغر مے مدام تجھہ لب کا

ہے ولی کی زباں کوں لذت بخش
ذکر ہر صبح و شام تجھہ لب کا

———:o:———

(۱۹)

تری زلفاں کا ہر تار سیہ ہے جال عاشق کا
پریشاں جس کے دیکھے سوں ہوا ہے حال عاشق کا

نہیں درکار تا بولے بیاں اپنی زباں سیتی
عیاں ہے اشک کے طومار سوں احوال عاشق کا

نہ جاوے ملک بے تابی سوں یک لمحہ کدھی باہر
زمین بے قراری میں گڑیا ہے نال عاشق کا

ترا دل اے پری پیکر اگر شہرت کا طالب نہیں
تو اپنا مکھہ دکھا کر دور کر جنجال عاشق کا

اگر جاوے پیا کے مکھہ طرف بخت آزمانے کوں
کرے پی کا تغافل اُٹھہ کے استقبال عاشق کا

پیا کے ابروے کج نے کیا ہے دل کو سرگرداں
کرو معلوم اس چوگان و گوسوں حال عاشق کا

جہاں جاتا ہوں وہاں آتا ہے سائے کے نمن* پیچھے
ترے برہا نے اے ظالم لیا دنبال عاشق کا

نہ ہووے چرخ کی گردش سوں اُس کے حال میں گردش
بجا ہے قطب کے مانند استقلال عاشق کا

کدھی دام محبت سوں خلاصی اُس کو ممکن نہیں
تری انکھیاں کے تورے سوں بنا ہے جال عاشق کا

نہ پوچھو عشق میں جوش و خروش دل کی ماہیت
برنگ ابر دریا بار ہے رومال عاشق کا

ولی یو مصرع رنگیں ہوا ہے ورد جان و دل
فدا ہے عشق میں دلبر کے جان و مال عاشق کا

———:o:———

(۲۰)

مجھہ درد پر دوا نہ کرو تم حکیم کا
بن وصل نہیں علاج برہ کے سقیم کا

دیکھا ہوں قد و زلف و دہن جب سوں پیو کا
کرتا ہوں تب سوں ورد الف لام میم کا

جنت میں کب دیئے ہیں وہ رضواں کو مرتبہ
جو مرتبہ ہے تیری گلی کے مقیم کا

پیو کے نزیک آنجھو کو میرے وقار نہیں
عالم میں گرچہ قدر ہے در یتیم کا

کرتا ہے اُس کی زلف کی تعریف اے ولی
جو ہے مرید سلسلۂ مستقیم کا

———:o:———

(۲۱)

کیا ہوں جب سوں دعوی شاہ خوباں کی غلامی کا
علم برپا ہوا ہے تب سوں میری نیک نامی کا

اُسے دشوار ہے جگ میں نکلنا غم کے پھاندے* سوں
جو کُئی دیکھا ہے تیرے برمنیں† جامہ دوزامی کا

تھا ریحاں اگرچہ خواجۂ بستاں سرا لیکن
دیا تجھہ خط کوں اے یا قوت لب سرخط غلامی کا

پری رویاں کے کوچے میں خبرداری سوں جا اے دل
کہ اطراف حرم میں در ہمیشہ ہے حرامی کا

ہوا جوہر شناس تیغ معنی اے ہلال ابرو
کہ جن نے درس پایا ہے تجھہ ابرو سوں حسامی کا

بسے فرہاد کے مانند کوہ بے ستوں میں جا
اگر قصہ سنے خسرو تری شیریں کلامی کا

اگر تجھہ حسن کامل کی سنیں تعریف مہ رویاں
تمام آکر کریں اقرار اپنی ناتمامی کا

---

* پھندے † بغل میں

اگر تجھہ حسن عالمگیر کو دیکھیں سخن فہماں
نہ لاویں پھر زباں اوپر بیاں خوبان نامی کا

لگے جیوں نخل ماتم سرو گلشن اُس کی انکھیاں میں
تماشا جن نے دیکھا ہے سجن تجھہ خوش خرامی کا

حقیقت سوں تری مدت سوں ہم واقف ہیں اے زاھد
عبث ہم پختہ مغزاں سوں نہ کر اظہار خامی کا

ولی لکھتا ہے تیری مست انکھیاں دیکھہ اے ساقی
بیاض گردن مینا اُپر دیوان جامی کا

———:o:———

(۲۲)

دل کو گر مرتبہ ہے درپن کا
مفت ہے دیکھنا سری جن کا

جامہ زیبوں کوں کیوں تجوں کہ مجھے
گھیر رکھتا ہے دور دامن کا

اے زباں کر مدد کہ آج صنم
منتظر ہے بیان روشن کا

حکمت عشق بوعلی سوں نہ پوچھہ
نہیں قانوں شناس اس فن کا

آئینہ تجھہ سے ہو کے ہم زانو
حیرت افزا ہوا ہے گلشن کا

امن میں تجھہ نگہہ سوں ہیں بے ڈر
خوف نہیں مفلساں کوں رھزن کا

دل صدپارہ تجھہ پلک سوں ہے بند
خرقہ دوزی ہے کام سوزن کا

تجھہ نگہہ سوں بشکل شان عسل
دل ہوا گھر ہزار روزن کا

ہے مرے شعر میں تو فیض اُسے
جو کرے ورد اُسے اپس من کا
تک ولی کی طرف نگاہ کرو
صبح سوں منتظر ہے درشن کا

(۲۳)

ہر طرف ہے جگ میں روشن نام شمس الدین کا
چین میں ہے شور جس کے ابروے پرچین کا
مکھہ اُپر رنگ خجالت چھوڑ کر معدن گیا
لعل نے سن کر سخن تیرے لب رنگین کا
ہے ترے ہر مو سوں روشن جلوہ گر رنگ وقار
کیا عجب گر تجھہ سے لیوے درس نت تمکین کا
دیکھہ تجھہ پلکاں کوں بولیا عاشق جاں باز یوں
مرغ دل کے صید کو چنگل ہے یو شاہین کا
صورت تسکیں نہیں دستی مگر اس حال میں
اے ولی جب پیو نہ پوچھے حال مجھہ غمگین کا

(۲۴)

بدخشاں میں پڑیا ہے شور تیرے لعل رنگیں کا
ہوا ہے چین میں شہرہ تری اس زلف پرچیں کا
عجب نہیں ہے اگر ساقی فلک کا اے کہاں ابرو
تری مجلس میں لیاوے * جام روشن ماہ سیمیں کا

* لاوے

لکھیا اے ظالم خوں خوار و صیاد دل عاشق
تری مژگاں نے میرے دل اُپر مضموں شاھیں کا
اُٹھے شیریں سداں تعظیم کوں اُس کی ادب سیتی
اگر گُئی کوھکن بولے سخن تجھہ عز و تمکیں کا
ولی اُس طبع کا گلشن گل معنی سوں ھو روشن
جو گُئی دل کوں کرے مسکن مرے اشعار رنگیں کا

———:o:———

(۲۵) ٥

مجھہ گھت میں اے نگھر گھت ھے شوق تجھہ گھو نگھت * کا
دیکھیں سوں ات گیا دل تیری زلف کا لٹکا
کر یاد تجھہ کپت کوں پڑتے ھیں اشک ٹپ ٹپ
مکھہ بات بولتا ھوں شکوہ تری کپت کا
تجھہ نین دیکھنے کو دل ٹھاٹھہ کر چکا تھا
غمزے کے دیکھہ ٹھت کوں ناچار ھو کے ٹھت کا†
تجھہ خط کے بن توجھہ کُھلنا ھے اس کا مشکل
حلقے میں تجھہ زلف کے جو جیو جا کے اَت کا
ھرگز ولی کسی کن شاکی ترا نہ ھوتا
گر تجھہ میں اے ھتیلے ھوتا نہ طور ھت کا

———:o:———

(۲۶) ٥

نہیں شوق دل میں اُس کے کدھی لالہ زار کا
مشتاق جو ھوا ھے رخ آبدار کا

---

* بروزن گُھت † رکا

لگتا ہے مجکو پنجۂ خرشید رعشہ دار
دیکھا ہوں جب سوں دست نگاریں نگار کا

ہر زرہ اُس کی چشم میں لبریز نور ہے
دیکھا ہے جن نے حسن تجلی بہار کا

طاقت نہیں کسی کوں جو یک حرف سن سکے
احوال گر کہوں میں دل بے قرار کا

آوے ولی ہماری طرف تیغ ناز لے
اُس شوخ کوں خیال اگر ہے شکار کا

———:o:———

(۲۷) ۹

پڑیا ہے لعل میں پر تو سجن تجھہ مکھہ کی لالی کا
بیاں ہے مہ سوں روشن‌تر تری صاحب کمالی کا

ترا قد مصرع برجستۂ دیوان خوبی ہے
تری یو بیت ابرو شعر دستا ہے ہلالی کا

گئی ہے خواب مخمل کی ترے پاؤں کی شوخی سوں
کہ جس کے عکس سوں رنگیں ہوا ہے نقش قالی کا

ترے لب کی حلاوت نے کیا مجھہ طبع کو شیریں
ہوا ہے نقل مجلس ذکر مجھہ شیریں مقالی کا

ہوا مجھہ دل کی جنت میں سوں ہر یک آہ جیوں طوبیٰ
لتک چلنا جو دیکھا بسکہ میں سید معالی کا

نزاکت تجھہ کمر کی دل نشیں ہے اس سبب ساجن
ہوا ہے شہرہ عالم میں مری نازک خیالی کا

رنگیلے شعر کا کہنا کیا تھا ترک مدت سوں
ترا یو قد ہوا ہے پھر کے باعث فکر عالی کا

تری وہ طبع ہے ہموار اے رشک مہ کنعاں
کہ جس میں نو برابر نہیں اثر بے اعتدالی کا
ولی تجھہ شعر کو سن کر ہوے ہیں مست اہل دل
اثر ہے شعر میں تیرے شراب پرتگالی کا

———:o:———

۷ (۲۸)

بے تاب آفتاب ہے تجھہ مکھہ کی تاب کا
پیاسا ہے اس جہاں میں ترے لب کے آب کا
تجھہ مکھہ کی آب و زلف کی موجاں کوں دیکھنے
سب تن نین ہوا ہے سوجل پر حباب کا
تجھہ حسن انتخاب کا لکھتے تھے جب حساب
موہوم یک نقطہ ہے سرج اُس حساب کا
ہے مدرسے میں چرخ کے خرشید فیض بخش
جب سوں لیا ہے درس ترے مکھہ کتاب کا
مجلس ہے گرم چرخ کی تجھہ آفتاب سوں
خالی ہے جام سرد اُپر ماہتاب کا
مجھہ شوق سوں مدام لبالب ہے جام نین
شیشے میں دل کے جوش ہے نت اس شراب کا
تجھہ شعر کی روانی سنیا جب سوں اے ولی
نم ناک ہے تدھی ستی * دامن سحاب کا

———:o:———

۷ (۲۹)

عبث غافل ہوا ہے گا فکر کرپی کے پانے کا
صفا کر آرسی دل کی سکندر ہو زمانے کا

---

* جبھی سے

چراغ دل اگر گُل ہے تو کر جیوں گل اُسے روشن
کہ یہ تحفہ ہے سالک کوں نزک حق کے لے جانے کا

نہ پاوے دین کی لذت جسے دنیا کی ہے خواہش
قفل ہے لذت دنیا حقیقت کے خزانے کا

نہیں یو آہ ہور زاری جو سینے ہور انکھاں میں ہے
سمجھہ بے شک کہ افسوں ہے یہ اُس پی کے لبھانے کا

موے کو جیو بخشے آب حیواں بے گماں ہے جیوں*
نین میں تیونچھہ پانی ہے سوتے† دل کے جگانے کا

برہ کی آگ میں دستا نہیں ہے فکر کچھہ دل کوں
کہ جیوں غم نہیں ہے ابراہیم کو آتش میں جانے کا

ولی تجکو رکھیں گے شیر مرداں اپنی مجلس میں
رہے گر سگ ہو کر‡ دائم نبی کے آستانے کا

———:o:———

(۳۰)

لاگی ہے لگن تم سے چھڑا کون سکے گا
اب مجکوں وطن اپنے لجا کون سکے گا

مارا ہے جو ظالم نے اداياں سوں ہمن کو
اس جگ میں مری داد دلا کون سکے گا

ہے نقش کناری کا ترے جامے کے اُوپر
دامن کو ترے ہاتھہ لگا کون سکے گا

رہتے ہیں ہیا چاک تمہاری ہی گلی میں
اب مجکوں جنازے میں اُٹھا کون سکے گا

---

* (نسخہ) موے کو جیو بخشا آب حیواں میں اثر ہے جیوں
† خوابیدہ ‡ بہ وزن گزر

مت مار ولی کوں میرا اتنا تو کہا کر
یو ناز ترا جگ میں اُٹھا کون سکے گا

———:o:———

(۳۱)

تجھہ غمزۂ خوں خوار سوں لڑ کون سکے گا
تجھہ ناز ستمگر سوں جھگڑ کون سکے گا
تجھہ حسن کے بازار میں دیوانۂ دل کوں
بن زلف کی زنجیر جکڑ کون سکے گا
پھرتی ہیں سیہ مست ہو شمشیر نظر لے
بن نیند ان انکھیاں کو پکڑ کون سکے گا
ہیں خضر کے چشموں سوں ترے لب یو لبالب
بن سبزۂ خط اُس کو اُتر کون سکے گا
تجھہ زلف کا بستار لکھا آج ولی نے
اس سحر کے طومار کوں پڑھ کون سکے گا

———:o:———

(۳۲)

جس وقت اے سری جن تو بے حجاب ہو گا
ہر ذرہ تجھہ جھلک سوں جیوں آفتاب ہو گا
مت جا چمن میں لالن بلبل پہ مت ستم کر
گرمی سوں تجھہ نگہ کی گُل گل * گلاب ہو گا
مت آئینے کو دکھلا اپنا جمال روشن
تجھہ مکھہ کی تاب دیکھے آئینہ آب ہو گا
نکلا ہے وہ ستمگر تیغ ادا کوں لے کر
سینے کا عاشقاں کے اب فتح یاب ہو گا

* گل کر

رکھتا ہے کیوں جفا کوں مجھپر روا اے * ظالم
محشر میں تجھ سوں میرا آخر حساب ہو گا

مجکوں ہوا ہے معلوم اے مست جام خوبی
تیری انکھاں کے دیکھے عالم خراب ہو گا

ہاتف نے یوں دیا ہے مجکو ولی بشارت
اُس کی گلی میں جا تو مقصد شتاب ہو گا

———:o:———

(۳۳) ۷

اس قد سوں جس چمن میں وہ نو نہال ہو گا
کیا سرو کیا صنوبر ہر یک نہال ہو گا

آوے گا گر سخن میں وہ مایۂ لطافت
شرمندہ اُس کے آگے آب زلال ہو گا

عالم میں جو ہوا ہے اُس کی بھواں کا طالب
اُس کے نگین دل پر نقش ہلال ہو گا

ہے اُس کے حق میں ہر شب مانند روز محشر
جس کو فراق جاناں سینے کا سال ہو گا

معنی کے جو چمن میں ہے بلبل معانی
تجھ گل بدن کے دیکھے رنگیں خیال ہو گا

جیوں شمع گل پڑیں گے شرمندگی سوں گلرو
جس انجمن میں تجھسا صاحب جمال ہو گا

البتہ وصف تیرا لاوے گا ہر سخن میں
جو شعر میں ولی سا صاحب کمال ہو گا

---

* بیک حرکت .

(۳۴)

تجھہ لب کی صفت لعل بدخشاں سوں کہوں گا
جادو ہے تری نین غزالاں سوں کہوں گا

دی حق نے تجھے بادشہی حسن نگر کی
جا کشور ایراں میں سلیماں سوں کہوں گا

تعریف ترے قد کی الف وار سری جن
جا سرو گلستاں میں خوش الحاں سوں کہوں گا

زخمی کیا ہے دل تری پلکاں کی انی نے
یو زخم ترا خنجر و پیکاں سوں کہوں گا

مجھپر نہ کرو ظلم تم اے لیلی خوباں
مجنوں ہوں ترا غم میں بیاباں سوں کہوں گا

دیکھا میں تجھے خواب میں اے مایۂ خوبی
اس خواب کو جا یوسف کنعاں سوں کہوں گا

جلتا ہوں شب و روز ترے غم میں اے ساجن
یہ سوز ترا مشعل سوزاں سوں کہوں گا*

یک نقطہ ترے صفحۂ رخ پر نہیں بے جا
اس مکھہ کو ترے صفحۂ قرآں سوں کہوں گا

قربان پری مکھہ پہ ہوئی چوب سی جل کر
یہ بات عجائب مہ تاباں سوں کہوں گا

بے صبر نہ ہو اے ولی اس درد سوں ہرگز
چلتا ہوں ترا درد میں درماں سوں کہوں گا

---

* فرانس کے چھپے ہوے دیوان میں یہ شعر اس طرح ہے۔
جلتا ہوں ترے غم کی اگن موں جو شب و روز
اس سوزش آتش کوں جا سوزاں سوں کہوں گا

۱۶ (۳۵)

وہ صنم جب سوں بسا دیدۂ حیران میں آ
آتش عشق پڑی عقل کے سامان میں آ

ناز دیتا نہیں گر رخصت گلگشت چمن
اے چمن زار حیا دل کے گلستان میں آ

عیش ہے عیش کہ اُس مہ کا خیال روشن
شمع روشن کیا مجھہ دل کے شبستان میں آ

یاد آتا ہے مجھے جب وہ گل باغ وفا
اشک کرتے ہیں مکاں گوشۂ دامان میں آ

موج بے تابی دل اشک میں ہوئی * جلوہ نما
جب بسی زلف صنم طبع پریشان میں آ

نالہ و آہ کی تفصیل نہ پوچھو مجھہ سوں
دفتر درد بسا عشق کے دیوان میں آ

پنجۂ عشق نے بے تاب کیا جب سوں مجھے
چاک دل تب سوں بسا چاک گریبان میں آ

دیکھہ اے اہل نظر سبزۂ خط میں لب لعل
رنگ یاقوت چھپا ہے خط ریحان میں آ

حسن تھا پردۂ تجرید میں سب سوں آزاد
طالب عشق ہوا صورت انسان میں آ

شیخ یہاں بات تری پیش نہ جاے گی کبھو
زہد کی چھوڑ کے مت† مجلس رندان میں آ

درد منداں کو بجز درد نہیں صید مراد
اے شہ ملک جنوں غم کے بیابان میں آ

---

* ہوی † عقل

حاکم وقت ہے تجھہ گھر میں رقیب بد خو
دیو مختار ہوا ملک سلیمان میں آ

چشمۂ آب بقا جگ میں کیا ہے حاصل
یوسف حسن ترے چاہ زنخدان میں آ

جگ کے خوباں کا نمک ہو کے نمک پروردہ
چھپ رہا آ کے ترے لب کے نمکدان میں آ

بسکہ مجھہ حال سوں ہمسر ہے پریشانی میں
درد کہتی ہے مرا زلف تری کان میں آ

غم سوں تیرے ہے ترحم کا محل حال ولی
ظلم کر چھوڑ سجن شیوۂ احسان میں آ

(۳۶)

اے رشک ماہتاب تو دل کے صحن میں آ
فرصت نہیں ہے دن کو اگر تو رین میں آ

اے گل عذار غنچہ دھن تک چمن میں آ
گل سرپہ رکھکے شمع نمن انجمن میں آ

جیوں طفل اشک بھاگ نہ تو مجھہ نظر ستی
اے نور چشم نورنمط مجھہ نین میں آ

کب لگ اپس کے غنچۂ لب کو رکھے گا بند
اے نوبہار باغ محبت سخن میں آ

تاگل کے روسے رنگ اُڑے اُوس کی نمط
اے آفتاب حسن لتک سوں چمن میں آ

تجھہ عشق سوں کیا ہے ولی دل کوں بیتِ غم
سرعت ستی اے معنی بیگانہ! من میں آ

(۳۷)

وہ ناز ہور ادامیں اعجاز ہے سراپا
خوبی میں گلرُخاں سوں ممتاز ہے سراپا

اے شوخ تجھہ نین میں دیکھا نگاہ کر کر
عاشق کے مارنے کا انداز ہے سراپا

جگ کے اداشناساں جن کی ہے فکر عالی
تجھہ قد کوں دیکھہ بولے یو ناز ہے سراپا

کیا ہوسکیں جگت کے دلبر تیرے برابر
تو حسن ہور ادا میں اعجاز ہے سراپا

گاہے اے * عیسوی دم یک بات لطف سوں کر
جاں بخش مجکوں تیری آواز ہے سراپا

مجھپر ولی ہمیشہ دلدار مہرباں ہے
ہرچند حسب ظاہر طناز ہے سراپا

———:o:———

(۳۸)

کتاب حسن کا یہ مکھہ صفا تیرا صفا دستا
ترے ابرو کے دو مصرع سوں اُس کا ابتدا دستا

ترا مکھہ حسن کا دریا و موجاں چین پیشانی
اُپر ابرو کی کشتی کے یو تل جیوں ناخدا دستا

ترے لب ہیں بظاہر حوض کوثر مخزن خوبی!
یہ خال عنبریں تسپر بلال آسا کھڑا دستا

اشارت کر انکھاں سوں گرچہ ہوں بیمار میں لیکن
ترا لب اے مسیح وقت قانون شفا دستا

---

* بیک حرکت

هوا جو گوهر دل غرق بحر حسن هے نایاب
زبس دریاے حسن دلبراں بے انتہا دستا
بیاں اُس کی نزاکت اور لطافت کا لکھوں تا کے
سراپا کشور خوبی منیں نازوادا دستا
یو خط گلا کا حاشیه گرچه ولی هے مختصر لیکن
مطول کے معانی کا تمامی مدعا دستا

———:o:———

۷ (۳۹)

تو اب هے جو سینه شاد دستا
مطلب هے که با مراد دستا
تجهه مکهه کے صفے په نقطهٔ خال
سرمایه هر مراد دستا
هر نسخهٔ لذت جهاں کا
انکهیاں میں تری سواد دستا
ابرو کے نزک یه خال موزوں
خوش مصرع مستزاد دستا
تیری یه جبین با صباحت
مجهه جلوهٔ با مداد دستا
تجهه نین کی کیا کروں میں تعریف
یه عین ثلث کا صاد دستا
عالم میں ولی سخن یو تیرا
مجهه فائدهٔ فواد دستا

———:o:———

(۴۰)

۵

جو تل تجھہ مکھہ کے کعبہ میں مجھے اسود ہجر دستا
زنخداں میں ترے مجھہ چاہ زمزم کا اثر دستا

پریشاں سامری کا دل تری زلف طلسمی میں
زمرد رنگ یوتل مجکوں سحر باختر دستا

مرا دل چاند اور تیری نگھہ اعجاز کی اُنگلی
کہ جس کی یک اشارت میں مجھے شق القمر دستا

نین دیول میں پتلی ہے و یا کعبہ میں ہے اسود
ہرن کا ہے یونافہ یا کنول بھیتر بھنور دستا

ولی شیریں زبانی کی نہیں ہے چاشنی سب کو
حلاوت فہم کو میرا سخن شہد و شکر دستا

———:o:———

(۴۱)

۷

طاق ابرو ترا حرم دستا
محرم اس کا عرب عجم دستا

خط ترا سر نوشتہ عاشق سوں
حرت تقدیر کا رقم دستا

مکھہ ترا آئنہ سکندر ہے
ہردو عالم منیں عدم دستا

لوح محفوظ ہے ترا رخسار
زلف اُس پر مگر قلم دستا

تجھہ زنخداں کے چاہ کنعاں میں
یوسف مصر دمبدم دستا

خط ترا ہے اگرچہ لشکر حسن
کاکل اُس پر مگر علم دستا

جان من غصۂ و غضب تاکے
(ولی) مشتاق پر کرم دستا

———: o :———

(۴۲) ۷

مت آتش غفلت سوں مرے دل کوں جلا جا
مشتاق ہوں تجھہ درس کا تک درس دکھا جا

آزردہ نہ ہو، غصہ نہ کر، بات مری سن
ڈرتا نہیں یک بات کی سو بات سنا جا

جلتا ہوں میں مدت ستی اے حسن کے دریا
تک مکھہ کوں دکھا، آگ مرے دل کی بجھا جا

خواہش ہے مجھے ورد کے پڑھنے کی ہمیشہ
یکبار کسو طرز سوں تک اسم بتا جا

جب اُس کی طرف جات ہوں کر قصد تماشا
کہتا ہے مجھے خوف رقیباں سوں کہ جا جا

جب بوسہ کیا لب سوں پری روکے طلب میں
غصّے ستی بولیا کہ چلا جا بے چلا جا

مدت سوں (ولی) جھانجھہ میں ہے ہاتھہ سوں دل کے
اک بار تو آ عیش کی نوبت کو بجا جا

———: o :———

(۴۳) ۷

تن پیس سرمہ ہوکے بسا تجھہ نین میں جا
ہو بوے گل بسا ہوں ترے پیرہن میں جا

ہر تار میں زلف کے تری سیر جا کروں
باد صبا کوں ساتھہ لیا ہوں چمن میں جا

آتش نے تجھہ جمال کے جلوے کوں دیکھکر
کینی ہے • زندگی سوں اپس کی کفن میں جا

جگ میں جو اعتبار نہ پایا ترے نزیک
ہو کر خجل سرج نے لیا ہے گہن میں جا

رکھا ہے تار تار کیا اُس کے شوق میں
ہردم خیال باندھکے اُس کی نین میں جا

جو دیکھتے رقیب اسی حال کو تمام
دن رین جلتے رہتے وہ دوزخ اگن میں جا

مانند خوں عقیق (ولی) گل کے بہ چلیں
شہرت پڑے جو اشک کی میرے یمن میں جا

———:o:———

۸ (۴۴)

مت غصے کے شعلے سوں جلتے کوں جلاتی جا
تک مہر کے پانی سوں یہ آگ بجھاتی جا

تجھہ چال کی قیمت سوں نہیں دل ہے مرا واقف
اے ناز بھری چنچل تک بھاؤ بتاتی جا

اس رین اندھیری میں مت بھول پڑوں تس سوں
تک پاؤں کے بچھووں کی آواز سناتی جا

مجھہ دل کے کبوتر کوں پکڑا ہے تری لت نے
یہ کام دھرم کا ہے تک اِس کو چھڑاتی جا

تجھہ مکھہ کی پرستش میں گئی عمر مری ساری
اے بت کی پجن ہاری اس بت کو پجاتی جا

• کی ہے

تجھہ عشق میں جل جل کر سب تن کو کیا کاجل
یہ روشنی افزا ھے انکھین کو لگاتی جا
تجھہ عشق میں دل چل کر جوگی کی لیا صورت
یکبار ارے موھن چھاتی سوں لگاتی جا
تجھہ گھر کی طرف سندر آتا ھے ولی دائم
مشتاق ھے درشن کا تک درس دکھاتی جا

———:o:———

(۴۵)

غضب سوں چہرۂ رنگین بہار ناز و ادا
بہار حسن میں ھے لالہ زار ناز و ادا
لکھا ھے صفحۂ ایجاد پر مصور صنع
قلم سوں موے کمرکے نگار ناز و ادا
چمن طراز نزاکت کیا ھے صنعت سوں
سہی قداں کا مکاں جوئبار ناز و ادا
سناھوں خضرسوں دل کے یہ حرف تازہ وتر
بہار سبزۂ خط ھے بہار ناز و ادا
ولی پڑیا ھے نظر جب سوں وہ کماں ابرو
ھزار دل سوں ھوا ھوں شکار ناز و ادا

———:o:———

(۴۶)

دل کو لگتی ھے دلربا کی ادا
جی میں بستی ھے خوش ادا کی ادا
گرچہ سب خوبرو ھیں خوب ولے
قتل کرتی ھے میرزا کی ادا

حرف بے جا بجا ہے گر بولوں
دشمن ہوش ہے پیا کی ادا

نقش دیوار کیوں نہ ہو عاشق
حیرت افزا ہے بے وفا کی ادا

گل ہوے غرق آب شبنم میں
دیکھہ اُس صاحب حیا کی ادا

اشک رنگیں میں غرق ہے نس دن
جن نے دیکھی ہے تجھہ حنا کی ادا

اے ولی درد سر کی دارو ہے
مجکوں اُس صندلی قبا کی ادا

———:o:———

(۴۷)

ہوش کھوتی ہے نازنیں کی ادا
سحر ہے سرو گل جبیں کی ادا

گر ہے مطلوب تجکوں نقش مراد
دیکھہ اس کی بھواں کی چیں کی ادا

ہوش میرا نہیں رہا مجھہ میں
جب سوں دیکھی ہے نازنیں کی ادا

موج دریا کی دیکھنے مت جا
دیکھہ اُس زلف عنبریں کی ادا

اے ولی دل کو آب کرتی ہے
نگہہ چشم سرمگیں کی ادا

———:o:———

۹ (۴۸)

ترے فراق میں دل کوں کیا ہوں بند جدا
کیا ہوں خال اُپر جیو کوں سپند جدا
تجھے شمع کے برابر سوں کہہ سکوں کیوں کر
کہ نخل موم جدا سرو سر بلند جدا
ترے یو رخ کو ہور ابرو کوں دیکھہ اے ظالم
جلیا* سرج ہے جدا ہور گھٹّا ہے چند جدا
ترے لباں کی حلاوت کو رکھہ نظر بھیتر
شکر گُھلی ہے جدا اور گُھلا ہے قند جدا
ترے جو قد سوں رکھانے شکر نے دل میں گرہ
تو کھینچ پوست کیا اُس کا بند بند جدا
ترے فراق میں میں کیا کہوں رقیباں سوں
ہوا ہے دل مرا اب مجھہ سوں دل پسند جدا
نہ دوسروں کی طرح دل میں بوجھہ تو مجکوں
کہ اہل عیش جدے ہیں یو درد مند جدا
ترے یو مکھہ کی جھلک ہور زلف کی موج کوں دیکھہ
سرج ہے سرخ و بیتاب ہے سپند جدا†
ولی برہ میں ترے حال کی حقیقت دیکھہ
خجل ہے ناصح و رسوا ہے اہل پند جدا

۵ (۴۹)

ہے فیض سوں جہاں کے دل با فراغ میرا
مرہم کا نہیں ہوا ہے محتاج داغ میرا

---

* جلا † ایک نسخے میں یہ شعر یوں دیکھا گیا
تری جھلک کو بھتر آپنے کے جو دیکھا ہے
شفق سرخ ہوکے بے تاب ہے سمند جدا

اسباب سوں جہاں کے ہوں بے غرض سداں میں
بن تیل ہور بتی ہے روشن چراغ میرا
وہ ماہ جلوہ گر ہو دل کو کیا منور
ہے آج آسماں سوں اوپر دماغ میرا
مجھہ دل کے آچمن میں کریک نظر تماشا
داغاں کے ہے گلاں سوں روشن یو باغ میرا
ازبسکہ زندگی میں یوں محو ہوں ولی میں
مشکل ہوا اجل کوں کرنا سراغ میرا

———:o:———

۵ (۵۰)

ہوا ہے سیر کا مشتاق بے تابی سوں من میرا
چمن میں آج آیا ہے مگر گل پیرہن میرا
مرے دل کی تجلی کیوں رہے پوشیدہ مجلس میں
ضعیفی سوں ہوا ہے پردۂ فانوس تن میرا
نہیں ہے شوق مجکوں باغ کی گلگشت کا ہرگز
ہوا ہے جلوہ گر داغاں سوں سینے کا چمن میرا
ہوا ہوں تجھہ جدای کے دکھوں اے نور عین دل
برنگ مرد مک انکھیاں کا پردہ ہے کفن میرا
لگے پھیکی نظر میں اے ولی دوکان حلوای
اگر ہو جلوہ گر بازار میں شیریں بچن میرا

———:o:———

۷ (۵۱)

دیکھا ہے جن نے تیرے رخسار کا تماشا
نہیں دیکھتا سرج کی جھلکار کا تماشا

اے رشک باغ جنت جب سوں جدا ہو توں
دوزخ ہے تب سوں مجکوں گلزار کا تماشا

بے قصد مجھہ زباں پر آتا ہے لفظ تمکیں
دیکھاہوں جب سوں تیری رفتار کا تماشا

رشتہ کوں بندگی کے ڈالیا اپس گلے میں
دیکھا جو تجھہ صنم کے زنار کا تماشا

نرگس نمن رہے نہیں پل مار نے کی طاقت
آدیکھہ اُس انکھاں کے بیمار کا تماشا

اُس مکھہ کا رنگ اُڑکر قوس قزح کوں پہنچا
دیکھا جو تجھہ بھواں کی تروار کا تماشا

تب سوں ولی کا مطلب جا پیچ میں پڑیا ہے
دیکھا ہے جب سوں تیری دستار کا تماشا

———:o:———

۷ (۵۲)

موسیٰ اگر جو دیکھے تجھہ نور کا تماشا
اُس کوں پہاڑ ہووے پھر طور کا تماشا

اے رشک باغ جنت تجھہ پر نظر کیے سوں
رضواں کو ہووے دوزخ پھر حور کا تماشا

روز سیاہ اُس کے مومو سوں جلوہ گر ہے
تجھہ زلف میں جو دیکھا دیجور کا تماشا

کثرت کے پھول بن میں جاتے نہیں ہیں عارف
بس ہے موحداں کوں منصور کا تماشا

ہے جس سوں یادگاری وہ جلوہ گر ہے دائم
چینی میں جاکے دیکھو فغفور کا تماشا

وہ سر بلند عالم ازبس ہے مجھہ نظر میں
جیوں آسماں عیاں ہے مجھہ دور کا تماشا
تجھہ عشق میں ولی کے آنچھو اُمنڈ چلے ہیں
اے بحر حسن آدیکھہ اس پور کا تماشا

———:o:———

۱۴ (۵۳)

زرد رو ہے جو کیا ہے فکر تسخیر طلا
مت ہو اے وحشی صفت زنہار نخچیر طلا
کیوں کرے آلودۂ زرجگ منیں صید مراد
ہے علم اوپر معطل صورت شیر طلا
گر غرض ہے تجکوں صافی باز رکھہ دنیاسوں ہات
جز سیاہی نہیں ہے اے ناداں تاثیر طلا
نہیں ہے حاصل غیر کردش جگ میں اُسکو راتدن
جیوں سرج لاگا ہے جس کے دل منیں تیر طلا
دیکھکر تجھہ مکھہ کے پرتوکوں اے رشک آفتاب
موج کی پانی نے ڈالی پگ میں زنجیر طلا
جب سنا تجھہ حسن سوں دعوی کیے ہیں انتراں
گرم ہو نکلا سرج لے ہاتھہ شمشیر طلا
شمع تیری بزم میں جس وقت ہووے جلوہ گر
ماہ نو لاوے اپس کو کر کے گلگیر طلا
بو الہوس رکھتے ہیں دائم فکر رنگ عاشقاں
ہے محوس کے سدا سینے میں تدبیر طلا
زندگی زریں لباساں کی گئی بازی منیں
ہے یو جگ کے گنجفے میں صورت میر طلا

آہ سوں عاشق کی عارت بوجھتے ہیں حال دل
جیوں کہ سمجھے صوت سوں صرات تقریر طلا

یوں زمین عشق میں ہے دام عاشق نام یار
نام شہ جیوں ہوتا ہے نس دن گلو گیر طلا

شکل تجھہ بت کی جو مجھہ دل میں ہوئی ہے منتقش
ہے سمندر کی نمط آتش میں تصویر طلا

یو کناری مکھہ پہ تیرے اے زلیخارش نہیں
سورۂ یوسف کو لکھا گرد تحریر طلا

اے (ولی) یو شعر ہے لبریز معنی سر بسر
ہے بجا اطرات اُس کے گر ہو تحریر طلا

———:o:———

(۵۴)

تیرے شکر لب کو اب مثل عسل بولنا
بلکہ عسل ہے نقل اُس کوں اصل بولنا

تجھہ قد و قامت اگے سرو ہوا سر نگوں
تجھہ سے رواں سرو اگے سرو کو شل بولنا

مکھہ کی صدف پر تری در ہے مبارک بچن
دُر سمندر اُسے سب کی عقل بولنا

بات کی مجلس منیں میرا سخن تو نچھہ ہے
جگ میں مسیحا تجھے جب سوں سبل بولنا

مور ضعیف ہے (ولی) خاک قدم یہاں اُسے
بلکہ ضعیفی منیں اُس نہیں خجل بولنا

———:o:———

(۵۵)

تجھہ حسن عالم تاب کا جو عاشق و شیدا ھوا
ھر خوبرو کے حسن کے جلوے سوں بے پروا ھوا
دیکھا ھے تیری زلف کے حلقے کو جن نے یک نظر
تجھہ خال کے نقطے نمن وہ بے سر و بے پا ھوا
جس وقت سوں تجھہ قد کے تئیں تولا ھے شاعر فکر میں
اُس وقت سوں عالم منیں فرخ سخن بالا ھوا
ھیں صاحب کل کے جوھراں میرے سخن سوں جلوہ گر
از بسکہ وسعت مشربی سوں دل مرا دریا ھوا
پایا ھے جگ میں اے (ولی) وہ لیلیٰ مقصود کوں
جو عشق کے بازار میں مجنوں نمن رسوا ھوا

———:o:———

(۵۶)

تجھہ برہ کی آتش منیں دل جل کر انگارا ھوا
اُس کے اُپر جلنے کوں جیو جیوں عنبر سارا ھوا
تجھہ مکھہ کے مصحف کے بھتر آیت جو دیکھی قہر کی
ھیبت سوں جیوں زیر و زبر دل توت سی پارا ھوا
فرھاد کے تیشے سا مجھہ اڑکا ھوا ھے غم ترا
ھر آہ دل کو چیرنے سینے بھتر آرا ھوا
گلشن منیں اس خلق کے وہ مکھہ ھے تیرا رشک گل
شبنم عرق جس سوں اُڑا افلاک کا تارا ھوا
مجھہ نین کے یعقوب کی نظارہ بازی پیر تھی
یوسف کے دیکھے سوں جواں پھر آج نظارا ھوا

* جی

مارا ہے جس کوں اے صنم وہ رات دن تجھہ پاس ہے
دامن کو لپٹا گرد ہو تجھہ راہ کا مارا ہوا
غافل نہ رہ اے سنگ دل ہرگز ولی کے حال سوں
جس آہ کی آتش کوں سن خارا کا دل پارا ہوا

———:o:———

۷ (۵۷)

تجھہ مکھہ پہ یو تل دیکھہ کر لالے کا دل کالا ہوا
تجھہ دور خط سوں طوق جیوں مہتاب کا ہالا ہوا
مستی منیں محشر تلک بسرا ہے وہ کونین کوں
جو تجھہ نین کے جام سوں مدہ پی کے متوالا ہوا
گلزار کی صحبت منیں ہئی * راستی کی گفتگو
شمشاد پر تجھہ سرو کا اکثر سخن بالا ہوا
کاجل نین کا دیکھکر بولے ہیں یوں جادوگراں
عشاق کی تسخیر کوں یہ سحر بنگالا ہوا
غمزے کی فوجاں باندھکر آے ہیں راوت نین کے
ہر مو پلک کا ہاتھہ میں اُن کے سو جی بھالا ہوا
جلتا ہے دوزخ رات دن تیرے جلے کے رشک سوں
مشتاق تیرے درس کا جنت سوں نروالا ہوا
ست نین کی شمشیر کے اوجھڑ ولی کے دل اُپر
تیرے شکارستاں میں یو نخچیر ہے پالا ہوا

———:o———

* ہوی

(۵۸)

جب صنم کو خیال باغ ہوا
طالب نشۂ فراغ ہوا
فوج عشاق دیکھہ ہر جانب
نازنیں صاحب دماغ ہوا
رشک سوں تجھہ لباں کی سرخی کے
جگر لالہ داغ داغ ہوا
دل عشاق کیوں نہ ہوں روشن
جب خیال صنم چراغ ہوا
اے ولی گلبدن کوں باغ میں دیکھہ
دل صد برگ باغ باغ ہوا

———:o:———

(۵۹)

جلوہ گر جب سوں وہ جمال ہوا
نور خرشید پائمال ہوا
فیض تشبیہ قد دلبر سوں
سرو گلشن منیں نہال ہوا
نشۂ سبزۂ خط خوباں
والی عالم خیال ہوا
یاد کر تجھہ بھواں کی بیت بلند
ماہ نو صاحب کمال ہوا
دیکھہ کر تجھہ نگاہ کی شوخی
ہوش عالم رم غزال ہوا

حسن اُس دلربا کا مدت سوں
عکـــــس آئینۂ خیـــال ہوا
وصف میں تجھہ بھواں کے ہر مصرع
ثانی مصرع ھـــــلال ہوا
جن نے دیکھی ھے تجھہ نگہہ کی تیغ
پھر کے جینا اُسے محـــــال ہوا
ہجر کی زندگی سوں موت بھلی
کہ جہاں سب کہیں وصـــال ہوا*
عزل مجنوں کے بعد مجکوں ولی
صوبۂ عـــاشقی بحـــال ہوا

———:o:———

۷ (۶۰)

جب تجھہ عرق کے وصف میں جاری قلم ہوا
عالم میں اُس کا نام جواہر رقم ہوا
نقطے پہ تیرے خال کے باندھا ھے جن نے دل
وہ دائرہ میں عشق کے ثابت قدم ہوا
تجھہ فطرت بلند کی خوبی کو لکھہ قـــلم
مشہور جگ کے بیچ عطارد رقـــم ہوا
طاقت نہیں کہ حشر میں ہووے وہ داد خواہ
جس بے گنہ پہ تیری نگہہ سوں ستم ہوا

---

* بعض تذکروں میں یہ شعر حاتم سے منسوب ھے اور بہ ظن غالب اُنہیں کا معلوم ہوتا ھے- دو ایک دیوانوں میں ولی کا نام دیکھکر احتیاطاً یہاں لکھہ دیا گیا—

بے منت شراب ہوں سرشار انبساط
تجھہ نین کا خیال مجھے جام جم ہوا

جن نے بیاں لکھا ہے ترے رنگ زلف کا
اُس کو خطاب غیب سوں مشکیں رقم ہوا*

شہرت ہوئی ہے جب سے ترے شعر کی ولی
مشتاق تجھہ سخن کا عرب تا عجم ہوا

———:o:———

(۶۱)

تصویر تیری دیکھہ کر سارا جگت حیراں ہوا
تجھہ زلف کے کوچے منیں دل جا کے سرگرداں ہوا

ابرو کی کشتی مت چھپا اس وقت اے دریاے حسن
تجھہ نین کی گردش ستی عالم منیں طوفاں ہوا

نہیں خال تیرے مکھہ اُپر یہ دل ہے اُس کا اے صنم
تیری زلف کوں دیکھہ کر جو دشمن ایماں ہوا

سنبل پڑیا ہے دام میں تجھہ زلف کے اے گلبدن
تجھہ خط کی خوبی دیکھہ کر قربان نا فرماں ہوا

وہ عاشقی کے کیش میں ثابت ہے دائم جیوں ولی
تجھسے کہاں ابرو اُپر جو جیو سوں قرباں ہوا

———:o:———

(۶۲)

عشق سوں تیرے صنم جیو پہ طوفاں ہوا
مسکن اشک نین ساحل داماں ہوا

---

* ایک جگہ یہ شعر یوں دیکھا گیا—
جن نے بیاں لکھا ہے مرے رنگ زرد کا
اُس کو خطاب غیب سوں زریں قلم ہوا

درد سوں آیا مری شام پہ روز سیہ
صبح کا مجھہ حال سوں چاک گریباں ہوا

کنج میں تجھہ زلف کے جن نے کیا ہے مقام
اُس کا تُتا* بوریا تخت سلیماں ہوا

بسکہ ہے اے نور عین تجھہ منیں انسانیت
عشق سوں تیرے صنم صورت انساں ہوا

جب سوں ترے مکھہ کی یاد کرتا ہوں اے گلبدن
تب سوں ہر اک زخم دل باب گلستاں ہوا

تیری انکھاں کے اگے کیوں کہ ہر اک آ سکے
ہر نگہہ ہے چوبدار ہر مژہ درباں ہوا

جگ کے دل اے برھمن کانپتے ہیں مثل بید
جب سوں یہ ہندوے خال دشمن ایماں ہوا

تب سوں ولی کی زباں تیز ہے تجھہ وصف میں
تجھہ مژۂ شوخ کا جب سوں زباں داں ہوا

———:o:———

(۶۳)

وہ مرا مقصود جان و تن ہوا
جس کا مجکوں رات دن سمرن ہوا

مثل مینائے شراب بزم حسن
حوض دل تجھہ عکس سوں روشن ہوا

نور کا ہے گنج تیرا یو جمال
حسن کے گوہر کا توں معدن ہوا

---

* توتا

بسکہ یاد حسن حیرت بخش ہے
دل مرا صافی سوں جیوں درپن ہوا
جو ولی ہے مرجع ہر جزو و کل
وہ مرا مقصود جان و تن ہوا

———:o:———

(۶۴)

ہر آنچھو تجھہ غم میں اے رنگیں ادا گلگوں ہوا
غیرت گلزار جنت دامن پرخوں ہوا
ہے پسند طبع عالی مصرع سرو بلند
جب سوں گلشن میں ترا قد دیکھکر موزوں ہوا
رات دن انچھواں میں اپنے شاستر کرتا ہے تر
اے برھمن دیکھہ تجکوں بید خواں مجنوں ہوا
گر نہیں ہے خنجر بے داد خوباں کا شہید
دامن صد چاک گل کس واسطے پر خوں ہوا
ہر غزل میں وصف لکھتا ہے ترے بے اختیار
تجھہ نگاہ با ادا سوں جب ولی ممنوں ہوا

———:o:———

(۶۵)

تجھہ لب مثّے کوں دیکھہ پھکا انگبیں ہوا
چین جبیں کوں دیکھہ خجل نقش چیں ہوا
مجھہ دل کے دائرے میں سویدا نہ بوجھہ توں
تجھہ خال کا خیال مجھے دل نشیں ہوا
مسجود آفتاب ہوا ہے شرف سوں آج
وہ نقش پا کہ زینت روے زمیں ہوا

تو جاں رہا وہاں سوں تجھے دیکھتا ہوں میں
تجھہ مکھہ کے دیکھنے کوں یو دل دوربیں ہوا

تجھہ زلف کا خیال کہ وہ رشک مشک ہے
عنبر سوں موج بحر میں جا ہمنشیں ہوا

پی کی گلی نگاہ کرو* ہے عجب مکاں
اس اشرف المکاں میں یو دل جا مکیں ہوا

ہے آج جگ میں مجکو ولی دستگاہ جم
اُس کا خیال دل منیں نقش نگیں ہوا

———:o:———

(۶۶)

تخت جس بے خانماں کا دشت ویرانی ہوا
سر اُپر اُس کے بگولا تاج سلطانی ہوا

کیوں نہ صافی اُس کوں حاصل ہووے مثل آرسی
اپنے جوہر کی حیا سوں سر بسر پانی ہوا

زندگی ہے جس کو دائم عالم باقی منیں
جلوہ گر کب اُس کے آگے عالم فانی ہوا

بے کسی کے حال میں یک آن میں تنہا نہیں
غم ترا سینے میں میرے ہمدم جانی ہوا

اے ولی غیرت سوں سورج کیوں جلے نہیں رات دن
جگ منیں وہ ماہ رشک ماہ کنعانی ہوا

———:o:———

* دیکھو

۵ (۶۷)

پھر میری خبر لینے وہ صیاد نہ آیا
شاید کہ مرا حال اُسے یاد نہ آیا

مدت ستی مشتاق ہیں عشاق جفا کے
بیداد کہ وہ ظالم بیداد نہ آیا

جاری کیا ہوں جوے رواں اشک رواں سوں
افوس کہ وہ غیرت شمشاد نہ آیا

جس غم منیں موزوں کیا ہے آہ کا مصرع
وہ مصرع دلچسپ پریزاد نہ آیا

پہنچی ہے ہر اک گوش میں فریاد ولی کی
لیکن وہ صنم سننے کو فریاد نہ آیا

———:o:———

۸ (۶۸)

افسوس اے عزیزاں وہ سیم بر نہ آیا
مجھہ درد کی خبر سن وہ بے خبر نہ آیا

بیمار پر برہ کے نہیں کئی* کہ مہرباں ہو
مجھہ دکھہ کے پوچھنے کو جز درد سر نہ آیا

مدت تلک جنگل میں دیوانہ ہو پھرا ہوں
آخر کو وہ پری رو میری نظر نہ آیا

آزاد سوں سنیا ہوں یہ مصرع مناسب
جس سیتی یار ملتا ویسا ہنر نہ آیا

کیوں عاشقاں کی صف میں پاویں وہ سرخروئی
جن کی اتکھاں کے اوپر خون جگر نہ آیا

---

* کوئی

میں غم سوں گل سراپا جیوں موهوا هوں لیکن
مجهه ناتواں کی جانب وہ مو کمر نه آیا

عشاق متفق هو کہتے هیں جان و دل سوں
هرگز زمیں کے اوپر تجهه سا بشر نه آیا

کچهه نقد جاں کا کهونا تخصیص نهیں ولی پر
نهیں کئی * که تجهه گلی میں دل کوں بسر نه آیا

———:o:———

۷ (۶۹)

صد حیف که وہ یار مرے پاس نه آیا
میرا سخن راست اُسے راس نه آیا

بیگانی لگی بات یگانے کی عجب هے
آخر کو اُسے غیر سوں وسواس نه آیا

بلبل کی نمط نالہ و زاری میں هوں نس دن
افسوس وہ گلدستۂ خوش باس† نه آیا

اُس یار وفادار سوں مجهه آس تهی لیکن
هرگز وہ بجهانے کو مری پیاس نه آیا

میں انبه صفت تن کو گلایا هوں اپس کے
وہ باغ محبت کا انناس نه آیا

جس باج مرے سینے پہ هر آن هے یکساں
اُس ماہ بنا تن پہ مرے ماس نه آیا

یو بات ولی دل کی سیاهی سوں لکها هوں
وہ نور نین حیف مرے پاس نه آیا

———:o:———

* کوئی † بو

۸ (۷۰)

اهل گلشن پہ ترے قد نے جب امداد کیا
اولاً سرو غـــلامی ستی آزاد کیا

اُس کی تعظیم ہوئی اهل چمن پر لازم
بلبل باغ نے جب مصحف گل یاد کیا

روز ایجاد تری چشم سوں اے نور نظر
حســـن کی فرد پہ دیوان ازل صـــاد کیا

جن نے عشاق کے چہرے کوں دیا رنگ نیاز
معنی ناز کو تجھہ قد ستی ایجاد کیا

سب سوں ممتاز ہوا سلسلۂ مانی میں
دل دیوانہ کو جب عشق نے ارشاد کیا

سینۂ بلبل و قمری کو کیا محشر درد
جب کہ اُس سرو نے سیر گل و شمشاد کیا

آج تجھہ یاد نے اے دلبر شیریں حرکات
آہ کوں دل کے اُپر تیـــشـــۂ فرہاد کیا

اے ولی جب سوں کیا عشق میں تحصیل جنون
روح مجنوں نے اپس کا مجھے اُستاد کیا

———:o:———

۷ (۷۱)

دل میں جب عشق نے تاثیر کیا
فرد باطل خط تدبیر کیا

بند کرنے دل وحشی زدہ کوں
دام رہ زلف گرہگیر کیا

موج رفتار نے تجھہ قد کی صنم
سرو آزاد کو زنجیر کیا
سبز بختوں میں اُسے لکھتے ہیں
وصف تجھہ خط کے جو تحریر کیا
جز الم اُس کو نہ ہووے حاصل
عشق بے پیر کوں جن پیر کیا
شمع مانند جلی اُس کی زباں
جن نے مجھہ سوز کی تقریر کیا
گریۂ و گرد ملامت سوں (ولی)
خانۂ عشق کوں تعمیر کیا

---

(۷۲)

کشور دل کوں ترے ناز نے تسخیر کیا
فوج مجنوں کوں ترے زلف نے زنجیر کیا
پیچ سوں نقد دل عاشق بے تاب کوں لے
زلف اپنی کوں پری رو نے گرہ گیر کیا
عاشق زار سمجھہ مجھہ سوں ہوا ہے بیزار
نقد دل دے کے میں دلدار کو دل گیر کیا
نالۂ شوق نے شعلے کی زباں سوں جیوں برق
درس میں شوخ کے جا عشق کی تقریر کیا
کیوں کہ ذرات جہاں تجکوں پرستش نہ کریں
حق نے تجھہ حسن کوں خرشید جہاں گیر کیا
گرد غم، آب نین، درد کے معمار نے لے
خانۂ عشق جگر سوز کوں تعمیر کیا

اے (ولی) شوخ کی زلفاں کی سیاهی لے کر
قصۂ حال پریشاں کوں میں تحریر کیا

———:o:———

(۷۳)

مستی نے تجهه نین کی مجهے بے خبر کیا
دل کو مرے، بهواں نے تری جیوں بهنور کیا
تیری نگه کے تیر کی هیبت کوں دل میں رکهه
سورج نے تن اپس کا سراسر سپر کیا
تجهه مهر کا هوا هے دل و جاں سوں مشتری
جب سوں ترے جمال پہ مہ نے نظر کیا
تب سوں هوا هے محمل لیلی کی شکل دل
جب سوں تیرے خیال نے دل میں گزر کیا
جیوں سرو بے خزاں هے جهاں میں وہ سبز بخت
تیرے قد بلند پہ جن نے نظر کیا
هر شب تری زلف سوں مطول کی بحث تهی
تیرے دهن کوں دیکهه سخن مختصر کیا
حق تجهه عذار دیکهه کے سرچا هے رنگ گل
پیدا ترے لباں ستی شهد و شکر کیا
دیکها هے یک نگه میں حقیقت کے ملک کوں
جب بے خودی کی راہ میں دل نے سفر کیا
تیرا* یو شعر جگ میں مؤثر هے اے (ولی)
تو دل منیں هر ایک کے جا کر اثر کیا

———:o:———

* ایک دیوان میں اس غزل کا دوسرا مطلع اور دیکها گیا
باقی بر صفحۂ آئندہ

۸ (۷۴)

خدا نے مکھہ پہ ترے باب حسن باز کیا
قد بلند کوں تیرے تمام ناز کیا

یو مکھہ ترا ھے * جیوں مسجد بھواں ھیں جیوں محراب
انکھاں سوں جا کے میں وھاں عشق کی نماز کیا

گھلا ھوں شمع نمط اُس کے مکھہ کے پرتو سے
کہ جس کے شوق کی آتش نے تن گذار کیا

فدا کیا ھوں تو† قامت اُپر دل و جاں سب
کہ مجکوں شور قیامت سوں بے نیاز کیا

کمند شوق نے کھینچا ھے زھرہ رویاں کوں
تری زلف کی حکایت کوں جو دراز کیا

مثال زلف پڑی دل کے بیچ فوج شکست
تری نگاہ نے جب آکے ترک تاز کیا

خدا دیا ھے مجھے صدھزار عجز و نیاز
جو سر سوں پاؤں تلک تجکو شکل ناز کیا‡

ولی اپس کے قدم بوس کے شرف سوں مجھے
ھزار شکر کہ دلبر نے سرفراز کیا

———:o:———

مگر غالباً یہ ولی کا نہیں کیوں کہ قدما عموماً بالالتزام غزل کے اشعار طاق رکھتے تھے اور اب بھی اکثر یہی دستور ھے - راقم کے نزدیک ولی کی جس غزل میں طاق سے زیادہ اشعار ھیں اُن میں ضرور الحاق ھوا ھے - بہر حال وہ مطلع ثانی یہ ھے -

تجھہ قد نے اھل دید کوں عالی نظر کیا
تجھہ رخ نے شوق بدر کا دل سوں بدر کیا

* بیک حرکت † ترے ‡ یہ شعر بھی غالباً الحاقی ھے

۱۱ (۷۵)

صحن گلشن میں جب خرام کیا
سرو آزاد کوں غلام کیا

حق ترا جگ میں کیوں نہ ہو حافظ
کہ تجھے حافظ کلام کیا

اکملیت کا تجکوں دعویٰ تھا
حق نے دعویٰ ترا تمام کیا

وہ بھواں ہم سوں کیوں نہ ہوں بانکی
ماہ نو نے جنہیں سلام کیا

غمزۂ شوخ نے بہ نیم نگاہ
کام عشاق کا تمام کیا

حق نے تجھہ قد کوں دیکھہ مثل الف
خوش قداں کا تجھے امام کیا

کاف کوفی ہے تجھہ کمر کا پیچ
جگ نے اُس کو سر کلام کیا

تجھہ دہن نے کہ میم معنی ہے
دل سیماب میں مقام کیا

تا کہے تجکو خلق ماہ تمام
زلف تیری کوں حق نے لام کیا

گلرخاں خوت سوں ہوے یکسو
تجھہ نگہہ نے جب اہتمام کیا

نام تیرا ولی نے اے اکمل
شوق سوں ورد صبح و شام کیا

———:o:———

٥ (٧٦)

تجھہ زلف کے مشتاق کوں مشک و عنبر سوں کام کیا
طالب جو تیرے لب کے ھیں اُن کوں شکر سوں کام کیا

بوجھے ضرر کو نفع جو اور نفع کو بوجھے ضرر
اُس عاشق ممتاز کوں نفع و ضرر سوں کام کیا

جو بھید سوں محرم نہیں اور طعن عاشق پر رکھے
تو* عاشق جاں باز کوں اُس بے خبر سوں کام کیا

غافل قیامت کے بھتر اپنے کئے کو پائیں گے
جو کام† یہاں کینے‡ درست اُن کوں حشر سوں کام کیا

یو شعر سن دل سوں ولی خطرہ گہر کا گاڑ مت
میرا سخن جس کوں اچھے$ اُس کوں گہر سوں کام کیا

---

٧ (٧٧)

براگی جو کہاتے ھیں§ اُسے گھر بار کرنا کیا
ھوئی جوگن جو کئی پی کی اُسے سنسار کرنا کیا

جو پیوے پرت کا پانی اُسے کیا کام پانی سوں
جو بھوجن دکھہ کا کرتے ھیں اُسے آدھار کرنا کیا

سکھی تمنا کو ارزانی یہ کسوت اور زرینہ سب
دھیلے¶ جی سوں جو بیزار اُسے سنگھار کرنا کیا

خجالت کی گرد انچھواں کے پانی سوں گلا بے میں
بنانے غم کا گھر مجکوں دوجا معمار کرنا کیا

نہیں کئی دھرم دھاری جو کہے پیتم کوں سمجھا کر
کہ دکھیا کوں بجھوھی سوں اِتا بیزار کرنا کیا

---

* تیرے † جس نے ‡ کیا $ بھلا معلوم ھو
§ کہے جاتے ھیں ¶ ھوا

محل دل کا تری خاطر بنایا ہوں میں دل جاں سوں
جدائی سوں اُسے یکبارگی مسمار کرنا کیا
سہلیاں جب تلک مجھہ سوں نہ بولیں گی ولی آکر
مجھے تب لگ کسو سوں بات اور گفتار کرنا کیا

———:o:———

۷ (۷۸)

ترے بن مجکوں اے ساجن تو یو گھر بار کرنا کیا
اگر تو ناچہے مجکوں تو یو سنسار کرنا کیا
مندے گھر واسوں باہر کر اپس کے آپ منصف ہو
نکارا* تیوچھہ بک بک کر اِتا بیزار کرنا کیا
اگے جب سوں نہ آنے کی تھی منسا من میں تمنا کے
تو مجھسے دکھہ بھرے سوں پھر جھٹا اقرار کرنا کیا
پتیارا نہیں ترے کہے کا تو چپ حیران کرتا ہے
جو من میں نہیچھہ ملنے کا تو پھر تکرار کرنا کیا
ترے آنے کی بات اوپر بچھا یا ہوں انکھاں اپنی
تو بیگی آکہ تجھہ بن مجکو یہ گھر بار کرنا کیا
تمھیں ملنے سوں گر اپنے سہا گن نا کروگے مجھہ
تو جوڑا گجگری کا اور کریلا دھار کرنا کیا
جو کئی جالے پرت کی آگ میں تن من کو یوں اپنے
ولی سنگم بنا ایسے کوں پھر آدھار کرنا کیا

———:o:———

* نکالا

۷ (۷۹)

ہے قد ترا سراپا معنی ناز گویا
پوشیدہ دل میں میرے آتا ہے راز گویا

معنی طرف چلیا ہے صورت سوں یوں مرا دل
سورت ستی چلیا ہے کعبے جہاز گویا

ہر یک نگہہ میں تیری ہے نغمۂ محبت
ہر تار تجھہ نگہہ کا ہے تار ساز گویا

اے قبلہ روھمیشہ محراب میں بھواں کی
کرتی ہیں تیری پلکاں ملکر نماز گویا

تیری کمر مصور چترا ہے کس ادا سوں
کیتا ہے صرف اس میں ناز و نیاز گویا

تجھہ زلف کوں جو بولیا ھمدوش مصرع قد
رکھتا ہے مجھہ برابر فکر دراز گویا

وہ قاتل ستمگر آتا ہے یوں ولی پر
جلدی سوں صید اوپر آتا ہے باز گویا

———o:———

۷ (۸۰)

پی کے ہوتے نہ کر تو مہ کی ثنا
معتبر نہیں ہے حسن دور نما

باعث نشۂ دو بالا ہے
حسن صورت کے ساتھہ حسن ادا

اے گل باغ حسن مکھہ سوں ترے
جلوہ پیرا ہے رنگ و بوے حیا

ماہ نو تجھہ بھواں پہ کر کے نظر
سوے مغرب چلیا ہے رو بقضا
سرخ رویاں منیں سر آمد ہے
تجھہ قدم کے اثر سوں رنگ حنا
نہیں ہے گُل پی کے مکھہ سا عالم میں
قائل اس بات کی ہے باد صبا
اے ولی مجھہ سخن کو وہ بوجھے
جس کو حق نے دیا ہے فکر رسا

———:o:———

(۸۱)

دلربا آیا نظر میں آج میری خوش ادا
خوش ادا ایسا نہیں دیکھا ہوں دو جا دلربا
بے وفا گر تجکوں بولوں ہے بجا اے نازنیں
نازنیں عالم منیں ہوتے ہیں اکثر بے وفا
کم نما ہے نوجواں میرا برنگ ماہ نو
ماہ نو ہوتا ہے دائم اے عزیزاں کم نما
مدعاے عاشقاں ہر آن ہے دیدار یار
یار کے دیدار بن دو جا عبث ہے مدعا
کیمیا عاشق کے حق میں ہے نگاہ گلرخاں
گلرخاں سوں جگ کے پایا ہوں ولی یہ کیمیا

———:o:———

(۸۲)

لامکاں پر بنا * احمد جو بنا بتھلایا
تب ملائک نے وہیں صلوا علیکم گایا

* بناکر

حور و غلماں نے ترانے سوں وہ نغمے بولے
قاب قوسین کا نوشہ تو ہے سب کو بھایا
تھے براقی وہاں آدم سوں لگا تا عیسیٰ
اور جبریل امیں گوندھ کے سہرا لایا
حق نے "لولاک لما" حق میں محمد کے کہا
اُن سوا کون سے مرسل نے یہ رتبہ پایا
مغفرت تیری (ولی) سہل بلاریب ہے، کیوں؟
نام احمد کا جو لب پر ترے ہر دم آیا

ردیف الف میں بیاسی غزلیں ہیں جن میں حسب ذیل چند غزلیں عام زبان اور پرانے مشترک محاورات سے الگ خالص دکنی زبان میں کہی گئی ہیں - اس سے قیاس ہوتا ہے کہ یہ غزلیں دلی آنے سے پہلے اپنی وطنی صحبتوں میں کہی گئی ہونگی، یا ممکن ہے کہ متعاقبین نے کسی اور قدیم شاعر کی کہی ہوئی ولی کے دیوان میں شامل کردی ہوں - یہ قیاس اس لئے ہوتا ہے کہ کسی ایک دیوان میں یکساں غزلیں نہیں ملتیں، کسی میں کچھ کم ہیں، کسی میں کچھ زیادہ - بہر حال وہ غزلیں جن میں شاہجہاں آبادی لب و لہجہ اور انداز بیان مفقود ہے نمبر ۲۵ و ۳۶ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۴ و ۵۴ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ سے متعلق ہیں - اگر چہ ان کے سوا جا بجا دیگر غزلوں میں بھی خالص دکنی اور قدیم محاورات ہیں مگر ان میں اکثر ردیفیں اور ترکیبیں ایسی موجود ہیں جن سے اجنبی سا اجنبی ناظر بھی دکنی زبان کا یقین کرے گا - اسی طرح غزلیات نمبر ۳ و ۹ و ۱۸ و ۲۲ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۴۴ و ۵۳ و ۵۹ و ۶۸ و ۷۰ و ۷۴ میں ایک ایک در دو شعرالحاقی معلوم ہوتے ہیں - کیوں کہ شعرائے متقدمین و متاخرین کا معمول ہے کہ غزل میں طاق اشعار رکھتے ہیں —

ب

۹ (۸۳)

کیوں ہوسکے جہاں میں ترا ہمسر آفتاب
تجھہ حسن کی اگن کا ہے یک اخگر آفتاب

دیکھا جو تجکوں آپ سوں روشن جہان میں
سر سوں لیا نقاب زریں مکھہ پر آفتاب

آیا ہے نقل لینے ترے مکھہ کتاب کی
تا ر خطوط سیتی بنا مسطر آفتاب

گرمی سوں بے قرار ہو نکلیا * سنے † کوں کھول
تجھہ عشق کا پیا ہے مگر ساغر آفتاب

ہندو سرج کوں دور سوں نت پوجتے ولے
ہندوے زلف کی ہے بغل بھیتر آفتاب

جن نے ترے جمال پہ کینا ‡ ہے یک نظر
دیکھا نہیں وہ پھر کے نظر بھر کر آفتاب

پوجا کوں تجھہ درس کی ہو جوگی فلک اُپر
نکلیا ہے پھر جامۂ خاکستر آفتاب

تجھہ مکھہ کے آفتاب اُپر گر کرے نگاہ
پنہاں ہو ہر نظر ستی جیوں شپر آفتاب

جگ میں (ولی) سو کس کوں برابر کہے ترے
ذرّے سوں ہے نزیک ترے کمتر آفتاب

———:o:———

* نکلا † سینہ ‡ کیا

٥ (٨٤)

ترے جلوے سوں اے ماہ جہاں تاب
ہوا دل سر بسر دریاے سیماب
ترے مکھہ کے سرج کوں دیکھہ جیوں برف
ہوے ہیں عاشقاں سرتا قدم آب
رکھوں جس خواب میں تجھہ لب اُپر لب
مجھے شکر سوں شیریں تر ہے وہ خواب
تری نیناں وہ قاتل ہیں کہ جن پاس
دو ابرو کی ہیں دو تیغ سیہ تاب
ولی تجھہ سوز میں اے آتشیں خو
سراپا ہے برنگ شعلہ بے تاب

———:o:———

١١ (٨٥)

جب سوں وہ* نازنیں کی میں دیکھا ہوں چھب عجب
دل میں مرے خیال ہیں تب سوں عجب عجب
جاتا ہے دن تمام اُسی مکھہ کی یاد میں
ہوتا ہے فکر زلف میں احوال شب عجب

قطعہ

بے تاب ہوکے مثل گدایاں نزیک جا
بے باک ہوکے تب یو کیا میں طلب عجب
دو نین سوں ترے ہے دو بادام کا سوال
سن یو سوال دل میں رہا پستہ لب عجب

---

*اُس

بولیا مری نگاہ کی قیمت ہے دو جہاں
جس دیکھنے سوں دل میں ترے ہے طرب عجب

اس دولت عظیم کوں یوں مفت مانگنا
لگتی ہے مجکوں بات تری بے ادب عجب

کینا میں اس سوال میں دوجا بھی اک سوال
کر بہرہ مند لب سوں کہ تیرے ہیں لب عجب

یکبار اس سوال میں سن ید دوجا سوال
دل میں رہا اپس کے وہ شیریں لقب عجب

اول تو شوخ آکے غضب میں غصہ کیا
سر تا قدم چو ناز اُٹھا وہ غضب عجب

آخر اپس کی ہمت عالی پہ کر نظر
شیریں لباں سوں اپنے چکھایا رطب عجب

اس شعر کی یہ طرح نکالیا* ہے جب ولی
یو اختراع سن کے رہے دل میں سب عجب

———:o:———

(۸۶)

ملیا† وہ گلبدن جس کوں اُسے گلشن سوں کیا مطلب
جو پایا وصل یوسف اُس کوں پیراھن سوں کیا مطلب

مجھے اسباب خود بینی سوں دائم عکس ہے دل میں
کیا جو ترک زینت کوں اُسے درپن سوں کیا مطلب

سخن صاحب سخن کا سن کے ملنے کی ہوس مت کر
جواہر جب ہوے حاصل تو پھر معدن سوں کیا مطلب

---

* نکلا † ملا

عزیزاں باغ میں جانا نپت دشوار ہے مجکوں
گلی گلرو کی پایا ہوں مجھے گلشن سوں کیا مطلب
ولی جنت منیں رہنا نہیں درکار عاشق کوں
جو طالب لامکاں کا ہے اسے مسکن سوں کیا مطلب

———:o:———

۹ (۸۷)

ہوا تجھہ غم سوں جاری شوق کا طومار ہر جانب
ہوا ہے گرم تیرے عشق کا بازار ہر جانب
تماشا دیکھہ اے لیلیٰ کہ تیرے غم کی گردش سوں
بگولے کی طرح پھرتا ہے مجنوں خوار ہر جانب
برہ میں دیکھکر فرہاد پر شیریں کو سنگیں دل
اُسی فریاد میں ہے رات دن گُہسار ہر جانب
زبان حال سوں مجکوں کہا نرگس نے سمجھا کر
کہ اُس انکھیاں کے ہر گلشن میں ہیں بیمار ہر جانب
ہوا ہے مست اُس کے جام لب سوں باغ میں لالہ
کہ جس کے مکھہ کے جارے سوں کھلا گلزار ہر جانب
تمسک مہر سوں اُس کی رکھا ہوں مہر سوں دل میں
کہ جس کے خال و خط کی جگ میں ہے گفتار ہر جانب
تفحص کر کے دیکھا میں ہر اک کے مدرسے میں جا
کہ اُس کے حسن کے مطلب کی ہے تکرار ہر جانب
ہر اک لبریز ہے غم تجھہ محبت کے اثر سیتی
ہر اک ساغر تری نیناں سوں ہے سرشار ہر جانب
ولی تجھہ طبع کے گلشن میں جو کئی سیر کرتے ہیں
وہ تحفہ کر لجاتے ہیں گل اشعار ہر جانب

۷ (۸۸)

ترے مکھہ پر اے نازنیں یو نقاب
جھلکتا ہے جیوں مطـــلع آفتاب

اِدا فہم کے دل کی تـــــــخیر کوں
ترا قد ہے جیوں مصرع انتخاب

بجا ہے ترے حـــــــن کی تاب سوں
تری زلف کھاتی ہے گر پیچ و تاب

نظر کر کے تجھہ مکھہ کی صافی اُپر
ہوئی شرم سوں آرسی غرق آب

ترے عکس پڑنے سوں اے گلبدن
عجب نہیں اگر آب ہو وے گلاب

ترے وصل میں اس قدر ہے نشاط
کہ مخمل کوں راحت سوں آوے ہے خواب

کرے بخت میرے اگر تک مدد
ولی اُس سجن سوں ملوں بے حجاب

ف

(۸۹)

مدت کے بعد آج کیا جو ادا سوں بات
کھلنے سوں اُس لباں کے ہوئی حل مشکلات
دیکھے سوں مجکوں آج شب و روز
وہ زلف و رخ کہ جن سوں عبارت ہے
ہر ایک میٹھی بات ہے تیری نبات ریز
گویا رکھی ہے لب نے ترے مایۂ نبات
طلسمات سوں نکل کے جہاں مہ
گر حکم لیوے لب سوں تر۔
تجھہ ناز ہور ادا سوں مری یہ ہے عرض غرض
یا عین التفات ہو یا حکم التفات
تب سوں اُٹھا ہے دل سوں مرے غیر کا خیال
تیرا خیال جب سوں ہوا ہے مرے سنگات
اُس وقت مجکوں عیش دو عالم ملے ولی
جس وقت بے حجاب کروں پیو سنگات بات

———:o:———

(۹۰)

سبز چیرے نے ترے اے سبز بخت
زہر قاتل ہو کیا جیو* لخت لخت
مجھہ دل مجروح کے حق میں سجن
مت ہو جیوں الماس ہرگز سینہ سخت

---

* جی

سن کے کشور کا توں ہے بادشاہ
تجھے ناز و ادا کا تاج و تخت
مکھ اُپر تیرے ہے ایسی جھلجھلات
جس کے دیکھے ہوش نے باندھیا ہے رخت
کر ولی پر یک عنایت کی نظر
سن مری یو بات اے فرخندہ بخت

———:o:———

(۹۱) ۷

کہ تیرے حسن عالمگیر کی شہرت
ہوئی حاصل مثال آرسی حیرت
بہشت سوں ڈرتا کانپتا مشرق سوں مغرب کوں
اوپر سرج جب سوں سنا تجھہ حسن کی ہیبت
ہووے مرگ کی تلخی سوں ہرگز آشنا جگ میں
تری شیریں زبانی کا ملے عاشق کوں گر شربت
تری انکھیاں کی گردش نے کیا ساغر کو سرگرداں
تری زلفاں کے حلقے نے کیا گرداب کوں چکرت
جگت کے دلربایاں کا ہوا تجھہ میں ظہور اکثر
نین نرگس ہے رخ بدری ہے لب مصری بچن امرت
نہ ڈھونڈو شہر میں فرہاد و مجنوں کا ٹھکانا تم
کہ ہے عشاق کا مسکن کبھو صحرا کبھو پربت
ولی کو اے سجن گاہے عطا کر بھیک درشن کی
دیا ہے لطف سوں تجکوں خدا نے حسن کی دولت

———:o:———

* چا

(۹۲)

سینے میں ہے تجھہ ابروے پیوست کی نشست
جیوں تیر دل میں ہے نگہہ مست کی نشست

تجھہ زلف کج کا دل منے بیٹھا ہے یوں خیال
ماہی کے جیوں گلے منیں ہے شست کی نشست

ترے دو نین دل میں مرے فتنہ خیز ہیں
مشکل ہے ایک ٹھور دو بدست کی نشست

تیری نگہہ کے باز سوں ہے مرغ دل کا حال
جیوں تن پہ ناتواں کے زبردست کی نشست

تا سرخ رنگ کوں زرد کرے اس سبب یو غم
دل میں ولی کے مس میں ہے جیوں جست کی نشست

———:o:———

(۹۳)

زبان حال سوں کہتا ہے یوں شمشاد ہر ساعت
پڑیں گے قید میں اس قد کوں دیکھہ آزاد ہر ساعت

بچے گا کب تلک اے طائر دل زور وحشت سوں
نگہہ کا دام لے آتا ہے وہ صیاد ہر ساعت

ہوا ہے جب ستی پروانہ دل اے شمعرو تیرا
نگہہ تجھہ چشم کن جاتی ہے بہر صاد ہر ساعت

اپس کی چشم مے گوں سوں دکھا ساغر کی گردش کوں
صنم کرتا ہے میرے ہوش کوں برباد ہر ساعت

ترا خط خوت میں ہے ہاتھہ سوں مقراض کے دائم
کہ جیوں رکھتا ہے کودک دہشت اُستاد ہر ساعت

نہیں یک عاشق و معشوق اُس کے درد سوں خالی
گل و بلبل سوں سنتا ہوں یہی فریاد ہر ساعت
ولی مجھہ دل میں بستا ہے خیال اُس سرو قامت کا
کہ جس کے شوق سوں جنبش میں ہے شمشاد ہر ساعت

———:o:———

ہ (۹۴)

گمراہ ہیں تجیہ زلف میں کئی اہل ہدایت
یہہ بات ہے ظلمات کی نہیں جسکی نہایت
غمزے نے کیا ظلم مرے دل پہ سوتس پر
کرتے ہیں ترے نین وہ *ظالم کی حمایت
عشاق کا ہے خون روا عشق کی رہ میں
تجھہ نین کے مفتی سوں سنیا ہوں یہ روایت
یو مکھہ ہے ترا مورد انوار الٰہی
نازل ہے ترے حسن پہ سب کی حق کی عنایت
ہر درد پہ کر صبر ولی عشق کی رہ میں
عاشق کوں نہ لازم ہے کرے دکھہ سوں شکایت

———:o:———

ہ (۹۵)

خوباں کی ہر ادا سوں ہے نازک ادائے بیت
معنی ستی بنا ہے نقاب حیائے بیت
مت شعر پر تو چشم حقارت سوں کر نظر
مانند ابرواں کے انکھاں پر ہے جائے بیت

---

*اُس

معنی کی صورت اس منیں ہوتی ہے جلوہ گر
روشن ہے آرسی سوں رخ باصفاے بیت
وہ مصرع بلند ہے معنی میں مہر باں
لاتا ہے چیں بھواں منیں ظاہر براے بیت
اُس کے سواد زلف سوں عالم میں اے ولی
کعبہ نمن سیہ ہے سراپا رواے بیت

———:o:———

(۹۶)

لب ترے پر کہ روح کا ہے قوت
کاتب ناز نے لکھا ہے سکوت
نشہ بخشی میں مے سوں بہتر ہے
تجھہ لباں کی مفرح یاقوت
اُس کے دیکھے سوں کیوں رہے طاقت
جس کی باتاں سوں دل ہوا مبہوت
جو موا داغ عشق میں اُس کوں
تختۂ لالہ سوں کرو تابوت
اے ولی سبزۂ لب دلبر
خوشنمائی میں ہے لب یاقوت

———:o:———

(۹۷)

کیا اس بات نے مجھہ دل کوں مبہوت
کہ کیوں آتا نہیں وہ روح کا قوت
بجا ہے گر شہید سرو قد کے حیات
بنائیں چوب سوں طوبیٰ

روایت خضر سوں پہنچی ہے مجکوں
کہ اُس کا خط ہے موج آب یا قوت

دسے کاجل سوں تجھہ انکھیاں کی یوں دھج
کہ برچھی کوں پکڑ نکلا ہے رجپوت*

ولی اُس خوش سخن کی بات سر کر
کہ اُس کی بات ہے عشاق کا قوت

---

* مندرجہ ذیل چار نسخے مختلف دیوانوں سے لکھے گئے ہیں ان میں کاجل کی طرح پلک سے برچھی کا ثبوت ملتا ہے۔ باقی شوخی یا ٹوکے اور سوکھے سے (جو بمعنی خشک اور سوراخ ہو سکتا ہے) کوئی خاص اور ظاہری مناسبت راقم کے خیال میں نہیں آئی —

۱–ٹوکے ۲–پلکاں ۳–سوکھے ۴–شوخی

ث

۷ (۹۸)

شوخ میرا بے میا ھے الغیاث
صاحب جور و جفا ھے الغیاث

وہ صنوبر قامت گلزار حسن
محشر ناز و ادا ھے الغیاث

اُس کمال ابرو کا ھر تیر بلا
جیوں خدنگ بے خطا ھے الغیاث

پائمال قاتل رنگیں ادا
خون عاشق جیوں حنا ھے الغیاث

ھوں پیا کے شربت لب بن مریض
جس منیں گلقند سا ھے الغیاث

جن نے دیوانہ کیا ھے خلق سوں
وہ پری رو کیا بلا ھے الغیاث

بلبل باغ وفا ھوں میں ولی
وہ سراپا بے وفا ھے الغیاث

———:o:———

۱۱ (۹۹)

درد کو میرے دوا نہیں الغیاث
مرض کو میرے شفا نہیں الغیاث

دین و ایمانم ربودند گلرخاں
دل کے تئیں رھنے کو جا نہیں الغیاث

چار دن کے حسن پر مت کر غرور
حسن کو دائم بقا نہیں الغیاث

روز و شب آتا ہے میرے سنگ* رقیب
بے حیا کوں کچھہ حیا نہیں الغیاث

ڈوبتا ہوں غم کے دریا میں پیا
پھونچتی زلف دوتا نہیں الغیاث

خوبیاں عالم کی سب ہیں اُس منیں
لیکن اُس کوں پھر وفا نہیں الغیاث

اُس کے کو پہنچانے کو غم کی خبر
قاصد باد صـــــبا نہیں الغیاث

بسکہ کثرت شد بکوے آں صـــــنم
عاشق مسکیں کو جا نہیں الغیاث

گرچہ فن مطربی میں طاق ہے
لیکن اُس کوں کچھہ گلا نہیں الغیاث

بوالہوس تقلید عاشق می کند
پھونچتی اُس کوں سزا نہیں الغیاث

ڈھونڈھتا ہوں عارف سالک ولی
اُس بجز کئی رہنما نہیں الغیاث

———:o:———

(۱۰۰) ۵

ملتا نہیں ہے مجھہ سوں وہ دلدار الغیاث
اُس بے وفا کے جور سوں سو بار الغیاث

مجھہ دل کا دیکھہ حال پریشان آپ سوں
کرتے ہیں تیری زلف کے سب تار الغیاث

---

* نون مخلوط معنی ساتھہ —

دیکھے ھے باغ میں کہاں نرگس کوں اے صنم
آنکھوں کا تیرے آج طلبگار الغیاث
آنکھوں کوں تیری دیکھہ کے گلشن میں گلبدن
نرگس ھوا ھے شوق سوں بیمار الغیاث
بازار میں جہاں کے نہیں کوئی اے ولی
میرے سخن کا خوب خریدار الغیاث

———:o:———

(۱۰۱) ۵

اُس صنم کے ھاتھہ سوں فریاد یاراں الغیاث*
شوخ کے غمزے ستی بیداد یاراں الغیاث
گر نہیں فریاد سنتا اس جہاں میں بوعلی
چہرۂ زریں پہ طرۂ دادیاراں الغیاث
ھوش عاشق کیوں رھے تجھہ مکھہ کے دیکھے اے صنم
داد ھے بیداد ھے فریاد یاراں الغیاث
جب سوں اُس شریں کے بچن پر ھے لطافت مستقیم
تب سوں دل فریاد ھے فرھاد یاراں الغیاث
جیوں ولی کے دل منیں ھے یاد اُس کی روز و شب
یو کہا فریاد ھے فریاد یاراں الغیاث

———:o:———

*غزلیات نمبر ۹۹ و ۱۰۱ و ۱۰۲ چند دیوانوں میں سے صرف ایک دیوان میں دیکھی گئیں۔ معلوم ھوتا ھے کہ یہ غزلیں بالکل ابتدائی ھیں کیوں کہ امیر خسرو کی صنعت ملمع کے سوا الفاظ ایسے نا مربوط اور اجنب واقع ھوے ھیں کہ غزل نمبر ۱۰۲ کے قوافی اور مطالب بھی اکثر سمجھہ میں نہیں آے مجبوراً کالاصل نقل کر دی گئی —

(۱۰۲)

ہوا ہوں سب ستے بالخیر ثالث
نہیں کئی حرت بے بالخیر ثالث

اگر دل پر نہ راکھے غم تو ہر گز
عجب نہیں سب میں ہے بالخیر ثالث

سلامت گل کو جب دیکھا ہمیشہ
ظفر بالقلب ہے بالخیر ثالث

علامات دورنگی دور کرنا
ولا بالقلب ہے بالخیر ثالث

خدا نہیں یو روا رکھتا ولی بوجھہ
اکیلا ہورہے بالخیر ثالث

———:o:———

(۱۰۳)

کدھی میری طرت لالن تم آتے نہیں سو کیا باعث
چھبیلا مکھہ اپس کا تک* دکھاتے نہیں سو کیا باعث

جدائی کے پھنسا ہوں دام میں یارو کہوں کس سوں
کہ مجھہ اس دکھہ کے پھاندے سوں چھڑاتے نہیں سو کیاباعث

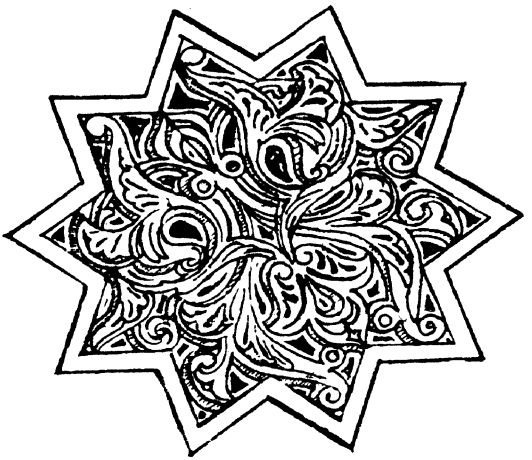
کیا سب زندگانی کو فدا تیری محبت میں
اچھوں† باتاں اپس دل کی سناتے نہیں سو کیا باعث

ہوا ہے دل مرا مخمور تیرے غم سوں اے ساجن
اپس کے نین سوں پانی پلاتے نہیں سو کیا باعث

---

*(ن) تم †اچھی

ولی اس بات کا افسوس ہے مجھہ دل منیں دائم
کہ میری بات کو خاطر میں لاتے نہیں سو کیا باعث



ردیف ج

(۱۰۴) ۱۰

ہے جلوہ گر صنم میں بہار عتاب آج
لیتا ہے اُس کے نازو ادا کا حساب آج

عالم کا ہوش کیوں کہ رہے گا عجب ہوں میں
چوتا* ہے اُس کی نین سوں رنگ شراب آج

کیا نازو کیا غرور ہے اُس نو بہار میں
دیتا نہیں سلام کا میرے جواب آج

کیوں سو نمن ضعیف نہوں غم سوں اے صنم
تیری کمر نے مجکوں دیا پیچ و تاب آج

آگے ترے لباں کے کہ ہیں چشمۂ حیات
لگتا ہے آب خضر مثال سراب آج

اُس کی نگاہ مست سوں معلوم یوں ہوا
اکثر کرے گی خانۂ مردم† خراب آج

اعجاز حسن‡ دیکھہ کہ وہ روے با عرق
پیدا کیا ہے چشمۂ آتش سوں آب آج

کیا بے خبر ہوا ہے معلم صنم کو دیکھہ
مکتب میں اُس کے بھول گیا ہے کتاب آج

معلوم نہیں کہ ہاتھہ میں شمشیر لے صنم
آتا ہے کس کے قتل کوں اتنا شتاب آج

کیوں آرزوے وصل کروں اُس سوں اے ولی
دیتا نہیں ہے ناز سوں سیدھا جواب آج

---

* (ن) چمکا - جھکتا † (ن) عاشق ‡ (ن) عشق

۷ (۱۰۵)

ہے حسن کے نگر* میں سجن تجکوں راج آج
خوش دلبری کا تجکوں ملا تخت و تاج آج
اس ناز ہور ادا کے تجمل کوں دیکھکر
سب دلبراں نے تجکوں دیا ہے† خراج آج
پروانہ ہو کے کیوں نہ گرے چاند چرخ سوں
فانوس دل میں شوق ترا ہے سراج آج
تجھہ زلف کی زنجیر‡ پہ رکھہ دانت فیل مست
کس بھید سوں کنگھی$ کو دیا آکے عاج آج
مقصود دو جہاں میں مرا تجھہ سوا نہیں
جگ میں نہیں کسو سوں ترے باج کاج آج
لب مین ترے مفرح یاقوت ہے سخن
بیمار دل مرے کوں وہی ہے علاج آج
وہ شوخ مجکوں آکے ملا اس سبب ولی
شادی میں اُس کی صرت کیا ہوں میں لاج آج

۱۱ (۱۰۶)

جولاں گری میں گرم ہے وہ شہسوار آج
سینے سوں عاشقاں کے اُٹھے ہے غبار آج
تجھہ اسپ برق تاز کی جولاں کوں دیکھہ دل
مانند بیجلی کے ہوا بے قرار آج

---

*(ن) ملک †(ن) آکے دیا تجکو تاج باج
‡ بر وزن اسیر $ بنون مخلوط

بے شک کرے گا خاطر عشاق باغ باغ
آیا ہے التفات پہ وہ نو بہار آج

گلزار تجھہ جمال کا گلشن میں دیکھکر
قرباں ہیں عندلیب ہزاراں ہزار آج

سینے کے رکھہ طبق میں دل چاک چاک کوں
لایا ہوں تیری* نذر بجاے انار آج

اے آتشیں بہار ترے مکھہ کی آب دیکھہ
پیدا کیا ہوا سوں دل خاکسار آج

ہے نیش وار† دل میں مرے خار خار شوق
چیرے کوں دیکھہ سر پہ ترے نوکدار آج

گردش ترے نین کی کہ جوں دور جام ہے
دیکھے سوں اُس کے‡ دل کا گیا ہے خمار آج

تیرے نین نے یک نگہہ التفات سوں
عالم کے وحشیاں کوں کیا ہے شکار آج

اطراف آسماں کے ہجوم شفق نہیں
تجھہ رنگ نے ہوا کوں کیا لالہزار آج

برجا ہے آسماں سوں تواضع کرے طلب
پایا ہے تجھہ کرم سوں ولی اعتبار آج

———:o:———

۱۷ (۱۰۷)

دیکھے سوں تجھہ لباں کے اُپر رنگ پان آج
چونا ہوے ہیں لالہ رخاں کے پران آج

---

* (ن) میں نیاز † (ن) بے شمار ‡ (ن) اُن انکھاں کے

نکلا ہے بے حجاب ہو بازار کی طرف
ہر بوالہوس کی گرم ہوئی ہے دکان آج

تیرے نین کی تیغ سوں ظاہر ہے رنگ خوں
کس کو کیا ہے قتل اے بانکے پٹھان آج

آخر کو رفتہ رفتہ دل خاکسار نے
تیری گلی میں آکے* کیا ہے مکان آج

اعجاز عشق دیکھہ کہ مجھہ ناتواں اُپر
اس سخت دل کے دل کوں کیا مہربان آج

کل خط زبان حال سوں آکر کرے گا عذر
عاشق سوں کیا ہوا جو کیا تونے مان آج

البتہ گل پیادہ ہو دوڑیں رکاب میں
اُس نو بہار حسن کی دیکھیں جو شان آج

تیری بھواں کوں دیکھکے کہتے ہیں عاشقاں
ہے شاہ جس کے نام چڑھی ہے کمان آج

گنگا رواں کیا ہوں اپس کے نین ستی
آ اے صنم شتاب ہے روز نہان آج

اے عقل موشگاف تامل سوں کر† نظر
آیا ہے کس ادا سوں وہ نازک میان آج

کیوں دائرے سوں زہرہ جبیں کے نکل سکوں
یک تان میں لیا ہے مرے دل کوں تان آج

میرے سخن کوں گلشن معنی کا بوجھہ گل
عاشق ہوے ہیں بلبل رنگیں بیان آج

---

*(ن) جاکے †(ن) فکر کر

جودھا جگت کے کیوں نہ تریں تجھہ سوں اے صنم
ترکش میں تجھہ نین کے ہیں ارجن کے بان آج

جاناں کر بسکہ خوف رقیباں ہے دل منیں
ہوتا ہے جان برجھہ ہمن سوں انجان * آج

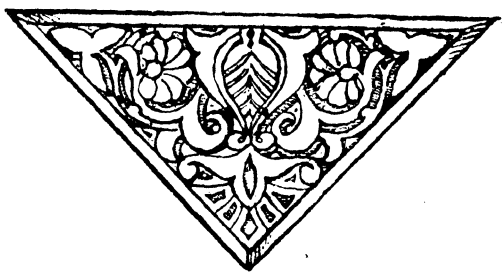
تجار حسن پاس ہین وو لعل بے بہا
اس جنس آبدار کا لینا ہے دان آج

شعلے کوں دل کے سہج ہے جانا فلک اُپر
برپا کیا ہوں آہ سوں میں نردبان آج

کیوں کر رکھوں میں دل کو ولی اپنے کھینچکر
نہیں دست اختیار میں میرے عنان آج

---

* نون مخلوط



ردیف ح

(۱۰۸) ۵

دستا ہے تجھہ جبیں سوں سراسر ظہور صبح
تجھہ دیکھنے کوں جگ میں ہوا ہے عبور صبح
بے تاب آفتاب ہے تب سوں جہان میں
دیکھا ہے تجکوں جب ستی اے رشک نور صبح
تجھہ مکھہ کی آرسی میں ہے نور خدا عیاں
روشن ہے تجھہ جمال ستی کوہ طور صبح
ظاہر ہیں تجھہ بہار میں اسباب عیش کے
ہے جلوہ گر ترے ستی* دارالسرور صبح
تجھہ مکھہ کا نور جب سوں تماشا† کیا ولی
کرّوا لگا ہے تب سوں جگت میں مرور صبح

———:o:———

(۱۰۹) ۹

برنگ صافی دل کیوں نہ ہو صفاے قدح
کہ دست آئنہ رو ہے مدام جاے قدح
زہے طرب کہ ہوا بزم عیش میں دمساز
صنم کے لعل سوں یاقوت بے بہاے قدح
کیا ہے ساقی عشرت بہار الفت سوں
حناے پنجۂ رنگیں نگار پاے قدح
اگر اشارت ابرو کرے وہ ماہ تمام
ہلال بزم‡ میں ہو چرخ زن بجاے قدح

---

* (ن) تجھی سوں † دیکھا ‡ (ن) ابر

خمار حشر سوں کیا غم ہے مے پرستاں کوں
لکھے جو قبر کے تعویذ پر دعاے قدح

سدا ہے اس خم نیلی سوں جوش زن یہ بات
کہ نقد ہوش فلاطوں ہے رو نماے قدح

ہوا ہے قلقل مینا سوں مجکوں* یہ ظاہر
کہ مے پرست کے سینے میں ہے ثناے قدح

ہوا ہے صبح کے مانند آفتاب ضمیر
عیاں ہے جس کے اُپر جلوۂ ضیاے قدح

ولی کے دل ستی اے شوخ احتراز نہ کر
ہمیشہ انجمن گلرخاں ہے جاے قدح

---

* (ن) مجھہ اُپر

ردیف خ

(۱۰۱)

سجن اول کے زمانے میں یوں* نہ تھا گستاخ
اسی دنوں میں ہوا ہے یو کیا بلا گستاخ

چمن میں مکھہ کی ترے مثل تاک ہے سرکش
اپس کے مکھہ پہ نہ کر زلف کوں اِتا گستاخ

ترے یو لب پہ خط سبز کیا ہے بوجھہ اسے
شکر اُپر ہے یو طوطی خوش ادا گستاخ

یو رنگ زرد اُڑا مجھہ ضعیف کوں لے کر
ہوا ہے کاہ لجانے کوں کہربا گستاخ

ولی کے دل میں ہے شوخی سوں تجھہ بھواں† کی بتی
تری زلف پہ ہوئی جس قدر ہوا گستاخ

———:o:———

(۱۱۱)

مژہ بتاں کی ہیں تجھہ غم میں خواب مخمل سرخ
لگی ہے ترک کے پتکے کوں یا‡ مـــلـــل سرخ

سجن کوں دیکھکے میں چشم سرخ خواب آلود
اپس انکھاں کوں کیا خوابگاہ مخمل سرخ

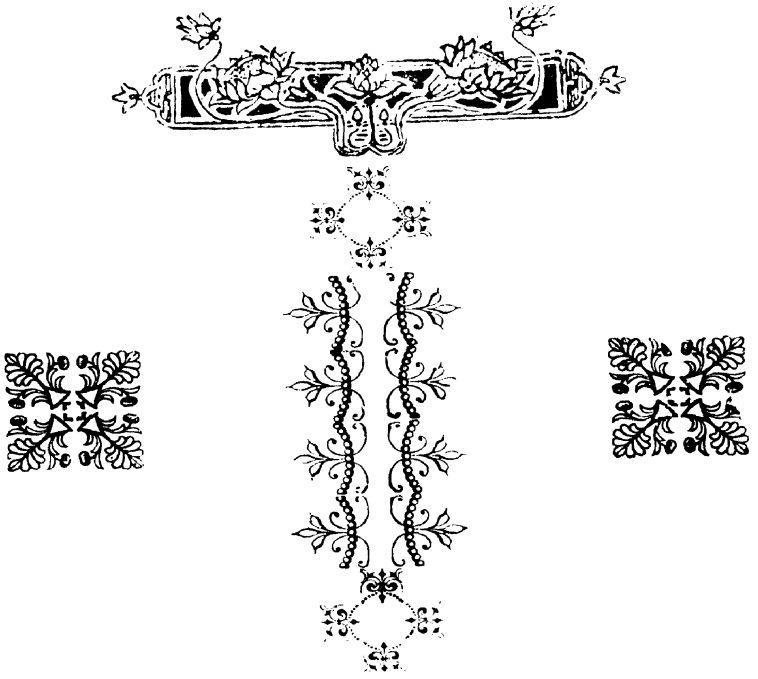
کتاب عشق پہ شنگرف اشک خونیں سوں
پلک کی کر کے قلم کھینچتا ہوں جدول سرخ

کیا ہے دفع مرے درد سر کوں رونے نے
ہوا ہے حق میں مرے خون دیدہ صندل سرخ

---

* (ن) توں † (ن) ہوا ‡ (ن) پتکے کوں گجرات کی

شفق نہ بوجھہ کہ مجھہ آہ آتشیں نے ولی
فلک کو جا کے کیا ہے برنگ منقل سرخ



*

ردیف د

۷ (۱۱۲)

همیشه هے بہار سرو آزاد
نه جاوے دولت حسن خدا داد

ترے رخ سوں که دائم بے خزاں هے
هوا هے زیب* در گلزار ایجاد

هوا مانند مجنوں مو پریشاں
ترا قد دیکھکر گلشن میں شمشاد

کیا هوں سهو راه کوچۂ غم
هوا هوں بسکه تیرے لطف سوں شاد

خلاصی کیوں که پاوے بلبل دل
نگاه مهرباں هے دام صیاد

وفا کو ترک مت کر هرگز اے دل†
محبت هے وفا بن سست بنیاد

نهیں هے بے قراری اُس کی بے جا
ولی جس دل میں هے زلف پریزاد

———:o:———

۹ (۱۱۳)

جب سوں هوا ترا یو قد دلربا بلند
سنتا هوں هر طرف سوں صدائے بلا بلند

مت پست فطرتاں سوں مل اے سرو نازنیں
تجهه قد کا نام جگ میں هے نام خدا بلند

---

*(ن) زرد رو- زیب پر †(ن) اے پری رو

بیمار گر نہیں یہ تری چشم غمزہ زن
کیوں ہاتھہ میں لیا ہے نگہہ کا عصا بلند

تجھہ ابرواں کوں دیکھکے کیتا ہے اے صنم
تجھہ حق منیں ہلال نے دست دعا بلند

گلزار زندگی میں بجز وصل سرو قد
عشاق کوں نہیں ہے دو جا مدعا بلند

یو آفتاب نہیں کہ عیاں ہے فلک اُپر
حق نے کیا جہاں میں ترا نقش پا بلند

یو بات کوں لکھا ہوں سفینے میں عقل کے
ہے بحر دل میں طبع سخن آشنا بلند

تیری بھواں میں* ناز کوں رتبہ ہے اس قدر
کشتی میں جیوں ہے مرتبۂ ناخدا بلند

میں عاشقاں کی فوج کا سردار ہوں ولی
مجھہ آہ کا ہوا ہے علم تا سما بلند

———:o:———

۷ (۱۱۴)

تجھہ گلبدن پہ جگ کے ہوے گلعذار بند
گلشن میں تجھہ بہار کے ہے نو بہار بند

گلزار میں لتک کے چلے گر تو یک قدم
مانند آب آئنہ ہو جوئبار بند

مانی نے تجھہ جمال کے گلشن کوں † دیکھکر
بیچا لجا کے شہر میں پھولاں کے ہار بند

---

* (ن) کے خار. † (ن) میں

تیری نین پہ دیکھہ میں آ ہو ر
بوجھا کہ تجھہ نگھہ میں ہے وحشت شعار ؛
ہے تجھہ شکار بند کی ہر یک کو آرزو
خوش وہ شکار جس کوں ملے یو شکار بند
تجھہ قد کوں دیکھہ سرو ہے گلشن میں پا بگل
آزاد یہاں ہوا ہے وہ* بے اختیار بند
اُمید مجکوں یوں ہے ولی کیا عجب اگر
اس ریختے کوں سنکے ہو معنی نگار بند

———:o:———

۱۵ (۱۱۵)

ہوا ہے گرم تو جب آفتاب کے مانند
کیا ہے ہوش نے پرواز آب کے مانند
زمیں پہ کیو نہ کریں اہل بزم جرعہ نمن
تری نگھہ مپں ہے مستی شراب کے مانند
نگاہ گرم† گرے گر فلک کے گلشن میں
گل ستارہ گریں گل ‡ گلاب کے مانند
برنگ برق اگر جلوہ گر ہو وہ گل رو
غبار سینہ ہو پانی سحاب کے مانند
توقع قدم شہسوار دل میں نہ رکھہ
ہوا ہوں خالی اپس سوں رکاب کے مانند
لکھا ہوں بسکہ پری روکی زلف کی تعریف
سیاہ نامہ ہوا ہوں کتاب کے مانند

---

*(ن) سو †(ن) تیز ‡ گل کر

بیمار گراں میں ہر آہ اے کماں ابرو
کیوں ہے چرخ پہ تیر شہاب کے مانند

ترے خیال میں اے بحر حسن دیدۂ تر
ہوے ہیں آب سراپا حباب کے مانند

کیا ہے طرز تغافل نے شوق کے جگ میں
ہر ایک چشم کوں تسخیر خواب کے مانند

نہ کر سوال مرے درد کی حکایت کا
کہ مجھہ زباں پہ ہے حاضر جواب کے مانند

نہ بھول گرم نگاہی پہ* شوخ چشماں دی
محبت ان کی ہے دھوکا سراب کے مانند

گر آبرو کی ہے خواہش کسی کی نعمت پر
نہ کھول حرص کے دیدے کو قاب کے مانند

نہ ہو تو فکر† سوں دنیا کی مو نہن باریک
سیاہ دل کوں کرے گا‡ خضاب کے مانند

نگاہ گرم سوں اُس شعلہ قد نے مجلس میں
کیا برشتہ ولی کو کباب کے مانند

———:o:———

(۱۱۶)

تیری نین کی سختی$ ہے دلبری کے مانند
تیری نگاہ موزوں ہے عبہری کے مانند

ظاہر نہیں کسی پر تجھہ لعل کی حقیقت
واقف ہوا ہوں اس سوں میں جوہری کے مانند

---

*(ن) سے †(ن) مہر ‡(ن) گی $(ن) شیخی

هر چند رنگ زردی حاصل هے عاشقوں کوں
لیکن شگفتہ رو هیں گل جعفری کے مانند

طاقت نہیں کسی کوں تا اُس صنم کوں دیکھے
عالم کی هے نظر سوں پنہاں پری کے مانند

یہ ریختہ ولی کا جا کر اُسے سناؤ
رکھتا هے فکر روشن جو انوری کے مانند

———:o:———

(۱۱۷)

چنچل کوں جا کے بولو آ بیجای کے مانند
اس وقت انکھاں برستاں * هیں بادلی کے مانند

سوزن سوں تجھہ پلک کی اے نور جان و دیدہ
هر استخواں میں روزن هے بانسلی کے مانند

عالم میں جس کے سر پر گلدستۂ ادب هے
وہ کیوں کہے چمن کوں تیری گلی کے مانند

گر آرزو هے تجکوں مقصد کے گل کا کھلنا
تک بند کر زباں کوں مکھہ میں کلی کے مانند

مشتاق تجھہ درس کا اے شمع بزم خوبی
دیکھا نہیں هے دوجا هرگز ولی کے مانند

———:o:———

(۱۱۸)

سخن شناس کے نزدیک کم نہیں زیزید
کسی کے مطلب رنگیں کوں جو کیا هے شہید

---

* برستی

یہ زلف و خال سیہ نے دیا ہے جگ کوں فریب
دغا کے دینے میں یک رنگ ہیں یہ پیر و مرید

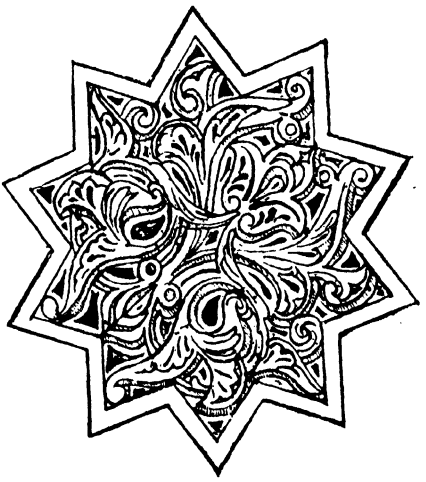
کُھلا ہے عقدۂ دل تجھ پلک * کی سوزن سوں
ترے نین کا اشارہ ہے قفل دل کی کلید

ہوا ہے مشتری اُس رشک مشتری کا دل
کیا جو اہل خرد کے ہزار دل کوں خرید

ہوا ہے حق کی توجہ سوں اے ہلال ابرو
ترا جمال منور ولی کے دل کی عید

---

* (ں) نگہہ



ردیف ن

(۱۱۹) ۵

اے شکر لب قند سوں تجھہ لب کی باتاں ہیں لذیذ
حرف تیز* اُس کے ہیں جیسے حلوۂ† سوہاں لذیذ

دل کو فرحت بخش ہے دائم ترے غم کا ہجوم
صاحب ہمت کوں نت ہے کثرت‡ مہماں لذیذ

ست ہراک ناہل کے ملنے سوں راضی ہو صنم
ہے نصیحت تلخ ظاہر لیک ہے پنہاں لذیذ

لذت معنی نہیں کچھہ لذت ظاہر$ سوں کم
حرف بامعنی ہے جیسے بوسۂ خوباں لذیذ

اے ولی ترک علائق دل کو لذت بخش ہے
جیوں ہے دنیادار کوں فکر سروساماں لذیذ

---

* (ن) تر

† اس لفظ کی صحیح ترکیب حلواے سوہاں چاہئے مگر قدما نے اکثر موقعوں پر عرف عام کا لحاظ رکھا ہے۔ اگر لفظ جلوہ کی طرح لفظ حلوا میں ہاے ہوز ہوتی تو یہ ترکیب صحیح ہوتی۔ فافہم

‡ (ن) دولت $ (ن) صوت

ردیف ر

(۱۲۰)

گر چمن میں چلے وہ رشک بہار
گل کریں نقد آب ورنگ نثار

بلبلاں ہر طرف سوں اُٹھہ دوڑیں
دیکھنے کوں اُسے ہزار ہزار

یاد تجھہ خط سبز کی اے شوخ
زخم دل پر ہے مرہم زنگار

حق نے تیری انکھاں کوں بخشا ہے
مئے وحدت* سوں ساغر سرشار

جن نے دیکھا ہے اُس پری رو کوں
صورت ہوش سوں ہوا بیزار

تجھہ درس کے خیال میں دائم
مثل نیساں ہے چشم گوہر بار

تجھہ لب آگے اے† مشتری طلعت
آب حیواں کا سرد ہے بازار

بسکہ پایا ہے تجھہ جفا سوں شکست
خانۂ دل ہوا ہے آئنہ وار‡

اے ولی اُس سوں حرف ہوش نہ پوچھہ
جو ہوا مست جلوۂ دیدار

———:o:———

* (ن) وحشت † بیک حرکت ‡ (ن) زار

۵ (۱۳۱)

آیا جو کمر باندھکے تو جور و جفا پر
میں جی کوں تصدق کیا تجھہ بانکی ادا پر
مجھہ دیدۂ خوں بار میں یک بار قدم رکھہ
اے شوخ ترا جیو ہے گر رنگ حنا پر
انکھیاں ہیں یہ خوبان جہاں کی کہ لگی ہیں
بوٹی نہیں نرگس کی صنم تیری قبا پر
تشبیہ جو تجھہ خط کوں دیا مشک ختن سوں
عالم کوں وہ آگاہ کیا اپنی خطا پر
دشوار ہے حیرت سوں ولی اُس کا* نکلنا
باندھا ہے جو دل اُس رخ آئینہ نما پر

———:o:———

۷ (۱۳۲)

سجن تجھہ گلبدن کا آج نہیں ثانی چمن بھیتر
غلط بولا چمن کیا بلکہ جنات عدن بھیتر
ترے گلزار رنگیں کا جو گُئی مقبول ہے اے گل
وہ اپنے خوں میں جیوں گل غرق ہے خونیں کفن بھیتر
پڑی ہے دل میں پروانے کے تیرے عشق کی آتش
ہوئی ہے شمع تیرے مکھہ† سوں روشن انجمن بھیتر
تو وہ گل پیرھن ہے مصر میں خوبی کے اے موھن
کہ لاکھاں‡ دل کے یوسف ہیں ترے چاہ ذقن بھیتر
چمن میں اس سبب جاتا ہوں اے رشک ہزاراں گل
کہ تیری باس کی پاتا ہوں یک بو یاسمن بھیتر

---

* (ن) کوں † (ن) دخ ‡ لاکھوں

سراپا زندگانی کوں جلاتی ہے ترے شوقوں
عجب تجھہ عشق کی گرمی ہے شمع شعلہ زن بھیتر
یہ مکھہ کی شمع سوں روشن ہے ہفت اقلیم کی مجلس
ولی پروانگی کرتا تری ملک دکن بھیتر

———:o:———

(۱۲۳) ۹

اب جدائی نہ کر خدا سوں ڈر
بے وفائی نہ کر خدا سوں ڈر
راست کیشاں سوں اے کماں ابرو
کج ادائی نہ کر خدا سوں ڈر
مت تغافل کوں راہ دے اے شوخ
جگ ہنسائی نہ کر خدا سوں ڈر
ہے جدائی میں زندگی مشکل
آ جدائی نہ کر خدا سوں ڈر
عاشقاں کوں شہید کر کے صنم*
کف حنائی نہ کر خدا سوں ڈر
آرسی دیکھکر نہ ہو مغرور
خود نمائی نہ کر خدا سوں ڈر
اُس سوں جو آشنائے درد نہیں
آشنائی نہ کر خدا سوں ڈر
رنگ عاشق غضب سوں اے ظالم
کھربائی نہ کر خدا سوں ڈر

---

* (ن) خون عاشق سے بے اجازت ناز

اے ولی غیر آستانۂ یار
جبھہ سائی نہ کر خدا سوں در

———:o:———

(۱۲۴) ٥

سنایا جب خبر شادی کی قاصد صبحدم آکر
منگا رخصت مرے نزدیک باھر دل سوں غم آکر
ترے ملنے سوں تا روشن کرے دل کی مجالس کوں
ھوئی ھے شعلہ زن سینے میں خواھش دمبدم آکر
بجز تجھہ جام لب کے اے پری پیکر نہ لوں * ھرگز
اگر دیوے اپس کے ھاتھہ سوں مجھہ جام جم آکر
نظارہ جو کیا میں تجھہ مبارک حسن کا موھن
کیا مجھہ دل میں تیری زلف خم در خم کا خم آکر
ولی تجھہ حسن کی تعریف میں جب ریختہ بولے
سنے اُس کوں یقیں اُٹھہ جاں سوں حسان عجم آکر

———:o:———

(۱۲۵) ٥

اگر گلزار میں بیٹھے وہ سرو نازنیں آکر
کرے نظارگی اُس کی سو فردوس بریں آکر
اگر ھووے صنم خانے میں اُس بت کا گزر بے شک
تصدق اُس پہ ھوویں سب نگارستان چیں آکر
عجب اُس شوخ چنچل کی انکھاں ھیں شوخ اور چنچل
ھوے قرباں جس اوپر آھوے صحرا نشیں آکر

---

* (ن) پیوں

کرے شیرازہ بندی دل کی جو اُس سکھہ * کے دیکھے سوں
پریشاں ہو اگر دیکھے وہ زلف عنبریں آکر
عجب نہیں† دام میں اُس کے اگر اٹکا ولی کا دل
کہ اُس کے دام میں لاکھاں‡ پھنسے ہیں اہل دیں آکر

———:o:———

ہ (۱۲۶)

پڑا ہوں کوہ غم میں اس دل نا شاد سوں جاکر
دعا ہو لو مری جانب سوں کُئی فریاد سوں جاکر
برہ کے ہاتھہ سوں گرداب غم میں جا پڑا ہے دل
کہو میری حقیقت چرخ بے بنیاد سوں جاکر
گرفتاراں کی غمخواری ایا لازم نہیں تجھپر
حقیقت مرغ دل کی یوں کہو صیاد سوں جاکر
کیا ہے خون نے سودا کے غلبہ تن منیں میرے $
نگہہ کے نیشتر کوں لا کہو فصاد سوں جاکر
ولی اُس قد کا طالب ہے مبارکباد آ بولو
کہو سمجھا کے گلشن میں ہر اک شمشاد سوں جاکر

———:o:———

ہ (۱۲۷)

عاجزاں کے اُپر ستم مت کر
اس قدر سختی اے صنم مت کر
اس ترقی کے وقت میں اے شوخ
مہر بانی اپس کی کم مت کر

---

* (ن) خط † (ن) کیا ‡ لاکھوں
$ (ن) کیا ہے جوش ہر ہر رگ میں میری خون سودا نے

رحم بے جا ستم برابر ہے
توں* رقیباں اُپر کرم مت کر

اس نصیحت کوں گوش جاں سوں سن
دل کوں اپنے مکان† غم مت کر

رام تجھہ امر کا ہوا ہے ولی
گرہے انصاف اُس سوں رم مت کر

———:o:———

(۱۲۸) ۵

ہشیار زمانے کے ترے مکھہ پہ نظر کر
تجھہ نیہہ کے کوچے میں ٹُئے جان بسر کر

عالم میں ہے وہ تیر ملامت کا نشانہ
جس تن سوں‡ ترے غم کا گیا تیر گزر کر

تجھہ حسن کی جھلکار سوں کیا بدر کوں نسبت
جو ٹُئی کہ تجھے بدر کہے اُس کو بدر کر

اُس ظالم خوں خوار کوں جی پیش کیا ہوں
جس عشق نے عالم کوں دیا$ زیر وزیر کر

رونے ستی فارغ ہو ولی پیو کوں دیکھا
کعبے کی زیارت کیا دریا سوں اُتر کر

———:o:———

(۱۲۹) ۹

اے باد صبا باغ میں موھی کے گزر کر
مجھہ داغ کی اس لالۂ خونیں کوں خبر کو

---

*(ن) یوں †(ن) مقام ‡(ن) دل میں $(ن) ستا

کیا درد کسے کون کہے درد مرا جا
اے آہ مرے درد کی توں جا کے خبر کر

مت طرز تغافل کوں مرے حق میں روا رکھہ
اے شوخ مری آہ سوں البتہ حذر کر

دوجا نہیں دلتا پی سوں کہے دل کی حقیقت
اے درد توجا جیو میں اُس پی کے اثر کر

کیا غم ہے اُسے تیر حوادث سوں جہاں میں
بوجھا جو کوی گردش ساغر کوں سپر کر

کئی بار لکھا اُس کی طرف نامے کوں* لیکن
ہر بار ستیا اشک نے مجھہ نامے کو تر کر

ہر وقت نہ ست† کھل تغافل کوں انکھاں میں
ڈک‡ مہر سوں اس طرف اے $ بے مہر نظر کر

اُس صاحب دانش سوں ولی یہ ہے تعجب
یکبارگی کیوں مجکوں گیا دل سے بسر کر

———:o:———

(۱۳۰)

شوخ نکلا جب قدم کو تیز کر
ناز کے شبدیز کوں مہمیز کر

یک بیک آیا اڈا سوں مجھہ طرف
ہر پلک کوں دشنۂ خوں ریز کر

میں کیا یوں عرض از روے نیاز
مہربانی اُس کی دست آویز کر

---

* (ن) نامہ طرف پھو کے † (ن) کر † لگا ‡ ن) یک
$ بیک حرکت

کہہ اپس کی نرگس بیمار کوں
عاشقاں کے خون سوں پرہیز کر
اے ولی آیا* ہے وہ مقصود دل
خانۂ دل خوں سوں رنگ آمیز کر

———:o:———

۷ (۱۳۱)

اے سرو خراماں توں نہ جا باغ میں چل کر
مت قمری و شمشاد کے سودے میں خلل کر
کر چاک گریباں کوں گلاں صحن چمن میں
آے ہیں ترے شوق میں پردے سوں نکل کر
صنعت کے مصور نے صباحت کے صفے پر
تصویر بنائی ہے تری نور کوں حل کر
اے نور نظر شمع کوں دیکھا ہوں سراپا
تجھہ عشق کی آتش ستی کاجل ہوئی جل کر
بے آب لگے آب حیات اُس کی نظر میں
پانی ہوا تجھہ گال کے جو عشق میں گل کر
تجھہ ابروے خمدار سوں† ہرگز نہ پھرے دل
کیوں جاوے سپاہی دم شمشیر سوں ٹل کر
اے جان ولی لطف سوں آ بر میں مرے آج
مجھہ عاشق بے کل ستی مت وعدۂ کل کر

———:o:———

* (ن) آتا † (ن) کے جمدھر ستی

۷ (۱۳۲)

ہوا ہوں بے خبر تجھہ مست انکھیاں کی خبر سن کر
ہوا ہوں ناتواں جیوں مو تری نازک کمر سن کر

نہیں تجھہ لعل شیریں پر خط سبز اے گلستاں رو
یہ طوطی ہے کہ آئی ہے ترے لب کی شکر سن کر

سراپا ہو کے سودائی پڑا تجھہ غم کے حلقے میں
تری زلفاں کے سنبل کی حکایت سر بسر سن کر

پرت کے پنتھہ میں ہرگز قدم پیچھے نہ رکھہ اے دل
ہٹاتے ہیں قدم نامرد اس رہ کا خطر سن کر

بگولے کی نمط آتا ہے مجنوں بے سرو بے پا
مرے دیوانۂ دل کو اپس کا راہبر سن کر

صبا کے ہاتھہ سوں جیوں ہے ہر اک غنچہ پریشاں دل
یوہیں ہر دل پریشاں ہے مری آہ سحر سن کر

ولی تیری گلی کوں سن کے یوں مشتاق ہے نسدن
کہ جیوں عشاق ہوں مشتاق وصف مو* کمر سن کر

———:o:———

۵ (۱۳۳)

چمن میں جب چلے اُس حسن عالم تاب سوں اُٹھکر
کرے تعظیم خوشبو ہر گل سیراب سوں اُٹھکر

کرے گر آرسی گھر میں لجا تجھہ مکھہ کی مہمانی
دھلاوے ہاتھہ تیرے کوں اپس کی آب سوں اُٹھکر

ترے ابرو کی پہنچے گر خبر زاہد کوں مسجد میں
تماشا دیکھنے آوے ترا محراب سوں اُٹھکر

---

* (ن) پرنگر - سیمبر

ترے پانواں کی نرمی کی اگر شہرت ہو عالم میں
وہیں آوے قدم بوسی کوں مخمل خواب سوں اُٹھکر
ولی تجھہ زلف کی گر سحر سازی کا بیاں بولے
چلے پاتال سوں باسک سو پیچ و تاب سوں اُٹھکر

———:o:———

۷ (۱۳۴)

میں تجھے آیا ہوں ایماں بوجھکر
باعث جمعیت جاں بوجھکر
بلبل شیراز کوں کرتا ہے* یاد
حسن کوں تیرے گلستاں بوجھکر
دل چلا ہے عشق کا ہو جوہری
لب ترے لعل بدخشاں بوجھکر
ہر نگہہ کرتی ہے نظارے کی مشق
خط کوں تیرے خط ریحاں بوجھکر
اے سجن آیا ہوں ہو بے اختیار
تجکوں اپنا راحت جاں بوجھکر
زلف تیری کیوں نہ کھاوے پیچ و تاب
حال مجھہ دل کا پریشاں بوجھکر
رحم کر اُس پر کہ آیا ہے ولی
درد دل کا تجھہ کوں درماں بوجھکر

———:o:———

* (ب) ہوں

۱۰ (۱۳۵)

جو آیا مست ساقی جام لے کر
گیا یکبارگی آرام لے کر

نگہہ تیری سدا آتی ہے جیوں تیر
دل زخمی طرف پیغام لے کر

نہ جانوں خط ترا کس بے خطا پر
چلا ہے آج فوج شام لے کر

اُڑا آہوے دل سوں رنگ وحشت
جو آئی زلف تیری دام لے کر

جو گُئی باندھا ہے تیری زلف میں دل
ستا* ہے کفر میں اسلام لے کر

ترے لب اور تری انکھیاں کوں† ہدیہ
چلا ہوں پستہ و بادام لے کر

بنائی ہے جہاں میں لیلۃالقدر
سیاہی تجھہ زلف سوں وام لے کر

تری ساقی گری کوں لالۂ باغ
کھڑا ہے منتظر ہو جام لے کر

میں اُس کوں جیوں نگیں کرتا ہوں سجدہ
جو گُئی آتا ہے تیرا نام لے کر

ولی تیرے لباں سوں اے لٹک طبع
چلا ہے لذت دشنام لے کر

———:o:———

* (ن) ملا † (ن) کا

(۱۳۶) ۵

عجب نہیں جو کرے دل میں شیخ کے تاثیر
اگر مقدمۂ عشق کوں کروں تحریر
جنوں عشق ہوا اس قدر زمیں کوں محیط
کہ پارسا* کو ہوئی موج بوریا زنجیر
زبان قال نہیں طفل اشک کوں لیکن
زبان حال سوں کرتے ہیں عشق کی تقریر
صفے پہ چہرۂ عشاق کے مصور عشق
جگر کے خوں سوں لکھا طفل اشک کی تصویر
گلی سوں نیہہ† کی کیوں جا سکوں ولی باہر
ہوئی ہے خاک پری رو کی رہ کی دامن گیر

———:o:———

(۱۳۷) ۷

دل مرا ہے وہ آتشیں پیکر
ہوگئے راکھہ جس کوں دیکھہ شرر
کیا کہوں نبض دل کی بے تابی
قوت جس کا ہے آتش‡ و نشتر
عشق بازاں میں اُس کوں راحت ہے
جس کوں الماس کا ملا بستر
اُن نے پایا ہے منزل مقصود
عشق جس کا ہے ہادی و رہبر
ترک لذت کی جس کوں ہے لذت
شکر اُس کوں ہے زہر زہر شکر

---

* (ن) آشنا † ن / پیو ‡ (ن) آتشیں

آشنایاں کوں موج آب وفا
ھے محبت کی تیغ کا جوھر
بزم دلبر میں اے ولی جا تو
شوق کا آج ھاتھہ لے ساغر

———:o:———

(۱۳۸)

مجکوں پہنچی اُس شکر لب کی خبر
حق شکر خورے کوں دیتا ھے شکر
بو علی سینا اگر دیکھے اُسے
قاعدے حکمت کے سب جاے بسر
سات پردوں میں رکھوں اُس کوں چھپا
آوے گر انکھیاں میں وہ نور نظر
مجکوں سب عالم کہے باریک بیں
گر لگے تک ھاتھہ وہ نازک کمر
اُن لباں کا اے ولی طالب ھے دل
جن کے غم سوں* لعل ھے خونیں جگر

---

* (ن) دیکھے

ردیف ز

(۱۳۹) ۵

ہوا تجھہ خشم* سوں بستان غم سبز
ہوا تجھہ جور سوں بخت الم سبز ۔
ہوا قد سرو کے مانند صـــــنم کا
لباس سبز سوں سر تا قدم سبز
کہیں جوہر شناساں دیکھہ تجھہ حسن
زمرد کا تراشا ہے صـــــنم سبز
ثنا لکھنےٗ میں اُس آہو نین کی
ہوا جیوں شاخ نرگس ہر قلم سبز
ولی نے جب لکھا تجھہ خط کی تعریف
ہوا جیوں برگ ریحاں ہر رقم سبز

———:o:———

(۱۴۰) ۵

لباس اپنا کیا وہ گلبدن سبز
ہوا سر تا قدم مثل چمن سبز
عجب چھب سوں کھڑا ہے وہ پری رو
سر اوپر چیرا بر میں پیرھن سبز
اگر اس سج سوں آوے انجمن میں
تو ہوویں بخت اہل انجمن سبز
فصاحت کیا کہوں اُس خوش دھن† کی
کسی کا وہاں نہیں ہوتا سخن سبز

---

* (ن) عشق † (ن) سخن

ولی جو جی دیا یو خط کوں کر یاد
بجا ھے گر کریں اُس کا کفن سبز

———:o:———

(۱۴۱) ۹

ھوا نہیں وہ* صنم صاحب اختیار ھنوز
بجاے خود ھے رقیباں کا اعتبار ھنوز
پری رخاں کی جھلک کا کیا ھوں بسکہ خیال
برنگ برق مرا دل ھے بے قرار ھنوز
ووا چشم چار ھوئی شوق کے دو ابرو سوں
ولے نہیں وہ دورنگی ھزا دو چار ھنوز
ھزار بلبل مسکیں کا صید ھے باقی
مقیم ھے چمن حسن میں بہار ھنوز
بجا نہیں تجھے انکار خون عاشق سوں‡
گیا نہیں ھے ترے ھاتھہ سوں نگار$ ھنوز
اپس کی چشم کی گردش سوں دے پیالہ مجھے
گیا نہیں ھے مری چشم سوں خمار ھنوز
بجاے خود ھے اے§ رنگیں بہار گل فطرت
تری پلک کا مرے دل میں خار خار ھنوز
چلے ھیں آھوے مشکیں ختن سوں سن کے، کہ ھے
نگاہ شوخ صنم درپے شکار ھنوز
ولی جہاں کے گلستاں میں ھر طرف ھے خزاں
ولے بحال ھے وہ سرو گلعذار ھنوز

———:o:———

* (ن) ھے † (ن) وہ ‡ (ن) کا $ نشان § بتخفیف یا

۷ (۲۴۲)

مت جا صنم کہ ہوش دل آیا نہیں ہنوز
میں درد اُس* کا تجکوں سنایا نہیں ہنوز

اس چشم اشکبار سوں میری عجب نہ کر
سینے کا داغ تجکوں دکھایا نہیں ہنوز

تجھہ لطف کے زلال نے اے مایۂ حیات
میرے سنے† کی آگ بجھایا نہیں ہنوز

ہوں گرچہ خاکسار ولے از رہ ادب
دامن کوں تیرے ہاتھہ لگایا نہیں ہنوز

اپنی انکھاں کے نور کا‡ تیرے قدم تلے
اے نور دیدہ فرش بچھایا نہیں ہنوز

زاہد اگرچہ فہم میں ہے بو علی وقت
میرے سخن کے رمز$ کو پایا نہیں ہنوز

آزاد اپنے عشق سوں مت کر ولی کے تئیں
تیرا غلام جگ میں کہایا نہیں ہنوز

———:o:———

۹ (۲۴۳)

تو ہے رشک ماہ کنعانی ہنوز
تجکوں ہے خوباں میں سلطانی ہنوز

ہر جھلک دیتی ہے تجھہ رخسار کی
آرسی کوں درس حیرانی ہنوز

شرم سوں تجھہ مکھہ کے اے دریاے حسن
چہرۂ گوہر پہ ہے پانی ہنوز

---

* (ن) اپس † سینہ ‡ (ن) کوں $ (ن) معنی

حلقه زن هے تجهه دهن کی یاد میں
خاتم دست* سلیمانی هنوز

خواب† میں دیکها تها تیری زلف کوں
دل میں هے باقی پریشانی هنوز

تجهه کمر کوں دیکهه حیراں هو رها
سو قلم لے هاتهه میں مانی هنوز

روز اول سوں چمن میں حسن کے
نهیں هوا پیدا ترا ثانی هنوز

جان جاتا‡ هے ولے آتا نهیں
کیا سبب ره دلبر جانی هنوز

اے ولی اُس گلبدن کے عشق میں
مثل$ بلبل هے غزلخوانی هنوز

———:o:———

(۱۴۴) ۷

داغ سوں دل قرص زر اندود رکهتا هے هنوز
مثل سورج آتش بے دود رکهتا هے هنوز

بسکه گایا هوں سرود عشق تیری یاد میں
دل یه میرا لهجۂ داؤد رکهتا هے هنوز

باغ میں دیکها هوں اے§ یاقوت لب ریحاں کے تئیں
شوق اُس خط کا غبار آلود رکهتا هے هنوز

نور تجهه رخسار کا سینے میں هے نت جلوه گر
مجمر دل آتش نمرود رکهتا هے هنوز

---

* (ن) مهر † (ن) رات ‡ (ن) جاتی $ (ن) شغل
§ (ن) اس

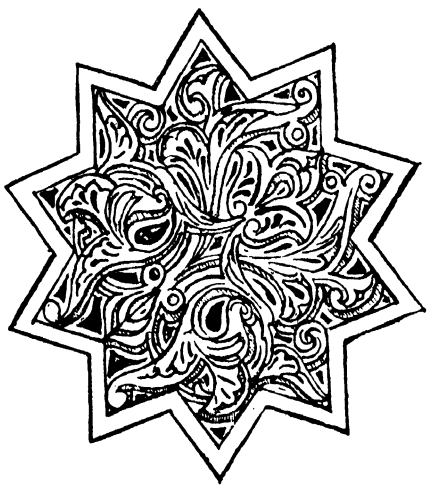
گرچہ غیر از نامرادی اب تلک حاصل نہیں
لیک دل تجھہ لب ستی مقصود رکھتا ہے ہنوز

تجھہ دہان کالعدم سوں ہے تعجب یہ کہ حق
طالباں کوں اُس کے کیوں موجود رکھتا ہے ہنوز

یہ ولی تجھہ عشق کے مجمر پہ تا اسپند ہو*
جگ منیں دل کو بجاے عود رکھتا ہے ہنوز

---

* (ن) کرے



ردیف س

(۱۴۵) ٥

جب لگ ہے چمن بیچ بہار گل و نرگس
ہے باغ سخن* بیچ بہار گل و نرگس

وحدت کے گلستاں کا چمن حسن ہے تیرا
پھولا ہے نین بیچ بہار گل نرگس

تارے نہیں یو باغ فلک بیچ جو دستے
گلشن ہے گگن بیچ بہار گل و نرگس

نرگس کے تماشے کوں گلستاں میں نکو جا
ہے چشم سجن بیچ بہار گل و نرگس

اُس شوخ کی بیمار انکھاں دیکھہ ولی تو
خواہش ہے وطن بیچ بہار گل و نرگس

———:o:———

(۱۴۶) ٥

شوخ آتا نہیں ہزار افسوس
مکھہ دکھاتا نہیں ہزار افسوس

مطرب نغمہ ساز محفل عشق
تان گاتا نہیں ہزار افسوس

بزم عشرت میں جام لب سوں پیا
مے پلاتا نہیں ہزار افسوس

وہ سجن ناز سوں بھلی† باتاں
من میں لاتا نہیں ہزار افسوس

---

* (ن) سجن † (ن) کسی کی مان (مان بمعنی عزت - بات)

پیم نگری* کی راہ غیر ولی
کوئی پاتا نہیں ہزار افسوس

———:o:———

(۱۴۷)

جب سوں وہ گلبدن ہے میرے پاس
گلشن دل تمام ہے خوش باس
دیکھا جو اے پری تری تصویر
گم کیا ہے اپس سوں ہوش و ہواس
کھول چھاتی ہور اپنے سینے کوں
دل میں آتا ہے کچھہ کا کچھہ وسواس
تشنۂ آب زند گانی ہوں
بوسہ دے کر بجھا تو میری پیاس
دیکھہ تیری اُداسی اے جاناں
دل مرا مجھہ ستی ہوا ہے اُداس
مجھہ سوں مت کہہ لباس کی کچھہ بات
معتبر نہیں ہے عاشقی میں لباس
اے ولی رات دن ہے دل میں مرے
اُس پری روکے دیکھنے کی آس

———:o:———

(۱۴۸)

میں کیا کروں جہاں کوں مجھے دلربا ہے بس
دونوں جہاں میں اُس کا مجھے آسرا ہے بس

---

* کوچۂ محبت

جنت کو کیا کرے گا طلبگار دوست کا
دونوں جہاں میں اُس کوں وہ گلگوں قبا ہے بس

سرو چمن کی دید کوں ہر گز نہ جاے گا
جس کی بغل میں دلبر رنگیں ادا ہے بس

آب بقا پسند نہ آوے اُسے کبھی
جس نے مدام وصل کا شربت پیا ہے بس

پھندے سوں عشق کے وہ ولی کب نکل سکے
دل جس کا دام زلف میں جا کر پھنسا ہے بس

ردیف ش

(۱۹۴) ۷

نہیں یہ خط بہ گرد لعل سے نوش
ہوا ہے چشمۂ خرشید خس پوش
بروز حشر سوں کیا باک اُس کوں
ہوا خرشید محشر جس کا ہمدوش*
ہوا ہے جلوہ گر تجھہ حسن کا نور
چراغ محفل خوبی ہے خاموش
ترے جلوے سوں ہے گل تازہ و تر
چمن میں بلبلاں کا ہر طرف جوش
جو دیکھا ہے† ہلال ابرو ترا رو
وہ صبح عید سوں نت ہے ہم آغوش
کیا جب بر میں زریں جامہ وہ شوخ
ہوا خرشید محشر سایہ مدھوش
ولی کوں یاد تیری دمبدم ہے
نہیں یک آن خاطر سوں فراموش

———:o:———

(۱۵۰) ۷

عشق کے ہاتھہ سوں ہوے دل ریش
جگ میں کیا بادشاہ کیا درویش

---

*ایک دیوان میں یہ شعر اس طرح دیکھا گیا۔
خمار حشر سوں کیا باک اس کوں
جو تیرے شوق سوں ہیں مست و مدھوش
† (ن) اے

جیو میرا هوا هے زیر و زبر
جب سوں تیرا فراق آیا پیش

شوخ کے دل سوں دل هوا پیوست
آتش عشق سوں* لگا هے سریش

تجهه په قرباں هوں اے کماں ابرو
جب سوں لینا هوں عاشقی کا کیش

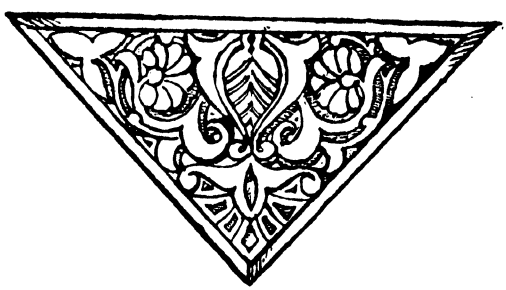
جس کوں قربت هے عشق سوں تیرے
اُس کے نزدیک کب عزیز هے خویش

تجهه بن اک پل† نهیں مجهے آرام
بیگ دکهلا درس اے‡ مرهم ریش

اے ولی اُس کا زهر کیوں اُترے
جن نے کهایا هے عاشقی کا نیش

---

* (ن) کا † (ن) تل ‡ بیک حرکت



ردیف ص

(۱۵۱) ۸

خود بخود دل نہیں ہوا ہے حریص
بوسۂ یار نے کیا ہے حریص

ذوق دیدار یار ہے جس کوں
طلب عشق میں سدا ہے حریص

آہوے دل کے صید کرنے کوں
شوخ کا تیر بے خطا ہے حریص

مہ نے کاسہ لیا گدائی کا
جب ستی مہر کا ہوا ہے حریص

یک پلک آپ سوں جدا نہ کرے
خال تیرے کا دل اِتا ہے حریص

خنجر ناز قاتل خوں خوار
قتل عاشق اُپر سدا ہے حریص

نعمت دین کے طلب میں مدام
دل ستی طالب خدا ہے حریص

کیوں نہ دوں نقد دل میں اپنا ولی
نگہہ چشم دلربا ہے حریص

ردیف ض

(۱۵۲) ۷

تجھہ مکھہ کے اس چمن میں یو خط ہے بہار محض
جنت ہے جس کے لطف اگے شرمسار محض

وہ مکھہ ترا ہے اے گل گلراز عاشقاں
ہے لالہ زار جس کے اگے داغدار محض

بن مرہم وصال نہ ہووے اُسے شفا
جو تجھہ نگہہ کے تیر سوں ہے دلفگار محض

شکر خدا کہ جس کے کرم سوں جہان* میں
تجھہ حسن کا خیال ہے مجھہ غم گسار محض

اس کو قرار کیوں کہ اچھے لیل تار میں
تجھہ زلف کی جو یاد میں ہے بے قرار محض

اے دل تو اس کی نیں کی مستی سوں ذوق کر
بن اُس کے جگ کے شغل ہیں† تجکوں خمار محض

گا ہے ولی کے حال کوں‡ چشم کرم سوں دیکھہ
مدت سوں تجھہ گلی میں ہے امیدوار محض

———:o:———

(۱۵۳) ۵

آزاد کوں جہاں میں تعلق ہے جال محض
دل باندھنا کسوسوں ہے دل پر وبال محض

---

* (ن) وصال † (ن) ہے جن انکھاں کے شغل میں
‡ (ن) پہ

غنچے کے سر کوں دیکھہ گریباں میں عندلیب
بولی ظہور خلق ہے یہ انفعال محض

باد خزاں سوں رمز یہ سمجھا کہ جگ منیں
رکھے * ہے باغ عیش سوں بوے ملال محض

یو بات عارفاں کی سنو دل سے سالکاں !
دنیا کی زندگی ہے یو وہم و خیال محض

بن خاشی (ولی) نہ ملے گوہر مراد
حیرت کے باج اور ہے سب قیل و قال محض

———:o:———

(۱۵۴)

تجھہ زلف کے بے تاب کوں مشک ختن سوں کیا غرض
تجھہ لعل کے مشتاق کوں کان یمن سوں کیا غرض

مدت ستی اے گلبدن چھوڑا چمن کی سیر کوں
مشتاق ہوں تجھہ درس کا مجکوں چمن سوں کیا غرض

پروا کفن کی نہیں مجھے اے شمع بزم عاشقاں
تجھہ عشق میں جو سر دیا اُس کوں کفن سوں کیا غرض

برجا ہے گر اہل سخن † طالب نہیں مجھہ شعر کے
جن کوسخن‌کی‌بوجھہ ‡ نہیں اُن کوں سخن سوں کیا غرض

ہر گز (ولی) کے پاس تم باتاں وطن کی مت کرو
جو نیہ کے کوچے میں ہے اُس کوں وطن سوں کیا غرض

---

* (ن) آتی - رکھتی † (ن) ہوس ‡ بوجھہ

ردیف ط

۵ ۱۵۵

گلزار حسن یار میں ہے سبزہ زار خط
لازم ہے بلبلوں کوں جو دیکھیں بہار خط

روشن سواد دیدۂ دل کا ہوا صنم
ہے سرمہ میری آنکھوں میں تیرا غبار خط

یاقوت خط کوں دیکھہ اب لعل موج کوں
کرتا ہے نقد ہوش اپس کا نثار خط

عنبر صفت ہمیشہ معطر دماغ ہے
دیکھا جو موج بحر خط مشکبار خط

دفتر میں خط کے چہرہ (ولی) کا بحال کر
اُمیدوار مجکوں کیا روزگار خط

ردیف ظ

(۱۵۶) ۵

سجن کی خرد سالی پر خدا ناصر خدا حافظ
رقیباں کی ملامت سوں محمّد مصطفا حافظ

سجن کے حسن افزوں پر خدایا تو اماں کرنا
کہ اس اُمید گلشن پر علی مرتضا حافظ

سجن کی تیغ ابرو سوں شہادت گاہ پاؤں میں
مرے اس قتل ہونے پر شہید کربلا حافظ

سجن کا مکھہ منوّر، نور آیت، فال مصحف ہے
کہ اہل نامراداں پر دعاے ھل اتی حافظ

(ولی) غمگیں نہ ہو یہ بھید اسرار الٰہی ہے
کہ تیری دستگیري پر نگاہ دلربا حافظ

———:o:———

(۱۵۷) ۳

یہی میں مانگتا ہوں رات اور دن تجھہ سوں یا حافظ
مجھے اپنا گدا کر اور رہے میرا سدا حافظ

نہ ہووے کیوں جہاں کے بیچ ہر مشکل مری آساں
زباں صدق سوں کہتا ہوں میں ہر آن یا حافظ

(ولی) بس اعتقادصات سوں کہتا ہے یہ ہردم
کہ اپنے حفظ میں رکھنا ہمیشہ مجکوں یا حافظ



ردیف ع

(۱۵۸) ۵

عشق کی آگ سوں جلی ہے شمع
سرستی تا قدم گلی ہے شمع

خنجر عشق سوں کٹا سر کوں
مرغ بسمل ہو تلملی ہے شمع

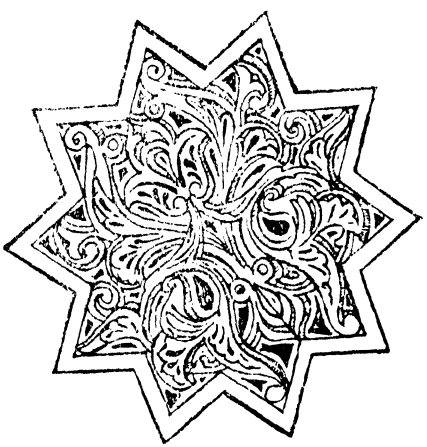
جب سوں ہیگی دھیان میں تیرے *
یک قدم کہیں نہیں چلی ہے شمع

تجھہ لگن بیچ بسکہ ہے ثابت
جاے † سیتی نہیں ٹلی ہے شمع

کیوں نہ روشن ہو بزم حسن (ولی)
یار کے مکھہ ستی ملی ہے شمع

---

* (ن) جب سوں دیکھا ہے تورے نور کے نئیں -
† (ن) جلنے -



ردیف غ

۵ (۱۵۹)

دل تجھہ نگاہ گرم سوں سوزاں ہے جیوں چراغ
اس سوز شعلہ خیز سوں خنداں ہے جیوں چراغ

وہ آب و تاب حسن میں تیرے ہے اے سجن
خرشید جس کوں دیکھکے لرزاں ہے جیوں چراغ

یوں تجھہ نزک خجل ہے نمک ہر جہاں کا
روشن سحر کو دیکھہ پشیماں ہے جیوں چراغ

مسند پہ عافیت کی وہ ہے بادشاہ وقت
جس دل کی انجمن منیں ایماں ہے جیوں چراغ

عالم کی دوستی سوں ہے نفرت (ولی) کو نت
ہر آشنا کے دم سوں گریزاں ہے جیوں چراغ

———:o:———

۹ (۱۶۰)

جب سوں گئے وہ شہاں آہ دریغا دریغ
غم میں ہے ہر دو جہاں آہ دریغا دریغ

جب سوں وہ نور جہاں جگ سوں ہوے ہیں نہاں
تب سوں یہ غم ہے عیاں آہ دریغا دریغ

سارے فلک ہیں غمیں آگ سرو پا لگیں
جب سوں سنا یہ بیاں آہ دریغا دریغ

عابد دیں دار کوں واقف اسرار کوں
ورد ہے آہ و فغاں آہ دریغا دریغ

دیں کے شہ پاک کوں صاحب ادراک کوں
دکھہ دیے وہ گمرہاں آہ دریغا دریغ

شاہ کے ماتم کا بار سر پہ لیا بے شمار
تو ہوا خم آسماں آہ دریغا دریغ

دین کے گلزار میں گلشن اسرار میں
آئی کہاں سوں خزاں آہ دریغا دریغ

دین کے خالص وہ زر غم کے بتے* کے اُپر
حق نے کیا امتحاں آہ دریغا دریغ

غم میں (ولی) ہے مدام شاہ کا کمتر غلام
نت کیا ورد زباں آہ دریغا دریغ

---

* برتہ

ردیف ف

(۱۶۱) ه

پڑی جو نظر چشم دلبر طرف
هوا هوش یکبارگی بر طرف

اگر آبرو تجکوں درکار هے
نه جا خوب رویاں کے کشور طرف

کھلے دیکھه تجھه لب کوں آب حیات
کرے یک نظر گر تو شکر طرف

زبس تجھه ملاحت کا مشتاق هوں
پڑا شور تجھه حسن* کا هر طرف

(ولی) کوں نهیں سال کی آرزو
خدا بیں† نهیں دیکھتے زر طرف

———:o:———

(۱۶۲) ه

ترے فراق میں گل کر هوا هوں سو سوں ضعیف
بجا هے تن کوں اگر بال سوں کروں ترديف

چمن میں دهر کے هرگز هوا نه مجھه‡ معلوم
که کب هے فصل ربیع اور کدهاں ≡ هے فصل خریف

ترے رقیب کوں عاشق سوں کیوں کروں نسبت
که فرق اُن میں هے جیوں درکثیف اور لطیف

تمیز سوں جو اگر مجھه طرف نگاه کرے
تو شاه ◉ حسن سوں بس هے یهی مجھے تشریف

---

* (ن) مجھه-عشق † (ن) دوست ‡ مجھے
≡ کہاں ◉ (ن) شان

عجب نہیں جو مصنف پر آفریں بولے
(ولی) جو کوئی سنے اس وضع کی یوتصنیف

———:0:———

(۱۶۳) ۵

نہ کر سکوں ترے یک تار زلف کی تعریف
کروں ہزار کتب تجھہ ثنا میں گر تصنیف

عجب نہیں جو فلک پر خط شعاعی دیکھہ
اگر ورق پہ سرج کے لکھیں تری تعریف

لطیف وقت اُپر زیب بخش مجلس ہے
سدا گلاب میں ہرگز نہیں ہے بوے لطیف

عجب نہیں جو سجن کہربا ہو مجھہ کھینچے
کہ مجکوں کاہ نمن عشق نے کیا ہے ضعیف

کیا ہوں بر میں اپس کے لباس عریانی
(ولی) برہ نے دیا یو قبا مجھے تشریف



ردیف ق

(۱۶۴) ۷

چڈھی * دیکھی بھواں تیری کماں قرباں ہوے عاشق
بسان ناوک مژگان خوں افشاں ہوے عاشق

خیال سرو بالا ہے گل گلزار خوبی سوں
چمن آسا بہار آرا بباغ جاں ہوے عاشق

مئے سرگشتگی سوں جام دل میں بسکہ رکھتے میں
برنگ ساغر گرداب سرگرداں ہوے عاشق

زبس تیغ نگاہ شوق سرکش کی ہے خوں ریزی
نگاہ چشم قربانی نمط حیراں ہوے عاشق

برنگ شمع بزم حسن میں ہے جب سوں یو روشن
پتنگ آسا ترے اوپر بلا گرداں ہوے عاشق

لیا ہے گھیر کر تجھہ ابر غم نے ہر طرف سیتی
زبس تجھہ بن نین اپنی سوں خوں باراں ہوے عاشق

ولی کر نقد دل اپنا نثار امرت بچن اوپر
کہ جس جاں بخش جاں آگے غلام از جاں ہوے عاشق

———:o:———

(۱۶۵) ۵

ترے بن نہیں اور میرا رفیق
تو روز ازل سوں ہے میرا شفیق

نہ جا بزم اغیار میں شمع رو
کہ اہل وفا کا نہیں یہ طریق

---

* چڑھی

ترے لب کی اُلفت سوں اے نازنیں
ہوا ہے مرا دل دکان عقیق

گواہی یہ دی راست بازوں آج
ہے شمشاد تیرا غلام عتیق

ولی منزل عاقبت میں ترا
نہیں کوئی حسن عمل بن رفیق

ردیف ک

(۱۶۶) ۷

چہرے پہ ہے سجن کے عجب نور کی جھلک
دیکھے سوں جس جھلک کے گئی بجلی کی چمک

ہے گرم رقص شوق منیں مونس فاک
بولا ہوں جب سوں نغمۂ عشاق میں ماک*

لایا ہے نذر آئنۂ آفـــــتاب کوں
ہو مشتری جمال ترے کا سجن فاک

اس دور میں خلاصی جاں ہے نپٹ کٹھن
بانکی نین کے ہاتھہ میں خنجر سی ہے پلک

پوشیدہ کیوں جہاں میں رہے عشق صاف قلب
ہے اُس کے لعل لب کے اگے خوب و بد محک

طاقت کسے ہے رخ پہ ترے کر سکے نگاہ
خرشید سوں ادھک ہے ترے چہرے کی جھلک

---

* قدما کا عام دستور سا ہے کہ ۵ - ۷ شعروں سے زیادہ غزل کی تعداد نہیں ہوتی اور مطلع بھی ایک کہتے ہیں۔ ایک دیوان میں یہ مطلع دیکھا گیا مگر اس کا قافیہ مصرع ثانی (ملک) اچھی طرح سمجھہ میں نہیں آیا - ممکن ہے کہ ملک کی جگہ دیپک (راگ) ہو جس کو بتخفیف تحتانی کہا ہو یا اور کوئی لفظ ہو - فرہنگ آصفیہ میں منک ملک کر عورتوں کا ایک محاورہ لکھا ہے جس کے معنی اترا اترا کر چلنے کے لکھے ہیں اور یہ چلنا شادی کے موقع پر سمدھلو، متعلق ہے - ممکن ہے کہ یہی مفہوم یہاں ہو واللہ اعلم

† سوا

کہتے ہیں شاعران زمن مجکوں اے ولی
ہرگز ترے کلام میں ہم کو نہیں ہے شک

———:o:———

(۱۶۷) ۵

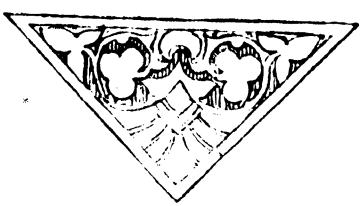
اے صنم تیرے رخ کی ہے وہ چمک
منفعل ہے مدام شمس فلک

دیکھہ تجھہ میں جناب حق کا ظہور
ہیں دعا کو فلک پہ سارے ملک

دیکھہ اس دھن کی تنگی کوں
عالموں کوں پڑا ہے دل میں شک

تیرے لب کا حقوق ہے مجھپر
کیوں بھلا دوں میں دل سوں حق نمک

اے ولی جب نظر میں وہ آیا
نقش سب ماسوا کے ہوگئے حک



ردیف ل

۱۳ (۱۶۸)

چمن میں گیا جب سوں وہ نونہال
ہوا سرو اُس سرو قد سوں نہال

ہوئی جب* سوں خاطر نشاں تب† ستی
ترے تیر کی دل میں پائی ہے بھال

لیا‡ سرو نے گرچہ قمری کا دل
ترے قد کی لیکن نرالی ہے چال

مجھے یک گھڑی تجھ بنا$ چین نہیں
ترے بن ہے ہر آن سبنے پہ سال

ترے عشق نے خم کیا ہے مجھے
مرے حال پر زلف تیری ہے دال

مرے دل کوں جیوں گوے گرداں کیا
کہوں کیا تجھ ابرو کے چوگاں کا حال

جہاں میں پھرا لیکن اے با حیا
نہ پایا§ ہے آئینہ تیرا مثال

نہ ڈر روز محشر ستی سیدا!
کہ آل نبی پر نہ آوے گی# آل

طمع مال کی سربسر عیب ہے
خیالات گنج جہاں سر سوں ٹال

---

* (ن) تب † (ن) جب ‡ (ن) میا - موہا
$ بغیر § (ن) دیکھا # (ن) وبال

بھر و سا نہیں دولت تیز کا
عجب نہیں کہ تا ظہر* آوے زوال

جب آیا غضب میں وہ آتش مزاج
گیا آب عشاق کے دل کو گال

تجھے زلف صیاد دیتی ہے† پیچ
نہ اس دام کے ہاتھہ سوں دل کو جال‡

ولی شعر میرا سراسر ہے درد
خط و خال کی بات ہے خال خال

———:o:———

(۱۶۹) ۹

مدت ہوئی سجن نے دکھایا نہیں جمال
دکھلا کے اپنے قد کوں کیا نہیں مجھے نہال

یک بار دیکھہ مجھہ طرف اے عید عاشقاں
تجھہ ابروؤں کی باد میں$ لاغر ہوں جیوں ہلال

برجا ہے گر مرے§ یہ تصدق ہو مشتری
بولا ہوں تجھہ جمال کوں خورشید لازوال

وہ دل کہ تھا جو سوختۂ آتش فراق
پہنچا ہے جا کے رخ پہ صنم کے برنگ خال

ممکن نہیں کہ بدر ہو نقصاں سوں آشنا
لاوے اگر خیال میں تجھہ حسن کا کمال

گر مضطرب ہیں عاشق بے دل عجب نہیں
وحشی ہوے ہیں تیری انکھاں دیکھکر غزال

---

* (ن) یک پل میں † (ن) پیچ پیچ ‡ ن) نکال
$ ن) سوں § (ن) ہمن - مجھہ پر

فیض نسیم مہر و وفا سوں جہان میں
گلزار تجھہ جمال * کا ہے اب تلک بحال

کھویا ہے گلرخاں نے رعونت سوں آب و رنگ
گردن کشی ہے شمع کی گردن اُپر محال +

ہرگز نہ دیوے رسم وفا ہاتھہ سوں (ولی)
یکبار اِس غزل کوں سنے گر گوبند لال

———:o:———

(۱۷۰)

ہے آج خوش قداں میں کمال گوبند لال
اُستاد چال سرو ہے چال گوبند لال

بر جا ہے اُس کے دل کوں کہوں گلشن بہار
آتا ہے جس کے دل میں خیال گوبند لال

خوباں حیا سوں غرق عرق ہوں تو کیا عجب
جس وقت جلوہ گر ہو جمال گوبند لال

ہے بسکہ بے مثال نہ دیکھا ہے خواب ‡ میں
آئینۂ خیال ◍ مثال گوبند لال

کر اِس دعا کوں ورد زباں اے (ولی) مدام
لطف خدا ہو شامل حال گوبند لال

———:o:———

(۱۷۱)

دل کی مچھلی پرستا ◐ تجھہ برہ ♋ نے جنجال جال
دام میں تجھہ نیہ کے دل کا ہوا ہے حال حال

---

* (ن) بہار + (ن) وبال ‡ (ن) مثال
◍ (ن) جمال ◐ دالا ♋ (ن) زلف

اے ستمگر عاشقاں پر تو نہ کر جور و ستم
خیر ہور شر کی حقیقت میں ہے یک مثقال قال

خط نہیں آغاز تجھہ رخسار کے یو آس پاس
حسن کے لینے کوں آئے ہیں باستقبال بال

مفلساں کوں عاقبت کے گھر میں نہیں درکار زر
حق کی بخشش سوں اُنہوں* کوں بس ہے نیک عمال مال

اے (ولی) حق کی طلب یو دولت عظمیٰ جو ہے *
عشق سینے کے خزینے میں ہے مالا مال مال

———:o:———

(۱۷۲) ٥

لب پہ دلبر کے جلوہ گر ہے جو † خال
حوض کوثر پہ جیوں کھڑا ہے بلال

یو ہے عاشق اپس کی صورت کا
جیوں کہ حیراں ہے اُس اُپر تمثال

اُس کے مکھہ کی شعاع کوں کرتا
ہر صبح آفتاب استقبال

نہیں کچھہ مال و زر کی مجکوں طمع
شوق اُس کے سوں دل ہے مالا مال

اے (ولی) پی مئے محبت کوں
گر ہے رمضان و گر مہِ شوال

———:o:———

(۱۷۳) ٥

دیکھہ تیرے سے یہ گھنالے بال
رشک سوں جل گئے ہیں گالے گال

* اُن † (ن) اے - رہے ‡ (ن) یو—

جب کہ ابرو کی تو کماں کھینچا
تیر مژگاں نے تب سنبھالے بھال
زلف کے پیچ دیکھہ کر سنبل
پیچ اور تاب میں ہے تالے تال
کئی شکاراں نے تجھہ نگہ کا دام
دیکھہ آتش میں غم کے جالے جال
اس (ولی) پر نظر کرم کی کرو
ہے یہ تقصیر وار بالے بال

———:o:———

۹ (۱۷۴)

میری نگہ کی رہ پہ اے * فرخندہ فال چل
ہے روز عید آج اے ابرو ہلال چل
تیری فیتن کی دید کوں اے نور ہر نظر
شک نہیں اگر ختن ستی آویں غزال چل
ممکن نہیں ہے تن کی طرف اُس کی باز گشت
جو دل گیا ہے دلبر دلکش کی نال چل
پیتم کی زلف بیچ دسا مجھہ سواد ہند
اس راہ مار بیچ میں اے دل سنبھال چل
وحدت کے مے کدے میں نہیں بار ہوش کوں
اس بے خودی کے گھر کی طرف سدھہ کو تال چل
اے بے خبر اگر ہے بزرگی کی آرزو
دنیا کی رہ گزر میں بزرگاں کی چال چل

---

* بیک حرکت

گر عاقبت کے ملک کی خواهش هے سلطنت
خوش خصلتی کے ملک میں اے خوش خصال چل
مرشد کی منزلت کا اگر عزم جزم هے
سایه نمن تو پیر کے دائم دنبال چل
آیا تری طرف جو (ولی) تو عجب نہیں
آتے هیں تجهه گلی منیں صاحب کمال چل

———:o:———

ه (۱۷۵)

کہوں کس سوں عزیزاں! جاکے درد بے نشان دل
نہیں یک گوش محرم تا سنے آه و فغان دل
غبار خاطر غمناک سوں مجهه پر هوا ظاهر
که غیر از درد دوجا نہیں هے بار کاروان دل
هوئی هے بند تب سوں راه اظہار شکایت کی
خیال خال خوباں جب سوں هے مہر دهان دل
پڑی تجهه زلف کافر کیش پر جب سوں نظر میری
صنم تب سوں گئی هے هاتهه سوں میرے * عنان دل
بیان سینه چاکاں اے (ولی) سن کیوں سکے هریک
که بوے گل سوں نازک تر هے آهنگ زبان دل

———:o:———

ه (۱۷۶)

تجهه بے وفا کے سنگ سوں هے پاره پاره دل
ریزش میں تجهه جفا سوں هے مثل ستاره دل

---

* (ن) دل کے

لرزاں ہے تب سوں رعشۂ سیماب کی نمط
جب سوں تری پلک کا کیا ہے نظارہ دل

تجھ مکھ کے آفتاب کی گرمی کوں دیکھ کر
جل شوق کی اگن سوں ہوا جیوں انگارہ * دل

بے شک شفاے خاطر بیمار ہو تدھاں
تجھ لب کے جب طبیب سوں پاوے نہ چارہ دل

اُترے† اگر ولی کے سنے کے محل میں تو
دیکھے ترے جمال کوں پھر کر دوبارہ دل

———:o:———

۷ (۱۷۷)

شمع بزم وفا ہے امرت لال
سرو باغ ادا ہے امرت لال

ماہ نو کی نمن ہے سب کوں عزیز
اس سبب کم نما ہے امرت لال

دل میرا کیوں نہ بند ہو اُس کا
آج رنگیں قبا ہے امرت لال

خوش لباسی کی کیا کروں تعریف
وضع میں میرزا ہے امرت لال

اُس سوں بے گانگی کبھو نہ کرے
جس ستی آشنا ہے امرت لال

لعل تیرے بھرے ہیں امرت سوں
نام تیرا بجا ہے امرت لال

---

* باخفاے نون † (ن) آوے

اے ولی کیا کہوں بیاں اس کا
لطف میں دلربا ہے امرت لال

(۱۷۸) ۷

تجھہ مکھہ اُپر ہے رنگ شراب ایاغ گل
تیری زلف ہے حلقۂ دود چراغ گل
معشوق کوں ضرر نہیں عاشق کی آہ سوں
بجھتا نہیں ہے باد صبا سوں چراغ گل
رہتا ہے دل پیا کے تفحص میں رات دن
ہے کار عندلیب ہمیشہ سراغ گل
عاشق مدام حال پریشاں سوں شاد ہے
آشفتگی کے بیچ ہے دائم فراغ گل
تجھہ داغ سوں ہوا ہے چمن زار دل مرا
اے شوخ آکے دیکھہ تماشاے باغ گل
جلتے ہیں پی کے شوق میں عشاق رات دن
ہے بلبلاں کے دل میں شب و روز داغ گل
یوں تجھہ سخن میں نشۂ معنی ہے اے ولی
جیوں رنگ و بوے مے سوں ہے لبریز ایاغ گل

(۱۷۹) ۵

اے شمع تو روشن کیا جب انجمن گل
اپنے گل مقصود کوں پایا چمن گل
اے غنچہ دہاں نام ترا جب سوں لیا ہے*
اُس آن سوں خوش باس ہوا ہے دہن گل

* ن) ہوں

بازار میں شاید کہ کرے سیر سری جن
اس واسطے بازار ہوا ہے وطن گل

تجھہ ناز کی تروار نے جب سوں کیا زخمی
ہے تب ستی آلودۂ خوں پیرھن گل

مجھہ دل پہ ولی دلبر رنگیں کی حقیقت
مخفی نہیں بلبل کے اُپر جیوں سخن گل

———:o:———

۷ (۱۸۰)

دل لگا یار سوں اُس دل کا چھڑانا مشکل
عشق کا زخم لگا اُس کا سلانا مشکل

حسن ہے دام بلا زلف ہیں دو کالے ناگ
جس کے تئیں ناگ ڈسا اُس کا جلانا مشکل

آتش عشق نے بہتوں کا کیا خانہ خراب
آگ دریا کوں لگی اُس کا بجھانا مشکل

یاد کرنے کوں لیا ہاتھہ میں من کا منکا
دل اُپر بوجھہ پڑی منکا پھرانا مشکل

طفل نادان ہتیلا مرا غم اے پیارے
مکتب عشق میں تعلیم دلانا مشکل

عمر جو یاد میں گزرے سو غنیمت سمجھو
سو گیا عیش میں پھر اُس کا جگانا مشکل

---

* یہ غزل دیوانوں میں نہیں ملی - مجمع الاشعار مطبوعہ مطبع نظامی کانپور سے لی گئی - بعض الفاظ سے شبہ ہوتا ہے کہ شاید کسی اور کی غزل ہو - مگر چوں کہ کافی ثبوت تردید نہیں اور مہتمم مطبع نظامی کی تحقیق بھی نسبتاً قابل اعتماد ہے شامل کی گئی —

راز مخفی ولی ظاہر نہ کسو سوں کرنا
ہاتھہ سوں بات گئی اُس کا پھر آنا مشکل

—:o:—

(۱۸۱) ۹

تجھہ زلف اور دھن میں ہے مختصر مطول
تو صاحب ورس ہے بوجھا ہوں روز اول
گلزار میں نکل کر گلگشت اگر کرے توں
تجھہ گلبدن کے دیکھے سب گل پڑیں گے گل گل
جگ کے مصوراں سب تصویر دیکھہ تیری
حیرت میں جا پڑے سب اکھنا رہا معطل
تجھہ سرو قد کوں دیکھے نقاش نقش بھولے
پھر نقش کا چترنا اُن کوں ہوا ہے اشکل
یو دھنگ مرگ دیکھے تو مرگ کا ہو طالب
ہو خاک تجھہ قدم کی ست کر مقام جنگل
ہر جنس کا معما بوجھا گیا ہے اما
تجھہ راز کا معما جگ میں رہا ہے انحل*
خوشبو بدن پہ تیری زلفاں نہیں خوں ریز†
کالے بھجنگ دل کر گھیرے درخت صندل
ساری سکھاں نے مل کر کیا بے خطا دیا ہے
تجھہ زنیں موھن کی انکھیاں میں خط کاجل
اے شوخ چشم عالم سن بات گوش دل سوں
تجھہ بے وفا کے غم سوں دائم ولی ہے بے کل

—:o:—

* (ن) لاحل † (ن) چوندھر

۹ (۱۸۲)

عبارت تجھہ زلف سوں ہے تسلسل
ہوا تیری کمر میں گم تامل
ترے مکھہ کے چمن کوں یاد کر کر
دیا لالے نے اپنے دل اُپر گل
دسے تجھہ حسن کے دریا پہ جیوں موج
اگر رخسار پر چھوڑے تو کاکل
ترے رخسار و لب کوں دیکھہ اے شمع
ہوے پروانہ ہر طوطی و بلبل
میں دیکھا ہوں نگاہ دل سوں اے شوخ
تری انکھیاں میں پہنچا* ہے تغافل
لیا تعلیم میں ہے آسماں نے
تری رفتار سوں طرز تحمل
کیا اس دور میں اے جلوۂ مست
تری انکھیاں نے کار نشۂ مل
ہوا زنجیر بند دام† عشاق
تری زلفاں کے ہر حلقے میں سنبل
ولی تیری گلی کوں دیکھہ بولا
یہی ہے ہند اور کشمیر و کابل

———:o:———

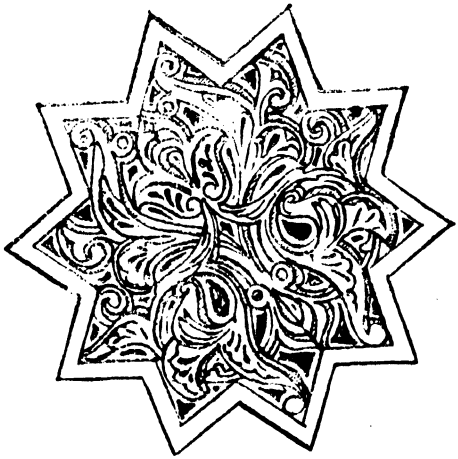
۵ (۱۸۳)

بیگ درس دے نہ دے مکھہ پہ اے چنچل انچل
جیو مرا لے نہ لے رسم فریب و دغل

---

* (ن) سے بے جا † (ن) پاے مست مجنوں

مجھہ پہ نظر کر نہ کر بات رقیباں ستی
بیت مری سن نہ سن دوسرے کی جا غزل
میرے نزک آ نہ آ وھم اپس دل میں رکھہ
جی میں وفا دھر نہ دھر سینے میں حوث و خلل
ظام سے دل دھو نہ دھو مہر کے پانی سوں ھاتھہ
مزم صفت ھو نہ ھو کوہ نمن تو اٹل
قول مجھہ دے نہ دے رسم وفا ھاتھہ سوں
آ ولی سوں مل نہ مل غیر سوں شیریں شکل



ردیف م

(۱۸۴)

غم ترا ہے قوت کھاتا ہوں محبت کی قسم
نہیں مجھے دنیا کا غم تجھہ غم کی راحت کی قسم

اے گل باغ نزاکت باغ میں امکان کے
تجھسا نہیں دیکھا ہوں میں تیری نزاکت کی قسم

جب سوں اے آئینہ رو دیکھتے تری تصویر کوں
گلرخاں تب سوں ہوے تصویر حیرت کی قسم

عاشقاں اے رشک لیلیٰ دیکھہ تیرے رم کے تئیں
مثل مجنوں ہیں بیاباں گرد وحشت کی قسم

اے ولی اُس دلربا کوں کہہ کہ میرے حال پر
لطف سوں کر یک نگہہ تجکوں مروت کی قسم

———:o:———

(۱۸۵)

زلف اُس کی دو خم ہے خم کی قسم
چشم معشوق دم ہے جم کی قسم

اے صنم مجھہ سوں کیوں نہیں ملتا
لعل تیرا دو قم* ہے قم کی قسم

---

* یہ لفظ صحیح نہیں پڑھا گیا - قم بفتح اول و تشدید میم گھر کو جھاڑنے کے معنی میں عربی کا لفظ ہے، مگر یہاں یہ معنی چسپاں نہیں ہوتے - اگر بجاے قاف فے پڑھی جاے جس کا مفہوم دھن ہے فم) تو لعل یعنی لب سے کچھہ مناسبت ہو سکتی ہے -

(ن) فم ہے فم

دل پہ ہے نوبت* پریشانی
نین میرا دویم ہے یم کی قسم
کیا وفا دار ہے سجن صاحب
جس کوں دیکھو سو دم ہے دم کی قسم
ہے ولی کی زباں میں شیرینی
اثر شعر سم ہے سم کی قسم

———:o:———

(۱۸۶)

دل کوں لے تجکوں دلبری کی قسم
کھول انکھیاں کو ساحری† کی قسم
بیت بر جستہ معنی رنگیں
ہے تری چشم عنبری‡ کی قسم
ہے بہت جھلجھلات اس رخ پر
مجکوں اُس چہرۂ زری کی قسم
ہے تصور ترا مرے دل میں
رات دن شیشہ و پری کی قسم
تک ولی کوں صنم گلے سوں لگا
تجکوں ہے بندہ پروری کی قسم

———:o:———

(۱۸۷)

جلوں تجھہ عشق کی آتش میں تا چندا ے ظالم
شتابی آ کہ جی تجھپر کروں اسپندا ے ظالم

---

* (ن) کو تجھہ باج ہے † (ن) عنبری ‡ (ن) سافری

خوش ابرو جیوں نگہ رکھتے ہیں انکھیاں میں مجھے جب سوں
تری انکھیاں کے تووروں کا ہوا ہوں بند اے ظالم
پریشانی کے دفتر کا اسے فہرست کہہ سکیے
تری زلفاں سوں جس کے دل کو ہے پیوند اے ظالم
پڑی ہے آرسی حیرت میں تیرے مکھہ کے جلوے سوں
مجھے تجھہ حسن کی حیرت کی ہے سوگند اے ظالم
(ولی) کی سوزش دل کی طبیباں کرسکیں دارو
ترے رخسار و لب سوں گر ملے گلقند اے ظالم

———:o:———

(۱۸۸)

جیوں گل شگفتہ رو ہیں سخن کے چمن میں ہم
جیوں شمع سربلند ہیں ہر انجمن میں ہم
ہم* پاس آکے بات نظیری کی مت کہو
رکھتے نہیں نظیر اپس کی سخن میں ہم
ہیں داستان عشق ہمیں یاد کئی ہزار
استاد بلبلاں کے ہیں ہر یک چمن میں ہم
خوباں جگت کے جیو سوں ملتے ہیں ہم ستی
کامل ہوے ہیں بسکہ محبت کے فن میں ہم
اُس شوخ شعلہ رنگ سوں جب سوں لگن لگی
جلتے ہیں تب سوں شعلہ نمط اس لگن میں ہم
یک بار ہنس کے بول صنم نہیں تو حشر لگ
جیوں برق بے قرار رہیں گے کفن میں ہم

---

* ہمارے

هر چند جگ کے بخت سیاهوں میں هیں ولے
کاجل هو، جابسے هیں سجن کے نین میں هم
فرهاد تب سوں تیشه نمن سر کیا تلے
باندهے هیں جب سوں جیو کوں شیریں بچن میں هم
دو جگ هوے هیں دل سوں فراموش اے (ولی)
رکهتے هیں جب سوں یاد سری جن کی من میں هم

———:o:———

(۱۸۹)

شراب شوق سوں سرشار هیں هم
کبهو بے خود، کبهو هشیار هیں هم
دو رنگی سوں تری اے سرو رعنا!
کبهو راضی، کبهو بیزار هیں هم
ترے تسخیر کرنے کوں سری جن!
کبهو نادان، کبهو عیار هیں هم
صنم تیرے نین کی آرزو میں
کبهو سالم، کبهو بیمار هیں هم
(ولی) وصل و جدائی سوں صنم کی
کبهو صحرا، کبهو گلزار هیں هم

———:o:———

(۱۹۰)

هجراں* کی رات نے مجهه یک آسماں دیا غم
اب مهر اپس کی هرگز اے صبح رو† نه کر کم

* (ن) هجرت † (ن) شمع رو

اے آفتاب طلعت دل پر مرے نظر کر
تا یک پاک میں آوے تجھ پاس مثل شبنم

تیری بھواں کو جب سوں دیکھا ہے اے سری جن
گوشے میں بیٹھ چلہ مثل کماں ہوا خم

تجھ زلف سوں لیا ہے کعبہ سیاہ پوشی
تیرے ذقن کے چہ میں پانی ہوا ہے زمزم

ہے اے (ولی) پرت سوں معمور کعبۂ دل
نہیں باج حق کے دوجا دل کے حرم کا محرم

———:o:———

۷ (۱۹۱)

صنم کے لعل پر رقت تکلم
رگ یاقوت ہے مرج تبسم

سجن مکتب میں جب آیا، ہراک کوں
ہوا ہے سہو تعلیم و تعلم

سمجھ کر بات کر اے مرد ناصح
نصیحت عاشقوں پر ہے تحکم!

نہیں کُئی داد دیتا اُس کی جگ میں
کیا تجھ زلف نے جس پر تظلم *

نہ جا انکھیاں میں، آ مجھ دل میں اے شوخ
کہ نہیں خلوت میں دل کی خوف مردم

---

* تظلم کے صحیح معنی فریاد کرنے کے ہیں اور اس مصرع میں بمعنی ظلم مستعمل ہوا ہے جو از روے لغت عربی غلط ہے ایک قلمی نسخے میں یہ مصرع یوں دیکھا گیا:

کیا تجھ زلف سوں جن نے تظلم

یہاں تظلم معناً صحیح مستعمل ہوا ہے۔ فا فہم ۱۲

نظر میں جب ستی آیا وہ گل رو
ہوا ہے ہوش میرا تب ستی گم
ہوے اشک (ولی) از بسکہ جاري
اُٹھا امواج دریا میں تلاطم

———:o:———

۷ (۱۹۲)

تجھہ شاہ خوباں کے ہوے کئی صاحب اکرام رام
تجھہ حسن کے دیوان سوں پاے ہیں کئی حکام کام
تجھہ درس کا کئی برس سوں مشتاق ہوں اے بے وفا
دے شیشۂ لب سوں کدھی یک خیریت انجام جام
گل کر پڑیں گے گُل نمن بے شک گلستاں کے بھتر
تجھہ گل بدن کے حسن کوں گر تک کریں گلفام فام
ہر مرغ دل کوں آپ بھی لاکر کریں گے بند یاں
دیکھیں گے پھر گر بھر نظر تجھہ زلف کا خدام دام
تجھہ زلف نے جو دائرے باندھے صفا رخسار پر
دیکھے نہیں اس شان کا کُئی صاحب اسلام لام
تجھہ نین کے خنجر سوں ہے مجروح دل عشاق کا
تیري نگہ کی تیغ سوں ہیں صاحب سنگرام رام
تن کے ملک میں اے (ولی) تجھہ عشق کے حاکم نے آ
دل کی رعیت سوں چھتا* لے کر چکایا دام دام

---

* مختلف تذکروں اور متعدد دیوانوں سے غزلیں لی گئی ہیں، بعض ایسا کلام ہے کہ ایک کے سوا اور کہیں نہیں ملا۔ چنانچہ یہ غزل بھی صرف ایک دیوان میں پائی گئی۔ لفظ (چھتا) کا لاصل نقل کردیا ہے مگر مفہوم سمجھہ میں نہیں آتا۔ اگر چھتا یا چھنا پڑھا جاے تو پرانی زبان کا لحاظ کرتے ہوے کچھہ مطلب نکل سکتا ہے — ۱۲

ردیف ن

۱۱ (۱۹۳)

میٹھا بچن بولے اگر وہ دلبر شیریں زباں
ہو ماہ مصری جیوں شکر آب خجالت میں نہاں
زہرہ جبیناں خلق کے آویں برنگ مشتری
گر ناز سوں بازار میں نکلے وہ ماہ مہرباں
اے نور چشم عاشقاں تیری صفت نا کرسکے
گر مردم بینا کوں ہو مانند مژگاں صد زباں
پڑھنا مطول کا کیا اس نے درس میں مختصر
تیری زباں سوں جو سنا علم معافی کا بیاں
دیکھا ہوں دریاے جنوں تجھہ آشنائی میں پیا
ہے پردۂ چشم پری کشتی کا میری بادباں
دل بند ہے غنچہ نمط تیرے دھن کی فکر میں
ہے تجھہ لباں کی یاد سوں ہر اشک رشک ارغواں
تیری نگہہ کی تیغ سوں زخمی ہوا* شیر فلک
تیری بھواں کے سہم سوں خم ہے کمان آسماں
انچھواں کی سرخی دیکھکر یاقوت ہے خونی جگر
اور زعفراں ہے زرد رو دیکھے سوں رنگ عاشقاں
اے نو بہار خوش لقا جب سوں ہوا ہے تو جدا
تب سوں ہے دل کے باغ میں اول سوں آخر لگ خزاں
نسدن سجن تجھہ ہجر میں رہتے ہیں باب چشم وا
تا دزو خوب آوے نہیں پتلی ہے اس میں پاسباں

---

* (ن) ہے جلاد

یوں دوستاں کے ہجر میں داغاں ہیں سینے پر ولی
صحرا کے دامن کے اپر جیوں نقش پاے رہرواں

———:o:———

۷ (۱۹۴

کیوں نہ ہووے عشق سوں آباد سب ہندوستاں
حسن* کی دہلی کا صوبہ ہے محمد یار خاں
پیچ و تاب بے دلاں اس وقت میں بے جا نہیں
لٹ پٹی دستار سوں آتا ہے وہ نازک میاں
دل ہوے عشاق کے بے تاب مانند سپند
جب وہ نکلا ہو سوار تازی آتش عناں
کیوں نہ ہو بے تابی عشاق کا بازار گرم
ہے نگاہ شوخ سرکش فتنۂ آخر زماں
جس طرف ہو جلوہ گر وہ آفتاب بے نظیر
صبح کے مانند ہو† روشن سواد گلرخاں
کب نظر آوے گا یارب وہ جوان سروقد‡
جس کے ابرو کے تصور نے کیا مجھہ کوں کماں
اے ولی گر مہرباں ہو وہ چمن آراے حسن
خاطر ناشاد ہووے رشک گلزار جناں

———:o:———

۵ (۱۹۵)

یہ خط تجھہ مکھہ کے گلشن میں دسے جیوں سبزۂ ریحاں
ورق پر حسن کے دیکھو لکھا ہے یہ خط ریحاں

---

* (ن) عشق + (ن) ہووے رنگ روے ‡(ن) تیر

جو تجھہ خط کی غلامی میں کیا ہے ترک فرماں کوں
تو اس کا باغ کے بہیتر رکھا ہے نام نا فرماں

جو تجھہ یاقوت لب کا خط ہوا مشہور عالم میں
رہا یاقوت خط لے کر اپس کا جگ میں ہو حیراں

ترا خط دائرہ ہے جیم کا اور خال ٹھوڑی میں
بلاشک جیم کا نقطہ ہے اے اہل سخن داں داں*

ولی یہ دائرہ خط کا جو ہے اس حسن کا قاعہ
سو اس قلعے منیں دیکھو تجلی ہے شہ شاہاں

———:o:———

(۱۹۶)

تجھہ قد اُپر جب سوں پڑی جگ میں نگاہ عاشقاں
تب سوں گئی طوبی تلک جیوں تیر آہ عاشقاں

جب سوں تیرا مکھہ دیکھہ کر معشوق سب عاشق ہوے
تب سوں تو ملک حسن میں ہے بادشاہ عاشقاں

ساعت شناساں دنگ ہیں عشاق کے احوال سوں
یک یک گھڑی تجھہ ہجر کی ہے سال و ماہ عاشقاں

پہنچے ہیں منزل سالکاں تجھہ حسن کے پر تو ستی
یہ نور تیرا اے سجن ہے شمع راہ عاشقاں

وہ یوسف کنعان دل کس کارواں میں ہے ولی
جس کے زنخداں کوں جگت بولے ہیں چا عاشقاں

———:o:———

* جاں

۱۱ (۱۹۷)

ہے نازنیں صنم کا زلفاں دراز کرناں
فتنے کا عاشقاں پر دروازہ باز کرناں*

دل لے گیا ہے میرا پھر مانگتا ہے جی کوں
برجا ہے ناز نیں کوں عاشق پہ ناز کرناں

اے قبلہ رو د سے ہیں محراب تجھہ بھواں کی
واجب ہوا انکھاں سوں اب جا نماز کرناں

کیوں کر چھپا سکوں میں تجھہ درد کی حقیقت
ہے کام آہ دل کا افشاے راز کرناں

ایسا بسا ہے آکر تیرا خیال جیو میں
مشکل ہے جی سوں تجکوں اب امتیاز کرناں

ہے مختصر اسی میں عاشق کی سرخ روئی
خدمت میں گلرخاں کی جی کو نیاز کرناں

میں عشق سوں کیا ہوں تجھہ دل کوں نرم آخر
ہر اک کا کام نہیں ہے آہن گداز کرناں

یکبارگی رقیب بد خو کی بات سن کر
بے جا ہے پاک بیں سوں یوں احتراز کرناں

دروادی حقیقت جن نے قدم رکھا ہے
اول قدم ہے اُس کا عشق مجاز کرناں

---

* پرانے اردو املا میں کرنا-تو-کو-سے-وغیرہ کے آخر میں نون لکھا جاتا تھا-پرانی کتابت دکھانے کے لئے یہ التزام قایم کیا ہے ورنہ اس زمانے کی طرز تحریر کے مطابق اس غزل کو ردیف الف میں ہونا چاہئے تھا—

ہے پھونچنے کا ساماں کعبے کے یوسف
دریائے عاشقی میں دل کو تجھہ بن
شاید غزل ولی کی لے جا اُسے سناوے
اس واسطے بجا ہے مطرب سوں ساز کرناں

———:o:———

۵ (۱۹۸)

قسمت تری ہے حق پہ نہ ہو نا اُمید یہاں
نہیں اس قفل کوں غیر توکل کلید یہاں
سختی کے بعد عیش کا اُمیدوار رہ*
آخر ہے روزہ دار کوں اک روز عید یہاں
ظلمات میں یہ غم کے ملے گا تجھہ آب خضر
دامن تلے ہے رات کے روز سفید یہاں
سب کام اپس کے سونپ کے حق کوں نچنت رہ
یہ ہے تمام مقصد گفت و شنید یہاں
حاجت اپس کی کہئہ و نو اُس سوں کہہ ولی
محتاج جس کے سب ہیں قدیم و جدید یہاں

———:o:———

۷ (۱۹۹)

سجن تجھہ انتظاری میں رہیں نسدن کھلی انکھیاں
مثال شمع تیرے غم میں رو رو بہہ چلی انکھیاں
ہوئی جیوں جلوہ گر تجھہ یاد سوں مجھہ دلمیں بے تابی
تپیں† شعلہ نمن گرمی سوں غم کے تلملی انکھیاں

---

* (ن) اچھو † جلیں

ہوئی ظاہر تدھاں* سوں بوجھتا ہے یوں
میل کے جیوں میل† سرمے کی سلی انکھیاں

ترے بن رات دن پھرتا ہوں بن بن کشن کے مانند
اپس کے مکھ اُپر رکھکر نگہ کی بانسلی انکھیاں

نزک میرے کرم سوں تاکہ آوے‡ بے حجاب ہو کر
تماشے میں ترے جیوں آرسی ہیں صیقلی انکھیاں

تری نیناں پہ گر آہو تصدق ہو تو اچرج نہیں
کہ اُن کو دیکھکر گلشن میں نرگس نے ملی انکھیاں

اِتی خواہاں ہیں تجھہ حسن و ملاحت ہور لطافت کی
کہ گویا دل میں رکھتی ہیں سدا فکر ولی انکھیاں

———:o:———

۷ (۲۰۰)

قرار نہیں ہے مرے دل کوں اے سجن تجھہ بن
ہوئی ہے آہ مرے دل میں شعلہ زن تجھہ بن

شقاب باغ میں آ اے گل بہشتی رو
کہ بلبلاں کوں جہنم ہوا چمن تجھہ بن

قرار کب ہو میسر ترا اے$ زہرہ جبیں
ہر ایک آن ہے مجھہ حق میں سو قرن تجھہ بن

چمن کی سیر سوں نفرت ہے اس سبب کہ مجھے
سفید داغ سوں مکروہ ہے سمن تجھہ بن

اے رشک چشمۂ خضر اپنے مکھہ کی شمع دکھا
کہ ہے بصورت ظلمات انجمن تجھہ بن

---

* جمعی † سلائی ‡ (ن) یک نگھہ کر $ یہک حرکت

نہ کر تغافلی اے مصر حسن کے یوسف
مثال دیدۂ یعقوب ہیں نین تجھہ بن
ولی یہ دل کی حقیقت بیان کیوں کہ کرے
گرہ ہوا ہے زبان پر مری بچن تجھہ بن

———:o:———

۱۲ (۲۰۱)

دل ہوا ہے مرا خراب سخن
دیکھکر حسن بے حجاب سخن
بزم معنی میں سرخوشی ہے اسے
جس کوں ہے نشۂ شراب سخن
رائہ مضمون تازہ بنـــــد نہیں
تا قیامت کھلا ہے باب سخن
جلوہ پیرا ہو شاہد معنی
جب زباں سوں اُٹھے نقاب سخن
گوہر اس کی نظر میں جا نہ کرے
جن نے دیکھا ہے آب و تاب سخن
ہرزہ گویاں کی بات کیوں کہ سنے
جو سنا نغمۂ رباب سخن
ہے تری بات اے نزاکت فہم
لوح دیـــــباچۂ کتاب سخن
ہے سخن جگ منیں عدیم المثل
جز سخن نہیں دو جا جواب سخن
لفظ رنگیں ہے مطلع رنگیں
نور معنی ہے آفتاب سخن

شعر فہموں کی دیکھکر گرمی
دل ہوا ہے مرا کباب سخن
عرفی و انوری و خاقـــانی
مجکوں دیتے ہیں سب حساب سخن
اے ولی درد سر کبھو نہ رہے
گر ملے صـــــندل و گلاب سخن

———:o:———

۷ (۲۰۲)

تری زلف سوں ہر اک نس ہوں بے قرار سجن
ہوا ہوں شانہ صفت غم سوں دل فگار سجن
جواہراں پہ ہیں* غالب ترے یہ ناخن سرخ
حنا سوں اس کے اُپر پھر نہ کر نگار سجن
تری انکھاں کے نشے سوں مدام گلشن میں
نین میں نرگس شہلا کے ہے خمار سجن
نہ وعدہ صبح کر مجکوں آج دے دیدار
ترے بچن کا نہیں مجکوں اعتبار سجن
اپس کے مکھ کی طرف دیکھکر کرم† فرما
نہ کر زلف کے اشارے سوں مار مار سجن
تری بہار کے فیض اثر سوں عالم میں
کھلے ہیں گل کی نمن جگ میں گلعذار سجن
ولی نثار ہے تجھ پر تو اُس کوں مہر سوں دیکھ
یو بات تجھ کوں کہا ہوں میں لاکھ بار سجن

———:o:———

* (ن) سوں ہیں بہتر † (ن) نظر

۷ (۲۰۳)

هوا هے جب سوں ترا تل سوار آتش حسن
سپند وار هے دل بے قرار آتش حسن

یو خط کوں دود نمن دیکھہ کر هوا معلوم
کہ گرم پھرکے هوا روزگار آتش حسن

هنوز * حسن کی گرمی بجا هے اے گل رو
خط سیاہ هے ترا حصار آتش حسن

وہ شمع بزم ادا بر میں کر لباس زری
هے آفتاب نمن شعلہ زار آتش حسن

نہیں هے کسوت زر شعلہ قد کے قد اوپر
یہ هر طرف سوں اُٹھے هیں شرار آتش حسن

سجن کوں دیکھہ کے دشوار هے بجا رهنا
نگاہ تیز نگاهاں هے خار آتش حسن

ولی کیا هوں نظر بسکہ اس پری رو پر
هوا کباب نمن دل شکار آتش حسن

———:o:———

۷ (۲۰۴)

گریۂ عشاق سوں خنداں هے باغ بزم حسن
مغز پراونہ سوں روشن هے چراغ بزم حسن

کیوں نہ هووے عاشقاں کوں نشۂ دیوانگی
گردش چشم پری سوں هے ایاغ بزم حسن

عاشقاں اس آتشیں رخسار کے چہرے اُپر
پیچ و تاب زلف هے دود چراغ بزم حسن

* (ن) تنور

بے خبر ہیں تجھہ گلی سوں اس سبب اے گلبدن
بلبلاں کرتی ہیں گلشن میں سراغ بزم حسن

حسن کی مجلس کوں جب روشن کیا وہ شمع رو
خوب رویاں سب ہوے جیوں لالہ داغ بزم حسن

آتش غیرت سوں جل پانی ہوا ہے مغز شمع
وہ صنم جب سوں ہوا عالی دماغ بزم حسن

صرت کرتا ہے ولی عالم منیں نقاش صنع
عیش کی تصویر میں رنگ فراغ بزم حسن

———:o:———

(۲۰۵)

عاشق کے مکھہ پہ نین کے پانی کوں دیکھہ توں
اس آئنے میں راز نہانی کوں دیکھہ توں

سن بے قرار دل کی اول آہ شعلہ خیز
تب اس حرف میں دل کے معانی کوں دیکھہ توں

خوبی سوں تجھہ حضور شمع دم زنی میں ہے
اس بے حیا کی چرب زبانی کوں دیکھہ توں

دریا پہ جا کے موج رواں پر نظر نہ کر
میرے انچھو کی آکے روانی کوں دیکھہ توں

تجھہ شوق کا جو داغ ولی کے جگر میں ہے
بے طاقتی میں اُس کی نشانی کوں دیکھہ توں

———:o:———

(۲۰۶)

یک بار مری بات اگر گوش کرے توں
ملنے کوں رقیباں کے فراموش کرے توں

ہے بسکہ تری نین میں کیفیتِ مستی
یک دید میں کونین کوں بے ہوش کرے توں

اے سرو گل اندام اپس نقش قدم سوں
ہر جا ہے اگر صحن کوں گل پوش کرے توں

غیرت سوں کرے چاک گریباں دل پر خوں
گر گل کی حمائل کوں ہم آغوش کرے توں

اے جان (ولی) وعدۂ دیدار کوں اپنے
ڈرتا ہوں مبادا کہ فراموش کرے توں

———:o:———

۷ (۲۰۷)

چلنے منیں اے چنچل ہاتی کوں لجاوے • توں
بے تاب کرے جگ کوں جب ناز سوں آرے توں

یک بارگی ہو ظاہر بے تابی مشتاقاں
جس وقت کہ غمزے سوں چھاتی کوں چھپاوے توں

گویا کہ شفق پیچھے خرشید ہوا ظاہر
جب اوٹ میں پردے کی چہرے کوں دکھاوے توں

لولی نلک مکھہ میں انگشت تحیر لے
جب پاؤں نزاکت سوں مجلس میں بجاوے توں

عشاق کی شادی کی اُس وقت بجے نوبت
مردنگ کی جس ساعت آواز سناوے توں

یک تان سنانے میں جی جان † لیا سب کا
اب دل سوں گزر جاویں ‡ گر بھاؤ بتاوے توں

• شرماے † (ن) تان ‡ (ن) لگیں سارے

توبا ے * ریائی سوں شاید کہ کرے توبہ
اس وقت (ولی) کو گر یک جام پلاوے توں

———:o:———

(۲۰۸) ۹

خوبی اعجاز حسن یار اگر انشا کروں
بے تکلف صفحۂ کاغذ ید بیضا کروں

نہیں پہنچتی * کعبۂ مقصود کوں کشتیِ چشم
فیض سوں انچھواں کے دریا کوں مگر پیدا کروں

جیوں نسیم اب لگ سبکروحی مجھے حاصل نہیں
کس طرح اُس غنچۂ بند قبا کوں وا کروں

کیا کہوں تجھہ قد کی خوبی سرو عریاں کے حضور
خود بخود رسوا ہے اُس کوں پھر کے رسوا کیا کروں

ہندوے زلف پري رو ہے پریشانی فروش
بیچ دیوے مجکوں سودے میں اگر سودا کروں

سنگ دل کے دل پہ ہووے نقش جیوں نقش نگیں
آہ کا لے کر قلم جب درد کوں انشا کروں

سر کروں جب وصف تیرے جامۂ گلرنگ کا
جامہ زیبوں کوں برنگ صورت دیبا کروں

رات کوں آؤں اگر تیري گلی میں اے حبیب
زیور لب ذکر " سبحان الذي أسرىٰ " کروں

آرزو دل میں یہی ہے وقت مرنے کے (ولی)
سرو قد کوں دیکھہ سیر عالم بالا کروں

———:o:———

* توبہ † (ن) بھیجتی ہے—

(۲۰۹)

بھڑکے ہے دل کی آتش تجھہ نیہ کی ہوا سوں
شعلہ نمط جلا دل تجھہ حسن شعلہ زا سوں
گل کے چراغ گل ہو یکبار جھڑ پڑیں سب
مجھہ آہ کی حکایت بولیں اگر صبا سوں
نکلی ہے جست کر کر ہر سنگ دل سوں آتش
چقماق جب پلک کی جھاڑا ہے توں ادا سوں
سجدہ بدل * رکھا سر ' سر تا قدم عرق ہو
تجھہ با حیا کے پگ پر آکر حنا حیا سوں
یہاں درد ہے پرم کا بے ہودہ بات مت کر
یہ بات سن (ولی) کی جاکر کہو دوا سوں

———:o:———

(۲۱۰)

میرے طرف سوں جاکے کہو اُس حبیب سوں
گر مجکو چاہتا ہے تو مت مل رقیب سوں
مت خوف کر تو مجھہ سوں اے † دلدار مہربان
آزار نہیں ہے گل کوں کبھو عندلیب سوں
مت راہ دے رقیب سیہ رو کوں اے صنم
واجب ہے احتراز ‡ بلاے مہیب سوں
پوچھو نہیں طبیب سوں مجھہ درد کا علاج
بیمار کوں برہ کے غرض نہیں طبیب سوں
اُس بے وفا کی طرز سوں شکوہ نہیں (ولی)
ہے جنگ رات دن مجھے اپنے نصیب سوں

---

* عرض † بیک حرکت ‡ (ن) در پے ہزار بار

۷ (۲۱۱)

باندھا ہوں اپس جیو ترے موے کمر سوں
دیکھا ہوں تجھے جب ستی دتت کی نظر سوں

پہنچی ہے مری فکر بلندی سوں فلک پر
تجھہ قد کی جو تعریف کیا اُس کے اثر سوں

ہے بسکہ ترے رنگ میں صافی و لطافت
لکھتا ہوں ترے وصف کوں میں آب گہر سوں

انکھیاں سوں ہوا پیو جدا جب ستی میری
جاتے ہیں مرے اشک، گیا پیو جدھر سوں

تجھہ ہجر میں داماں و گریبان و رمالاں*
شاکی ہیں ہر اک رات مرے دیدۂ تر سوں

ہیں مغز میں پستے کی نمط تل کے سبب یوں
گویا یہ لباں لے گئے گو+ تنگ شکر سوں

پڑھتے ہیں (ولی) شعر ترا عرش پہ قدسی
باہر ہے تری فکر رسا حد بشر سوں

———:o:———

۵ (۲۱۲)

تجھہ مکھہ کی جھلک دیکھہ گئی جوت چندر سوں
تجھہ مکھہ پہ عرق دیکھہ گئی آب گہر سوں

شرمندہ ہو تجھہ مکھہ کے دیکھے‡ بعد سکندر
بالفرض بنا وے اگر آئینہ قمر سوں

تجھہ زلف میں جو دل کہ پھنسا$ اُس کوں خلاصی
نہیں صبح قیامت تک اس شب کے سفر سوں

---

* رومال + گہدد ‡ دیکھنے $ (ن) گیا

هر چند که وحشت هے مجھه انکھیاں ستی ظاهر
صد شکر که تجھه داغ کوں الفت هے جگر سوں
اشرف کا یو مصراع ولی مجکوں هے دلچسپ
الفت هے دل وجاں کوں مرے پیم نگر سوں

———:o:———

۵ (۲۱۳)

باندھا هے جو دل جگ منیں اس نور نظر سوں
دیکھا هے وه دریا کوں اپس دیدهٔ تر سوں
خوں ریزی عشاق هے مرقوت اُس * اوپر
شمشیر کوں باندھا جو کوئی مرے کمر سوں
پتلی و پلک هاتھه سے یو† غمزهٔ خوں خوار
آیا دل عشاق طرف تیغ و سپر سوں
یک پل نہیں آرام مرے دل کو ترے باج
اے نور نظر دور نه هو میری نظر سوں
اس لب کی حلاوت هے ولی طبع میں میری
تب شعر مرا جگ منیں میٹھا هے شکر سوں

———:o:———

۷ (۲۱۴)

جب سوں دل باندھا هے ظالم تجھه نگهه کے تیر سوں
تب سوں رم نے رم کیا رمنے کے هر نخچیر سوں
بے حقیقت گرم جوشی دل میں نہیں کرتی اثر
شمع روشن کیوں که هووے شعلهٔ تصویر سوں

---

* (ن) اُسی پر † (ن) نگهه سے ترا یه

جگ میں اے خرشیدرو وہ چرخ زن ہے ذرہ وار
جن نے دل باندھا ہے تیرے حسن عالمگیر سوں

اے پری تجھہ قد کا دیوانہ ہوا ہے جب سوں سرو
پاے بند اُس کوں کئے ہیں موج کی زنجیر سوں

خواب میں دیکھا جو ترے سبزہ خط کوں صنم
سبز بختوں میں ہوا اُس خواب کی تعبیر سوں

جگ میں نہیں اہل ہنر اپنے ہنر سوں بہرہ یاب
کوہکن کوں فیض کب پہنچا ہے جوے شیر سوں

اے ولی پی کا دہن ہے غنچۂ گلزار حسن
بوے گل آتی ہے اُس کی شوخی تقریر سوں

———:o:———

(۲۱۵)

اے نور چشم تجھپر نامہ لکھا پلک سوں
کیتا ہوں مہر اُس پر انکھیاں کی مردمک سوں

اے رشک مہر انور تک مہر سوں خبر لے
گزری ہے آہ میری تجھہ غم میں نہہ فلک سوں

اہل چمن کے دل میں بے قدر ہے صنو بر
باندھا ہے جب ستی دل تجھہ سرو کی لٹک سوں

اُس وقت ہوش عاشق ثابت قدم رہے کیوں
سلطان حسن آوے جب ناز کی لپک* سوں

اے آفتاب طلعت مانند مہ ولی کا
روشن ہوا ہے سینہ تجھہ حسن کی جھلک سوں

———:o:———

* (ن) لٹک

۷ (۲۱۶)

ہوا ہے دنگ بنگالہ تری نرگس کے جادوسوں
معطر ہے سواد ہند تیری زلف کی بو سوں
قسم تیرے تغافل کی کہ نرگس کی قلم لے کر
تری انکھیاں کی جادوکوں لکھا ہوں خون آہوسوں
کیا ہے مصروع بر جستۂ قوس قزح موزوں
فلک مضمون رنگیں لے پیا تجھہ بیت ابروسوں
سخن میرا ہوا ہے تب سوں بالا ہر سخن اوپر
لگا ہے دھیان میرا جب ستی اُس سرو دلجوسوں
ہوا تجھہ حسن پر دوجگ دوانہ * کیا تعجب ہے
اگر مجھہ سے دوانے † کا بندھا دل تجھہ پری روسوں
مجھے گلشن طرف جانا بجا ہے اے مہ انور
کہ میں پاتا ہوں تجھہ زلفاں کی بوہر رات شبوسوں
ولی ہر شعر سوں میرے نزاکت جلوہ پیرا ہے
بجا ہے گر لکھوں اُس موکمر کوں خامۂ موسوں

———:o:———

۵ (۲۱۷)

آتا ہے جب چمن میں تون زریں کلاہ سوں
اُٹھتی ہے فوج حسن تری جلوہ گاہ سوں
بزم ادا و ناز کوں وہ شوخ ناز نیں
خوشبو کیا ہے عنبر موج نگاہ سوں
بے جا نہیں ہے رخ پہ ترے رنگ اضطراب
باندھا ہوں دل کوں آہوے وحشت پناہ سوں

---

* دیوانہ † دیوانے

پروانہ وار عشق میں تیرے جو جیو دیا
اس کا کفن ہے رشتۂ شمع نگاہ سوں
حاجت نہیں چراغ کی مجھہ گھر میں اے ولی
روشن ہے بزم عشق سدا * شمع آہ سوں

———:o:———

(۲۱۸)

سیہ روئی نہ لے جا حشر میں دنیاے فانی سوں
سیہ نامے کروں دھوا ے بے خبر انچھواں† کے پانی سوں
شب غم روز عشرت سوں بدل ہووے اگر دیکھے
میری جانب وہ مہر زرہ پرور مہربانی سوں
نزک جاناں کے گر تحفہ لجانا ہے تو اے دانا‡
لجا گلدستۂ اعمال باغ زندگانی سوں
نہیں ہے سیر یک ساعت اگر باغ$ جوانی میں
کہو کیا خضر کوں حاصل ہے عمر جاودانی سوں
اپس کے سر پہ مارا کوہ کن نے تیشۂ غیرت
ہوا جب خسرو عالم ولی شیریں زبانی سوں

———:o:———

(۲۱۹)

کیتا ہوں بند دل کوں اُس غیرت پری سوں
جن نے کیا ہے مجنوں عالم کوں دلبری سوں
رکھتا ہے عاشقاں سوں بازار حسن گرمی
ہر چیز کی جہاں میں ہے قدر مشتری سوں

---

* (ن) عیش مری † آنسوؤں ‡ (ن) ناداں $ (ن) ملک

عاشق سوں جا کے پوچھو معشوق کی حقیقت
مخفی نہیں ہے خوبی جوہر کی جوہری سوں
جن نے رقم کیا ہے تعریف تجھہ نین کی
معنی میں کیوں نہ ہووے ہم چشم عبہری سوں
دلدار کی گلی سوں کیوں* جا سکوں ولی میں
اپنا† اپیت دل کوں جب چیرۂ زری سوں

———:o:———

(۲۲۰) ۵

جالا تہام نس مجھہ اس طبع آتشی سوں
اب صبحدم ہے دم لے اے شمع سرکشی سوں
دل داشت کر سکے تو یہ دل لجا اپس سنگ
گر دل کشی‡ پہ دل ہے تو کیا ہے دل کشی سوں
عاشق کے دیکھنے سوں لاتا ہے چیں جبیں پر
اے خوش ادا میں خوش ہوں تیری یہ نا خوشی سوں
اے پستہ لب ترے لب ہیں کان سب نمک کے
کر بہرہ مند مجکوں اس کی نمک چشی سوں
دنیا کے غل و غش سوں فارغ اچھوں$ ولی میں
یک جام گر ملے مجھہ صہبائے بے غشی سوں

———:o:———

(۲۲۱) ۷

میری طرف سوں جا کہو اُس ماہ عالم تاب کوں
یک رات فرش خواب کر مجھہ دیدۂ کم خواب کوں

---

* (ن) کیا † لیا ‡ (ن) سرکشی $ رہوں

اپنے دل پر خوں کو میں لایا ہوں تیرے پیشکش
کر خرچ اگر درکار ہے اطلس تجھے سنجاب کوں
گر عشق میں آیا ہے توں اے دل گریباں پارہ کر
لیتے ہیں اس بازار میں بے تابی سیماب کوں
میرے دل گمنام کی کیا قدر بوجھے بے خبر
ہے دلبراں کوں* اعتبار اس گوہر نایاب کوں
مجھہ دل کوں سرگرداں کیا ساغر نہں اُس شوخ نے
حلقے نے جس کی زلف کے چکر دیا گرداب کوں
صافی دلاں کن بیٹھنا ہے کسب عزت کا سبب
دریا کا ہو کر ہمنشیں پہنچا ہے موتی آب کوں
تجھہ یاد میں انچھواں ستی لبریز ہے چشم ولی
یکبار دیکھہ اے سبز خط اس چشمۂ سیراب کوں

———:o:———

(۲۲۲)

تشنگی اپنی نہیں کہتا کسی بے تاب کوں
جیوں گہر رکھتا ہے دائم جو گرہ میں آب کوں
اضطراب دل گیا ہے اُس کے مکھہ کوں دیکھکر
بے قراری سوں نکالے آرسی سیماب کوں
اشک ریزاں مثل انجم صبح محشر لگ رہا
جن نے دیکھا یک نظر اُس ماہ عالم تاب کوں
تجھہ بھواں کے خم کوں دیکھا جب ستی اے قبلہ رو
رات دن رکھتا ہے زاہد مکھہ اگے محراب کوں

---

* (ن) کن

اے ولی پی کی محبت سوں زمیں کے فرش پر
انکھه بھر دیکھا نہیں کُئی غیر مخمل خواب کوں

———:o:———

(۲۲۳) ۵

خدایا ملا صاحب درد کوں
که میرا کہے درد بے درد کوں
کرے غم سوں صد برگ صد پارہ دل
دکھاؤں اگر چہرۂ زرد کوں
ہتا ہوا لہوس تجھه بھواں دیکھه کر
کہاں تاب شمشیر نامرد کوں
اگر جل میں جلکر ولی خاک ہو
نہ پہنچے ترے پانوں کی گرد کوں
رکھا تجھه دھن کی صفت میں ولی
ہر ایک فرد میں جوہر فرد کوں

———:o:———

(۲۲۴) ۷

دیکھا ہے جس نے اے صنم تجھه طرۂ طرار کوں
رکھتا ہے پنہاں بر منیں جیوں شمع سوز نار کوں
جیوں زخم اُس کی چشم سوں جاری ہے خوں ہر دم منیں
دیکھا ہے جو کُئی یک نگہه تجھه ناز کی تلوار کوں
تیری پرت کے پنتھه* میں اے دارے درماندگاں
بخشا ہے اعصا آہ کا تجھه چشم کے بیمار کوں

---

* (ن) برہ کی نتھه

اے سرگروہ سرکشاں لاے ہیں نساج* فلک
خط شعاعی سوں بنا تجھہ چیرۂ زر تار کوں
ہر استخواں سینے کے ہیں مانند نے فریاد میں
رکھتا ہوں دائم دل† منیں تجھہ غم کے موسیقار کوں
دیکھا ہے جب سوں آنکھہ بھر تجھہ مکھہ کوں اے رشک چمن
چھوڑاں‡ ہیں تب سوں بابلاں عشق گل گلزار کوں
جیوں معنی رنگیں ولی ہو مہرباں مجھہ حال پر
وہ صاحب معنی سنے میرے اگر اشعار کوں

———:o:———

(۲۲۵)

دیتا نہیں بار رقیب شریر کوں
شاید کہ بوجھتا ہے ہمارے خمیر کوں

اُس نازنیں کی طبع گر آوے خیال میں
بوجھوں صداے صور قلم کی صریر کوں

برجا ہے اُس کا عشق کے گوشے منیں قرار
جو پیچ و تاب دل سوں بچھاوے حصیر کوں

اُس کے قدم کی خاک میں ہے حشر کی نجات
عشاق کے کفن میں رکھو اُس عبیر کوں

سمجھوں ولی کی طبع کے صافی کی ہے قسم
دیکھا نہیں ہوں جگ میں سخن تجھہ نظیر کوں

———:o:———

* جولاہہ † (ن) بر ‡ چھوڑی

(۲۲۶)

میں دل کو دیا بند کر اس سحر سخن کوں
عشاق جسے دیکھہ بسارے ہیں وطن کوں

عنقا ہے سخن اُس کا سخن فہم کے نزدیک
رکھتا ہے جو گُنّی یاد میں اُس غنچہ دہن کوں

والہ کہ صادق ہے وہ عشاق کی صف میں
جو صبح نمن سر سوں لپیٹا ہے کفن کوں

اُس شوخ نے دکھلا کے اپس رنگ کی شوخی *
لوہو میں کیا غرق جوانان چمن کوں

ثابت رہے کیوں رنگ ولی اُس کا جہاں میں
دیکھا ہے جو دلدار کی زلفاں کے شکن کوں

———:o:———

(۲۲۷)

نہیں معلوم ہوتا داغ دینے کس بچارے کوں
چلا ہے آج وہ لالہ ہزاری کے نظارے کوں

لیا ہے گھیر تجھہ زلفاں نے تیرے کان کا موتی
مگر یہ ہند کا لشکر لگا ہے جا ستارے کوں

ہر اک احوال میں دلبر نظر میں خوب آتا ہے
لباس خوب کی حاجت نہیں حق کے سنوارے کوں

یہی ہے آرزو دل میں کہ صاحب درد گُنّی جاکر
ہمارے درد کی باتاں کہے اُس پی پیارے کوں

نظر سوں نہیں جدا ہوتی کہو اس شوخ چنچل کی
ولی آخر کیا ہے صید چیتے نے چکارے کوں

---

* (ن) خوبی

۵ (۲۲۸)

دیکھوں گا شتابی ستی اُس رشک پری کوں
گر کچھہ بھی اثر ہے مری آہ سحری کوں
اے شوخ ترے ملنے کوں انکھیاں کے اُپر رکھہ
لایا ہوں تری نذر عقیق جگری کوں
انجن کوں لگا سحر کے غائب ہوے ساحر
دیکھا جو تری نین کی جادو نظری کوں
اے حیلہگر رند تری حیلہ گری دیکھہ
سب حیلہ گراں ترک کیے حیلہ گری کوں
یکبارگی ہوتا ہے ولی زر کے نمں زرد
جب باندہ کے آتا ہے تو دستار زری کوں

———:o:———

۷ (۲۲۹)

دیکھے گا ہر اک آن تری جلوہ گری کوں
پایا ہے تری مہر سوں جو دیدہ وری کوں
بخشی ہے تری نین نے کیفیت مستی
تجھہ مکھہ نے خبردار کیا بے خبری کوں
جاری ہوا تجھہ غم ستی مجھہ اشک کا مطلب
ہم دانہ وہم آب ملا اس سفری کوں
مجھہ عاشق دیوانہ کو گر حکم ترا ہو
تجھہ حور اگے فرش کوں آج پری کوں
ہر گل کا پتا چاک ہووے * درد سوں میرے
گلشن کی طرف بھیجوں گر آہ سحری کوں

---

* (ن) سلہ چاک ہوسن درد کو

کہا پیچ تے سرم سوں مغرب منیں سورج
گر دیکھے ترے سیس پہ دستار زری کوں
کرتا ہے ولی سحر سدا شعر کے فن میں
تجھہ نین سوں سیکھا ہے مگر جادو گری کوں

———:o:———

(۲۳۰)

ہوا ہے رشک چمپے کی کلی کوں
نظر کر تجھہ قبائے صندلی کوں
کرے فردوس استقبال اُس کا
تصور جو کرے * تری گلی کوں
دل بے تاب نے تجھہ غم کی خاطر
کیا ہے فرش خواب مخملی کوں
ہماری آہ آتش رنگ سن کر
ہوئی ہے بے قراری بیجلی کوں
ترے غم میں دل سوراخ سوراخ
کیا پیدا صدائے بانسلی کوں
دل پر خوں نے میرے † باغ میں جا
دیا تعلیم خوں خواری کلی کوں
کیا ہوں آب خجلت سوں سراپا
ہر اک مصرع سوں مصری کی ڈلی کوں
پڑے سن کر اُچھل جیوں مصرع برق
اگر مصرع لکھوں ناصر علی کوں

---

* (ن) کہا † (ن) تیرے

ترے اشعار ایسے نہیں * فراقی
کہ جس پر رشک آوے گا ولی کوں

———:o:———

۷ (۲۳۱)

ہرگز تو نہ لے ساتھہ رقیب دغلی کوں
مت راہ دے خلوت منیں ایسے خللی کوں

ترے لب یاقوت اُپر خط خفی دیکھہ
خطاط جہاں نسخ کیے خط جلی کوں

اے زہرہ جبیں کشن ترے مکھہ کی کلی دیکھہ
گاتا ہے ہراک صبح کوں اُٹھہ رام کلی کوں

یاقوت کوں ہے قوت ترے خط کی محبت
ہے دل میں غبار اس سبب میر علی کوں

اے ماہ جبیں مہر لقا تیری جبیں دیکھہ
کرتا ہوں ہر اک دم منیں دم نادعلی کوں

میں دل کوں ترے ہاتھہ دیا روز ازل سوں
مت دل سوں بسار اپنے محب ازلی کوں

نہیں منصب وجاگیر نہیں روز وظیفہ
تجھہ نام کا † ہر روز وظیفہ ہے ولی کوں

———:o:———

۷ (۲۳۲)

جو کُٹی سمجھا نہیں اُس مکھہ پہ ‡ آنچل کے معانی کوں
وہ کیوں بوجھے کہو اُس شوخ چنچل کے معانی کوں

---

* (ن) ہیں † (ن) ہر روز ترا نام ‡ (ن) کے

کریں گر بحث اُس انکھیاں کے جادو کی سحر سازاں
نہ پہنچے کوئی تاریکی میں کاجل کے معانی کوں
وہ یوسف کوں کہے ثانی سو تجھہ بے مثل کا کیوں کر
دو بیں کر جو کہ سمجھا چشم احول کے معانی کوں
نہ نکلے بحر حیرت سوں جو ہو اُس مہ کا ہم زانو
یہ بو جھے وہ جو پہنچا ہے سجلجل* کے معانی کوں
صفائی دیکھہ اُس کے مکھہ کی ہے بے ہوش سرتا پا
تمھیں† تحقیق سمجھو خواب مخمل کے معانی کوں
بیاں زلف بدیعی کا ہے سعدالدین کا مطلب
اجھوں لگ تم نہیں سمجھے مطول کے معانی کوں
ولی اُس ماہ کامل کی حقیقت جو نہیں سمجھا
وہ ہرگز نہیں بجھا عالم میں اکمل کے معانی کوں

———:o:———

۷ (۲۳۳)

فدائے دلبر رنگیں اداھوں
شہید شاھد گلگوں قبا ھوں
ھر اک مہ رو کے ملنے کا نہیں شوق‡
سخن کے آشنا کا آشنا ھوں
کیا ھوں ترک نرگس کا تماشا
طلبگار نگاہ$ با حیا ھوں
نہ کر شمشاد کی تعریف مجھہ پاس
کہ میں اُس سرو قد کا مبتلا ھوں

---

* آئینہ † (ن) یہی ‡ (ن) ذوق $ (ن) نگار

کیا مہ عرض اُس خرشید رو کوں
تو شاہ حسن ہیں تیرا گدا ہوں

سدا رکھتا ہوں شوق اُس کے سخن کا
ہمیشہ تشنۂ آب بقا ہوں

قدم اُس کے پہ رکھتا ہوں سدا سر
ولی ہم مشرب رنگ حنا ہوں

———:o:———

(۲۳۴)

ہ

میں سورۂ اخلاص ترے رو سوں لکھا ہوں
بسم‌اللہ دیوان تجھہ ابرو سوں لکھا ہوں

تجھہ چشم کی تعریف کو آہو کے نین پر
اکثر قلم نرگس جادو سوں لکھا ہوں

اے موے میاں وصف ترے موے کمر کا *
چیتے کی کمر پر قلم مو سوں لکھا ہوں

تجھہ طرۂ طرار کی تعریف کوں اے شوخ
سنبل کے چمن میں گل شبو سوں لکھا ہوں

اُس مرد مک چشم طرف حال ولی کا
پلکاں کی قلم کر اپس آنسو سو لکھا ہوں

———:o:———

(۲۳۵)

۱۲

تصویر تیری جان مصفا پہ لکھا ہوں
یہ نقش پری پردۂ مینا پہ لکھا ہوں

---

* (ن) میاں کے

مجھہ عاشق یکرنگ سوں دو رنگ ہوا تو
تیری یہ دو رنگی گل رعنا پہ لکھا ہوں

تجھہ سنبل پر پیچ کی خوبی میں کیتک سطر
موجاں کی نہط صفحۂ دریا پہ لکھا ہوں

یک تل نہیں آرام ترے تل کے سبب مجھہ
میں صورت تل دل کے سو یدا پہ لکھا ہوں

فرہاد لکھا صورت معشوق حجر پر
میں صورت دلبر دل شیدا پہ لکھا ہوں

ہرگز نہ کیا نرم صنم دل کوں اپس کے
یہ سنگ دلی تختۂ خارا پہ لکھا ہوں

اے مرد مک چشم تجھہ انکھیاں کی یہ لالی
نرگس کے قلم سوں گل لالا پہ لکھا ہوں

اعجاز ترے اس خط روشن کا سری جن!
جیوں خط شعاعی ید بیضا پہ لکھا ہوں

پیتم نے قدم رنجہ کیا میری طرف آج
یہ نقش قدم صفحۂ سیما پہ لکھا ہوں

تجھہ عشق میں دیکھا ہے یہ دل وسعت مشرب*
یہ حالت دل دامن صحرا پہ لکھا ہوں

اے آہ بلندی تجھے اُس قد کا سبب ہے
تلخواہ تری عالم بالا پہ لکھا ہوں

اُس کے دہن تنگ کی تعریف کا نکتہ
صنعت سوں (ولی) دیدۂ عنقا پہ لکھا ہوں

———:o:———

* (ن) مشرق ومغرب

۷ (۲۳۶)

میں عاشقی میں تب سوں افسانہ ہو رہا ہوں
تیری نگہ کا جب سوں دیوانہ ہو رہا ہوں

اے آشنا کرم سوں یک بار آ درس دے
تجھ باج سب جہاں سوں بیگانہ ہو رہا ہوں

باتاں لگن کی مت پوچھ اے شمع بزم خوبی
مدت سوں تجھ جھلک کا پروانہ ہو رہا ہوں

شاید وہ گنج خوبی آوے کسو طرف سوں
اِس واسطے سراپا ویرانہ ہو رہا ہوں

سودائے زلف خوباں رکھتا ہوں دل میں دائم
زنجیر عاشقی کا دیوانہ ہو رہا ہوں

بر جا ہے گر سنوں نہیں ناصح تری نصیحت
میں جام عشق پی کر مستانہ ہو رہا ہوں

کس سوں (ولی) اپس کا احوال جا کے بولوں *
سر تا قدم میں غم سوں غم خانہ ہو رہا ہوں

———: o :———

۵ (۲۳۷)

میں یو † تجھ لب کوں قند بولا ہوں
اَت کوں تیری کہند بولا ہوں

قد کو تیرے کہا ہوں سرو سہی
بات یو میں بلند بولا ہوں

مکھ کوں تیرے کہا ہوں آتش حسن
خال تسپر سپند بولا ہوں

---

* (ن) جا کہوں میں † اس

گر توں پوچھے کبھو خطاب اپنا*
عاشق دردمند بولا ہوں

اے ولی شعر کوں ترے جگ میں
حرف دانا پسند بولا ہوں

———:o:———

۷ (۲۳۸)

باطن کی گر مدد ہو اُسے یار کر رکھوں
اپنے سخن کا اُس کوں خریدار کر رکھوں

اس کی ادا و ناز کی خوبی کوں† کر بیاں
ہر خوب رو کوں صورت دیوار کر رکھوں

لائق ہے گر وہ شوخ کہے اپنے فخر میں
آوے اگر پری تو پرستار کر رکھوں

برجا ہے گر چمن میں کہے وہ نگاہ کر
نرگس کو اپنی چشم کا بیمار کر رکھوں

تسبیح تیری زلف کوں گہتے ہیں اے صنم
یک تار دے کہ رشتۂ زنار کر رکھوں

تیرے خیال آنے کی پاؤں اگر خبر
سینے کوں داغ عشق سوں گلزار کر رکھوں

ایسے نصیب میرے کہاں ہیں ولی کہ آج
اس گلبدن کوں اپنے گلے ہار کر رکھوں

———:o:———

* میرا † (ن) کا

۷ (۲۳۹)

دیکھا ھے جن نے باغ میں اُس سرو قد کے تئیں
طوبیٰ کی خوش قدی پہ سِتا* دست رو کے تئیں

دل جا پڑا ھے چاہ زنخداں میں یک بیک
اے زلف یار پہونچ تو میری مدد کے تئیں

اے سرو تیرے قد ستی ھے عید عاشقاں
قرباں کیا ھوں تجھہ پہ میں عمر ابد کے تئیں

ھیں دنگ آسماں پہ ملک جب کیا شکار
آھو نے تجھہ نین کے فلک کے اسد کے تئیں

یاجوج ھر رقیب جب آیا سجن کے پاس
پیدا کیا حجاب سکندر کی سد کے تئیں

درکار نہیں ھے صاف دلاں کوں لباس زر
جوں آرسی پسند کیے ھیں نمد کے تئیں

پی کی مشابہت کا دسا نہیں مجھے ولی
دیکھا ھوں آفتاب نمط چار حد کے تئیں

———:o:———

۷ (۲۴۰)

تجھہ حسن نے دیا ھے بہار آرسی کے تئیں
بخشا ھے خال و خط نے نگار آرسی کے تئیں

روشن ھے بات یہ کہ اول سادہ لوح تھی
بخشے ھیں† اُس کے مکھہ سوں‡ سنگھار آرسی کے تئیں

خوبی منیں اول سوں ھوئی ھے دو چند وہ§
جب سوں کیا صنم نے دو چار آرسی کے تئیں

---

* مارا † (ن) بخشا ھے ‡ (ن) نے § (ن) وہ چند تر

حیرت کی انجمن میں وہ حیرت فزا نے جا
یک دید میں کیا ہے شکار آرسی کے تئیں

کس خط کے پیچ و تاب کو دل میں رکھے ہے آج
جیوں آبجو نہیں ہے قرار آرسی کے تئیں

حیرت سوں آنکھ اپنی نہ موندے حشر تلک
یک پل ہو اُس نزک جو گزار آرسی کے تئیں

گر اُس کے دیکھنے کی (ولی) آرزو ہے تجھہ
بیگی اپس کے دل کوں* سنوار آرسی کے تئیں

———:o:———

۵ (۲۴۱)

اے سامری تو دیکھہ مری ساحری کے تئیں
شیشے میں دل کے بند کیا ہوں پری کے تئیں

اُس زلف کے طلسم کوں دیکھا ہوں جب ستی
پایا ہوں تب سوں رشتۂ جادو گری کے تئیں

اس گُن بھری چنچل نے لیا مکھہ پہ جب انچل
قرباں کیا اپس پہ شہ خاوری کے تئیں

خرشید لے کے مکھہ پہ شفق شرم سوں چھپا
نکلا ہے جب پہر وہ لباس زری کے تئیں

پیدا ہوا ہے جگ میں (ولی) صاحب سخن
میری طرف سوں جاکے کہو انوری کے تئیں

———:o:———

۱۵ (۲۴۲)

آوے اگر وہ شوخ ستمگر عتاب میں
جرأت جواب کی نہ رہے آفتاب میں

---

* (ن) کی

یک جام میں دو جگ کو کرے مست و بے خبر
تیری نین کا عکس پڑے گر شراب میں

رخسار دلربا کی صفا کیا بیاں کروں
مخمل نے اس صفا کوں نہ دیکھا ہے خواب میں

تجھہ حسن شعلہ زار کی تعریف، رشک سوں
سننے کی تاب آج نہیں آفتاب میں

طاقت نہیں کہ تیری ادا کا بیاں لکھے
ہے گرچہ بےنظیر عطارد حساب میں

تجھہ زلف حلقہ دار سوں مانند عاشقاں
گرداب و موج ملکے پڑے پیچ و تاب میں

تجھہ حسن آبدار کی تعریف کیا کہوں
موتی ہوا ہے غرق تجھے دیکھہ آب میں

تیری نگاہ مست کہ ہے جام بے خودی
رکھتی ہے کیفیت کہ نہیں وہ شراب میں

تیری بھواں کے رتبۂ عالی کوں کر نظر
برجا ہے گر ہلال چلے تجھہ رکاب میں

رکھتے ہیں اس سوں گلبدناں رغبت تمام
شاید کہ تجھہ عرق کا اثر ہے گلاب میں

اے دل شتاب چل کہ تماشے کی بات ہے
بیٹھا ہے آفتاب، فکل ماہتاب میں

ملنا بجا نہیں ہے مخالف سوں ایک آن
اس تان کوں بجا اے* ربابی رباب میں

* بھک حرکت

میرے دل برشتہ میں محشر کا شور ہے
ہے تجھہ نمک کا شاید اثر اس کباب میں

آوے وہ نو بہار اگر بر سر سخن
طوطی کوں لا جواب کرے یک جواب میں

ہرگز نہیں ہے خشت سوں فرق اس کوں اے ولی
خوش طلعتاں کی بات نہیں جس کتاب میں

———:o:———

۷ (۲۴۳)

ہے بسکہ آب و رنگ حیا کھیم داس میں
آتا نہیں کسی کے خیال و قیاس میں

ہے اُس کے مکھہ سوں جلوہ نما موج آب و تاب
موتی کی مثل گرچہ ہے سادہ لباس میں

بیراگیوں کے پنتھہ میں آکر وہ مہ جبیں
بیراگ • کوں اُٹھا کے چڑھایا اکاس میں ق

لگتا ہے اُس گروہ میں وہ سرو نازنیں
گویا گل گلاب کیا جلوہ گھاس میں

اُس کی بھواں کوں بوجھکے شمیر آبدار
اہل ہوس کی عقل ہے دائم ہراس میں

آوے فلک سوں زہرہ اُتر گروہ مہ جبیں
یک تان گاوے رام کلی یا بھپاس میں

جاتا ہوں باغ یاد میں اس چشم کے ولی
شاید کہ ہو اُسی کی ہو نرگس کی باس میں

———:o:———

• فقیری

(۲۴۴)

رخ

کھا ھے جن نے پیو کوں آکر کے * باغ میں
پہنچی ھے بوے عشق کی اُس کے دماغ میں

کھویا ھے تجھہ نگاہ نے عالم کے ھوش کوں
گردش عجب ھے تیری انکھیاں کے ایاغ میں

تجھہ خط کا آب ورنگ جو کچھہ خط سوں ھے عیاں
ھرگز وہ آب و رنگ نہیں شب چراغ میں

تجھہ شوق کی اگن سوں سنہ جل گیا تمام
فی الجملہ اس کا رنگ ھے لالے کے داغ میں

تجھہ وصل کے خیال سوں غافل نہیں ولی
رھتا ھے رات دن وہ اسی کے سراغ میں

———:o:———

(۲۴۵)

رکھتا ھوں شمع آہ سجن کے فراق میں
حاجت نہیں چراغ کی میرے رواق † میں

آب حیات وصل سوں سینے کو سرد کر
جلتا ھوں رات دن میں پیا تجھہ فراق میں

سن کو خبر صبا سوں گریباں کوں چاک کر
نکلے ھیں گل چمن سوں ترے اشتیاق میں

اے دل عقیق لب کے یہ آے ھیں مشتری
موتی نہ بوجھہ زھرہ جبیں کے بلاق میں

---

* (ن) دیکھا جو بیر لال کوں اکثر میں † پیالہ ‡ محل

تیرے سخن کے نغمۂ رنگیں کوں سن (ولی)
ڈوبا عرق کے بیچ عراقی • عراق میں

———:o:———

۷ (۲۴۶)

جب لگ نہ دیکھا تھا تجھے دل بند تھا اوراق میں
تیری بھنواں کوں دیکھکر جزدان چھوڑا طاق میں
مشرق سوں مغرب لگ سدا پھرتا ہے ہر ہر گھر ولے
اب لگ سرج دیکھا نہیں ثانی ترا آفاق میں
دل مست جام بےخودی اُس انجمن میں کیوں نہ ہو
جیوں موج مے ہے ہر ادا ساقی سیمیں ساق میں
تیرے دہن کوں دیکھکر اے نو بہار عاشقاں
جیوں غنچۂ گل ہر سحر جاتا ہوں استغراق میں
اے صبح تجکوں نہیں خبر اُس مطلع انوار کی
ہر چند عالم گیر ہے تو حکمت اشراق میں
ایا ہے جب سوں دید میں وہ نور چشم عاشقاں
جیوں نور بستا ہے سدا مجھ دیدۂ مشتاق میں
تیری تواضع دیکھکر برجا ہے اے جان (ولی)
گر بو علی سینا لکھے دفتر ترے اخلاق میں

———:o:———

۷ (۲۴۷)

ہوا تو خسروِ عالم سجن! شیریں مقالی میں
عیاں ہے بدر کے معنی تری صاحب کمالی میں

• شاعر

جو کیفیت سیہ مستی کی تجھہ انکھیاں میں ہے ظالم !
نہیں وہ رنگ مستی کا شراب پرتکالی میں
تری زلفاں کے حلقے میں دسے یوں نقش رخ روشن
کہ جیسے ہند کے بھیتر لگیں دیوے دوالی میں
اگر چہ ہر سخن تیرا ہے آب خضر سوں شیریں
ولے لذت نرالی ہے پیا تجھہ لب کی گالی میں
کہو اُس نور چشم و پستہ لب کوں آشنابی * سوں
کہ جیوں بادام میں دو مغز سوویں یک نہالی + میں
نظر میں نہیں ہے مردوں کی صلابت اہل زینت کی
نہیں دیکھا کوئی رنگ شجاعت شیر قالی میں
(ولی) کے ہر سخن کا وہ ہوا ہے موبمو خواہاں
جو کُئی پایا ہے لذت تجھہ بھواں کے شعر حالی میں

———: o :———

۵ ۱۴۸

چھپا ہوں میں صدائے بانسلی میں
کہ تا جاؤں پری رو کی گلی میں
نہ تھی طاقت مجھے آنے کی لیکن
بزور آہ پہنچا تجھہ گلی میں
عیاں ہے رنگ کی شوخی سوں اے شوخ
بدن تیرا قبائے صندلی میں
جو ہے تیرے دہن میں ر
کہاں یہ رنگ یہ خوبی

---

* (ن) آشنائی + بچھونا۔

کیا جیوں لفظ میں معنی، سری جن
مقام اپنا دل و جان ولی میں

———;o;———

۵ (۲۴۹)

تجھہ عشق کی اگن میں * سجن جل گیا ہوں میں
تیری گلی کی خاک سوں جا† رل‡ گیا ہوں میں

تجھہ سوز میں جلا ہے جو دل شمع کی نمن
پروانہ ہوکے اُس کے اُپر بل $ گیا ہوں میں

اے آفتاب دیکھہ ترے مکھہ کی روشنی
بے تاب ہوکے موم § نمن گل گیا ہوں میں

یہ پھرا¶ کے دیکھنا ترا مجھہ دل پہ گھات ہے
تیری نگھہ کے رمز کوں اٹکل گیا ہوں میں

تجھہ دل کا دیکھہ سوز ادھک اے ولی مدام
بولا پتنگ ہاتھہ کوں یہاں مل گیا ہوں میں

———:o:———

۷ (۲۵۰)

دل نے تسخیر کیا شوخ کوں حیرانی میں
آرسی شہرۂ عالم ہے پری خوانی میں

خط کے آنے نے خبردار کیا گلرو کوں
نشۂ ہوش ہے اس بادۂ ریحانی میں

---

* (ن) سوں † (ن) کاجل ‡ مل $ قربان
§ (ن) مہ کے ¶ ہر پھر

جوہر آئینہ تجھہ خط کی سنا جب سوں خبر
موج گوہر کی نمن غرق ہوا پانی میں
خط کا آخر کوں ہوا رخ پہ پری رو کے گزر
مور کوں راہ ملی ملک سلیمانی میں
دل بے تاب کہ اک آن نہیں اُس کوں قرار
زلف دلدار سوں ہمسر ہے پریشانی میں
گل رخاں بات اپس دل کی مجھے کہتے ہیں
بسکہ ہوں شہرۂ آفاق سخن دانی میں
جز ولی بات اپس دل کی کسی پاس نہ کہہ
راہ ہر دل کوں نہیں مطلب پنہانی میں

———:o:———

(۲۵۱)

باندھا ہے جب سوں شوخ نے خنجر کمر منیں
سب گلرخاں کے جیو پڑے ہیں خطر منیں
جو آب و رنگ تیرے سخن میں ہے اے سجن
ہرگز وہ آب و رنگ نہیں ہے گُہر منیں
ہر وقت طبع راغب شربت ہے اے صنم
شاید ترے لباں کا اثر ہے شکر منیں
جمعیت آسماں سوں، توقع بجا نہیں
ہیں آفتاب و ماہ ہمیشہ سفر منیں
قوس قزح کا مصرع ثانی ہو اے ولی
تعریف اُس بھواں کی لکھوں جس سطر منیں

———:o:———

۷ (۲۵۲)

سحر پرداز ہیں پیا کے نین
ہوش دشمن ہیں خوش ادا کے نین

اے دل اُس کے اگے سنبھل کر جا
تیغ بر کف ہیں میرزا کے نین

دل ہوا مجھہ سے آج بیگانہ
دیکھہ اُس رمز آشنا کے نین

جگ میں اپنا نظیر رکھتے نہیں
دلبری میں وہ دلربا کے نین

نرگستان کوں دیکھنے مت جا
دیکھہ اس نرگسی قبا کے نین

وہ ہے گلزار آبرو کا گل
حق نے جس کو دیے حیا کے نین

اے (ولی) کس اگے * کروں فریاد
ظلم کرتے ہیں بے وفا کے نین

———: o :———

۵ (۲۵۳)

جو کہ تجھہ پر نگاہ کرتا نہیں
وہ اپس کی خودی بسرتا نہیں

کیوں کہ سیری ہو حسن سوں تیرے
دھوپ کھانے سوں پیٹ بھرتا نہیں

پی کے لب سوں پیا جو آب حیات
دور آخر تلک وہ مرتا نہیں

* (ن) کنے

غیر تیرے خیال کے اے شوخ
دل میں میرے دو جا اُترتا نہیں

اے (ولی) اس کے نقش عالی کوں
غیر مانی دوجا چترتا نہیں

———: o :———

۷ (۲۵۴)

جو پی کے نام پاک پہ جی سوں فدا نہیں
راضی کسی طرح ستی اُس سوں * خدا نہیں

اے نور جان دیدہ ترے انتظار میں
مدت ہوئی پلک سوں پلک آشنا نہیں

عشاق مستحق ترحم ہیں اے عزیز
اُن کے شکستہ + حال پہ سختی روا نہیں

ترشی اپس جبیں سوں نکال اے شکر بچن
عشاق پر غضب ہے یہ ناز و ادا نہیں

اے نو بہار حسن و گل باغ جان و دل
افسوس ہے کہ تجھہ منیں رنگ وفا نہیں

ترک لباس بسکہ کیا ہوں جہان میں
تیری گلی کی خاک ورا ‡ مجھہ قبا نہیں

تالے اُکھاڑ کوہ کوں جیوں کاہ اے (ولی)
عاشق کی سرد آہ کہ جس میں صدا نہیں

———: o :———

* (ن) پر + (ن) غریب ‡ سوا

(۲۵۵)

مجھے گلشن طرف جانا روا نہیں
اگر گلشن میں وہ رنگیں ادا نہیں

بغیر از نقد جان اک
متاع حسن کا دو جو

کیا ہے عاشقاں کے خوں سوں رنگیں
کف خوں ریز پر رنگ حنا نہیں

سنا ہوں تجھ نگاہ با
کہ ہرگز چشم نرگس میں

تری زلفاں کے سنبل کا مخرک
ہوائے عشق بازاں ہے صبا نہیں

ترا قد دیکھکر کہتی
کہ ہرگز سرو میں ایسی

ترا مکھ دیکھنا ہے واجب العین
ادائے فرض میں خوف و رجا نہیں

عجب ہے اے در دریائے
کہ تیرا دل مروت آشنا

ولی تلرو کی دانش پر نظر کر
بہار حسن کوں چنداں بقا نہیں

———:o:———

(۲۵۶)

مرے غم دفع کرنے کا وہ عالی جاہ قاصد نہیں
تو آوے کیوں مرے نزدیک کچھ گمراہ قاصد نہیں

ہوا ہے مجکوں یوں معلوم اس بے دست گاہی میں
کہ مجھہ احوال پہنچانے کوں غیر از آہ قاصد نہیں
ومطلع کرنا نہیں غیرت روا رکھتی
بسا و ساماں نزک اس راہ قاصد نہیں
جیرے جان و دل کا حال ہے تجھہ ہجر میں ساجن
جے وہ حال پہنچا تا کروں کیا آہ قاصد نہیں
دان دلہر کُئی نہ پاوے حال عاشق کا
، راز کے نامے ستی آگاہ قاصد نہیں
ہ پاوے شاہد معنی اپس کوں جو کیا خالی
ر یوسف کی پہنچانے کوں غیر از چاہ قاصد نہیں
جوں کر لکھوں اُس بے خبر کوں درد دل اپنا
درد نامے کوں کوئی دل خواہ قاصد نہیں

———:o:———

(۲۵۷)

، باج عالم میں دگر نہیں
میں ہے ولے ہم کو خبر نہیں
عجب ہمت ہے اُس کی جس کوں جگ میں
بغیر از یار دیجے پر نظر نہیں
ے صفـــــــدل راز الہی
رمی سوں دل کی درد سر نہیں
ہوا نہیں جب تلک خالی اپس سوں
گرفتاراں میں ہرگز معتبر نہیں

(ن) ہمن

نہ دیویں راہ تجکوں ملک دل میں
وفا کا جب تلک تجھہ میں اثر نہیں

اپس کے مدعا کے آشیاں کوں
نہ پہنچے جب تلک ہمت کے پر نہیں

نہ پوچھو درد کی بے درد سوں بات
کہے کیا بے خبر جس کوں خبر نہیں

ہوا ہوں جیوں کہاں خم زور غم سوں
سنے میں تیر ہے آہ جگر نہیں

ولی اُس کی حقیقت کیوں کہ بوجھوں
کہ جس کا بوجھنا حد بشر نہیں

———:o:———

۷ (۲۵۸)

مجکوں تجھہ بن کسی سوں کام نہیں
فکر و ناموس و ننگ و نام نہیں

صف عشاق کوں بکعبہ قسم
غیر آوارگی امـــــام نہیں

قاصد دل نہیں ہے غیر از آہ
اثر درد بن پیـــــام نہیں

گرچہ لچھمن ترا ہے رام ولے
اے سجن تو کسی کا رام نہیں

زندگی جام عیش ہے لیکن
فائدہ کیا اگر مدام نہیں

عشق اُس کا ہے نا تمام جسے
پن کی خاطر کا اہتمام نہیں

باغ میں سرو نخل آہ دسے
اے ولی گر وہ خوش خرام نہیں

———:o:———

۵ (۲۵۹)

خوش قداں دل کوں بند کرتے ہیں
نام اپنا بلـــــــند کرتے ہیں ق
اپنے شیریں سخن کوں دے کے رواج
سرو بازار قنـــــــد کرتے ہیں
جس کوں بے تاب دیکھتے ہیں اُسے
اپنے اوپر سپنـــــــد کرتے ہیں
بند کرتے کوں عاشقاں کے سدا
زلف اپنی کمنـــــــد کرتے ہیں
اے ولی جو کہ ہیں بلند خیال
شعر میرا پسند کرتے ہیں

———:o:———

۷ (۲۶۰)

خوب رو خوب کام کرتے ہیں
یک نگہہ میں غلام کرتے ہیں
دیکھہ خوباں کوں وقت ملنے کے
کس ادا سوں سلام کرتے ہیں
کیا وفادار ہیں کہ ملنے میں
دل سوں سب رام رام کرتے ہیں
کم نگاہی سوں دیکھتے ہیں ولے
کام اپنا تمام کرتے ہیں

کھولتے ہیں جب اپنی زلفاں کوں
صبح عاشق کوں شام کرتے ہیں
صاحب لفظ اُس کوں کہہ سکیے
جس سوں خوباں کلام کرتے ہیں
دل لجاتے ہیں اے ولی میرا
سرو قد جب خرام کرتے ہیں

———:o:———

(۲۶۱) ۵

گُل مقصد کا ہار ڈالے ہیں
نقد ہستی جو ہار ڈالے ہیں
کیوں نہ ہو راہ عشق نشتر زار*
تیری پلکاں نے خار ڈالے ہیں
دیکھہ اُس کے نین کے خنجر کوں
چشم آہو کوں وار ڈالے ہیں
کیوں کہ نکلے برہ کے کوچے سوں
زلف تیری نے مار ڈالے ہیں
اے ولی شہر حسن کے اطراف
خط سوں اُس کے حصار ڈالے ہیں

———:o:———

(۲۶۲) ۷

صدق ہے آب و رنگ گلشن دیں
پاکبازی ہے شمع راہ یقیں

---

* (ن : زن

خوشہ چین جمال جاناں ہیں
خرمن ماہ و خوشۂ پروین

ہے ترے لب سوں اے شکر گفتار
بات کہنا نبات سوں شیریں

قد سوں تیرے عیاں ہے اے جاناں
صورت ناز و معنی تمکیں

بسکہ رویا ہوں یاد کر کے تجھے
چشم میری ہے دامن گلچیں

زلف تیری ہے اے وفا دشمن
دشمن دین و دشمن آئیں

اے ولی تب نہاں ہو لیل فراق
جب عیاں ہو وہ آفتاب چیں

———:o:———

۷ (۲۶۳)

فرش گر عاشق کریں تجھہ راہ میں اپنے نین
تو نزاکت سوں رکھے نہیں اُس اُپر اپنے چرن

تجھہ لباں کے رنگ کی خوبی کا کیا بولوں بیاں
چشم عاشق جب سوں ہیں کان بدخشاں و یمن

خط کے تئیں رحل زمرد دیکھہ تیری اہل فضل
بولے مصحف کھول کر کُرسی پہ بیٹھا ہے سخن

شمع لے انگشت حسرت منھہ میں سر تا پا جلی
جب اپس کے مکھہ سوں تو روشن کیا ہے انجمن

پھول کی پکھری پہ جو مارا ہے چنگل رنگ نے
دل نے توں پکڑا ہے تیرا دامن اے گل پیرھن

منه پہ شیریں دل میں سنگیں حال معشوقوں کا دیکھہ
کیوں نہ مارے غم سوں تیشہ سر پر اپنے کوھکن
اے ولی اس کی گلی دل یاد کرتا ھے مدام
کیوں کرے نہیں یاد ھے ایمان الحب الوطن

———:o:———

(۲۶۴) ۷

سب چمن کے گلرخاں کا تو ھے زیب اے گلبدن
گلبدن تجھسا نہ دیکھا گرچہ دیکھا سب چمن
انجمن میں تجھہ ورا دوجا نہیں گئی زیب ور
زیب ور تجھسا نہیں مانند شمع انجمن
خوش بچن تیرا فصاحت میں ھے مستثنائے وقت
وقت گر پاؤں تو تجھہ مکھہ سوں سنوں میں خوش بچن
برھمن تجھہ مکھہ کوں دیکھا پاس ھندو زلف کے
زلف کے تاراں جنیئو * کر کے سمجھا برھمن
دھن کے گالاں پر یہ بالاں کوں جو دیکھا مثل گال
کال نے اس خال کوں محبوب سمجھا مال و دھن †
تجھہ دھن کی لذتاں میں محو پایا سیب کوں
سیب کوں ھے چاہ تب سوں جب سوں دیکھا تجھہ ذقن
کئی جتن ‡ سوں شعر بولا ھے ولی تجھہ شوق سوں
شوق سوں جو برھمن رکھہ اس کوں کر کرکے جتن

---

* بر وزن فعولن

† اس شعر کا مہفوم سمجھہ میں نہیں آیا - گائے (روئی) کی رعایت سے دھن پر فسہ لگا دیا ھے —

‡ کئی چند

۷ (۲۶۵)

مجکوں ہے دارالامن پیو کا نقش چرن
پیو کا نقش چرن مجکوں ہے دارالامن

پیو کا شیریں بچن مجکوں ہے آب حیات
مجکوں ہے آب حیات پیو کا شیریں بچن

اے مہ سمیں بدن مکھہ کوں اپس کے دکھا
مکھہ کوں اپس کے دکھا اے مہ سمیں بدن

مجھہ سوں گیا ما و من دیکھکے تیرے نین
دیکھکے تیرے نین مجھہ سوں گیا ماؤ من

تجھہ سوں لگی ہے لگن اے گل باغ حیا
اے گل باغ حیا تجھہ سوں لگی ہے لگن

زلف تیری برھمن مکھہ ہے ترا آفتاب
مکھہ ہے ترا آفتاب زلف تیری برھمن

دستۂ گل ہے سخن سن یہ بچن اے ولی
سن یہ بچن اے ولی دستۂ گل ہے سخن *

---

* ردیف نون میں پانچ اشعار کی ایک غزل اور دیکھی گئی جو ایک دیوان قلمی کے سوا کسی اور میں نہیں اور اتفاق سے وہ صفحہ دوسرے صفحہ سے ایسا وصل ہوگیا ہے کہ ادھر کے حروف ادھر چپک گئے ہیں۔ بہ مشکل دو شعر مکمل اور باقی نا مکمل پڑھے گئے جن کو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ ناظرین اگر کہیں اور پوری غزل پائیں تو تصحیح کر لیں:—

وصف اس زلف چلیپا کا اگر انشا کروں
.....اخر اول موجۂ دریا کروں

باقی صفحہ آئندہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۶)

دیدۂ پر اشک میری گر مدد گاری کرے
ابر نیساں کی نسن گنج گہر پیدا کروں

ہو میسر مجکوں سیر جنت فردوس نما
.....اس.....کی بند قبا.....کروں

باغ میں وہ گلبدن.....
.....لالہ کوں لے کر ساغر و صہبا کروں

مثل مجنوں ہوں(ولی)میں ساکن دشت جنوں
دل کے تئیں اُس رشک لیلیٰ کا اگر شیدا کروں



ردیف و

(۲۶۶) ۷

هر رات اپنے لطف و کرم سوں ملا کرو
هر دن کوں عید بوجهه گلے سوں لگا کرو

وعدہ کیا تها رات کہ آویں گے صبح کوں
اے مہربان وعدے کوں اپنے وفا کرو

حق تجهه سوں هم کلام رکهے مجکوں* رات دن
اس بات سوں مدام رقیباں جلا کرو

کب لگ رکهو گے طرز تغافل کوں دل منیں
تک کان دهر کے حال کسی کا سنا کرو

جب لگ هیں آسمان و زمیں جگ میں برقرار
جیوں پهول اس جهاں کے چمن میں هنسا کرو

آیا هوں احتیاج لے † تم پاس اے سجن
اپنے لباں کے خضر سوں حاجت روا کرو

یک بات هے (ولی) کی سنو کان دهر سجن!
میری انکهاں کے باغ میں دائم رها کرو

(۲۶۷) ۷

چاهو کہ هوش سر سوں اپس کے بدر کرو
یک بار اُس پری کی گلی میں گزر کرو

هے قصۂ دراز کے سننے کی آرزو
اُس زلف تابدار کی تعریف سر کرو

بوجهو هلال چرخ کوں ابروے پیر زال
اُس کی بهواں کے خم پہ اگر تک نظر کرو

---

* ن هکلام مجکو رکهے اُس سے † بیک حرکت

اُس گل کے گر وصال کی ہے دل میں آرزو
شبنم نمن تمام انکھاں اپنی تر کرو

اے دوستاں بتنگ ہوا ہوں میں ہوش سوں
پیتم کا نانوں لے کے مجھے بے خبر کرو

پہنچا ہے جس کے ہجر کی سختی سوں حال نزع
اُس بے خبر کوں حال سوں * میرے خبر کرو

ہر شعر سوں ولی کے عزیزاں بیاض میں
مسطر کے خط کوں رشتۂ سلک گہر کرو

———:o:———

۵ (۲۶۸)

وحشی ملک عدم کوں تمہیں تسخیر کرو
خون عنقا کے اگر رنگ سوں تصویر کرو

دل دیوانۂ عاشق کوں دو جی قید نہیں
زلف کی موج سوں اُس پگ منیں زنجیر کرو

گر د خجلت کوں ندامت کے انچھو ساتھہ ملا
مورد رحمت حق اس ستی تعمیر کرو

صفحۂ نین پہ پتلی کی سیاہی لے کر
نقطۂ خال کی تعریف کوں تحریر کرو

عسق کہتا ہے ولی آکے باآواز بلند
اے جواناں تمہیں سب درد† کوں مل پیر کرو

———:o:———

* (ن) مرے کی † درد

۵ (۲۶۹)

چا ہو کہ پی کے پگ تلے اپنا وطن کرو
اول اپس کوں عجز میں نقش چرن کرو

ہے گلرخاں کوں ذوق تماشاے عاشقاں
داغاں ستی دلاں کوں اپس کے چمن کرو

ثابت ہو عاشقاں میں جلا جو پتنگ وار
تار نگاہ شمع سوں اُس کا کفن کرو

گر آرزو ہے دل میں ہم آغوشی صنم
انچھواں سوں اپنے سیج پہ فرش سمن کرو

چا ہو کہ ہو ولی کی نہن جگ میں دوربیں
انکھیاں میں سرمہ پیو کی خاک چرن کرو

۷ (۲۷۰)

مت تمھیں انتظار ماہ کرو
ماہ رو کوں چراغ راہ کرو

سفر عشق کا اگر ہے خیال
ہمت دل کوں زادراہ کرو

مکھہ دکھاوے گا یوسف معنی
دل سوں گر دیکھنے کی راہ کرو

عاشقاں! عاشقی کے دعوے پر
آہ وزاری کوں دو گواہ کرو

گل و بلبل کا گرم ہے بازار
اس چمن میں جدھر نگاہ کرو

سرخ روئی ہے عاشقاں کی تمام*
گر رقیباں کوں روسیاہ کرو

* (ن) مدام

حال دل پر ولی کے اے جاناں
نظر لطف گاہ گاہ کرو

———:o:———

(۲۷۱) ۹

صحبت غیر میں جایا نہ کرو
درد منداں کوں کڑھایا نہ کرو

حق پرستی کا اگر دعویٰ ہے
بے گناہاں کوں ستایا نہ کرو

اپنی خوبی کے اگر طالب ہو
اپنے طالب کوں جلایا نہ کرو

ہے اگر خاطر عشاق عزیز
غیر کوں درس دکھایا نہ کرو

مجکوں ترشی کا ہے پرہیز صنم
چین ابرو کوں دکھایا نہ کرو

دل کوں ہوتی ہے سجن! بے تابی
زلف کوں ہاتھہ لگایا نہ کرو

نگہہ تلخ سوں اپنی ظالم
زہر کا جام پلایا نہ کرو

ہم کوں برداشت نہیں غصے کی
بے سبب غصے میں آیا نہ کرو

پاکبازاں میں ولی ہے مشہور
اُس سوں چہرے کوں چھپایا نہ کرو

———:o:———

۵ (۲۷۲)

شوخی و ناز سوں عشاق کوں حیراں نہ کرو
گردش چشم کوں غارت گر ایماں نہ کرو
فکر جمعیت اپس دل میں کئے ہیں زہاد
زلف کو کھول غریبوں کوں پریشاں نہ کرو
عشق کا داغ ہے مشتاق * نمک کا دائم
لب دلدار بنا اس کا نمک داں نہ کرو
تب تلک ہوے محبت کی نہ پاؤ ہرگز
جب تلک دُل کی نہن چاک گریباں نہ کرو
لب تمہارے ہیں شفا بخش ولی ہے بیمار
حیف صد حیف کہ اس وقت میں درماں نہ کرو

———:o:———

۷ (۲۷۳)

عالم کوں تیغ ناز سوں بے جاں نکو کرو
غمزے سوں اپنے غارت ایماں نکو کرو
جمعیت آرزو ہے فلاطوں کوں خم منیں†
زلفاں دکھاکے اس کوں پریشاں نکو کرو
آئینۂ جمال منور کوں کر عیاں
خوبان خود پرست کوں حیراں نکو کرو
زاہد چلا ہے صورت محراب دیکھکر
ابرو دکھا کے اس کوں پشیماں نکو کرو
ہے روز حشر، روز مکافات ہر عمل
ہر اک کوں قتل خنجر مژگاں نکو کرو

---

* (ن) محتاج † (ن) جگ منیں

درکار ہے نثار* کروں گوہر اے† عاشقاں
انچھواں کوں صرف گوشۂ داماں نکو کرو
مدت سوں تجھہ نگاہ کا مشتاق ہے ولی
کن نے کہا غریب پر احسان نکو کرو

—:o:—

۵ (۲۷۴)

غفلت میں وقت اپنا نہ کھو! ہشیار ہو، ہشیار ہو
کب لگ رہے گا خواب میں، بیدار ہو بیدار ہو
گر دیکھنا ہے مدعا اس شاہد معنی کا رو
ظاہر پرستاں سوں سدا بیزار ہو بیزار ہو
جیوں چتر داغ عشق کوں رکھہ سر پر اپنے اولاً
تب فوج اہل درد کا سردار ہو سردار ہو
وہ نو بہار‡ عاشقی ہے جیوں سحر جگ میں عیاں
اے دیدہ وقت خواب نہیں بیدار ہو بیدار ہو
مطلع کا مصرع اے ولی ورد زباں کر رات دن
غفلت میں وقت اپنا نہ کھو ہشیار ہو ہشیار ہو

—:o:—

۱۱ (۲۷۵)

اے دل سدا اس شمع پر پروانہ ہو پروانہ ہو
اس نو بہار حسن کا دیوانہ ہو دیوانہ ہو
اے یار گر منظور ہے تجھہ آشنائی عشق کی
ہر آشنائے عقل سوں بے گانہ ہو بے گانہ ہو

---

* (ن) نیاز † بوک حرکت
‡ (ن) وہ نور چشم عاشقاں

میری طرف ساغر بکف آیا ہے وہ مست حیا
اے دل نکلف بر طرف مستانہ ہو مستانہ ہو

اُس آشنائے گوش سوں ہوتا ہے مجکوں آشنا
دریائے دل میں اے بچن* دردانہ ہر دردانہ ہو

میرے سخن کوں مہر سوں سنتا ہے وہ رنگیں ادا
اے سرگزشت حال دل افسانہ ہو افسانہ ہو

چاہے کہ شاہ حسن کوں لاوے اپس کے حکم میں
تک عشق کے میدان میں مردانہ ہو مردانہ ہو

جاری رکھے گا کب تلک رسم جفا و جور کوں
اے جان من ہر دل منیں جانانہ ہو جانانہ ہو

مجکوں خمار ہجر سوں پیدا ہوا ہے درد سر
اے گردش چشم پری پیمانہ ہو پیمانہ ہو

اس وقت پیتم کی نگہہ کرتی ہے† مشق دلبری
یہ آن غفلت کی نہیں فرزانہ ہو فرزانہ ہو

اے عقل کب لگ رہم سوں یکجا کرے گی خار و خس
آیا ہے‡ سیل عاشقی ویرانہ ہو ویرانہ ہو

عالم میں تجکوں اے ولی ہے فکر جمعیت اگر
ہر دم خیال یار سوں ہم خانہ ہو ہم خانہ ہو

———:o:———

(۲۷۶)

نہ دو آزار میرے دل کوں اے آرام جاں سمجھو
یہ خوبی کچھہ سدا رہتی نہیں اے مہرباں سمجھو

---

* (ن سخن) † (ن نظارے کی مشق) ‡ (ن) آتے ہی

کیا ہے پیچ و تاب عشق نے بے تاب مجھہ دل کوں
ہوا ہوں موستی باریک اے نازک میاں سمجھو

تمہارے نین نے زخمی کیا تیر تغافل سوں
کرو گے کب تلک یہ ظلم اے ابرو کماں سمجھو

تمہاری خیرخواہی کا بیاں ہے مجھہ زباں اوپر
یقیں ہے مہرباں ہو مجھہ پہ گر میرا بیاں سمجھو

سخن کے آشنا سوں لطف رکھنا ہے سخن کہنا
ولی سوں بات کرنا ہے بجا اے دلستاں سمجھو

(۲۷۷)

ترا قد یو رشک قیامت اچھو
قیامت تلک یہ سلامت اچھو

تو خوباں کی صف میں ہوا بے نوا
مسلم تجھے یو امامت اچھو

ترے حسن کوں جس نے دیکھا نہیں
نصیبوں میں اُس کے ندامت اچھو

تجھے دیکھہ جو کُڑھی انجارے حسد
سدا اُس کوں حاصل ملامت اچھو

ترا ذکر کرتا ہے دائم ولی
بچن اُس کے نت با کرامت اچھو

ردیف ہ

(۲۷۸) ۵

سجن تک ناز سوں مجھہ پاس آ آہستہ آہستہ
چھپی باتاں اپس دل کی سنا آہستہ آہستہ

غرض گویاں کی باتاں کوں نہ لا خاطر منیں ہرگز
صنم اس بات کوں خاطر میں لا آہستہ آہستہ

ہر اک کی بات سننے پر توجھہ مت کر اے ظالم
رقیباں اس سبب ہوں گے جدا آہستہ آہستہ

مبادا محتسب سرمست* سن کر تان میں آوے
طنبورا آہ کا اے دل بجا آہستہ آہستہ

ولی ہرگز اپس کے دل کوں سینے میں نہ رکھہ غمگیں
کہ بر لاوے گا مطلب کوں خدا آہستہ آہستہ

———:o:———

(۲۷۹) ۷

کیا تجھہ عشق نے ظالم خراب† آہستہ آہستہ
کہ آتش گل کوں کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ

وفاداری نے دلبر کی بجھایا آتش غم کوں
کہ گرمی دفع کرتا ہے گلاب آہستہ آہستہ

عجب کچھہ لطف رکھتا ہے شب خلوت میں گلرو سوں
سوال‡ آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

مرے دل کوں کیا بے خود تری انکھیاں نے$ اے ظالم
کہ جیوں بے ہوش کرتی ہے شراب آہستہ آہستہ

---

* (ن) بد مست † (ن) مجھہ عشق نے ظالم کو آب
‡ (ن) اخطاب $ (ن) آخر کو

هوا تجھہ عشق سوں اے آتشیں رو دل مرا پانی
کہ جیوں گلتا ہے آتش سوں کباب* آھستہ آھستہ

ادا و ناز سوں آتا ہے وہ روشن جبیں گھر سوں
کہ جیوں مشرق سے نکلے آفتاب آھستہ آھستہ

ولی مجھہ دل میں آتا ہے خیال یار بے پروا
کہ جیوں انکھیاں منیں آتا ہے خواب آھستہ آھستہ

———:o:———

۴ (۲۸۰)

سجن تم مکھہ ستی کھولو نقاب آھستہ آھستہ
کہ جیوں گل سوں نکستا ہے گلاب آھستہ آھستہ

ایا نکہت کی گرمی سوں پسینا جب زنخداں پر
کہ جیوں خم سوں نکستی ہے شراب آھستہ آھستہ

ہزاراں لاکھہ خوباں میں سجن میرا چلے یوں کر
ستاروں میں چلے جیوں ماھتاب آھستہ آھستہ

سلونی سانوری پیتم ترے موتی کی جھلکاں نے
کیا عقد ثریا کوں خراب آھستہ آھستہ+

---

* (ن) گلاب

+ راقم حروف کے کتب خانہ میں جو دیوان ہے صرف اُس میں یہ غزل نا تمام دیکھی گئی۔ اگرچہ غزل کے سات شعر اُس دیوان کے حاشئے پر لکھے گئے تھے مگر جلد ساز نے تین شعروں کو بالکل کاٹ دیا۔ اب تک اور کسی مطبوعہ و غیر مطبوعہ دیوان میں اس غزل کا پتا نہیں چلا۔ البتہ ایک گورکھپوری دیوان میں تیسرا اور چوتھا شعر دیکھا گیا جس سے گمان ہوتا ہے کہ یہ غزل ثانی بھی ولی ھی کی ہے۔ چونکہ بقیہ تین شعروں کے درمیانی دو ایک لفظ حاشئے پر رہ گئے ھیں اس لئے اُن کی نقل ضروری نہیں سمجھی —

۷ (۲۸۱)

ہوا ظاہر خط روے نگار آہستہ آہستہ
کہ جیوں گلشن میں آتی ہے بہار آہستہ آہستہ

کیا ہوں رفتہ رفتہ رام اُس کی چشم وحشی کوں
کہ جیوں آہو کوں کرتے ہیں شکار آہستہ آہستہ

جو اپنے تن کوں مثل جوئبار اول کیا پانی
ہوا اُس سرو قد سوں ہمکنار آہستہ آہستہ

برنگ قطرۂ سیماب میرے دل کی جنبش سوں
ہوا ہے دل صنم کا بے قرار آہستہ آہستہ

اُسے کہنا بجا ہے عشق کے گلزار کا بلبل
جو گلرویاں میں پایا اعتبار آہستہ آہستہ

مرا دل اشک ہو پہنچا ہے کوچے میں سری حسن کے
گیا کعبے کوں یہ کشتی سوار آہستہ آہستہ

ولی مت حاسداں کی بات سوں دل کو مکدر کر
کہ آخر دل سوں جاوے گا غبار آہستہ آہستہ

———:o:———

۵ (۲۸۲)

ہوے ہیں رام پیتم کے نین آہستہ آہستہ
کہ جیوں پھاندے میں آتے ہیں ہرن آہستہ آہستہ

مرا دل مثل پروانے کے تھا مشتاق جلنے کا
لگی اُس شمع سوں آخر لگن آہستہ آہستہ

گریباں صبر کا مت چاک کر اے خاطر مسکیں
سنے گا بات وہ شیریں بچن آہستہ آہستہ

گل و بلبل کے سودے میں خلل ہورے تو برجا ہے
چمن میں جب چلے وہ گلبدن آہستہ آہستہ
ولی سینے میں میرے پنجۂ عشق ستمگر نے
کیا ہے چاک دل کا پیرہن آہستہ آہستہ

———:o:———

(۲۸۳)

تجھہ مکھہ پہ جو اُس خط کا اندازہ ہوا تازہ
اب حسن کے دیواں کا شیرازہ ہوا تازہ
پھولاں نے اپس کا رنگ ایثار کیا تجھہ پر
تجھہ مکھہ پہ جب اے موھن یہ غازہ ہوا تازہ
اس حسن کے عالم میں تو شہرۂ عالم ہے
ہر نکھہ سوں ترا جگ میں اندازہ ہوا تازہ
سینے سوں لگانے کی ہوی * دل کوں اُمنگ تازی
آپس ستی جب تجھہ میں خمیازہ ہوا تازہ
جو شعر لباسی تھے جیوں پھول ہوے باسی
جب شعو ولی تیرا یو تازہ ہوا تازہ

———:o:———

(۲۸۴)

گریاں ہے ابر چشم مری اشکبار دیکھہ
ہے برق بے قرار مجھے بے قرار دیکھہ
فردوس دیکھنے کی اگر آرزو ہے تجھہ
اے جیو پی کے مکھہ کے چمن کی بہار دیکھہ

---

* بروزن فع

حیرت کا رنگ لے کے لکھے شکل بے خودی
تیرے ادا و نازکوں معنی نگار دیکھہ

وہ دل جو تجھہ دتن * کے خیالاں سوں چاک تھا
لایا ہوں تیری نذر بجاے انار دیکھہ

اے شہسوار تو جو چلا ہے رقیب پاس
سینے میں عاشقاں کے اُٹھا ہے غبار دیکھہ

تیری نگاہ خاطر نازک پہ بار ہے
اے بوالہوس نہ پی کی طرف بار بار دیکھہ

تجھہ عشق میں ہوا ہے جگر خون و داغدار
دل میں ولی کے بیٹھکے یو لالہ زار دیکھہ

———:o:———

۷ (۲۸۵)

جی چل بچل ہوا ہے چنچل تیری چال دیکھہ
دل جا پڑا خلل میں ترے مکھہ کا * خال دیکھہ

ہر شب ہوں پیچ و تاب میں تجھہ زلف کے سبب
گل کر ہوا ہوں بال نمن تیرے بال دیکھہ

خوباں جو تجھہ پہ رشک لجاویں تو کیا عجب
جلتا ہے آفتاب یہ جاہ و جلال دیکھہ

اے نو بہار حسن تو گلشن میں جب چلا
گل کر ہوے گلاب گلاں تیرے گال دیکھہ

مت کہہ اپس کے حال کوں رمال کے اگے
مصحف میں اُس جمال کے اے جیو فال دیکھہ

---

* دانت † (ن) پہ

دونوں جہاں کی عید کی ہے آرزو اگر
پیتم کے ابروؤں پہ دو شکل ہلال دیکھہ
دل پیچ و تاب میں ہے ولی کا مثال موج
تجھہ زلف تابدار کا پر پیچ حال دیکھہ

———:o:———

(۲۸۶) ۵

آج دستا ہے حال کچھہ کا کچھہ
کیوں نہ گزرے خیال کچھہ کا کچھہ
دل بے دل کوں آج کرتی ہے
شوخ چنچل کی چال کچھہ کا کچھہ
مجکوں لگتا ہے اے پری پیکر
اج تیرا جمال کچھہ کا کچھہ
اثر بادۂ جوانی ہے
کر گیا ہوں سوال کچھہ کا کچھہ
اے ولی دل کوں آج کرتی ہے
بوے باغ وصال کچھہ کا کچھہ

———:o:———

(۲۸۷) ۷

تیرے نین کا دیکھکے مے خانہ آئنہ
ہے تجھہ نگاہ مست کا دیوانہ آئنہ
اے شمع سر بلند ترا نور دیکھکر
سب جو ہواں کیا * ہے سو پروانہ آئنہ

---

* (ن) گیا - کئے ہیں

صافی اپس کی لے کے سنوارا ہے شوق سوں
رکھنے کوں تجھہ خیال کا کاشانہ آئنہ

جب سوں پڑا ہے عکس ترا آئنے بھتر
تب سوں لیا ہے مشکل پری خانہ آئنہ

تجھہ صاف مکھہ پہ دیکھکے یو خط جوہراں
زنجیر پگ میں ڈال ہے دیوانہ آئنہ

تجھہ نین کی یہ دیکھہ کے پتلی کوں اے صنم
سر تا قدم ہے صورت بتخانہ آئنہ

مانند اس ولی کے ہوا مست و بے خبر
تجھہ نین کا پیا ہے جو پیمانہ آئنہ

———:o:———

۷ (۲۸۸)

ترے غم میں مرے نیناں سوں گر جاری ہوں جیحوں اُٹھہ
کریں تعظیم اس سیلاب انچھو کی کوہ وھاسوں اُٹھہ

ترے قامت کی بالائی میں گر مصرع کروں موزوں
سرو قد سوں کرے تعظیم میری سرو موزوں اُٹھہ

شکست فوج دل آساں ہے گر نیناں ترے ظالم
نگہہ کی تیغ کوں لے کر کریں گر شب کوں شبخوں اُٹھہ

اگر تجھہ حسن کی شہرت سنے اے غیرت لیلیٰ
عجب نہیں گر قبر سیتی چلے رسوائے * مجنوں اُٹھہ

ہماری نیک بختی سر پہ تیرے سایہ گستر ہے
عجب کیا گر تری خدمت منیں آوے ہمایوں اُٹھہ

---

* ن) رسوا ہو

تری بیمار چشماں کی حقیقت کس پہ ظاہر ہے
گیا ہے بندسر • عالم کے عرصے سوں فلا طوں اُٹھہ
ولی تیری نگاہ مست کی تعریف گر بولے
تو استقبال کوں آوے ہزاراں چشم مے گوں اُٹھہ

———;o;———

(۲۸۹)

سن تو دل! کیوں تو پڑا اُس بت عیار کے ہاتھہ
کوئی آتا ہے بھلا ایسے ستمگار کے ہاتھہ
دام میں آن کے صیاد سوں بلبل نے کہا
بیچنا مجکوں کسی آئنہ رخسار کے ہاتھہ
بوسے ان ہاتوں کے لیتا ہوں میں ہردم ہر آن
کیوں مدت سوں رہے ہاتوں دلدار کے ہاتھہ
جلد پھر اُس کوں ملاوے کہ مجھے دور رکھے
ایسی ہے بات مرے حضرت غفار کے ہاتھہ
حشر کا خوف ولی کو تو نہیں ہے واللہ
ہے شفاعت جو وہاں احمد مختار کے ہاتھہ

• (ن) سر بسر

ردیف ی

(۲۹۰)

مٹکا کے پی کوں لکھوں میں اپس کی بے تابی
لیا نین کی سفیدی سوں کاغذ آبی
لکھا پلک کے قلم سوں میں اے کماں ابرو
جگر کے خون سوں تجھہ تیغ کی سیہ تابی
ہوا ہے جب سوں وہ نور نظر انکھاں سوں جدا
نہیں نظر میں مری تب سوں غیر بے خوابی
نگہہ کے جھاڑ کا پھل تو ہے اے بہار کرم
تیرے * جمال کے گلشن میں نت ہے سیرابی
ولی خیال میں اُس مہ کوں جو کوئی کہ رکھے
تو خواب میں نہ دسے اس کوں غیر مہتابی

———:o:———

(۲۹۱)

آیا وہ شوخ باندھہ کے خنجر کمر ستی
عالم کوں قتل عام کیا یک نظر ستی
طاقت رہے نہ بات کی پھر انفعال سوں
تشبیہہ تجھہ لباں کوں اگر دوں شکر ستی
غم نے لیا ہے تب سوں مجھے پیچ و تاب میں
باندھا ہے جب سوں جیو کوں اس مو کمر ستی
غم کے چمن کوں باد خزاں کا نہیں ہے خوف
پہنچا اس کوں آب مری چشم تر ستی

---

* (ن) اگر درخت کوں اُمید کے ہو سیرابی

یکبار جا کے دیکھہ ولی اس درس کے تئیں
لکھتا ہوں جس کے وصف کوں آب گہر ستی

———:o:———

(۲۹۲) ۷

اُس سوں رکھتا ہوں خیال دوستی
جس چہرے پر ہے خال دوستی

خشک لب وہ کیوں رہے عالم منیں
جس کوں حاصل ہے زلال دوستی

شمع بزم اہل معنی کیوں نہ ہوے
جس اُپر روشن ہے حال دوستی

اُس سخن سوں آشنا ہے درد مند
درد دوری ہے وبال دوستی

اے سجن تجھہ مکھہ کے مصحف میں مجھے
دیکھنا برجا ہے فال دوستی

فیض سوں تجھہ قد کے اے رنگیں بہار
تازہ و تر ہے نہال دوستی

اے ولی ہر ان کر مشق وفا
ہے وفا داری کمال دوستی

———:o:———

(۲۹۳) ۹

جو گئی ہر رنگ میں اپنے کوں شامل کر نہیں گنتے
ہمن* سب عاقلاں مل† اُس کوں عاقل کر نہیں گنتے

---

* ہم † (ن) میں

رس مدرسے میں گر نہ دیوے * درس درشن کا
تو اُس کوں عاشقاں اُستاد کامل کر نہیں گنتے

خیال خام کوں جو گُئی کہ دھووے صفحۂ دل سوں
تصور کے مطالب کوں وہ مشکل کر نہیں گنتے

جو بسمل نہیں ہوا تیری نگہہ† کی تیغ کا بسمل
شہیداں جگ کے اُس بسمل کوں بسمل کر نہیں گنتے

پرت کے پنتھہ میں جو گُئی سفر کرتے ہیں رات اور دن
وہ دنیا کوں بغیر‡ از چاہ بابل کر نہیں گنتے

نہیں جس دل میں پی کی یاد کی گرمی کی بے تابی
تو ویسے دل کوں سارے دلبراں دل کر نہیں گنتے

رہے محروم تیری زلف کے مہرے سوں وہ دائم
جو گُئی تیری نین کوں زہر قاتل کر نہیں گنتے

نہ پاویں وہ جہاں میں لذت دایونگی ہرگز
جو تجھہ زلفاں کے حلقے کوں سلاسل کر نہیں گنتے

بغیر از معرفت سب بات میں گر گُئی اچھے کامل
ولی سب اہل عرفاں اُس کوں کامل کر نہیں گنتے

———:o:———

(۲۹۴)

بزرگاں کن جو گُئی اپنے $ کوں ناداں کر نہیں گنتے
سخن کے آشنا اُن کوں سخنداں کر نہیں گنتے

طریقہ عشق بازاں کا عجب نادر طریقہ ہے
جو گئی عاشق نہیں اُس کوں مسلماں کر نہیں گنتے

---

* بولے † (ن) نین ‡ (ن) بیر $ آپس

گریباں جو ہوا نہیں چاک بے تابی کے ہاتھوں سوں
گلے کا دام ہے اُس کوں گریباں کر نہیں گنتے

عجب کچھہ بوجھہ رکھتے ہیں سر آمد بزم معنی کے
تواضع نہیں ہے جس میں اُس کوں انساں کر نہیں گنتے

(ولی) راہ محبت میں وفا داری مقدم ہے
وفا نہیں جس میں اُس کوں اہل ایماں کر نہیں گنتے

———:o:———

(۲۹۵)

سجن ! تجھہ بن ہمن گلشن کوں گلشن کر نہیں گنتے
بجز تیرے مہ روشن کوں روشن کر نہیں گنتے

سکندر کیوں نہ جاوے بحر حیرت میں کہ مشتاقاں
تمہارے مکھہ اگے درپن کوں درپن کر نہیں گنتے

نہیں تیرے رقیباں سوں عداوت دل میں ہمنا * کے
مروت دوستاں دشمن کوں دشمن کر نہیں گنتے

اگر انچھواں کے گوہر سوں مکمل نہیں ہوا دامن
محبت مشرب اُس دامن کوں دامن کر نہیں گنتے

(ولی) دل میں ہمارے حاسداں کا خوف نہیں ہرگز
بجز دزدی کسی رہزن کوں رہزن کر نہیں گنتے

———:o:———

(۲۹۶)

تجھہ گوش میں کیا ہے جب سوں مکان موتی
اُس روز سوں ہوا ہے صافی کی کان موتی

بالی نہیں عزیزاں ! عاشق کے مارنے کوں
تا گوش کھینچتا ہے زریں کمان موتی

* ہمارے

بے جا نہیں ہے لرزاں تجھہ گوش میں سری جن!
منگتا ہے تجھہ نگہ سوں دائم امان موتی

اے شوخ جب کیا ہوں تعریف تجھہ دتن* کی
میرے سخن کوں سنکر پکڑا ہے کان موتی

بالی میں نازنیں کی رہتا ہے رات اور دن
مدت ستی (ولی) کا ہو کر پران موتی

———:o:———

۷ (۲۹۷)

کاں لگ بیاں کروں میں تجھہ لعل لب کی شوخی
جس کن ہے موے † سوں کم دارالحرب کی شوخی

حیرت سوں نہیں پڑی کوں پر مارنے کی طاقت
دیکھے جو یک نظر بھر تجھہ نازو چھب کی شوخی

گستاخ ہوکے مہندی تیرے قدم لگی ہے
کس رنگ سوں کہوں میں اُس بے ادب کی شوخی

ہیرے کا تجھہ دنتن سوں روشن ہوا ہے ہردا
یاقوت سوں ادھک ہے تجھہ رنگ لب کی شوخی

تجھہ لب اگے ستی ‡ ہے پستے کوں پست کر کر
ہور شرم سوں لہو میں ڈوبی عنب کی شوخی

دل کرکے جیوں کھلونا تیرے اگے رکھا ہے $
منظور ہے جسے تجھہ لہو و لعب کی شوخی

طفل طلب نے ہٹ سوں تجھہ لب پہ دل بندھا § ہے
معذور رکھہ (ولی) کے طفل طلب کی شوخی

———:o:———

* دانت † بال ‡ ملی $ (ن) نذر کیا ہے § باندھا

۶ (۲۹۸)

گیا ہے جب سوں سہی سرو نوبہار کرے *
نگہہ کے پگ منیں نچھواں سوں ہے قطار کرے *

ہوا ہے بسکہ دوانہ † سجن کے قامت کا
قدم میں سرو کے ہے موج جوئبار کرے *

اگرچہ بندرہا وصل ظاہری میں ولے
خیال یار سوں دل کو سکے ‡ حصار کرے *

وہ راحت دل وجاں جب وہاں مقام کیا
ہوا ہے درد دل وجان بے قرار کرے *

میں اپنی آنکھوں کوں والہہ فرش راہ کروں
گزر جو میری طرف کوں وہ شہسوار کرے *

سجن کی بزم سوں کیوں جاسکوں ولی باہر
جو قید $ حلقۂ گیسوے پائدار کرے *

———:o:———

۵ (۲۹۹)

ترے قد کی نزاکت سوں دسے مجھہ سرو جیوں لکڑی
ترے گلبرگ لب آگے خجل ہے پھول کی پکھڑی

کلاہ آبرو اُس کی اُتاری باغباں § بھویں پر
چمن میں پھول کی ڈالی تجھے جو دیکھکر اکڑی

ستم پرور سوں دکھہ کہنا کتے پر لون لاناہے
نہ کہیو سر اُسے جو کئی نہ بوجھے سر ہے یا ککڑی

---

* کہتے ہوے † دیوانہ ‡ رہے $ (ن) کہ
§ (ن) باغ میں گلچیں

غریبی سوں نہ سمجھو سادہ دل بقال پرفن کوں
کہ جو کھا * اُن نے عاشق کوں بھواں کی ھاتھہ لے تکڑی
نہ ھوے اے ولی حل ھرگز اُس کا عقدۂ مشکل
تما شے سوں کہ جن نے دل منیں اپنے گرہ پکڑی

———:o:———

(۳۰۰)

مجھہ دل میں بے دل کے سدا وہ دلبرے جاناں بسے
جیوں روح قالب کے بھتر یوں مجھہ منیں پنہاں بسے
پتلی میں میرے نین کے بستا ھے دلبر عین یوں
پردے منیں ظلمات کے جیوں چشمۂ حیواں بسے
اس دلبر با دلدار کا ھے تھور میرے دل منیں
یوں دل منیں رھتا ھے وہ جیوں دل منیں ایماں بسے
ھے دل مرا دریاے غم اور نقش اُس لب سرخ کا
رھتا ھے میرے دل میں یوں دریا میں جیوں مرجاں بسے
یوں دل میں میرے اے ولی بستا ھے وہ اھل شفا
سینے منیں جیوں بید کے ھر درد کا درماں بسے

———:o:———

(۳۰۱)

یہ مرا رونا کہ ھے تیری ھنسی
آپ بس نہیں پر بسی ھے پر بسی
کل † رقیبوں مین کرم میرے اُپر
جز رسی ھے جز رسی ھے جز رسی

---

* ان کل عالم

رات دن جگ میں رفیق بے کساں
بے کسی ہے بے کسی ہے بے کسی

سست ہونا عشق میں تیرے صنم!
نا کسی ہے نا کسی ہے نا کسی

باعث رسوائی عالم ولی
مفلسی ہے مفلسی ہے مفلسی

———:o:———

(۳۰۲) ۷

زباں یار ہے از بسکہ یار خاموشی
بہار خط میں ہے برجا بہار خاموشی

سیاہی خط شب رنگ سوں مصور ناز
لکھا نگار کے لب پر نگار خاموشی

اُٹھا ہے لشکر اہل سخن میں حیرت سوں
غبار خط سوں صنم کے غبار خاموشی

ظہور خط میں کیا ہے حیا نے بسکہ ظہور
وہ دل شکار ہوا ہے شکار خاموشی

ہمیشہ لشکر آفات سوں رہے محفوظ
نصیب جسکوں ہوا ہے حصار خاموشی

غرور زر سوں بجا ہے سکوت بے معنی
کہ بے صدا ہے سدا کوہسار خاموشی

ولی نگاہ کر اُس خط سرمہ رنگ کوں آج
کہ طور نور میں ہے سبزہ زار خاموشی

———:o:———

(۳۰۳)

کیوں نہ آوے نشۂ غم سوں دماغ عاشقی
بادۂ حیرت سوں ہے لبریز ایاغ عاشقی

اشک خوں آلود ہے سامان طغرائے نیاز
مہر فرمان وفا داری ہے داغ عاشقی

آب سوں دریا کے ہرگز کام نہیں عشاق کوں
گریۂ حسرت سوں ہے سرسبز باغ عاشقی

گر طلب ہے تجکوں راز خانۂ دل ہو عیاں
آہ کی آتش سوں روشن کر چراغ عاشقی

درد منداں باغ میں ہرگز نہ جاویں اے ولی
گر نہ دیوے نالۂ بلبل سراغ عاشقی

(۳۰۴)

مشتاق ہیں عشاق تری بانکی* ادا کے
زخمی ہیں محباں تری شمشیر جفا کے

ہر پیچ میں چیرے کے ترے لپٹے ہیں عاشق
عالم کے دلاں بند ہیں تجھ بند قبا کے

لرزاں ہے ترے دست اگے پنجۂ خورشید
تجھ حسن اگے مات ملائک ہیں سما کے

تجھ زلف کے حلقے میں ہے دل بے سرو پا
تک سہر کرو حال اُپر بے سروپا کے

تنہا نہ ولی جگ منیں لکھتا ہے ترے وصف
دفتر لکھے عالم نے تری مدح وثنا کے

* (ن) نازو

(۳۰۵)

پریشاں عاشقاں کے دل فدا ہیں تجھ ستمگر کے
بلا گرواں ہیں جیوں جو ہر نمن تجھ تیغ و خنجر کے
دیے ہیں حق نے اس دنیا میں جنت کے قصور ان کوں
بجان و دل جو گئی مشتاق ہیں تجھ حور پیکر کے
ترے اس حسن عالمگیر کوں کیونکیا اپس بر میں
مگر رکھتی ہے کیا یہ آرسی طالع سکندر کے
اگر چاہوں لکھوں تجھ لعل کے اوصاف رنگیں کوں
رگ یا قوت سوں اول بناؤں تار مسطر کے
ولی تیرے سخن یا قوت سوں رنگیں ہوے لیکن
خریداراں جہاں بہیتر کہاں ہیں آج جو ہر کے

———:o:———

(۳۰۶)

تجھ مکھ کی آب دیکھ گئی آب آب کی
یہ تاب دیکھ تاب گئی آفتاب کی
تجھ حسن کے دریا کا سنا جوش جب ستی
پر نم ہیں اشتیاق سوں آنکھاں حباب کی
جگ تجھ لباں کے دیکھ تبسم کوں سدہ ستا
زنجیر پاے عقل ہے موج اس شراب کی
دیکھا ہوں جب سوں خواب میں وہ چشم نیمخواب
صورت خیال و خواب ہوئی مجکوں خواب کی
ہر شعر میں ولی کے تو کر فکر سوں نگاہ
ہر بیت مجھ غزل منیں ہے انتخاب کی

---

* (ن) مورے سخن میں فکر سوں کر اے ولی نگاہ

(۳۰۷)

جس کو لذت ہے سخن کے دید کی
اُس کوں خوش وقتی ہے صبح عید کی

دل مرا موتی ہو، تجھ بالی میں جا
کان میں کہتا ہے باتاں بھید کی

زلف نہیں تجھ مکھ پرائے دریائے حسن
موج ہے یہ چشمۂ خورشید کی

اُس کے خط و خال سوں پوچھو خبر
بوجھتا ہندو ہے باتاں بید کی

تجھ دھن کوں دیکھکر بولا ولی
یہ کلی ہے گلشن اُمید کی

———:o:———

(۳۰۸)

تجھ لب کی شیرنی سوں ہوئی دل کوں بستگی
تجھ زلف کی شکن نے مجھے دی شکستگی

تیرے نین کے دام میں بادام بند ہے
چھوڑی ترے لباں ستے پستے نے پستگی *

تجھ قد کی راستی نے کیا بند سرو کوں
آزادگی سوں آج ہوئی اُس کوں زستگی

تجھ زلف سحر ساز کے جلوے کے فیض سوں
بے طاقتی میں ہوش نے پائی ہے خستگی

مجلس سوں جب ولی نے وہ شیریں ادا اُٹھا
عشرت کے تار ساز نے پائی شکستگی

---

* (ن) بستگی

۷ (۳۰۹)

اُس کوں حاصل جگ میں ہو کیوں کر فراغ زندگی
گردش افـــــلاک ہے جس کوں ایاغ زندگی

بے عـزیزاں سیر گلشن ہے گل داغ الم
جنت احباب ہے معنی میں باغ زندگی

لب ہیں تیرے فی الحقیقت چشمۂ آب حیات
خضر خط نے اس سوں پایا ہے سراغ زندگی

جب سوں دیکھا نہیں نظر بھر کاکل مشکین یار
تب سوں جیوں سنبل پریشاں ہے دماغ زندگی

آسماں میری نظر میں گلبۂ تاریک ہے
گر نہ دیکھوں تجکوں اے چشم و چراغ زندگی

لالۂ خونیں کفن کے حال سوں ظاہر ہوا
بستگی ہے خال سوں خوباں کے داغ زندگی

کیوں نہ ہووے اے ولی روشن شب قدر حیات
ہے نگاہ گرم گل رویاں چراغ زندگی

———:o:———

۹ (۳۱۰)

جسے عشق کا تیر کاری لگے
اُسے زندگی کیوں* نہ بھاری لگے

نہ چھوڑے محبت دم مرگ تک
جسے یار جانی سوں یاری لگے

نہ ہوے اُسے جگ میں ہرگز قرار
جسے عشق کی بے قراری لگے

---

* (ن) جگ میں - پھر کے

هر اک وقت سجھہ عاشق زارہ کوں
پیارے تری بات پیاری لگے
وئی کوں کہے تو اگر یک بچن
رقیباں کے دل میں کٹاری لگے

———:o:———

(۳۱۱)

نرگس قلم ہوئی ہے سجن تجھہ نین اگے
شگو ڈبی ہے آب میں تیرے بچن اگے
غنچے کوں گل کے حال میں آنا محال ہے
تیرے دھن کی بات کہوں کر چھن اگے
ڈالا ہے تیرے چیرے نے غنچے کوں بیچ میں
ہر گل ہے سینہ چاک ترے پیرھن اگے
ہے تجھہ نین کے پاس مرا عجز بے اثر
زاری نہ جاوے پیش کدھی راھزن اگے
کر حال پر ولی کے پیا لطف سوں نظر
لایا ہے سر نیاز سوں تیرے چرن اگے

———.o.:———

(۳۱۲)

تعریف اُس پری کی جسے تم سناؤگے
تا حشر اُس کے ہوش کوں اُس میں نہ پاؤگے
جس وقت سر کروگے بیاں اُس کی زلف کا
سو دازدوں پہ غم کے سیہ روز لاؤگے

• (ن) پاک

جس وقت اُس کے حسن کوں دیکھوگے بے حجاب
حیران ہوں کیوں کہ جامے میں اپنے سماؤگے
طوبیٰ طرف نہ دیکھو گے ہرگز نگاہ بھر
گر اُس کے قد سوں جیو کو اپنے لگاؤگے
دوگے اگر ولی کوں خبر اُس کے لطف کی
آتش نمن رقیب کا سینہ جلاؤگے

---

۱۳ (۳۱۳)

ترا قد دیکھہ اے سید معالی
ہوئی روشن دلاں کی فکر عالی
ترے پانواں کی خوبی پر نظر کر
ہوے ہیں گلرخاں جیوں نقش قالی
شفق لوہو میں تو بسر سوں پگ لگ
تو باندھا سر پہ جب چیرا گلالی
ہوا تیرے خیالاں سوں سراپا
مرا دل مثل فانوس خیالی
تری انکھیاں دسیں مجھہ یوں سیہ مست
پیا گویا شراب پرتگالی
گیا ہے خوف سوں اُڑ لعل کا رنگ
ترے یاقوت لب کی دیکھہ لالی
خیال اس خال کا از بس ہے دلچسپ
نہیں دنیا میں یک دل اِس سوں خالی
ترے لب اور ترے ابرو کے دیکھے
پڑھوں شعر زلالی اور ہلالی

تری انکھیاں میں تورے دیکھکر سرخ
بنائی خلق نے ریشم کی جالی
کرے تا استراحت مجھہ انکھا میں
کیا ہے دو پلک توشک نہالی
اگر پوچھے وہ بے پروا مرا نانوں
کہوں * مشتاق رند لا ابالی
ہوے معزول خوباں جگ کے۔جب سوں
ہوا تو حسن کے کشور کا والی
ولی تب سوں ہوا ہم کار فرہاد
سنا جب سوں تری شیریں مقالی

———:o:———

(۳۱۴) ۵

کرتی ہے دل کوں بے خود اس دلربا کی گالی
گویا ہے جام حیرت اُس خوش ادا کی گالی
کس ناز و کس ادا سوں آتی ہے اے عزیزاں
ہے میرزا ادا میں اُس میرزا کی گالی
مدت کے بعد گرمی دل کی فرو ہوئی ہے
شربت ہے حق میں میرے اس بے وفا کی گالی
گلزار سوں جفا† کے کیوں جاسکوں میں باہر
کرتی ہے بند دل کوں گلگوں قبا کی گالی
جیوں گل شگفتگی سوں جامے میں نہیں سماتا
جب سوں سنا ولی نے رنگیں ادا کی گالی

---

* (ن) کہو † (ن) وفا

۷ (۳۱۵)

اقلیم دلبری کا وہ دلربا ہے والی
آتا ہے جس پہ صادق مفہوم بے مثالی
وحشی نگہ کوں ہرگز مسند نشیں نہ پاوے
محروم صید سوں ہے ہر آن شیر قالی
جز رمزداں نہ پہنچے معنی کوں اُس کے ہرگز
مد نگاہ عاشق ہے مصرع خیالی
ابیات صاف و رنگیں رکھتا ہے مثنوی میں
تیرے لباں کا گویا شاگرد ہے زلالی*
جب لگ مری حقیقت تفصیل سوں نہ بوجھے†
ہرگز نہ ہو مسخر وہ رند لا اُبالی
غیرت سوں‡ کام فرما نامحرموں سوں مت مل
اے نوجواں نہیں ہے ہنگام خرد سالی
آزردگی سوں اُس کی مت خوف کر ولی تو
ہے عین مہربانی اس مہرباں کی گالی

———:o:———

۷ (۳۱۶)

اگر گلشن طرف وہ نو خط رنگیں ادا نکلے
گل ریحاں سوں رنگ و بو شتابی پیشوا نکلے
کھلے ہر غنچۂ دل جیوں گل شادابی سوں
اگر تک گھر سوں باہر رہ بہار دلکشا نکلے
غنیم غم کیا ہے فوج بندی عشق بازاں پر
بجا ہے آج وہ راجا اگر نوبت بجا نکلے

---

* تخلص شاعر † (ن) پوچھے ‡ (ن) کوں

نثار اس کے قدم اوپر کروں انچھواں کے گوہر سب
اگر کرنے کوں دل جوئی وہ سرو خوش ادا نکلے

صنم آگے کروں کا نالۂ بے تاب کوں ظاہر
مگر اس سنگ دل سوں مہربانی کی صدا نکلے

رہے مانند لعل بے بہا شاہاں کے تاج اوپر
محبت میں جو کُٹّی اسپاب ظاہر کوں بہا نکلے

بخیلی درس کی ہرگز نہ کیجو اے پری پیکر
ولی تیری گلی میں جب کہ مانند گدا نکلے

———:o:———

۷ (۳۱۷)

اگر باہر اپس کے گھر سوں موہن یک قدم نکلے
تماشا دیکھنے اس کا ہر اک سینے سوں غم نکلے

ترے مکھ کے گلستاں کی اگر حوراں میں شہرت ہو
تو ہر یک مست ہوکر چھوڑ گلزار ارم نکلے

اگر اے رشک چیں جاوے تو کرنے سیر ملک چیں
تو ہر دیول سوں استقبال کوں تیرے صنم نکلے

ترے اس حسن پر مائل ہیں جگ کے زاہد و عابد
یہ شہرت سن عجب نہیں* گر یہودی سوں ادہم† نکلے

اگر ملک عرب میں تو دکھاوے‡ آنکھ کا جلوہ
تو اس کی دید کوں بے خود ہو آہوے حرم نکلے

---

* (ن) یوسف از ملک عدم

† کہا جاتا ہے کہ یہ بزرگ پہلے یہودی تھے۔ سلسلۂ نسب یہ ہے — ابراہیم بن ادہم بن سلیمان المنصور بلخی۔ سنہ ۲۶۱ یا سنہ ۲۶۶ ہجری میں وفات پائی —

‡ (ن) جاکے یک جاوہ

فجر کے وقت گر دلبر چلے حمام کی جانب
تو جیوں سورج ہراک کے دل سوں یک چشمہ گرم نکلے
ولی سودا زدہ دل کی حقیقت گر سکوں لکھنا
تو جیوں دیوانہ زنجر* پگ میں لے ہر اک قلم نکلے

———:o:———

(۳۱۸)

اگر تک گھر سوں وہ گلگوں قبا شیریں بچن نکلے
مرے سینے سوں بے تابانہ آہ کوہکن نکلے
ہر اک نقش قدم سوں دستۂ گل جلوہ پیرا ہوے
اگر سیر گلستاں کوں وہ رشک صد چمن نکلے
ختن میں ہور خطا میں بوے آہو کی† نہ پاوے کوئی
نگہہ کی تیغ قاتل لے اگر وہ من ہرن نکلے
بندھا ہے اے صنم جو دل ترے ماتھے کے صندل پر
عجب نہیں ہے اگر سائے سوں اُس کے برہمن نکلے
چراغاں کوں‡ نہ ہووے گرمی بازار کیوں آخر
ولی جب جانب مجلس وہ زیب انجمن نکلے

———:o:———

(۳۱۹)

چھوڑ اے شوخ طرز خود کامی
مت ہو ہر دیدہ باز کا دامی
تجھہ لب و زلف کے تماشے کوں
چاہیے آئے ہیں مصری و شامی

---

* زنجیر † ن) کو ‡ (ن) کی-کا

زلف تیری هوئی هے چرب زباں
حفظ کر کر قصـــــیدۂ لامی

باغ میں تجھه انکھاں سوں پایا هے
گل نرگس تخلص جـــــامی

نامۂ حسن پر نگهه کر دیکهه
پی کی انکهیاں * هیں مهر بادامی

اے نگیں لب کیا هے حق نے تجھے
نو نهالان حسن میں نامی

چشم رکهتا هوں اے سجن که پڑهوں
تجهه نگهه سوں قصیدۂ جامی

پسته لب تجهه انکهاں کوں کرکر یاد
پهنتا † هوں قبائے بادامی

اے ولی غیر عشق حرف دگر
پخته مغزاں کے نزد هے خامی

—:o:—

(۳۲۰)

تری انکهیاں کوں دیکهے دل هے آهوے بیابانی
تری زلفاں سوں جی هے بستۂ دام پریشانی

هوا هے دل هر اک عاشق کا نالاں مثل بلبل کے
ترے مکهه نے کیا هے جب سوں جگ بهیتر گلستانی

هوا یاقوت رنگیں دیکهۂ تیرے لعل رنگیں کوں
هوا سرسبز جو تجهه خط میں دیکها رنگ ریحانی

---

* (ن) چشم دلبر † بسکون ها

سجن تیری غلامی میں کیا ہوں سلطنت حاصل
مجھے تیری گلی کی خاک ہے تخت سلیمانی
ولی کوں گر ترے نزدیک کئی دیکھے تو یوں بوجھے
لگی ہے صفحۂ ہستی اُپر تصویر حیرانی

———.o.———

(۳۲۱) ۸

چیتے کوں نہیں دی ہے یہ باریک میانی
پائی ہے کہاں غنچے نے یہ تنگ دہانی
آغوش میں آنے کی کہاں تاب ہے اُس کوں
کرتی ہے نگہہ جس قد نازک پہ گرانی
دریا سوں مری طبع کے جوشاں ہے ہر اک شب
تجھہ زلف کی تعریف میں امواج معانی
کیا تاب مرے دل کوں، کہ آئینۂ فولاد
تجھہ حسن کی ہیبت سوں ہوا صورت پانی
ہو شمہ مجھہ احوال سوں واقف، کہ دیا ہے
تجھہ زبدۂ آفاق کوں حق نے ہمہ دانی
دریا ستی نسبت ہے بجا طبع کوں میری
اس مرتبہ امواج سخن کی ہے روانی
معشوق کی سب گرمی ظاہر پہ نظر کر
پروانے کوں جیوں شمع سوں اخلاص زبانی
مت دور ہو یک آن ولی پاس سوں ہرگز
اے باعث جمعیت ایام جوانی

———.o.———

(۳۲۲)

ترا لب دیکھہ حیواں یاد آوے
ترا مکھہ دیکھہ کنعاں یاد آوے

ترے دو نین جب دیکھوں نظر بھر
مجھے تب نرگستاں یاد آوے

تری زلفاں کی طولانی کوں دیکھے
مجھے لیل زمستاں یاد آوے

ترے خط کا زمرد رنگ دیکھے
بہار سنبلستاں یاد آوے

ترے مکھہ کے چمن کے دیکھنے سوں
مجھے فردوس رضواں یاد آوے

تری زلفاں میں یو مکھہ جو کہ دیکھے
اُسے شمع شبستاں یاد آوے

جو کئی دیکھے مری انکھیاں کوں روتے
اُسے ابر بہاراں یاد آوے

جو میرے حال کی گردش کوں دیکھے
اُسے گرداب گرداں یاد آوے

ولی میرا جنوں جو کئی کہ دیکھے
اُسے کوہ و بیاباں یاد آوے

(۳۲۳)

اُس وقت مرے جیو کا مقصود بر آوے
جس وقت مرے برمنیں وہ سیمبر آوے

انکھیاں کی کروں مسند* و پتلی کا کروں بالش†
وہ نور نظر آج اگر میرے گھر آوے
اُس وقت مرے بخت کی ظاہر ہو بلندی
جس وقت وہ خوش قامت عالی نظر آوے
جامے منیں غنچے کی نمن رہ نہ سکوں میں
گر پی کی خبر لے کے نسیم سحر آوے
گر اُس مہ دلجو کا گزر میری طرف ہو
دل کے شجر خشک کوں پھر برگ و بر آوے
اُس وقت مجھے دعوی تسخیر بجا ہے
جس وقت میرے حکم میں وہ عشوہ گر آوے
تجھہ چشم سیہ مست کے دیکھے ستی زاہد
تجھہ زلف کے کوچے منیں ایماں بسر آوے
تجھہ لب کی اگر یاد میں تصنیف کروں شعر
ہر شعر منیں لذت شہد و شکر آوے
جس آن ولی وصف کروں پی کے دہن کا
ہر شعر مرا غیرت سلک گہر آوے

———:o:———

(۷) (۳۲۴)

سرود عیش گاویں ہم اگر وہ عشوہ ساز اوے
بجاویں طبل شادی کے‡ اگر وہ دل نواز آوے
خمار ہجر نے جس کے دیا ہے درد سر$ مجکوں
رکھوں نشہ نمن آنکھیاں میں گر وہ مست ناز آوے

---

* (ن) پلکاں کا کروں فرش † تکیہ ‡ (ن) کا $ (ن) دل

جنون عشق میں مجکوں نہیں زنجیر کی حاجت
اگر میری خبر لینے کوں وہ زلف دراز آوے

ادب کے اہتمام آگے نہ پاوے بار وہاں ہرگز
ترے ساے کی پابوسی کوں گر رنگ ایاز آوے

عجب نہیں گر گلاں دوڑیں پکڑ کر صورت قمری
اداسوں جب چمن بھیتر وہ سرو سرفراز آوے

پرستش اُس کی میرے سر پہ ہوے سرستی لازم
صنم میرا رقیباں کے اگر ملنے سوں باز آوے

ولی اُس گوہر کان حیا کی کیا کہوں خوبی
مرے گھر اس طرح آتا ہے جیوں سینے میں راز * آوے

———:o:———

(۱۳) (۳۲۵)

جس وقت تبسم میں وہ رنگیں دہن آوے
گلزار میں غنچے کے دہن پر سخن آوے

تا حشر اُٹھے بوے گلاب اُس کے عرق سوں
جس بر منیں یکبلر وہ گل پیرہن آوے

سایہ ہو مرا سبز برنگ پر طوطی
گر خواب میں وہ نوخط شیریں بچن آوے

مجھہ حال اُپر ہالۂ مہ رشک لجاوے
جس وقت مجھہ آغوش میں وہ سیم تن آوے

گر حال میں رقت کے ترے لب کوں کروں یاد
ہر اشک مرا رشک عقیق یمن آوے

---

* (ب) ناز

کھینچیں اپس انکھیاں منیں جیوں کھل جواھر
عشاق کے گر ھاتھہ وہ خاک چرن آوے

یک کل کوں اپس حال میں اُس وقت نہ پاوے
جس وقت چمن بیچ وہ رشک چمن آوے

عالم میں ترے ھوش کی تعریف کیا ھوں*
ایسا تو نہ کر کام کہ مجھہ پر سخن آوے

گر ھند میں تجھہ زلف کی کافر کوں خبر ھو
لینے کوں سبق کفر کا ھر برھمن آوے

ھرگز سخن سخت کوں لاوے نہ زباں پر
جس دھن+ میں یکبار وہ نازک بدن آوے

تجھہ بر کے اگر وصف کوں تحریر کروں میں
ھر لفظ کے غنچے ستی بوے سمن آوے

تا حشر کرے سیر حیاتی‡ کے چمن میں
گر گور پہ عاشق کے وہ امرت بچن آوے

برجا ھے اگر جگ میں (ولی) پھرکے دجے بار
وکھہ شوق مرے شعر کا شوقی حسن□ آوے

———:o:———

۵ (۳۲۶)

کسی کی گر خطا اوپر ترے ابرو پہ چیں آوے
نہ سمجھا کر سکے تجھہ کوں اگر غفور چیں آوے

بجز تیرے دھن ھرگز نہ چاھوں دولت عنقا
اگر خرشید سانند فلک زیر نگیں⊙ آوے

---

* (ن) میں کی ھے + (ن) دھن ‡ (ن) خیاباں
□ شاعر ⊙ (ن) زمیں

نہ جاوے کچھہ چراغاں سوں شب فرقت کی تاریکی
اُجالا تب ہو مجھہ گھر میں کہ جب وہ مہ جبیں آوے

کہیں مجھہ دل کوں سب مل خاتم مہر سلیمانی
خیال لعل دلبر اُس میں گر ہوکر نگیں آوے

(ولی) مصرع فراقی کا پڑھوں تب، جبکہ وہ ظالم
کمر سوں کھینچتا خنجر، چڑھاتا آستیں آوے

———:o:———

(۳۲۷) ٥

فلاطوں ہوں زمانے کا سجن جب مجھہ گلی آوے
نہ پوچھوں طفل مکتب کر اگر وہاں بو علی آوے

سرود عشق مجھہ دل میں لبالب ہے عجب مت کر
اگر مجھہ آہ کی نے سوں صدائے بانسلی آوے

تماشا دیکھنے تیرے دہن کا اے گلستاں رو
برنگ گل نکل کر* ہر چمن سوں ہر کلی آوے

کروں کیا اے سجن تجھہ پر مرا افسوں نہیں چلتا
وگرنہ اک اشارت میں پری مجھہ گھر چلی آوے

غرور حسن نے تجکوں کہا ہے اس قدر سرکش
کہ خاطر میں نہ لاوے تو اگر تجھہ گھر (ولی) آوے

———:o:———

(۳۲۸) ٥

اگر بازار میں خوبی کے وہ رشک پری آوے
عجب نہیں گر فلک سیتی سرج ہو مشتری آوے

---

* (ن) گریباں چاک ہوکر

قلم نرگس کی جب لے کر لکھوں تجھہ چشم کی خوبی
ہزاراں آفریں کرتا مرے گھر شبھری * آوے

کبھی خاطر منیں خطرہ نہ آوے حور جنت کا
اگر یک بار مجھہ خلوت میں وہ رشک پری آوے

سجن ! میں خواب میں دیکھا ہوں تیرے مکھ کا آئینہ
عجب نہیں گر مرے گھر دولت اسکندری آوے

ولی رکھتا ہوں سینے میں ہزاراں گوہر معنی
دکھاؤں اپنے جوہر کوں اگر کوئی جوہری آوے

——— : o : ———

(۳۲۹)

یک بار گر چمن میں وہ نو بہار جاوے
بلبل کے دل سوں گل کا سب اعتبار جاوے

آوے اگر کرم سوں مانند ابر رحمت
دیکھے سوں آب اُس کی دل کا غبار جاوے

چنچل کی بات لاوے طوطی اگر زباں پر
البتہ آرسی کے دل سوں غبار جاوے

جاتی ہے حاسداں کے یوں دل میں بیت میری
سینے میں دشمناں کے جیوں ذوالفقار جاوے

مستی نے تجھہ نین کی بے خود کیا ولی کوں
آوے جو بزم مے میں کیوں ہوشیار جاوے

——— : o : ———

* (ن) نرگس

۹ (۳۳۰)

تری زلفاں کے حلقے پر تو جب دریا پہ چل جاوے
عجب نہیں اے پری پیکر اگر گرداب بل جاوے
کہاں طاقت ہے ہر اک کون کہ دیکھے تجھہ طرف ظالم
ترے ابرو کی یہ شمشیر رستم دیکھہ تل جاوے
لگے برسات انچھواں کی ہر اک کے دیدۂ ترسوں
جہاں مانند بجلی کے مرا چنچل چپل جاوے
تو جب نہانے کوں جاوے روز روشن جانب دریا
تری زلفاں کے ہندو کی سیاہی تا زحل جاوے
ترے قدوی ترے دربار آسکتے نہیں ہرگز
رقیب روسیہ جاوے تو اس گھر سوں خلل جاوے
چمن میں گر خبر جاوے ہمارے دل کی سوزش کی
دل بلبل کے مانند * ہر گل خوش رنگ جل جاوے
کروں جب آہ و نالہ کا علم برپا ترے غم میں
مرے انچھواں کی فوجاں سوں ندی کا پور چل† جاوے
تری انکھیاں کی ہے تعریف ہر ہر بیت میں میری
غزالاں صید ہو آویں جہاں میری غزل جاوے
ولی ہے اس قدر صافی صنم کے صاف چہرے پر
کہ اُس کے وصف لکھنے میں قلم کا پگ پھسل جاوے

———:o:———

۵ (۳۳۱)

دل چھوڑ کے یار کیوں کہ جاوے
زخمی ہے شکار کیوں کہ جاوے

* بیک نون † (ن) پل کھسل

جب لگ نہ ملے شراب دیدار
انکھیاں کا خمار کیوں کہ جاوے

ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں
جنت سوں بہار کیوں کہ جاوے

انچھواں کی اگر مدد نہ ہوے
سجنہ دل کا غبار کیوں کہ جاوے

ممکن نہیں اب ولی کا جانا
ہے عاشق زار کیوں کہ جاوے

(۳۳۲) ۷

اگر وہ رشک گلزار ارم گلشن طرف جاوے
عجب نہیں باغ میں مالی کیے پر اپنے پچتاوے

کہاں ہے تاب مانی کوں کہاں بہزاد کوں طاقت
کہ تیری نازکی تصویر تجکوں لکھہ کے دکھلاوے

رکھے جیوں دانۂ تسبیح* عنبر طبلۂ دل میں
خہال خال دلبر عاشق بے دل اگر پاوے

کہاں ہے آج یارب جلوۂ مستانۂ ساقی
کہ دل سوں تاب جی سوں صبر سر سوں ہوش لے جاوے

کیا ہے جس کی زلفاں نے ہمارے دل کوں سرگرداں
نہیں کُئی اس ہتیلے کوں ہماری بات سمجھاوے

کرے ہر زلف کوں زنجیر کر کرشانہ آویزی
اگر انصاف کوں وہ نازنیں تک کام فرماوے

* (ن) اپے رشتۂ

ولی ارباب معنی میں اُسے ہے عرش کا رتبہ
پری زادان معنی کوں جو کُئی کُرسی پہ بٹھلاوے

———:o:———

(۳۳۳)

چمن میں جلوہ گر جب وہ گُل رنگیں ادا ہووے
خزاں خاطر عاشق بہار مدعا ہووے

ہوا ہوں زرد و لاغر کاہ کے مانند تجھ غم میں
بجا ہے گر کشش تیری ہواں کی کہربا ہووے

برنگ گردباد اس کوں کرے عالم میں سرگرداں
جسے عشق بلا انگیز خوباں رہنما ہووے

نہ چھوڑیں راستی روشن دلاں صبح قیامت لگ
اگر جیوں شمع ہر ہر آن تن سوں سر جدا ہووے

اپس کے کعبۂ مقصد کوں بے سعی سفر پہنچوں
خیال اس کا اگر کشتی میں دل کی، ناخدا ہووے

چمن میں دل کے جب گزرے خیال اُس سرو قامت کا
سراپا آہ سرد سینہ سرو خوش ادا ہووے

پڑھے گر فاتحہ ظالم لب جاں بخش سوں اپنے
شہادت گاہ عاشق چشمۂ آب بقا ہووے

نہ ہوے یک صبح نان گرم سورج سوں اُسے سیری
تمہارے درس کی نعمت کی جس کوں اشتہا ہووے

جدا اُس گوہر یکتا سوں ہونا سخت مشکل ہے
اگر یک آن ہم دریادلاں سوں آشنا ہووے

ولی مشکل نہیں ہرگز پہنچنا آب حیواں کوں
اگر خضر خط خوباں ہمارا رہنما ہووے

———;o;———

۷ (۳۳۴)

گرمی سوں وہ پری رو جب شعلہ تاب ہووے
بر جا ہے دل جلے کا سینہ کباب ہووے

جو تجھہ سوں ہو مقابل وہ شرم سوں عجب نہیں
جیوں عکس آرسی میں گر غرق آب ہووے

تصویر تجھہ پری کی دیکھا ہے جس نے اُس کا
بر جا ہے گر تخلص حیرت مآب ہووے

آلودہ کیوں نہ ہووے دامان پاک زاہد
جب دست نازنیں میں جام شراب ہووے

شبنم میں غرق ہووے شرمندگی سوں ہر گل
وہ گل بدن چمن میں جب بے حجاب ہووے

تیرے لباں کے آگے بر جا ہے اے پری رو
گر آب زندگانی موج سراب ہووے

کیوں بے خودی نہ آوے اُوس وقت اے ولی مجھہ
وہ سرو ناز پیکر جب نیم خواب ہووے

———:o:———

۷ (۳۳۵)

تجھہ رخ سوں جب کنارے صبح نقاب ہووے
عالم تمام روشن جیوں آفتاب ہووے

آوے تو کیا عجب ہے شیشے پہ دل کے آفت
جس وقت وہ ستمگر مست شراب ہووے

بر جا ہے انجمن میں اُس دلربا کی اے دل
گر تار سوں نگہہ کے تار رباب ہووے

کیوں کر رہے عزیزاں تاریکی شب غم
وہ رشک ماہ انور جب بے حجاب ہووے

گرمی سوں دیکھتا ہوں تیری طرف اے گلرو*
تا وہ رقیب بد خو جلبل کباب ہووے

ہے ماہ نو کے دل میں یہ آرزو ہمیشہ
اے شہسوار آکر تیری رکاب ہووے

ہر ہر نگہہ سوں اپنی بے خود کرے ولی کوں
وہ چشم مست سرخوش جب نیم خواب ہووے

———;o;———

(۳۳۶)

اگر موہن کرم سوں مجھہ طرف آوے تو کیا ہووے
ادا سوں اُس قد نازک کوں دکھلاوے تو کیا ہووے

مجھے اُس شوخ کے ملنے کا دائم شوق ہے دل میں
اگر یکبار مجھہ سوں آکے ملجاوے تو کیا ہووے

رقیباں سوں نہ ملنے میں نہایت اُس کوں خوبی ہے
اگر دانش کوں اپنی کام فرماوے تو کیا ہووے

پیا کے قند لب اوپر کیا ہے ہت مرے دل نے
محبت سوں اگر تک اُس کوں سمجھاوے تو کیا ہووے

ولی کہتا ہوں اُس موہن سوں † ہر اک بات پردے میں
اگر میرے سخن کے مغز کوں پاوے تو کیا ہووے

———;o;———

* بیک حرکت † (ن) کوں

۵ (۳۳۷)

اگر مجھہ کن* تو اے رشک چمن ہووے تو کیا ہووے
نگہہ میری کا تیرا مکھہ وطن ہووے تو کیا ہووے

سیہ روزاں کے ماتم کی سیاھی دفع کرنے کوں
اگر یک نس تو شمع انجمن ہووے تو کیا ہووے

تری باتاں کے سننے کا ھمیشہ شوق ھے دل میں
اگر یکدم تو مجھہ سوں ھم سخن ہووے تو کیا ہووے

موا† جو شوق میں تجھہ دیکھنے کے اے ھلال ابرو
اُسے انکھیاں کے پردے کا‡ کفن ہووے تو کیا ہووے

ولی غنچہ نمن اک رات اس ھستی کے گلشن میں
اگر مجھہ بر میں وہ گل پیرھن ہووے تو کیا ہووے

———:o:———

۹ (۳۳۸)

وہ محبت میں تری فانی ہوے
روز و شب جو محو حیرانی ہوے

دیکھہ تجھہ ابرو کی جوھردار تیغ
جوھراں تلوار کے پانی ہوے

تجھہ نین کے خنجراں پر کر نظر
دیدہ بازاں چشم قربانی ہوے

اے سجن تیری پرت کے دوست کے
دوستاں سب، دشمن جانی ہوے

جب سوں تو کھایا ھے پان اے آفتاب
تیرے لعل لب بدخشانی ہوے

---

* پاس † مرا ‡ (ن) سوں

تجھہ دھان کا لعدم کی یاد سوں
بات میں عشاق سب فانی ہوے
تجھہ دنتن کی دیکھہ خوبی گوہراں
غرق دریاے پشیمانی ہوے
تجھہ کوں جو دیکھے • یہاں اے صبح رو
جیوں سرج دل اُن کے نورانی ہوے
عشق میں اُس رشک لیلیٰ کے ولی
دل مجنوں کے بیابانی ہوے

———:o:———

۹ (۲۳۹)

عشاق کی تسخیر کوں بالا یہ بلا ہے
یا ناز مجسم ہے کہ † تصویر ادا ہے
از بسکہ دل اُس رشک پری پر جو بندھا ‡ ہوں
ہر مو سوں میرے رنگ جنوں جلوہ نما ہے
یا لفظ ہے رنگین ہم آغوش معانی
یا بر میں گل اندام کے گلرنگ قبا ہے
جاتا نہیں گلشن کی طرف صبح وہ گل رو
بوجھا ہے کہ وہاں آہ مری باد صبا ہے
بیماری عاشق ہے تجھہ انکھیاں ستی لیکن
صد شکر کہ تجھہ لب منیں ہر دکھہ کی دوا ہے
مجھہ حال پر اے بو علی وقت نظر کر
تجھہ نطق $ میں بوجھا ہوں کہ قانون شفا ہے

• جس نے دیکھا † (ن) یا ‡ (ن) باندھا
$ (ن) چشم

گر حکم میں میرے ہو سعادت تو عجب نہیں
سایہ ترا مجھہ سر کے اُپر بال ہما ہے

یک دید کا تو وعدہ کیا اپنی رضا سوں
راضی ہوں میں اُس پر کہ تری جس میں رضا ہے

پایا ہوں ولی سلطنت ملک قناعت
اب تخت و چھتر حق میں مرے ارض و سما ہے

———:o:———

(۳۴۰) ۸

نہ وہ بالا نہ وہ بالی بلا ہے
بلاے عاشقاں نازو ادا ہے

تغافل شوخ کا عاشق کے حق میں
ستم ہے ظلم ہے جورو جفا ہے

کہا مژگاں نے اُس کی سو زباں سوں
کہ عاشق پر ستم کرنا روا ہے

نہ جاوے تجھکوں چھوڑاے گلشن ناز
مرا دل بلبل باغ وفا ہے

زہے دولت کہ دائم سایۂ یار
ہمارے سر پہ جیوں ظل ہما ہے

مرا دل کیوں نہ جاوے اس گلی میں
گلی اُس دل ربا کی دل کشا ہے

ہمیشہ عندلیب عاشقی کوں
گُل مقصود تیرا نقش پا ہے

ولی آتے ہیں راہ عشق میں وہ
کہ جن کوں استقامت کا عصا

(۳۴۱) ۷

کہر اُس دل ربا کی دل ربا ہے
نگہہ اُس خوش ادا کی خوش ادا ہے

سجن کے حسن کوں تک فکر سوں دیکھ
کہ یہ آئینۂ معنی نما ہے

یہ خط ہے جوہر آئینۂ راز
اسے مشک ختن کہنا بجا ہے

ہوا معلوم تجھہ زلفاں سوں اے شوخ
کہ شاہ حسن پر ظل ہما ہے

نہ ہوے کوہکن کیوں آہ عاشق
جو وہ شیریں ادا گلگوں قبا ہے

نہ پوچھو آہ و زاری کی حقیقت
عزیزاں عاشقی کا اقتضا ہے

ولی کوں مت ملامت کر اے* واعظ
ملامت عاشقوں پر کب روا ہے

(۳۴۲) ۶

صنم میرا سخن سوں آشنا ہے
مجھے فکر سخن کرنا روا ہے

چمن میں وصل کے ہر جلوۂ یار
گل رنگیں بہار مدعا ہے

نہ بخشے کیوں ترا خط زندگانی
کہ موج چشمۂ آب بقا ہے

* بیک حرکت

تغافل نے ترے زخمی کیا مجھہ
تری یہ کم نگاہی نیمچا ہے

نہیں واں آب غیر از آب خنجر
شہادت گاہ عاشق کربلا ہے

غنیمت بوجھہ ملنے کوں ولی کے
نگاہ پاکبازاں کیمیا ہے

———:o:———

(۲۴۳)

دیکھا ہوں جسے وہ مبتلا ہے
خوباں کی نگہ نہیں بلا ہے

گر تجھکوں ہے عزم سیر گلشن
دروازۂ آرسی کھلا ہے

صیقل سوں تری بھواں کی اےشوخ
آئینۂ عشق کوں جلا ہے

تجھہ باج نظر میں بلبلاں کی
گلشن نہیں دشت کربلا ہے

خوباں کا ہوا ہے سرد بازار
تجھہ حسن کا جب سوں غلغلا ہے

جیوں شمع ہوا جو تجھہ پر عاشق
وہ سر سوں قدم تلک جلا ہے

اے اہل ہوس نگاہ مت کر
بالائے سہی قداں بلا ہے

---

* (ن) نگاہ میں

یک دل نہیں آرزو سے خالی
بر جا ہے محال اگر خلا ہے
تسخیر کیا ہے گوش گل کوں
بلبل کا ولی عجب گلا ہے

———-o-———

۲ (۳۴۴)

گلستان لطافت میں ترا قد سرو رعنا ہے
ہمیشہ نازکی کے آبجو میں جلوہ پیرا ہے
عدم ہے تجھہ دھن کا جگ میں ثانی اے پری پیکر
اگر بالفرض والتقدیر ثانی ہے تو عنقا ہے
ہوا ہے دل نشیں وہ سرو قامت بسکہ مجھہ دل میں
صنوبر گر مرے سائے سوں پیدا ہو تو برجا ہے
پریشانی کے مکتب کا معلم اُس کوں کہہ سکیئے
تری زلف پریشاں کا صنم جس سر میں سودا ہے
ولی میری تواضع سوں رقیب سنگدل دائم
پشیماں ہے خجل ہے منفعل ہے سخت رسوا ہے

———:o:———

۱۲ ۳۴۵

قد ترا رشک سرو رعنا ہے
معنی ناز کی سراپا ہے
تجھہ بھواں کی میں کیا کروں تعریف
مطلع شوخ رمز و ایما ہے
ساقی و مطرب آج ہیں ہم رنگ
نشۂ بے خودی دوبالا ہے

کیوں نہ ہر ذرہ رقص میں آوے
جلوہ گر آفتاب سیما ہے

نہ رہے اُس کے قد کوں دیکھہ بجا
سرو ہر چند پاے بر جا ہے

چمن حسن میں نگہہ کر دیکھہ
زلف معشوق عشق پیچا ہے

نہ کرے کیوں نثار نقد نیاز
جس کوں تجھہ ناز کی تماشا ہے

کیوں نہ مجھہ دل کوں زندگی بخشے
بات تیری دم مسیحا ہے

سنبل اس کی نظر میں جا نہ کرے
جس کوں تجھہ گیسوؤں کا سودا ہے

اس کے پیچوں کا کچھہ شمار نہیں
زلف ہے یا یہ موج دریا ہے

ترک کر اے رقیب فرعونی
آہ میری عصاے موسا ہے

آج تجھہ غم سوں ہے ولی گریاں
دیکھہ جل پور کا تماشا ہے

—:o:—

(۳۴۶)

آج سر سبز * کوہ و صحرا ہے
ہر طرف سیر ہے تماشا ہے

* (ن) گلزار

چہرۂ یار و قامت زیبا
گل رنگیں و سرو رعنا ہے

معنی ناز و منعے خوبی
صورت یار سوں ہویدا ہے

دم جاں بخش نو خطاں مجکوں
چشمۂ خضر ہے مسیحا ہے

کمر نازک و دہان صنم
فکر باریک ہے معما ہے

مو بمو اس کوں ہے پریشانی
زلف مشکیں کا جس کوں سودا ہے

کیا حقیقت ہے تجھہ تواضع کی
یو تلطف ہے یا مدارا ہے

سبب دل ربائی عاشق
مہر ہے لطف ہے دلاسا ہے

رات دن جوں ولی ہے محو خیال
جس کوں تجھہ وصل کی تمنا ہے

———:o:———

(۳۴۷)

نگہہ کی تیغ لے وہ ظالم خوں خوار آتا ہے
جگت کے خوب رویاں کا سپہ سالار آتا ہے

ہر اک دیدے کوں حکم آرسی ہے اُس کی جانب* سوں
جدھاں† وہ حیرت افزا جانب بازار آتا ہے

---

* (ن) جلوے † جب

سرج کوں بوجھتا ہوں صبح کے تارے ستی کمتر
نظر میں میری جب وہ یار مہہ رخسار آتا ہے
صنوبر کے دل اوپر کیوں نہ ہو قائم قیامت تب
اس سوں جب چمن بھیتر وہ خوش رفتار آتا ہے
مثال شمع کرتا ہے سنے کی انجمن روشن
ولی جب نس* کوں مجھہ دل میں خیال یار آتا ہے

———:o:———

(۳۴۸) ۵

گلبدن کے جو پاس ہوتا ہے
مغز اس کا سو باس† ہوتا ہے
آ، شتابی، نہیں تو جاتا ہوں
کیا کروں جی‡ اُداس ہوتا ہے
کیوں کہ کپڑے رنگوں ترے غم میں
عاشقی میں لباس ہوتا ہے؟
تجھہ جدائی میں نہیں اکیلا میں
درد و غم آس پاس ہوتا ہے
اے ولی دلربا کے ملنے کوں
جی میں میرے ہلاس ہوتا ہے

———:o:———

(۳۴۹) ۹

کماں ابرو پہ جو قرباں ہوا ہے
دل اُس کا تیر کا پیکاں ہوا ہے

---

* (ن) جس شب † معطر ‡ (ن) دل

بھواں تیغ و پلک خنجر نگہہ تیر
یو کس کے قتل کا ساماں ہوا ہے

مرا دل مجھہ سوں کر کے بے وفائی
پسند خاطر خوباں ہوا ہے

پیام جام دل سوں بادۂ خوں
جو بزم عشق میں مہماں ہوا ہے

عزیزاں کیا ہے پروانے کے دل میں
کہ جی دینا اُسے آساں ہوا ہے

طبیباں کا نہیں محتاج ہرگز
جسے درد بتاں درماں ہوا ہے

برنگ گل فراق گلرخاں میں
گریباں چاک تا داماں ہوا ہے

سواد خط خوباں دل کشی میں
بہار گلشن ریحاں ہوا ہے

ولی تصویر اُس کی جن نے دیکھی
مثال آرسی حیراں ہوا ہے

———:o:———

(۳۵۰)

عشق نہیں یہ ہزبر آیا ہے
دشمن ہوش و صبر آیا ہے

دیکھہ اُس کی کلاہ بارانی
چاند پر آج ابر آیا ہے

مجھہ سوں وحشی ہیں گلرخاں گویا
نوج آہو میں ببر آیا ہے

یا صنم کا ہے غمزۂ بے دیں
یا ولایت سوں شبر* آیا ہے
اے ولی کیا سبب کہ آج صنم
بر سر جور و جبر آیا ہے

———:o:———

(۳۵۱) ٥

سرج ہے شعلہ تری اگن† کا جو جا فلک پر جھلک لیا ہے
نمک نے اپنے نمک کوں کھو کر نمک سوں تیرے نمک لیا ہے
یہ درس سوں تیرے جو نور چمکا سو اُس سوں تارے ہوے منور
یو چاند تجھہ حسن کا جو نکلا فلک نے تجھہ سوں اُچک لیا ہے
ترے درس کا یہ نورا نور جدھاں سوں روشن ہوا ہے جگ میں
تدھاں سوں بجلی نے اُس چمک سوں اپس چمک میں چمک لیا ہے
ترے شکر لب کی کیا ثنا کہوں‡ کہ لعل جگ میں ہوا معزز
ترے لباں کی یہ دیکھہ سرخی سو اُس نے رنگ و دمک لیا ہے
جو کھول لت کوں چلا لٹک کر جھمک چمک کر جو منہ دکھایا
سو لت کوں دیکھے ولی لٹک کر سجن نیں میں اٹک$ لیا ہے

———:o:———

(۳۵۲) ٥

مست تیرے جام لب کا باغ میں لالا رہے
بے خودی کا ہاتھہ میں اُس کے سدا پیالا رہے
شوق سوں تجھہ سرو قد کے سرکشی پایا ہے سرو
سب نہالاں میں سخن اُس کا سدا بالا رہے

---

* (ن) گبر * شمر † (ن) حسن ‡ بر وزن فع $ مقام

تجھہ لتک چلنے کی کیفیت صنوبر نے سنا
تو گلاں کی انجمن میں مست و متوالا رہے

بے نشا ہے جس کے دل میں نہیں محبت کی شراب
شیشۂ خالی نمن مجلس سوں نروالا رہے

اُن انکھاں اور زلف کا از بسکہ دیکھا ہے طلسم
شعر تیرا اے ولی یو سحر بنگالا رہے

———:o:———

(۳۵۳) ۷

مکتب میں جس کے ہاتھہ ادا کی کتاب ہے
خوبی میں آج ہم سبق آفتاب ہے

ظاہر ہوا ہے سجھہ پہ ترے ناز سوں صنم
رنگیں بہار حسن بہار عتاب ہے

مانند مو ضعیف کیا اُس کے شوق نے
جس مو کمر کا نام نزاکت مآب ہے

کیفیت بہار ادا تب سوں ہے عیاں
وہ مست ناز جب ستی مست شراب ہے

تیرے نین کے عصر میں بے وقر ہے شراب
مے خانہ تجھہ نگاہ سوں دائم خراب ہے

دیوان میں ازل کے ملے جب سوں عشق و حسن
تب سوں نیاز و ناز میں باہم حساب ہے

پوشیدہ حال عشق رہے کیوں کر اے ولی
غماز تار زلف خم پیچ و تاب ہے

———:o:———

۷ (۳۵۴)

عشق میں جس کوں مہارت خوب ہے
مشرب مجنوں طرف منسوب ہے

عاشق بے تاب سوں طرز وفا
جیوں ادا محبوب کی محبوب ہے

عشق کے مفتی نے یوں فتوی دیا
دیکھنا، خوباں کا درس خوب ہے

لخت دل پر خط لکھا ہوں یار کوں
داغ دل مہر سر مکتوب ہے

غمزہ و ناز و ادائے نازنیں
ظلم ہے طوفان ہے آشوب ہے

لکھہ دیا یوسف غلامی خط تجھے
گرچہ نور دیدۂ یعقوب ہے

ہر گھڑی پڑھتا ہوں * اشعار ولی
دل کوں حرت عاشقی مرغوب ہے

———:o:———

۹ (۳۵۵)

جسے اقلیم تنہائی میں انداز قیامت ہے
جبین حال پر اُس کی سدا رنگ سلامت ہے

گزر اُس سرو قامت کا ہوا ہے جب سوں مسجد میں
موذن کی زباں اوپر ہمیشہ لفظ قامت ہے

مجھے روز قیامت کا رہا نہیں خوف اے واعظ
خیال قامت رعنا مرے حق میں قیامت ہے

* (ن) ہے

ہوا ہے صورت دیوار زاہد گنج خلوت میں
یہی اُس حسن حیرت بخش کی ظاہر کرامت ہے

ہوا ہے جو جبیں فرسا تری محراب ابرو میں
صف عشاق میں اُس کوں امامت ہے امامت ہے

سیہ بختی ہر ئی جگ میں نصیب عاشق بے دل
یہ تجھ زلف پریشاں کی پریشانی کی شامت ہے

نہ ہو ناصح کی سختی سوں مکدر اے دل شیدا
سدا نقد محبت کا محک سنگ ملامت ہے

شرت ذاتی ہے تجھکوں اے گل گلزار معشوقی
تجلی مکھ اُپر تیرے سیادت کی علامت ہے

ولی جو عشق بازی میں حقیقت سوں نہیں واقف
سخن اُس کا قیامت میں گل باغ ندامت ہے

———:o:———

(۳۵۶)

سر و میرا مہر سوں آزاد ہے
شوخ ہے بے درد ہے صیاد ہے

ہاتھ سوں اُس غمزۂ خوں خوار کے
داد ہے بے داد ہے فریاد ہے

آب ہووے کیوں کہ دل اُس سرو کا
سخت ہے بے رحم ہے فولاد ہے

عشق میں شیریں بچن کے رات دن
آہ دل پر تیشۂ فرہاد ہے

غم نہیں مجنوں کوں ہرگز اے ولی
خانۂ زنجیر اگر آباد ہے

۵ (۳۵۷)

جس دلربا سوں دل کوں مرے اتحاد ہے
دیدار اُس کا مری انکھاں کی مراد ہے
رکھتا ہے بر میں دلبر رنگیں خیال کوں
مانند آرسی کے جو صاف اعتقاد ہے
شاید کہ دام عشق میں تازہ ہوا ہے بند
وعدے پہ گلرخاں کے جسے اعتماد ہے
باقی رہے گا جورو ستم روز حشر لگ
تجھہ زلف کی جفا میں نپٹ امتداد * ہے
مقصود دل ہے اُس کا خیال اے ولی مجھے
جو مجھہ زباں کا ورد محمد مراد ہے

———:o:———

۷ (۳۵۸)

ہے بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ہے
غمزۂ خوں خوار ظالم بر سر بے داد ہے
کیوں نہ ہو فوارۂ خوں جوش زن رگ رگ ستی
ہر نگاہ تیز خوباں نشتر فصاد ہے
یک گھڑی تجھہ ہجر میں اے دل ربا تنہا نہیں
مونس و دم ساز میری آہ و فریاد ہے
زلف اُس کی + دیکھکر، یوں مجھہ اُپر ظاہر ہوا
صید کرنے کوں ہمارے رغبت صیاد ہے
آسماں اوپر نہ بوجھو چادر ابر سفید
جا نماز زاہد عزلت نشیں برباد ہے

---

* (ن) اشتداد + (ن) تل مہانی

حرف شیریں اس ستی ہوتے ہیں ہر دم جلوہ گر
اہل معنی کی زباں کیا تیشۂ فرہاد ہے

سرو کی وارستگی اوپر نظر کر اے ولی
باوجود خود نمائی کس قدر آزاد ہے

(۳۵۹)

نہ بوجھو خود بخود موہن میں از ہے
رقیب روسیہ فتنے کی جڑ ہے

ہراک زلفاں کے دیکھے نہیں اٹکتا
اٹکتا ہوں جہاں دل کی پکڑ ہے

کروں یوں سنگدل کے دل کوں تسخیر
زبردستی میں بیجا پر* کا گڑ ہے

نہیں بلدار چیرا سر پر اُس کے
عزیزاں! نوجوانی کی اکڑ ہے

برستا ہے سجن کے مکھ اُپر نور
نگاہوں کی ہراک جانب سوں جھڑ ہے

عجب تیزی ہے تجھ پلکاں میں اے شوخ
دو عالم اس دودھارے سوں دو ہڑ ہے

جگت، جوگی ہوا ہے دیکھ تجکوں
سرج جوگی، فلک جوگی کی سڑ ہے

کسی کی بات پر رکھتا نہیں گوش
ہتیلے ہت بھرے میں سخت از ہے

---

* بیجا پور

ولـــی تو بحر معنی کا ہے غواص
ہراک مصرع ترا موتی کی لڑ ہے

———: o :———

(۳۶۰)

۵

اُس کے نین سوں غمزۂ آہو پچھاڑ ہے
اے دل سمجھکے چل کہ اگے مار دھاڑ ہے
تجھہ نین کے چمن سلیں کیوں آسکوں میاں*
خاراں کے جھاڑ خنجر مژگاں کی باڑ ہے
جن کوں نہیں ہے بوجھہ ترے حسن پاک کی
تنکا نزیک تن کے مثال پہاڑ ہے
نرگس کا پھول بن کے کرے سیر دمبدم
جو تجھہ نگاہ مست کا کیفی کراڑ ہے
دل میں رکھا جدھاں سوں ولی تجھہ دہن کی یاد
راتم نمن تدھاں سوں سلے میں دراڑ ہے

———: o :———

(۳۶۱)

۷

عشق میں صبر و رضا درکار ہے
فکر اسباب وفا در کار ہے
چاک کرتے جامۂ صبر و قرار
دلبر رنگیں قبا در کار ہے
ہے صنم تسخیر دل ہوں کر کرے
دل ربائی کوں ادا درکار ہے

---

* (ن) میں اب

زلف کوں واکر کہ شانہ حسن کوں
سایہ بال ہما درکار ہے

رکھہ قدم مجھہ دیدۂ خوں بار میں
گر تجھے رنگ حنا درکار ہے

دیکھہ اس کی چشم شہلا کوں اگر
نرگس باغ حیا درکار ہے

عزم اُس کے وصل کا ہے اے ولی
لیکن امداد خدا درکار ہے

——: ۵ :——

(۳۶۲) ۷

گلرخاں میں جس کے سر پر چیرۂ* زر تار ہے
زیب گلزار ادا و سرو خوش رفتار ہے

چہرۂ گلرنگ و زلف موج زن خوبی منیں
آیت جنات تجری تحتہاالانہار ہے

بسکہ بے درداں ہرے ہیں مجتمع چاروں طرف
بستۂ زلف پری رویاں پہ مارا مار ہے

زخم دل تھا گرچہ کاری لیکن اس کا غم نہیں
سبزۂ خط دل آرا مرہم زنگار ہے

کیوں کہ جاوے بوالہوس اس کی گلی میں ہو دلیر
ہر نگاہ تیز اس کی تیر ہے تلوار ہے

کیوں نہ لیویں زاہداں تجھہ دیکھہ طرز برہمن
رشتۂ اخلاص تیرا رشتۂ زنار ہے

---

* ن) طرۂ

مت نصیحت کر ولی کوں اے سخن نا آشنا
ترک کرنا عشق کا دشوار ہے دشوار ہے

—:o:—

(۳۶۳) ۵

بیاباں عاشقاں کو ملک اسکندر برابر ہے
ہر اک گوہر انچھو کا بخت کے اختر برابر ہے
جنوں کے ملک کے سلطاں کوں کیا حاجت ہے افسر کی
بگولا سر اُپر مجنوں کے سو افسر برابر ہے
جو گُنّی حاصل کیا ہے دولت عالی کوں سوزش میں
پھپھولا اس دل دریا بھتر گوہر برابر ہے
فنا کر کر جو گُنّی دنیا کی سمجھا زندگانی کوں
اُسے گُزران کرنے کوں جنگل ہور گھر برابر ہے
ولی دیوان میں میرے تو دفتر کی حاجت نہیں
کہ مجھہ دیواں میں ہر اک شعر سو دفتر برابر ہے

—:o:—

(۳۶۴) ۷

نہ سمجھو خود بخود دل بے خبر ہے
نگہہ میں اُس پری رو کی اثر ہے
اجھوں لگ مکھہ دکھایا نہیں اپس کا
سجن مجھہ حال سوں کیا بے خبر ہے
مروت ترک مت کر اے پری رو
محبت میں مروت معتبر ہے
ترے قد کے تماشے کا ہوں طالب
کہ راہ راست بازی بے خطر ہے

تری تعریف کرتے ہیں ملائک
ثنا تیری کہاں حد بشر ہے

بیان اہل معنی ہے مطول
اگرچہ حسب ظاہر مختصر ہے

ولی مجھہ رنگ کوں دیکھے نظر بھر
اگر وہ دلربا مشتاق زر ہے

———:o:———

۷ (۳۶۵)

نہ جانوں خط میں تیرے کیا اثر ہے
کہ جس دیکھے سوں دل زیر و زبر ہے

اُسے باریک بیں کہتے ہیں عاشق
نظر میں جس کی وہ نازک کمر ہے

نہ ہووے کیوں ہجوم راستبازاں
جہاں اُس سرو قامت کا گزر ہے

ہر اک سوں آشنا ہونا ہنر نہیں
پری رخسار سوں ملنا ہنر ہے

نہ پاؤں تجھہ سوں گر سیب زنخداں
نہال عشق بازی بے ثمر ہے

رہیں گے خاک ہو تیری گلی میں
وفاداری ہماری اس قدر ہے

ولی مجھہ دل کی آتش پر نظر کر
جہنم کی زباں پر الحذر ہے

———:o:———

(۳۶۶)

مکھہ ترا آفتاب محشر ھے
نور * اُس کا جہاں میں گھر گھر ھے

رگ جاں سوں ھوا ھے خوں جاری
یاد تیری پلک کی نشتر ھے

پھونچتا † ھے داوں کوں ھر جاگہہ
غم ترا روزی مقدر ھے

مکھہ تیرا بحر حسن ھے جاناں
زلف پر پیچ موج عنبر ھے

بات میٹھی ترے لباں کی صنم
حسد انگیز شیر و شکر ھے

قد سوں تیرے کبھو نہ پایا پھل
حق میں میرے درخت بے بر ھے

تجھہ بن اے نور بخش محفل دل
حال مجلس تمام ابتر ھے

آگ ھئی ھے بقدر نیزہ بلند
شمع نہیں آفتاب محشر ھے

دود آتش کیا ھے سرمۂ چشم
داغ دل دیدۂ سمندر ‡ ھے

صفحۂ دل پہ درد کوں لکھنے
رشتۂ آہ تار مسطر ھے

---

* (ن) سوز-شور
† بر وزن سوچتا
‡ (ن) آگ کا کیڑا

جیوں آرسی ہوئی ہے عزیز
د نہائی جنوں کا جوہر ہے
سادہ رو ہیں ہمیشہ با عزت
آب نسدن محیط گوہر ہے

مجکوں پہنچی ہے آرسی سوں یہ بات
صاف دل وقت کا سکندر ہے
اے ولی کیا ہے حاجت قاصد
نامہ میرا پر کبوتر ہے

———;o;———

(۳۶۷) ۱۵

قبلۂ اہل صفا شمشیر ہے
ہادی مشکل کشا شمشیر ہے
غازیاں اہل سعادت کیوں نہ ہوں
سایۂ بال ہما شمشیر ہے
بوالہوس اُس کے اگے کیوں آ سکے
صورت دست قضا شمشیر ہے
کیوں نہ دشمن کے کرے سینے میں جا
ناخن شیر خدا شمشیر ہے
اولاً ریحان و آخر لالہ رنگ
ظاہرا برگ حنا شمشیر ہے
زندۂ جاوید شہدا + کیوں نہ ہوں
موجۂ آب بقا شمشیر ہے

---

* (ن) آج + (ن) شہیداں

سالک راہ فنا کوں دم بدم
آخرت کی رہنما شمشیر ہے

صاحب ہمت کوں نت ہے دستگیر
مرشد حاجت روا شمشیر ہے

راہ غربت میں کہ مشکل ہے تمام
ناتوانوں کا عصا شمشیر ہے

دشمناں کیوں کر سکیں مکر و فریب
صیقل رنگ وغا شمشیر ہے

ہے کلید فتح باب مدعا
ناخن مشکل کشا شمشیر ہے

کیوں نہ ہووے آب سر سوں تا قدم
جوہر کان حیا شمشیر ہے

کیوں نہ ہووے قتل عاشق دم بدم
شوخ کی بانکی ادا شمشیر ہے

جس نے پکڑا گوشۂ آزادگی
اُس کوں موج بوریا شمشیر ہے

کعبۂ فتح و ظفر میں اے ولی
شکل محراب دعا شمشیر ہے

———:o:———

(۳۶۸) ۵

عاشقاں کی قید تیرا حسن عالم گیر ہے
بلبلاں کوں بند کرنے* موج گل زنجیر ہے

---

* (ن) کے واسطے ہر

تجھہ نین کی ہے نگاہ راست تیر بے خطا
کج ادائی تجھہ بھواں کی جوہر شمشیر ہے

حسن تیرا عالم علوی سوں دیتا ہے خبر
یہ دم عیسیٰ کی تیرے لب* منیں تاثیر ہے

کیا کہے حیراں تری تعریف اے آئینہ رو
مو بمو تیرا سراپا ناز کی تصویر ہے

اے ولی کہتے ہیں بلبل سن کے یو رنگیں سخن
غنچۂ گل کے اُپر جیوں بوے گل تقریر ہے

———:o:———

۹ (۳۶۹)

تشنہ لب کوں مے کے، گر سینے منیں ناسور ہے
پنبۂ مینا اُسے جیوں مرہم کافور ہے

یاد سوں ساقی کے نسدن ہر پلک ہے شاخ تاک
اشک حسرت اُس اُپر جیوں خوشۂ انگور ہے

اُس کا دل ہرگز نہ ہو ویراں ازل سوں تا ابد
جس کا سینہ یاد سوں دلدار کی معمور ہے

نفس سرکش پر جو کئی پایا ہے یہاں فتح و ظفر
دار عقبیٰ کے بھتر الحق کہ وہ منصور ہے

تجھہ تجلی کے صحیفے کا سرج ہے یک ورق
عکس تیری زلف کا جگ میں شب دیجور ہے

جو سیاہی ہور سفیدی سوں ہوا ہے آشنا
اہل بینش کی نظر میں وہ سدا منظور ہے

---

* (ن) دم

جلد رو ہو عشق کی رہ میں کہ تا پہنچے نزیک
کاہلی کوں ست دے اے سالک کہ منزل دور ہے *

خاکساری جس کوں سلطانی ہے اس عالم منیں
کاسۂ خاکی اُسے جیوں چینی فغفور ہے

یار کے دیدار کا طالب ہے موسیٰ ہر زماں
اے ولی دربار اُس کا اُس کوں کوہ طور ہے

(۳۷۰)

۷

حسن کا مسند نشیں وہ دلبر مہتاز ہے
دلبراں کا حسن جس مسند کا پا انداز ہے

غیر حیرت ہے خبر اُس آئنہ رو کی کسے
راز کے پردے میں جس کی خامشی آواز ہے

اس نزاکت آفریں پر ناز ہے کیا ناز کا
سر ستی لے پا تلک سب ناز ہے سب ناز ہے

دل منیں آکر ہوا خلوت نشیں تیرا خیال
غم ترا سینے میں میرے راز کا ہمراز ہے

وہ اپس کے وقت کا منصور ہے عالم منیں
صدق سوں تجھ بات میں جو عاشق سرباز ہے

سوکھکر تجھ غم منیں یہ تن ہوا ہے جیوں رباب
رگ مری سینے میں میرے جیوں کہ تار ساز ہے

---

* میر تقی میر نے اپنے تذکرے میں یہ شعر اس طرح لکھا ہے —

جلد چل تک عشق کی رہ میں کہ تا پہنچے کہیں
کاہلی کو رہ نہ دے سالک کہ منزل دور ہے

یاد سوں اُس رشک گلزار ارم کی اے ولی
رنگ کوں میرے سدا جیوں بوے گل پرواز ہے

———: o :———

(۳۷۱) ۱۱

لہریا چیرا صنم کا بسکہ خوش انداز ہے
دلربائی میں برنگ موج گل ممتاز ہے

موسم خط میں نہ کر فکر اے گل رنگیں ادا
سبزۂ گلزار خوبی کا ہنوز آغاز ہے

روبرو ہونے میں اُس کے حال دل ظاہر ہوا
جلوۂ آئینہ رویاں کاشف ہر راز ہے

غیر سوں الفت پکڑنا ہجر میں درکار نہیں
دمبدم آہ دل بے تاب اگر دمساز ہے

زندگی میں طائر دل کوں خلاصی کیوں کہ ہو
پنجۂ عشق ستمگر چنگل شہباز ہے

درد منداں کی نظر سوں اُس کا گرنا ہے بجا
جو برنگ طفل اشک عاشقاں غماز ہے

زندہ کرنا استخواں کوں گرچہ تھا کار مسیح
زندہ کرنا شوق کوں تجھ ناز کا اعجاز ہے

درد منداں کوں سدا ہے قول مطرب دل نواز
گرمی افسردہ طبعاں شعلۂ آواز ہے

بزم کوں رونق دیا ہے جب سوں وہ عالی مقام
رشتۂ آہ دل بے تاب تار ساز ہے

دیکھنا آئینہ رو کا امر مشکل نہیں ولی
سد راہ سینہ صافاں طالع فاساز ہے

اے ولی یہ مصرع موزوں ہے ہر گل * کا عزیز
قامت رعنا صنم کا سرو باغ ناز ہے

———— :o: ————

۱۳ (۳۷۲)

مجھہ حکم میں وہ راست قد دل نواز ہے
جس کے ہر ایک قول میں عشرت کا ساز ہے

دمساز زہرہ رو ہے جو خالی ہے آپ سوں
نے کی صدائے خاص سوں واضح یہ راز ہے

کہتے ہیں کھول پردہ شناسان مدعا
جو اوج میں ہوا کے اُڑے شاہباز ہے

جب سوں رکھا ہوں عشق کی آتش اُپر قدم
تب سوں مثال عود مرا دل گداز ہے

اے بوالہوس نہ دل میں رکھہ آہنگ عاشقی
جاں باز عاشقاں پہ یہ دروازہ باز ہے

کرنے کوں سیر راہ حجاز و عراق عشق
عشاق پاس ساز و نوا سب نیاز ہے

تو اصل دائرے میں ہے جگ کے، دجے فرع
اوج و حضیض † بیچ توہی یکہ تاز ہے

تیرے خیال میں جو ہوا خشک جیوں رباب
مضراب غم کا ہاتھہ اُس اوپر دراز ہے

محراب تجھہ بھواں کی عجب ہے مقام خاص
ہر پنجگاہ اُس میں دلوں ‡ کی نماز ہے

---

* (ن) دل † پستی ‡ (ن) جس منیں دل

سن حرف راست باز کا مت مل رقیب سوں
ہرچند تیری طبع مخالف نواز ہے
خارا دلاں کی چشم کی نسبت کے فیض سوں
سرسے کوں اصفہان کے عجب امتیاز ہے
بولا تجھے صبا نے سر زلف یہ سخن
تو روز عاشقاں کا ترا حسن و ناز ہے
بانگ بلند بات یہ کہتا ہوں اے ولی
اس شعر پر بجا ہے اگر مجکوں ناز ہے

———:o:———

(۳۷۳) ۱۰

زلف موھن کی کہ عنبر بیز ہے
حسن کے دعوے کی دست آویز ہے
ہے گل رعنا بہار حسن کا
ناز تیرا، جو نیاز آمیز ہے
شوق کے مرکب کوں راہ عشق میں
اے سجن تیری نگہہ مہمیز ہے
ہر پلک تیری کہ ہے تیغ فرنگ
عاشقاں کے مارنے کوں تیز ہے
ہاتھہ میں میرے نہ سمجھو تم بیاض
شوخ کے ملنے کی دست آویز ہے
چاہتا ہوں دل ستی اے نازنیں
جنگ تیری وہ کہ صلح آمیز ہے
تجھہ سخن کے وصف لکھنے میں قلم
ابر نیساں کی نمن در ریز ہے

تجھہ تغافل سوں ہوا ہے رونما
گریۂ عاشق کہ خوں آمیز ہے

دل مرا اے دلبر شیریں بچن
تجھہ لباں کے شوق سوں لبریز ہے

اے ولی لگتا ہے ہر دل کوں عزیز
شعر تیرا بسکہ شوق انگیز ہے

———:o:———

(۳۷۴) ٥

ہر نگاہ شوق سر کش دشنۂ خوں ریز ہے
تیغ اُس ابرو کی ہر دم مارنے کوں تیز ہے

عشق کے دعوے میں اُس کی بات رکھتی ہے اساس
سنبل زلف پری سوں جس کوں دست آویز ہے

آج گلگشت چمن کا وقت ہے اے نو بہار
بادۂ گلرنگ سوں ہر جام گل لبریز ہے

جب سوں تیری زلف کا سایہ پڑا گلشن منیں
تب ستی صحن چمن ہر تھور * سنبل خیز ہے

سادہ رویاں کوں کیا مشتاق اپنے حسن کا
شعر تیرا اے ولی از بسکہ شوق انگیز ہے

———:o:———

(۳۷۵) ٥

تحصیل دل کے ہوتے یہ مکھہ کتاب بس ہے
دانائے منتخب کوں یہ انتخاب بس ہے

---

* (ن) تار

مجھہ حال کا کرے گر آکر سوال دلبر
تو لاجواب ہونا مجکوں جواب بس ہے
تاب کمر سوں تیری بے تاب بسکہ ہوں میں
مانند زلف خوباں مجھہ پیچ و تاب بس ہے
جو عشق کے نگر کا ہے صوبہ دار جگ میں
مجنوں لیلی حسن اُس کا خطاب بس ہے
جو گُئی ولی کے مانند پیتا ہے عشق کی مے
اُس برھا کے جلے کوں دل کا کباب بس ہے

———: o :———

(۳۷۶) ۵

عاشق کوں تجھہ درس کا دائم خیال بس ہے
خاموش ہوکے رہنا اتناچہ * قال بس ہے
گر خلق عید خاطر دیکھے ہے ماہ نو کوں
مجھہ دل کی عید ہوتی ابرو ہلال بس ہے
گر کانو رو† کے دلبر‡ عالم کوں موہتے ہیں
مجھہ دل کوں موہ لینے یہ خط و خال بس ہے
ہر دل ربا کوں ہرگز دیتا نہیں ہوں دل میں
دل بستگی کوں میری وہ بے مثال بس ہے
ہر چند اے ولی ہوں میں غرق بحر عصیاں
مجکوں شفیع محشر حضرت کی آل بس ہے

———'. o .'———

(۳۷۷) ۱۲

ہم کوں شفیع محشر وہ دیں پناہ بس ہے
شرمندگي ہماری عذر گناہ بس ہے

---

* (ن) اے شاہ † شہر بنگالہ ‡ (ن) میں لوگاں

خاطر سوں گئی * ہے خواہش اسباب دنیوی کی
ہمت برہ کی رہ میں مجھہ زاد راہ بس ہے

جو صاف دل ہیں اُن کو درکار نہیں ہے زینت
جیوں آرسی، نمد کی سر پر کلاہ بس ہے

اسباب جنگ رکھنا درکار نہیں ہے ہم کوں
دشمن کے مارنے کوں اک تیر آہ بس ہے

نہیں آرزو کہ بیٹھوں مسند پہ سلطنت کی
تیری گلی میں آنا، یہ دستگاہ بس ہے

درکار نہیں ہے مسجد سجدے کوں عاشقاں کے
محراب تجھہ بھواں کی اے قبلہ گاہ بس ہے

مت تیر اور کماں کی کر فکر اے خوش ابرو
عاشق کے مارنے کوں سیدھی نگاہ بس ہے

تجھہ عشق کے جلے کوں کیا کام چاندنی سوں
تجھہ حسن کا تماشا اے رشک ماہ بس ہے

بے جا ہے بادشاہی ہر خوب رو کوں دینا
خوبی کے تخت اوپر اک بادشاہ بس ہے

دل لے گیا ہمارا جادو سوں وہ پری رو
دیوانگی ہماری اس پر گواہ بس ہے

درکار نہیں کہ دیکھوں ہر اک ادا کوں تیری
تجھہ چال کا تماشا اے کج کلاہ بس ہے

غم نہیں اگر رقیباں آے ہیں چل ولی پر
اے دوست تجھہ کرم کی مجکوں پناہ بس ہے

———:o:———

* (ن) بروزن فع

۷ (۳۷۸)

آج هر گل نور کی فانوس هے
کوہ و صحرا صورت طاؤس هے

گر نہ نکلے سیر کوں وہ نو بہار
ظلم هے فریاد هے افسوس هے

اے صنم تیرے دهن کے شوق سوں
هر کلی میں نغمۂ ناقوس هے

نور سوں تجهه یاد کی اے شمع رو
پردۂ دل پردۂ فانوس هے

دیکهکر اُس کی ادا و ناز کوں
هر پری کوں خواهش پا بوس هے

دل نہ دے دوجے کوں غافل بوجهه اسے
کم نگاهی شوخ کی جاسوس هے

دیکهنے سوں سیر نهیں هوتا ولی
مدعا اُس کا کنار و بوس هے

———:o:———

۷ (۳۷۹)

سرو میرا جب ستی گل پوش هے
هر طرف سوں بلبلاں کا جوش هے

اے سجن یک بات هے لیکن اُسے
بوجهتا هے وہ کہ جس کوں هوش هے

گول پگهڑی کے نہ پهر هرگز تو گرد
گول پگهڑی حسن کا سر پوش هے

دیکھنا تجھہ قد کا اے نازک کمر
باعث خمیازۂ آغوش ہے

اب خلاصی عشق سوں ممکن نہیں
دام دل، زلف کو دامی پوش ہے

کیوں نہ ہو امید کا روشن چراغ
شمع محفل ساقی مے نوش ہے

ہر سخن تیرا لطافت سوں ولی
مثل گوہر زینت ہر گوش ہے

———— ;o; ————

(۳۸۰)

دل طلبگار ناز مہوش ہے
لطف اُس کا اگرچہ دل کش ہے

مجھہ سوں کیوں کر ملے گا حیراں ہوں
شوخ ہے بے وفا ہے سرکش ہے

کیا تری زلف، کیا ترے ابرو
ہر طرف سوں مجھے کشاکش ہے

تجھہ بن اے داغ بخش سینۂ و دل
چمن لالہ دشت آتش ہے

اے ولی تجربے سوں پایا ہوں
شعلۂ آہ شوق بے غش ہے

———— ;o; ————

(۳۸۱)

ہر طرف ہنگامۂ اجلات ہے
مت کسو سوں مل اگر اشرات ہے

هر سحر تجھہ نعمت دیدار کی
آرسی کوں اشتہاے صاف ھے

نہیں شفق ھر شام تیرے خواب کوں
پنجۂ خرشید مخمل باف ھے

نقد دل دو جے کوں دینا تجھہ بغیر
حق شناساں کے نزک اسراف ھے

کیا کروں تفسیر غم ھر اشک چشم*
راز کے قرآن کا کشاف ھے

مست جام عشق کوں کچھہ غم نہیں
خاطر ناصح اگر نا صاف ھے

وسوسے سوں دل کے مت کر قلب زر
سینہ صافاں کی نظر صراف ھے

جب سوں وہ آتا ھے ھمراہ رقیب
درد منداں کا مکاں اعراف ھے

رحم کرتا نہیں ھمارے حال پر
شوخ ھے سرکش ھے بے انصاف ھے

صورت نارستہ خط ھے جلوہ گر
اس قدر چہرہ صنم کا صاف ھے

اے ولی تعریف اُس کی کیا کروں
ھر طرح مستغنی از اوصاف ھے

———— : o : ————

* (ن) قطرہ اشک

(۳۸۲)

ا جو سبق ہے

ہر چند کہ اُس آہوے وحشی میں بھڑک ہے
بے تاب کے دل لینے کوں لیکن ندھڑک ہے

عشاق پہ تجھہ چشم ستمگار کا پھرنا
تروار کی اوجھڑ ہے یا کٹے کی سڑک ہے

گرمی سوں تری طبع کی ڈرتے ہیں سیہ بخت
غصے سوں کڑکنا ترا بجلی کی کڑک ہے

تیری طرف انکھیاں کوں کہاں تاب کہ دیکھیں
سورج سوں زیادہ ترے جامے کی بھڑک ہے

کرنے کوں ولی عاشق بے تاب کوں زخمی
وہ ظالم بے رحم نپٹ ہی ندھڑک ہے

———;o;———

۱۴ (۳۸۳)

اے دوست تیری یاد میں دل کوں کہاں ہے
نقش مراد آئینہ تیرا خیال ہے

ہے راستی سوں قد کوں ترے رتبۂ بلند
جنت میں اُس کے عشق سوں طوبیٰ نہال ہے

حاجت نہیں ہے شمع کی اُس انجمن منیں
جس انجمن میں شمع سجن کا جمال ہے

آ اے مہ دو ہفتہ مرے پاس ایک روز
ہر آن تجھہ فراق کی سینے پہ سال ہے

ہم سایۂ بتاں نے کیا قد مرا دوتا
اس مدعا پہ طرۂ خمدار دال ہے

زاهد کوں مثل دانۂ تسبیح ایک آن
کوچے ستی رہا سوں* نکلنا محال ہے

لازم ہے درس یار کی تحصیل رات دن
ہر مدرسے کے بیچ یہی قیل و قال ہے

جب سوں ترے خیال نے دل میں گزر کیا
بے تاب جی پہ میرے عجب وجد و حال ہے

اے عاشقاں کی عید تامل سوں کر نظر
تیری بھواں کی یاد میں تن جیوں ہلال ہے

گُل سوں† زبان حال سوں کہتا ہے یہ بچن
غنچے توں تجھہ دہن سوں سدا انفعال ہے

روے زمیں کا خال ہے زینت میں اے صنم
تیرا جو مثل نقش قدم پائمال ہے

تیری نین کی یاد میں جن نے سفر کیا
اُس کے سفر کی راہ نگاہ غزال ہے

بانگ بلند بات یہ کہتا ہوں اے سجن
کعبے میں تجھہ جمال کے، تل جیوں ہلال ہے

خاموش گر رہا ہے ولی تو عجب نہیں
غواص کا ہمیشہ خموشی کمال ہے

———— ; o : ————

(۳۸۴) ۷

حسن تیرا سرج پہ فاضل ہے
مکھہ ترا رشک ماہ کامل ہے

---

* (ن) کے † (ن) گلشن

حسن کے درس میں لیا جو سبق
مجھہ نزک فاضل و مکمل ہے

رات دن تجھہ جمال روشن کوں
فضل پروردگار شامل ہے

جس کوں تجھہ حسن کی نہیں ہے خبر
بے گماں وہ جہاں میں غافل ہے

زادرہ دل سوں جو بغل میں لیا
عشق کے پنتھہ میں وہ عاقل ہے

عشق کی راہ کے مسافر کوں
ہر قدم تجھہ گلی میں منزل ہے

اے ولی طرز عشق آساں نہیں
آزمایا ہوں میں کہ مشکل ہے

——;o;——

(۳۸۵) ۷

نشہ بخش عاشقاں وہ ساقی گلفام ہے
جس کی انکھیاں کا تصور بے خودی کا جام ہے

کھولنا زلفاں کا کچھہ درکار نہیں اے خوش ادا
ایک نگاہ ناز تیری دو جہاں کا دام ہے

آفتاب آتا ہے محرم ہو کے تجھہ کوچے طرف
صبح صادق اُس کے بر میں جامۂ احرام ہے

دل کوں جمعیت ہے جب جاتا ہے دنبال صنم
آرسی کے ساتھہ میں سیماب کوں آرام ہے

مت قدم رکھہ اُس طرف اے زاہد خلوت نشیں
غمزۂ خونخوار اُس کا دشمن اسلام ہے

جس صنم کی سرکشی کا جگ میں ہے صیت * بلند
شکر حق وہ کافر بدکیش میرا رام ہے
اے ولی کیوں خشک مغزی کا نہیں کرتا علاج
یاد اُن انکھیاں کی تجھ کوں روغن بادام ہے

——:o:——

(۳۸۶)

اُس سرو خوش ادا کوں ہمارا سلام ہے
اُس یار بے وفا کوں ہمارا سلام ہے
لیتا نہیں سلام ہمارا حجاب سوں
اُس صاحب حیا کوں ہمارا سلام ہے
اُس باج دل میں میرے نہیں اور مدعا †
اُس دل کے مدعا کوں ہمارا سلام ہے
ناز و ادا سوں دل کوں مرے مبتلا کیا
اُس نازنیں پیا کوں ہمارا سلام ہے
آرام جان و دل ہے ولی جس کا دیکھنا
اُس جان دلربا کوں ہمارا سلام ہے

——:o:——

(۳۸۷)

اُس شاہ نو خطاں کوں ہمارا سلام ہے
جس کے نگین لب کا دو عالم غلام ‡ ہے
سرشار انبساط ہے اُس انجمن منیں
جس کوں خیال تیری انکھاں کا مدام ہے

---

*(ن) شہرت †(ن) اُس باج دل میں میرے دو جا نہیں ہے مدعا
‡(ن) میں نام

جس سرزمیں میں تیری بھواں کا بیاں کروں
خوبی ہلال چرخ کی وہاں ناتمام ہے

جب لگ ہے تجھہ گلی میں رقیب سیاہ رو
تب لگ ہمارے حق میں ہر اک صبح شام ہے

تنہا نہ بند عشق میں تیری ہوا ولی
یہ زلف حلقہ دار دو عالم کا دام ہے

—:o:—

(۳۸۸) ۷

ترا مجنوں ہوں صحرا کی قسم ہے
طلب میں ہوں تمنا کی قسم ہے

سراپا ناز ہے تو اے پری رو
مجھے تیرے سراپا کی قسم ہے

دیا حق حسن بالا دست تجکوں
مجھے تجھہ سرو بالا کی قسم ہے

کیا تجھہ زلف نے جگ کوں دوانا
تری زلفاں کے سودا کی قسم ہے

دو رنگی ترک کر یکرنگ ہو* مل
تجھے تجھہ قد رعنا کی قسم ہے

کیا تجھہ عشق نے عالم کوں مجنوں
مجھے تجھہ رشک لیلیٰ کی قسم ہے

ولی مشتاق ہے تیری نگہہ کا
مجھے تجھہ چشم شہلا کی قسم ہے

—:o:—

* (ن) ہر ایک سے مت

(۳۸۹) ۷

صنم میرا نپٹ روشن بیاں ہے
ہر رنگ شعلہ سر تا پا زباں ہے

نظر کرنے میں دل اُس کا لیا ہوں
کمند گل نگاہ بانکپن ہے

بجا ہے گر وہ سرو گلشن ناز
ہماری راستی پر مہرباں ہے

وفا کر حسن پر مغرور مت ہو
وفاداری بہار بے خزاں ہے

صنم مجھہ دیدہ و دل میں گزر کر
ہوا ہے باغ ہے آب رواں ہے

ہوا تیر ملامت کا نشانہ
نظر میں جس کی وہ ابرو کماں ہے

ولی اُس کی جفا سوں خوف مت کر
جفا کرنا وفا کا امتحاں ہے

———:o:———

(۳۹۰) ۷

یو تل زنگی و خط مشک ختن ہے
سخی مصری و لب کان یمن ہے

مرے پر* کھینچتے ہیں تیغ ہندی
ترے ابرو کہ چیں جن کا وطن ہے

ہوے ہیں دنگ تصویر فرنگ† دیکھہ
تری صورت کہ یہ رشک ومن‡ ہے

---

* مجھہ پر † نون مخلوط ‡ (ن) زمن

دسے تیرے نین میں کانورو دیس
تری باتاں میں بنگالے کا فن ہے

ترے لب میں دسے لعل بدخشاں
سخن تیرا ہر اک در عدن ہے

تری یہ زلف ہے شام غریباں
جبیں تیری مجھے صبح وطن ہے

ولی اپرلن و توراں میں ہے مشہور
اگر چہ شاعر ملک دکن ہے

———: o :———

(۳۹۱) ۹

شکار انداز دل وہ سنہرن ہے
لقب جس شوخ کا جادو نین ہے

ہوا ہے جو شہید لالہ رویاں
برنگ داغ دل خونیں کفن ہے

نہیں درکار گلگشت چمن زار
بہار عاشقاں وہ گلبدن ہے

کرے گی سنگدل کے دل میں جانقش
صدائے بے دلاں فرہاد فن ہے

بجا ہے اُس کوں کہنا خسرو وقت
نظر میں جس کی وہ شریں بچن * ہے

ترا قد اے بہار گلشن ناز
مثال سرو زیب صدٔ چمن ہے

---

* (ن) سجن

خودی سوں اولاً خالی ہو، اے دل
اگر اُس شمع روشن کی لگن ہے

غلام و فدوی درگاہ احمد
سدا اُس کی زباں پر یہ بچن ہے

ہوا جو خادم شاہ ولایت
ولی ہے والی ملک سخن ہے

———:o:———

(۳۹۲) ۱۱

عارفاں پر ہمیشہ روشن ہے
کہ فن عاشقی عجب فن ہے

* دشمن دیں کا دین دشمن ہے
راہزن کا چراغ روشن ہے

کیوں نہ ہو مظہر تجلی یار
کہ دل صاف مثل درپن ہے

عشق بازاں ہیں تجھ گلی میں مقیم
بلبلاں کا مقام گلشن ہے

سفر عشق کیوں نہ ہو مشکل
غمزۂ چشم یار رہزن ہے

بار مت دے رقیب کوں اے یار
دوستاں کا، رقیب، دشمن ہے

تنگ چشمی ہے راہ بے بصری
گرچہ مقدار چشم سوزن ہے

---

* یہ مطلع تذکرۂ مہر میں ہے

مجکوں روشن دلاں نے دی ہے خبر
کہ سخن کا چراغ روشن ہے
گھیر رکھتا ہے دل کوں جامۂ تنگ
جگ منیں دور دور دامن ہے
عشق میں شمع رو کے جلتا ہوں
حال میرا سبھوں پہ روشن ہے
اے ولی تیغ غم سوں خوف نہیں
خاکساری بدن پہ جوشن ہے

———: o :———

(۳۹۳)

تیرے لب پر جو خط عنبریں ہے
خط یاقوت سوں نقش نگیں ہے
چمن آراے باغ خوش ادائی
نہال قد سر و گل جبیں ہے
کہو زاہد سوں جاوے اُس گلی میں
اگر مشتاق فردوس بریں ہے
نہ آوے گی کدھی لکھنے میں ہرگز
مصور یو ادائے نازنیں ہے
ہمیشہ دیکھتی ہے تجھ کمر کوں
نگہہ میری سدا باریک بیں ہے
مرے حق میں عنایت نامۂ یار
مثال شہپر روح الامیں ہے
کرے ایک آن میں جگ کوں دوانہ
نگہہ تیری کہ جادو آفریں ہے

نہیں گل برگ گلشن میں اے لالن
ترے گلگوں کا یو داماں زیں ہے

سویدا کی نمط جاوے نہ ہرگز
خیال اُس خال کا جو دل نشیں ہے

ولی جن نے سنا میرے سخن کوں
زباں پر اُس کے ذکر آفریں ہے

———: o :———

۷ (۳۹۴)

ہر ایک سوں متواضع ہو سروری یہ ہے
سنبھال کشتی دل کوں قلندری یہ ہے

نکال خاطر فاتر سوں جام جم کا خیال *
صفا کر آئینۂ دل سکندری یہ ہے

تو جان بوجھ، اجانا ہوا سو میں بوجھا
کہ زندگی منیں مقصود زر گری یہ ہے

خیال یار کوں رکھہ اپنے دل میں محکم کر
کہ عاشقاں کے نزک شیشۂ پری یہ ہے

بسا عزیز ہیں تجھہ مکھہ کے آفتاب پرست
تو جلوہ گر ہو کہ اب ذرہ پروری یہ ہے

تک اک نقاب اُٹھا کر اپس کا منہ دکھلا
کہ دلبراں کے نزک حق دلبری یہ ہے

بسار دل سوں اپس کے تو یاد خاقانی
ولی کوں دیکھہ کہ اب رشک انوری یہ ہے

———: o :———

* (ن) غم

۱۰ (۳۹۵)

نکل اے دلربا گھر سوں کہ وقت بے حجابی ہے
چمن میں چل بہار نسترن ہے ماہتابی ہے

کسی کی بات سنتا نہیں کسی پر رحم کرتا نہیں
ہتیلا ہے ستمگر ہے جفاجو ہے شرابی ہے

گیا ہے جب سوں وہ گلرو چمن میں مے کشی کرنے
ہر اک گل صورت ساغر ہر اک غنچہ گلابی ہے

مرے پیتم کے ابرو پر یہ مشکیں خال ہے دلکش
ویا اُستاد کے نقطے کی بیت انتخابی ہے

گلی میں اُس ستمگر کی نہ جا اے دل نہ جا اے دل
کہ جاں بازی میں آفت ہے قیامت ہے خرابی ہے

کسے طاقت ہے انکھیاں کھول کر دیکھے تری جانب
جھلک تجھہ حسن روشن کی شعاع آفتابی ہے

تمھارے اے سجن مدت سوں فدوی ہیں دعاگو ہیں
ہمن سوں بے حسابی بات کرنا بے حسابی ہے

وفاداری بہار گلشن خوبی ہے اے گلرو
نہ بوجھو سرسری ہرگز سخن میرا کتابی ہے

بہار عاشقی کوں تازہ کرنا اے گلرعنا
تلطف ہے مدارا ہے کرم ہے بے عتابی ہے

ولی پایا رباعی چار ابرو کا تصور کر
تخلص چشم گریاں کا بجا ہے گر سحابی ہے

———-o-———

۵ (۳۹۶)

مفلسی سب بہار کھوتی ہے
مرد * کا اعتبار کھوتی ہے
کیوں کہ حاصل ہو مجکوں جمعیت
زلف تیری قرار کھوتی ہے
ہر سحر شوخ کی نگہ کی شراب
مجھہ انکھاں کا خمار کھوتی ہے
کیوں کہ ملنا صنم کا ترک کروں
دلبری اختیار کھوتی ہے
اے ولی آب اُس پری † رو کی
میرے دل کا غبار کھوتی ہے

———:o:———

۷ (۳۹۷)

دل کوں تجھہ باج بے قراری ہے
چشم کا کام اشک باری ہے
شب فرقت میں مونس و ہمدم
بے قراری و ‡ آہ و زاری ہے
اے عزیزاں مجھے نہیں برداشت
سنگ دل کا فراق بھاری ہے
فیض سوں تجھہ فراق کے ساجن
چشم گریاں کا کام جاری ہے

---

* (ن) حسن - عشق † (ن) کے چہرے کی
‡ (ن) بے قراروں کو

فوقیت لے گیا ہوں بلبل سوں
گرچہ وہ منصب* ہزاری ہے

عشق بازی کے حق منیں، قاتل
ہرنگہہ خنجر و کٹاری ہے

آتش ہجر لالہ روسوں ولی
داغ سینے میں یادگاری ہے

———:o:———

(۳۹۸) ۵

تجھہ بنا مجھکوں بےقراری ہے
میری انکھیاں سوں اشک جاری ہے

کیوں نہ ہو چاک چاک میرا دل
شوخ کے ہاتھہ میں کٹاری ہے

یک نگہ سوں کیا ہے مست مجھے
اُس کی انکھیاں میں کیا خماری ہے

تیرے ابرو نے مجکوں قتل کیا
کیا بلا اُس میں آبداری ہے

اب ولی نے یہ تیری صورت حسن
صفحۂ دل اُپر اُتاری ہے

———:o:———

(۳۹۹) ۷

عشق بے تاب جاں گدازی ہے
حسن مشتاق دل نوازی ہے

---

* (ن) منصب میں وہ

اشک خونیں سوں جو کیا ہے وضو
مذہب عشق میں نمازی ہے

جو ہوا راز عشق سوں آگاہ
وہ زمانے کا فخر رازی ہے

پاک بازاں سوں یوں ہوا معلوم
عشق مضمون پاکبازی ہے

جا کے پہنچی ہے حد ظلمت کوں
بس کہ تجھہ زلف میں درازی ہے

تجربے سوں ہوا مجھے ظاہر
ناز مفہوم بے نیازی ہے

اے ولی عشق ظاہری کا سبب
جلوۂ شاہد مجازی ہے

———:o:———

۹ (۴۰۰)

کوچۂ یار عین کاسی ہے
جوگی دل وہاں کا باسی ہے

پی کے بیراگ کی اُداسی سوں
دل بھی بیراگی و اُداسی* ہے

اے صنم تجھہ جبیں اُپر یہ خال
ہندوے ہردوار باسی ہے

زلف تیری ہے موج جمنا کی
پاس تل اُس کے جیوں سناسی ہے

---

* اُداس

گھر ترا ھے یہ رشک دیول چیں
اس میں مدت سوں دل اُپاسی ھے

یہ سیہ زلف تجھہ زنخداں پر
ناگنی جیوں کنوئیں پہ پیاسی ھے

طاس خرشید فرق ھے جب سوں
ہر میں تیرے لباس طاسی ھے

جس کی گفتار میں نہیں ھے مزا
سخن اُس کا طعام باسی ھے

اے ولی جو لباس تن پہ رکھا
عاشقاں کے نزک لباسی ھے

———:o:———

(۴۰۱)

ترا مکھہ مشرقی-حسن انوری-جلوہ جمالی ھے
نین جامی-جبیں فردوسی-و ابرو ھلالی ھے

ریاضی فہم و گلشن طبع و دانا دل-علی فطرت،
زباں تیری فصیحی و سخن تیرا زلالی ھے

نگہہ میں فیضی و قدسی سرشت طالب و شیدا
کمال بدر دل اھلی و انکھیاں سو غزالی ھے

تو ھی ھے خسرو روشن ضمیر و صائب و شوکت
ترے ابرو یہ مجھہ بیدل کوں طغرائے وصالی ھے

ولی تجھہ قد و ابرو کا ھوا ھے شوقی و مائل
تو ھر اک بیت عالی اور ھر اک مصرع خیالی ھے

———:o:———

۹ (۴۰۲)

نہ پوچھو خود بخود اس شوخ میں صاحب کمالی ہے
نگاہ پاکبازاں حسن کے گلشن کا مالی ہے

نہ جانوں کیا بلا لاوے گی اُس کے کان سوں لگ کر
بلائے جان مشتاقاں کہ جس کا نانوں بالی ہے

سدا اُس سرو کہر کا وصف آتا ہے زباں اوپر
عزیزاں طبع میں میری عجب نازک خیالی ہے

زباں پر قمریاں کی یہ سخن جاری ہے گلشن میں
کہ عشق سرو قد رکھتا ہے جس کا فکر عالی ہے

ہمیشہ جیوں صنوبر راستبازاں وجد کرتے ہیں
مگر قد پری رو مصرع برجستہ حالی ہے

عیاں ہے شان بیت عبہری تجھ چشم جادو سوں
کرشمہ تجھ بھواں میں معنی بیت ہلالی ہے

کہا اُس شکریں گفتار نے میرا سخن سن کر
کہ طوطی کی زبان اوپر عجب شیریں مقالی ہے

نہ جانوں کس پری رو کا گزر ہے آج مجلس میں
کہ حیرت سوں ہر اک گل رو برنگ نقش قالی ہے

ولی وہ سرو قامت ہے بہار گلشن خوبی
نہ رہنا اُس کی صحبت میں نپٹ بے اعتدالی ہے

———:o:———

۹ (۴۰۳)

باغ ارم سوں بہتر موہن تری گلی ہے
ساکن تری گلی کا ہر آن میں ولی ہے

تجھہ عشق کی سدا سوں لبریز ھوں سراپا
ھر استخواں میں میری آواز بانسلی ھے

بولے ھیں اھل دل سب یہ بات تہہ دلی سوں
عارت کا دل بغل میں قرآن ھیکلی ھے

تجھہ مکھہ پہ گرچہ زیر خط باریک ھے و لیکن
انکھیاں کوں زیر دیتے جیوں قطعۂ جلی ھے

امید ھے کہ ھورے مجھہ درد سر کا درماں
جامے کا رنگ تیرا اے شوخ صندلی ھے

یکبار دل جلے کوں تھیرا کدھی نہ دیکھا
تیری نگاہ ظالم مانند بیجلی ھے

آتا نہیں ھے تجھہ بن اک آن خواب راحت
تکیہ مرے سرھانے ھر چند مخملی ھے

ھرگز ترے دھن میں نہیں رنگ و بو سخن کا
گویا دھن یہ تیرا تصویر کی کلی ھے

مجکوں کہا سجن نے لاؤں گا بندگی میں
زمرے میں شاعراں کے ھر چند تو ولی ھے

———:o:———

(۲۰۴) ۹

قد میں تیرے وہ خوش خرامی ھے
جس سوں تجھہ نازکی تمامی ھے

گرچہ سب خوب رو ھیں خوب ولے
سرو میرا مجھوں میں نامی ھے

ھر پلک تیری اے نگہہ بد مست
نشہ بخشی میں شعر جامی ھے

آتش شوق زلف سوں تیری
دل عاشق کباب شامی ہے

سرو کوں با وجود آزادی
تجھہ ستی دعوی غلامی ہے

جو بندھا تجھہ نگین لب سوں دل
اُس کوں عالم میں نیک نامی ہے

آتش عشق سوں نکل چلنا
عشق بازاں کے حق میں خامی ہے

تب کا مشتاق جی ہے لچھمن سوں*
کشن سوں جب کہ رام رامی ہے

اے ولی اُس کی بیت ابرو میں
معنی نسخۂ حسامی ہے

———:o:———

۹ (۴۰۵)

گرچہ طنّاز یار جانی ہے
مایۂ عیش جـــاودانی ہے

یاد کرتی ہے خط کوں زلف صنم
کام ہندو کا بید خوانی ہے

تجھہ سوں ہرگز جدا نہوں اے جاں
جب تلک مجھہ میں زندگانی ہے

آشنا تو نہال سوں ہونا
ثمـــرۂ گلشن جوانی ہے

---

* (ن) میں

دل میں آیا ہے جب سوں سرو رواں
تب سوں مجھہ شعر میں روانی ہے

اے سکندر نہ ڈھونڈ آب حیات
چشمۂ خضر خوش بیانی ہے

وقت مرنے کے بولتا ہے پتنگ
کہ محبت رفیق جانی ہے

گرچہ پابند لفظ ہوں لیکن
دل مرا عاشق معانی ہے

اے ولی فکر صاف صاحب دل
گوہر بحر نکتہ دانی ہے

---

(۳۰۶)

مو بمو میں تجھہ غم سوں، ضعف و ناتوانی ہے
تک کرم کرو ساجن، وقت مہربانی ہے

دیکھنے سوں خوباں کے، منع مت کر اے زاھد
موسم بزرگی نہیں، عالم جوانی ہے

جیو یاد کرتا ہے، نو بہار کے خط کوں*
رات دن برھمن کا، کام بید خوانی ہے

کنج غم میں تنہا نہیں عاشق بلا انگیز
کہ† شب جدائی میں، آہ یار جانی ہے

---

* (ن) حق کی یاد کرتا ہے، نو بہار خط کو دیکھہ

† کاف کا ایسا اشباع اہل فارس کے کلام میں بکثرت پایا جاتا ہے، متقدمین اُردو اور خصوصاً ولی کا یہ استعمال قابل تعجب نہیں—

یک سخن ترے لب سوں، اے مسیح روح افزا
حق میں جاں نثاروں کے، آب زندگانی ہے

تجھہ سوں ہمنشیں ہونا، اے گل بہار دل
وجہہ شادمانی ہے، عیش جاودانی ہے

نام اُس دو رنگے کا، کیوں نہ ہو گل رعنا
چہرہ ارغوانی ہے، جامہ زعفرانی ہے

جب سوں تو خط گلرو، جلوہ گر ہے گلشن میں
سبزہ کہربائی ہے، رنگ گل خزانی ہے

سادہ رو جہاں کے سب گوش رکھکے سنتے ہیں
اے ولی سخن تیرا، گوہر معانی ہے

———:o:———

(۳۰۷)

تجھہ کوں خوباں میں بادشاہی ہے
سر اُپر سایۂ الٰہی ہے

باعث دلربائی عاشق
خوش نگاہوں میں خوش نگاہی ہے

کم نکلنے میں اُس پری رو کے
عشق بازاں کی خیر خواہی ہے

جگ میں تیری بھواں کی شہرت سوں
کشتی عاشقاں تباہی ہے

قتل عشاق پر بندھی ہے کمر
غمزۂ تیغ زن سپاہی ہے

شاہ خوباں کے رخ پہ سبزۂ خط
حسن کی فوج کی سیاہی ہے

کیوں نہ ہو عشق باز خسرو وقت
عشق کا داغ چتر شاہی ہے

تو خطا کی طرف نہ جا زاہد
زہد و تقوی کی وہاں مناہی ہے

عشق بازاں میں ہے ولی ثابت
طالب دلرخاں کہاں ہے

———:o:———

(۳۰۸) ۷

مت تصور کرو مجھہ دل کوں کہ ہرجائی ہے
چمن حسن پری رو کا تماشائی ہے

گلرخاں کیوں نہ کہیں تجکوں سکندر طالع
جلوہ گر بر میں ترے جامۂ دارائی ہے

یاد کرتا ہے سدا صرع زنجیر جنوں
دل بے تاب کہ تجھہ زلف کا سودائی ہے

چشم خوں بار کوں رونے سے نہیں ہرگز غم
خط شب رنگ ترا سرمۂ بینائی ہے

دیکھکر اُس کوں ہوے سرو و صنوبر پابند
اس قدر قد میں ترے جلوۂ رعنائی ہے

شیخ مت گھر سوں نکل آج کہ خوباں کے حضور
گول دستار تری باعث رسوائی ہے

اے ولی رہنے کوں دنیا میں مقام عاشق
کوچۂ یار ہے یا گوشۂ تنہائی ہے

———:o:———

۷ (۳۰۹)

جب کیا رات کوں تجھہ زلف نے بے تاب مجھے
تب پریشانی میں جیوں کال دسا خواب مجھے

تیرے غبغب کے خیالاں میں پھنسا جب ستی دل
عشق نے بحر میں غم کے کیا گرداب مجھے

مضطرب عشق سوں ہرن مجکوں ملامت نہ کرو
تپش دل نے کیا رعشۂ سیماب مجھے

جب کیا چاہ ترے چاہ زنخداں کا یہ دل
چرخ گرداں نے دیا گردش دولاب مجھے

خم ہوا قوس قزح اُس کا خم ابرو دیکھہ
جن نے دیوار میں غم کے کیا گرداب مجھے

چمن امید کا گرمی سوں گئہ کی جو سکھا
ابر رحمت نے کیا فیض سوں سیراب مجھے

جم کے رتبے سوں ولی مرتبہ اوپر ہے اگر
جام میں دل کے میسر ہو مے ناب مجھے

———: ۵ :———

۹ (۳۱۰)

سر خوشی حاصل ہوئی ہے آج گونا گوں مجھے
سبزی خط نے دیا ہے نشۂ افیون مجھے

کشتۂ منت نہیں مینائے نرگس کا کبھی
ہے خیال چشم خوباں بادۂ گلگوں مجھے

لالہ و گل مجھہ سوں لے جاتے ہیں رنگ و بوے درد
گلرخاں کے عشق نے جب سوں کیا ہے خوں مجھے

هوش کھونا عاشق بے دل کا کچھ مشکل نہیں
نام لے اُس رشک لیلیٰ کا کرو مجنوں مجھے

کیوں نہ ہووے آہ میری ہمسر سر و بلند
یاد آیا ہے عزیزاں وہ قد موزون مجھے

کثرت اسباب دل لینے کوں کچھ درکار نہیں
یک نگاہ لطف سوں کر اے صنم مفتوں مجھے

آبرو کی کس سوں راکھوں جگ منیں چشم طمع *
ہر گھڑی کرتے ہیں رسوا دیدۂ پر خوں مجھے

کیا ہوا گر عقل دور اندیش کی سنتا ہوں بات
ہوش سوں کھووے گا آخر وہ لب میگوں مجھے

اے ولی رکھے دل میں آوے وہ صنم آہنگ شوق
نغمۂ عشاق کا آوے اگر قانون مجھے

———:o:———

۹ (۳۱۱)

کیوں نہ حاصل ہو رم آہو مجھے
اُس کی انکھیاں نے کیا جادو مجھے

رات آنے کہکے پھر آیا نہیں
پیچ دیتا ہے وہ مشکیں مو مجھے

اے عزیزاں کیا کروں، اخلاص کی
پہونچتی نہیں گلبدن سوں بو مجھے

کیوں کہ بیٹھوں گوشۂ آرام میں
کھینچتا ہے وہ کماں ابرو مجھے

---

* (ن) اُمید

بلبل نالاں ہوا ہوں درد سوں
جب نظر آیا ہے وہ گلرو مجھے

شوخی چشم پری کا رنگ ہوں
حیرت افزا ہے رم آہو مجھے

دھیان میں بستا ہے وہ خرشید رو
گرمی غم سوں ہوئی ہے خو مجھے

اے ولی ہے جگ میں محراب دعا
قبلہ رو کا ہر خم ابرو مجھے

———:o:———

(۴۱۲) ٥

تجھہ نگاہ مست سوں حاصل ہے مد ہوشی مجھے
تجھہ لب خاموش نے بخشی ہے خاموشی مجھے

غیر سوں خالی کیا ہوں دل کوں اپنے جیوں حباب
تجھہ نگہ نے جب سوں بخشی خانہ بردوشی مجھے

جام میں روشن ہے جم کی سلطنت کا سب حساب
عیش سلطاں نے دیا فیض قدح نوشی مجھے

تجھہ کمر کی تاب پر طاقت ربائی ختم ہے
جس نزاکت نے دیا میل ہم آغوشی مجھے

اے ولی از بسکہ اُس کی یاد میں ہے محو دل
غیر کے خطرے سوں نسدن ہے فراموشی مجھے

———:o:———

(۴۱۳) ٥

حافظے کا حسن دکھلاتا ہے نسیانی مجھے
ہے کلید قفل دانش طرز نادانی مجھے

موج زن ہے دل میں میرے ہر رین میں پیچ و تاب
جب سوں تیری زلف نے دی ہے پریشانی مجھے

کیوں پری رویاں نہ آویں حکم میں میرے تمام
تجھ دھن کی یاد ہے مہر سلیمانی مجھے

یک پلک دوجے پلک سوں نہیں ہوئی ہے آشنا
جب سوں تیرے حسن نے بخشی ہے حیرانی مجھے

اے ولی حق رفاقت کے ادا کرتے کیا
مستحق مغفرت آلودہ دامانی مجھے

———:o:———

(۴۱۴) ۸

مدت ہوئی سجن نے کتابت نہیں لکھی
آنے کی اپنے رمز و کنایت نہیں لکھی

میں اپنے دل کی تجکوں حکایت نہیں لکھی
تیری مفارقت کی شکایت نہیں لکھی

کرتا ہوں اپنے دل کی نمن چاک چاک اُسے
جو آہ کے قلم سوں کتابت نہیں لکھی

تصویر تیرے قد کی مصور نہ لکھ سکے
ہرگز کسی نے ناز کی صورت نہیں لکھی

مارا ہے انتظار نے مجکوں ولے ہنوز
اُس بے وفاکوں دل کی حقیقت نہیں لکھی

وہ دل ہے نورحق ستی فارغ کہ جس منیں
مصحف سوں تجھ جمال کے آیت نہیں لکھی

کیوں سنگدل تمام مسخر ہوے؟ اگر
طالع میں میرے کشف و کرامت نہیں لکھی

ڈرتا ہوں سادگی ستی موہن کی اے ولی
اس خوت سوں رقیب کی غیبت نہیں لکھی

———:o:———

(۴۱۵) ۷

پڑا حیرت میں دل اُس حسن عالمگیر کے دیکھے
مصور دنگ ہے جس جلوۂ تصویر کے دیکھے

ہوا جی محو یوں اُس زلف خم در خم کے دیکھے سوں
کہ جیوں ہوتی ہے طالب کی حقیقت پیر کے دیکھے

تری زلفاں کے پیچوں سوں مرے دل کو اندیشہ نہیں
کہ دیوانے کوں جیوں پروا نہیں زنجیر کے دیکھے

مرا دل دیکھکر غمزے کوں تیرے ہوی * ہے خوش وقتی
کہ جیوں ہوتی ہے شادی شیر کوں نخچیر کے دیکھے

کھلا یوں دل مرا تیری نگاہ تیز کی خاطر
کہاں آغوش جیوں کر کھولتی ہے تیر کے دیکھے

ترے مکھ کے صفے† پر خط لکھا قدرت کے کاتب نے
تعجب میں ہیں سب خطاط اس تحریر کے دیکھے

ولی کے دل کوں یوں ہوتی ہے راحت تجھ گلی بھیتر
کہ جیوں ہوتی ہے خاطر منشرح کشمیر کے دیکھے

———;o;———

(۴۱۶) ۵

شکر، وہ جان گئی، پھر آئی
عیش کی آن گئی پھر آئی

---

* بر وزن فع † صفحے

تیرے آنے ستی اے راحت جاں
شہر کی جان گئی پھر آئی
پھر کے آنا ترا ہے باعث شوق
جس طرح تان گئی پھر آئی
تیرے آنے ستی اے مایۂ حسن
عشق کی شان گئی پھر آئی
اے ولی قند مکرر ہے یہ بات
شکر وہ جان گئی پھر آئی

———:o:———

۸ (۳۱۷)

ترا مکھہ ہے چراغ دلربائی
عیاں ہے اُس میں نور آشنائی
لکھا ہے تجھہ قد اوپر کاتب صنع
سراپا معنی نازک ادائی
تو ہے سر پاؤں لگ از بسکہ نازک
نگہہ کرتی ہے تجھہ پگ کوں حنائی
ہوا تیری نگہہ کی بسکہ ہے مجھہ
ہوا ہے دل مرا تیر ہوائی
ثنا تیری کیا ہوں ورد از بس
بجا ہے گر کہیں مجکوں ثنائی
محبت میں تری اے گوہر پاک
ہوا ہے رنگ میرا کہربائی
تری انکھیاں کی مستی دیکھنے میں
گئی ہے پارسا کی پارسائی

ولی جلتی* ہے ہر شب بزم میں شمع
پتنگ میں دیکھکر عشق زیائی

———:o:———

(۳۱۸) ۹

سجن میں ہے شعار آشنائی
نہ کیوں ہو دل شکار آشنائی

صنم! تیری مروت پر نظر کر
ہوا ہوں بے قرار آشنائی

نپٹ دشوار ہے مجھہ دل پرائے جان
زمان انتظار آشنائی

ہوا معلوم تجھہ ملنے سوں لالن
کہ رنگیں ہے بہار آشنائی

حیا کے آب سوں باغ وفا میں
رواں ہے جوئبار آشنائی

وفا دشمن نہ ہو اے آشنا رو
وفا پر ہے مدار آشنائی

مروت کے ہمیشہ ہاتھہ میں ہے
عنان اختیار آشنائی

مدارا ترک مت کر اے حیا دوست
مدارا ہے حصار آشنائی

ولی اس واسطے گریاں ہوں ہر آن
کہ تر ہو سبزہ زار آشنائی

———:o:———

* (ن) ہلستی

(۴۱۹)

تجھہ مکھہ کا رنگ دیکھہ کنول جل میں جل گئے
تیری نگاہ گرم سوں گل گل پگھل گئے

ہر اک کوں کیا ہے تاب جو دیکھے تری طرف
شیراں تری نگاہ کی دہشت سوں تل گئے

صافی ترے جمال کی کاں لگ بیاں کروں
جس پر قدم نگاہ کے اکثر پھسل گئے

مرنے سوں پہلے جو کہ موے اس جگت منیں
تصویر کی نمط وہ خودی سوں نکل گئے

پاے ہیں جو کہ لذت دیں جگ میں اے ولی
دنیا میں ہاتھہ اپنے وہ حسرت سوں مل گئے

———:o:———

(۴۲۰)

اندوہ و غم کی بات ترے باج بن گئی
آواز میری آہ کی پھر تا گگن گئی

تا حشر اُس کا ہوش میں آنا محال ہے
جس کی طرف صنم کی نگاہ نین گئی

سرمے کا منہ سیاہ کیا اُن نے جگ منیں
جس کی نین میں پیو کی خاک چرن گئی

تنہا سواد ہند میں شہرت نہیں صنم
تجھہ زلف مشکبو کی خبر تاختن گئی

اب لگ ولی پیا نے دکھایا نہیں درس
جیوں شمع انتظار میں ساری رین گئی

———:o:———

۵ (۴۲۱)

دیکھہ دستار بسنتی ساقی سر شار کی
کھل گئی ہیں آج انکھیاں نرگس بیمار کی
بات رہ جاے گی قاصد وقت رہنے کا نہیں
دل تڑپتا ہے شتابی لا خبر دلدار کی
بات کہنے کا کبھی جو وقت پاتا ہے غریب
بھول جاتا ہے وہ سب کچھہ دیکھہ صورت یار کی
معرکے میں عشق کے ہر بوالہوس کا کام کیا
دیکھہ حالت کیا ہوئی منصور سوں سردار کی
اے ولی اُس بے وفا کی مہربانی پر نہ بھول
دل کا دشمن ہے مگر کرتا ہے باتیں پیار کی

———:o:———

۸ (۴۲۲)

عجب معشوق لڑکا مرہٹا ہے
مٹھائی* قند-شکر سوں مٹھا ہے
سجن ہے سانولا سج کا سجیلا
کٹیلا اور ہٹیلا لٹ پٹا ہے
سدا طالب دل اپنا وارتا ہے
بعشوہ سر اُپر راؤ بٹھا ہے
مہاراجا ہے ملک دلبری کا
بفوج حسن جیوں ہاتی چھٹا ہے
دو چشمت بچھو و خونریز ابرو
دو بانکی زلف مشکینش پٹا ہے

---

* (ن) مٹھا ہے

نظر کرتا ہے مجھپر یار کج کر
بھلا راوت سپاہی ہت چھٹا ہے

بیک نیم نگاہ دلربائی
ہزاراں عاشقاں کا گھر لٹا ہے

معافی کوں گیا تھا دل دیوں کا
ولی یو بات کہکر سب ہٹا ہے*

———: o :———

* دیوان ہذا میں غزلوں کی ترتیب ایک خاص حیثیت سے کی گئی ہے - یعنی ہر ردیف میں قوافی کو حروف تہجی کی ترتیب سے لکھا گیا ہے - مثلاً ردیف یا میں جس قدر غزلیں (ہے) کی ردیف کے ساتھ ہیں اُن میں پہلے وہ غزلیں درج ہیں جن کے قوافی میں حرف روی (الف) ہے - اس کے بعد وہ قافیے جن میں (ب) اسی طرح جتنے حروف میں غزلیں ہیں وہ ابجد کی ترتیب سے مندرج ہیں - اس کو ایجاد بندہ نہ سمجھنا چاہیے بلکہ اکثر قلمی دیوانوں میں یہی التزام دیکھا گیا جس سے پتا چلتا ہے کہ اس ترتیب کے موجد بھی (ولی) ہی تھے - چوں کہ یہ غزل ایک دیوان کے سوا اور دیوانوں میں نہیں دیکھی گئی اور پھر اُس دیوان میں بھی خمسوں کے ساتھ درج تھی اور نیز بعض مصرعے صاف طور سے پڑھے نہیں گئے - اُن وجوہ سے بغیر التزام ترتیب آخر میں لکھی گئی - خمسہ جات میں بعض غزلیں ایسی ملیں گی جو دیوان ہذا کی ردیف متن میں نہیں لکھی گئیں - اس کا سبب کچھہ تو سہو نقالی ہے اور زیادہ تر یہ اشتباہ کہ اُن غزلوں کے آخر شعر میں (ولی) کا تخلص نہیں اس لئے قیاس کیا گیا کہ (ولی) نے کسی دوسرے کے اشعار کو مخمس کیا ہے - اس غزل کے تیسرے شعر کا دوسرا مصرع نسخۂ ملتقول عنہ میں بالکل نہیں پڑھا گیا - روش تحریر کو مد نظر رکھکر قیاساً موزوں کر دیا ہے - اس غزل کا انداز گفتار بتاتا ہے کہ (ولی) کا ابتدائی کلام ہے نیز یہ کہ تخمیس ہی کے لئے یہ غزل کہی گئی ہے —

مستزاد (۷)

۵

(۱)

بے تاب کیا شوق نے مجھہ دل کوں بدن میں
گل پیرھناں کا
جیو غنچہ کیا بند محبت کے چمن میں
رنگین دھناں کا
مجھہ دل کی نہن عشق سوں گردش میں ھمیشہ
تنہا نہیں خرشید
مشتاق ھو پھرتا ھے سدا ماہ گگن میں
سیمیں بدناں کا
مت بوجھہ کہ ھے آپ سوں وحشت منیں آھو
اے کشتۂ خوباں
پھیلا ھے سحر جا کے ہ اطراف ختن میں
جادو نیناں کا
رکھتا ھے محبت کا سدا داغ جگر پر
ھر لالۂ رنگیں
تجھہ عشق سوں کیا حال ھے ٹک دیکھہ چمن میں
خونیں کفناں کا
فرھاد کی آتی ھے سدا روح صبا ھو
مجھہ شعر کو سنلے
مذکور ھے از بسکہ ولی میرے سخن میں
شیریں بچناں کا

———:o:———

ولہ

(۲)

لاگی ہے لگن تم سوں چھڑا کون سکے گا
ہے کس میں یہ قدرت
اب مجکوں وطن اپنے لجا کون سکے گا
کر دل سوں رفاقت

ہے نقش کناری کا ترے جامے کے اوپر
اے ہند کے بانکے
دامن کوں ترے ہاتھہ لگا کون سکے گا
نہیں زور نہ طاقت

ہوں خاک تمہاری ہی گلی کا اے *سری جن
نہیں کام کفن سوں
اب مجکوں جنازے میں اُٹھا کون سکے گا
یوں گر ہے حقیقت

مت مار ولی کوں میں یہ کہتا ہوں، کہا، کر
سن بات ہماری
اس ہجر کے طو مار کو پا کون سکے گا
بن غمزہ طرافت

———:c:———

* بیک حرکت

ولہ

(۳) ۶

بخشے ہیں اپس رنگ سوں اس گل ترے گالاں
لالے کوں تجمل
دستے ہیں ترے گال کے اُپراں یو بالاں
جیوں باغ میں سنبل
مدت ستی تجھہ مکھہ کے تصور کوں لکھا ہوں
سینے کی پتی * پر
روشن ہیں ترے رنگ کی خاطر میں خیالاں
گلشن منیں جیوں گُل
تجھہ عشق کی بتی ستی بے تاب ہیں یوں دل
جیوں آگ پہ اسگند
تجھہ یاد کے گازار میں عشاق ہیں نالاں
پھولوں میں جیوں† بلبل
صحرا کے تماشے کوں اگر دل منیں رکھکر
گھر سوں چلے باھر
انکھیاں کوں کریں فرش خوشی ہوکے غزالاں
جنگل کے بھتر گُل
تجھہ پنتھہ کی مجلس منیں کیفیت مے سن
دل جوش میں ہے یوں
سر خوش ہو کے‡ جیوں رنگ میں آتے ہیں قوالاں $
سن شیشے کی قلقل

---

* پتا † ہیک حرکت ‡ بروزن رکے $ بنہر تشدید

تجھہ حسن مبارک کوں جو دیکھا ھے ولی نے
بولا ھے سخن یو
اس مکھہ کے صحیفے منیں دیکھے ھیں جو فالاں
خوش اُن کا تفاول

———:o:———

ولہ

(۴)

کینا ھے نظر جب ستی تجھہ رشک پری پر
کھویا ھے چمن مہ
باندھا ھے جو گُنی جیو کوں تجھہ عشوہ گری * پر
پھرتا ھے وہ بن بن
دیکھے سوں ترے داغ کے جاوے کوں جگر پر
بولا مجھے یوں دل
کیا خوب اُٹھا نقش عقیق جگری پر
خرشید سوں روشن
چنچل نے نظر ناز سوں آھو پہ کیا نہیں
نرگس کی ھے سوگند
قربان ھوا اُس چشم کی والا نظری پر
عشاق کا تن من
ھموار کیا میرے اُپر تیغ زباں کوں
از بس کہ ھے طرار
باندھے ھے کمر ناز سوں اب حیلہ گری پر
وہ شاھد پر فن

---

* (ن) چھند بھری

پوچھا ہے ولی تب ستی موہن نے سرج کوں
ذرے سوں بھی کمتر
کرتا ہے نظر جب ستی دستار ذری پر
لے ہاتھہ میں درپن

———— ۰ ۰ ————

ولہ

(۵) ۵

معلوم نہیں کن نے مرے دل کوں لیا ہے
ان عشوہ گراں میں
کس شوخ ستمگر نے اُسے پیچ دیا ہے
ان مو کمراں میں
اُس شوخ نظر باز کے انداز نگہہ کا
گر کام نہیں یہ
دیوانہ مرے دل کوں کہو کن نے کیا ہے
جادو نظراں میں
ظاہر میں ترو تازہ و باطن میں ترا داغ
رکھتا ہے جو دائم
جیوں لالہ اُسے پوچھہ کہ نیرنگ دیا ہے
خونیں جگراں میں
عاشق کوں ہے بے تابی و بےطاقتی دل
سر مایۂ بینش
بن عشق جو عالم میں فراغت سوں جیا ہے
ہے بے بصراں میں

تنہا نہیں سر شار ولی شوق سوں تیرے
اے ساقی بد مست
تجھہ عشق کا اس بزم میں جو جام پیا ہے
ہے بے خبراں میں

———: o :———

ولہ

(۶)

۲

گئے رات معراج وہ عرش اُپر
بلغ العلیٰ بکمالہ
کھلے پردے سب بھید کے سر بسر
کشف الدجیٰ بجمالہ
ہوئی حق کی اُن پر سو حب کی نظر
حسنت جمیع خصالہ
ہوا حکم حق کا محباں اُپر
صلو علیہ وآلہ

———: c :———

ولہ

(۷)

۶

ہر گز تو نہ لا ساتھہ رقیب دغلی کوں
سن بات ہماری
مت راہ دے خلوت منیں ایسے خللی کوں
مت مار کٹاری •

• (ن) بت مار لٹاری

اے زہرہ جبیں کشن ترے مکھہ کی کلی دیکھہ
لے ہاتھہ میں دت کوں
کاتا ہے ہراک صبح اُٹھہ رام کلی کوں
با زار و نزاری

ترے لب یاقوت اُپر خط خفی دیکھہ
اے نو خط ریحاں
خطاط جہاں نسخ کیا خط جلی کوں
کیوں ہے تو غبار ی

میں دل کوں ترے ہاتھہ دیا روز ازل سوں
ہیہات پیا ر ے
مت دل سوں بسار اپنے محب ازلی کوں
میں پیت* سنو اری

اے ماہ جبین مہر لقا تیری جبیں پر
باصدق و صفامیں
کرتا ہوں ہزاک دم منیں دم داد علی کوں
عوناً لک باری

نہیں منصب و جاگیر نہیں روز وظیفہ
اے دلبر جانی
ہر روز ترا فانوں وظیفہ ہے ولی کوں
در لیل و نہاری

———:o:———

* محبت

مخمسات (۱۲)

(۱)

۷

تجھہ قد نے مجھہ نگاہ کوں عالی نظر کیا
تجھہ مکھہ نے شوق بدر کوں دل سوں بدر کیا
لب نے ترے عقیق کوں خونیں جگر کیا
مستی نے تجھہ نین کی مجھے بے خبر کیا
دل کوں مرے بھوان نے تری جیوں بھنور کیا
تجھہ چشم نیزہ باز کی جرات کوں دل میں رکھہ
تیری بھواں کی تیغ کی دھشت * کوں دل میں رکھہ
پلکاں کے خنجراں کی صلابت کوں دل میں رکھہ
تیری نگھہ کے تیر کی ھیبت کوں دل میں رکھہ
سورج نے تن اپس کا سراسر سپر کیا
ھے تجھکوں مرتبے منیں کیواں سوں برتری
تجھہ مکھہ کوں دیکھہ دنگ ھیں کیا حور کیا پری
نا ھید میں کسی نے نہ دیکھی یہ دلبری
تجھہ مہر کا ھوا ھے دل و جاں سوں مشتری
جب سوں ترے جمال پہ مہ نے نظر کیا
تیرا فراق تھا دل و سینہ پہ مثل سل
مدت سوں دل رھا تھا ترے غم میں پا بگل
دیکھا نہ تھا میں خواب میں آرام ایک تل
تب سوں ھوا ھے محمل لیلیٰ کی شکل دل
جب سوں ترے خیال نے دل میں گزر کیا

---

* (ن) ضربت

تیرے درس میں علم معانی پڑھا ہے جی
تجھہ مکھہ کو دیکھہ شرح بھی * شمسیہ کی لکھی

لیلاؤتی تو† خواب میں پائی ہے منتھی
ہر شب تری زلف سوں مطول کی بحث تھی

تیرے دھن کوں دیکھہ سخن مختصر کیا
شہرت کا تیری جگ میں بجا ہر طرف دھل

تجھہ سروقد کوں دیکھہ ہوے بند جزو و کُل
سر شار تجھہ نین کے نشے سوں ہے جام مل

حق تجھہ عذار دیکھے سر چاھے رنگ گُل
پیدا ترے لباں ستی شہد و شکر کیا

تیری معاونت میں ہیں نت مرتضیٰ علی
تو اس سبب سوں ملک سخن میں ہوا بلی

خرشید کی نمن ہے تری طبع منجلی
تیرا یہ شعر جگ میں مؤثر ہے اے ولی

تو دل منیں ہر ایک کے جاکر اثر کیا

———:o:———

ولہ

(۲) ۵

مطلب نہیں ہے ہم کوں حسیناں! نعیم کا
کچھہ خوف نہیں ہے ہم کوں عزیزاں جحیم کا

بندہ ہوں صدق دل سوں نبی الکرام کا
مجھہ درد پر دوا نہ کرو کچھہ حکیم کا

بن وصل نہیں علاج برہ کے سقیم کا

---

* ر ن) کہی شیشے نے تبھی † ر ن) یو خیال

هریک حرف نه پاوے بنا اب به لب ستی
پایا هوں علم عشق معانی قطب ستی
پیدا هوا هے عشق کهو کس سبب ستی
دیکها هوں قد و زلف و دهن پی کا جب ستی
کیتا هوں جب سوں ورد الف لام میم کا

کان هے عزیز خسرو کیواں کوں مرتبه
فغفور چین و کشور سلطاں کوں مرتبه
جو حق دیا هے عاشق بے جاں کوں مرتبه
جنت میں کب دیا هے وه رضواں کوں مرتبه
جو مرتبه هے تیری گلی کے مقیم کا

رونے سوں میرے فکر تجهے ذره وار نهیں
مجهه دل میں بن فراق ترے اور خار نهیں
یک پل ترے فراق کی مجکوں بسار نهیں
پی کے نزک انچهو کوں مرے کچهه وقار نهیں
عالم میں گرچه قدر هے در یتیم کا

هادی یو عشق پاک کے عالم میں هیں علی
اُن کے محب کوں حق نے هے دی طبع منجلی
اُن کے عدو کے قلب میں هے سخت کهلبلی
کرتا هے اُس کی زلف کی تعریف اے ولی
جو هے مرید سلسلهٔ مستقیم کا

———:o:———

ولہ

(۳)

۹

نکو کر آشنائی غیر سوں اے سیمتن ہرگز
نہو اے شمع رو ہر انجمن میں شعلہ زن ہرگز
نہ مل مائل ہو ہر طوطی سوں اے شکر شکن ہرگز
نہ مل ہر بلبل مشتاق سوں اے گلبدن ہرگز
ہر اک گلشن میں جیوں نرگس نہ کھول اپنے نین ہرگز

فصیحاں خلق کے سارے تجھے شیریں بچن کہتے
پشانی روز روشن اور زلف کالی رین کہتے
مبصر ہر جواہر کے تجھے در عدن کہتے
جہاں کے گلرخاں سارے تجھے نازک بدن کہتے
تو ہر پلکاں کے کانٹاں پر نہ رکھہ اپنے چرن ہرگز

سدا مشتاق ہے طوبیٰ ترے قد جیوں صنوبر کا
تجلی میں ترا یہ مکھہ اہے خرشید محشر کا
دھن تیرا سو خیر انجام ہے یہ جام کوثر کا
تو بے شک روح ہے جگ میں خلاصہ چار عنصر کا
بجز تجھہ روح کے قائم نہ ہو جگ کا بدن ہرگز

دو رخسارے ترے روشن یہ دو انور ستارے ہیں
ترے چنچل نین آگے چکارے کیا چہ کارے ہیں
عزیزاں مصر کے سارے تری خاطر سنوارے ہیں
زلیخا سے کتے عاشق ترے پر جیو وارے ہیں
نہ کر مسکن ہر اک یوسف کا یہ چاہ ذقن ہرگز

تو ہے محبوب عالم کا ولے عالم سوں ہویکسو
تو محبوباں میں عنقا ہے تکو دکھلا کسی کو رو

جو آتشداں کیا دل کوں لجاوھاں زلف عنبر بو
بغیر از عیدمت دکھلا کسی کوں یہ ھلال ابرو

نہ مل مہتاب میں بھی کس سو اے چندر بدن ہرگز
جو تیرے عاشق صادق ہیں ان کو این و آں سوں کیا

جو تجھہ بر ھا کے آرارہ ہیں اُن کوں خاں نہاں سوں کیا
جو دھو یا ھاتھہ اپس جی سوں اُسے مطلب جہاں سوں کیا

جو شائق شمع رو کا ہے اُسے وسواس جاں سوں کیا
نہ دھرنا مثل پروانے کے پروائے کفن ہرگز

نشانی حق کے پانے کی جہاں کی بے نیازی ہے
کشائش کام اپنے کی جگت کی کار سازی ہے

تواضع خاکساری ہے ھماری سر فرازی ہے
حقیقت کے لغت کا ترجمہ عشق مجازی ہے

وہ پاے شرح میں مطلب نہ بوجھے جو متن ہرگز
سمجھہ اے عاشق صادق تجھے غم عین راحت ہے

رقیب نا ملائم کی ملامت پر ملاحت ہے
خلق کی سخت گوئی یہ کلام پر فصاحت ہے

دم تسلیم سوں باھر نکلنا سو قباحت ہے
نہ دھر اس دائرے سوں ایک دم باھر چرن ہرگز

ولی اس منزل مشکل میں ثابت رکھہ قدم اپنا
نظر میں رکھہ ہر اک لمحے میں احوال عدم اپنا

اپس مرشد کوں دائم بوجھہ رھبر دمبدم اپنا
غنیمت جان اس تن کے قفس میں مرغ دم اپنا
نہ پہنچے گا بغیراز شوق تاحب الوطن ھر گز

———:o:———

ولہ

(۴) ۷

عاشق ترے جمال پہ شیدا ھوے اتال
وہ دل میں آئینے سوں مصفا ھوے اتال
جو رنگ سوں خودی کے تجلی ھوے اتال
طالب ترے سو طالب مولی ھوے اتال
تب عاشقاں کی صف میں تماشا ھوے اتال

رخسار یہ دو مطلع انوار ھیں ترے
مشہور حسن خلق سوں اطوار ھیں ترے
عشاق کے برہ منیں بیمار ھیں ترے
کے دل زلف کے بند میں گرفتار ھیں ترے
ھو کر اسیر جگ منیں رسوا ھوے اتال

مشہور جگ میں نام سوں تو ماھرو رھے
اپنے دکھوں کے درد کا تو دکھہ سرو رھے
تیری صورت * انکھاں کے اگے روبرو رھے
تجھہ کو جگت میں حسن سوں نت آبرو رھے
خوبی ستی بہار کے دریا ھوے اتال

---

* بروزن نرت

تجھہ روپ کے دریا میں دو رخسار ھیں کنول
عالم کے دلبراں میں اتا تو ھے خوش شکل
تیرے اگے سوں ناتھہ * گئے دلبراں سکل
تری انکھاں کو دیکھہ جتے مرگ + تے چنچل
وحشی ھو اُتھکے جانب صحرا ھوے اتال

ھے چاند کی نمن تو خوبی کے گنگن منیں
ھے شمع کی نمن تو ھر اک انجمن منیں
گلزار ھے بہار سو بے شک دکن منیں
جو تھے تماشا بین دکن کے چمن منیں
تجھہ گل اُپر وہ بلبل شیدا ھوے اتال

تجھہ بر ھا کے غنیم نے گھیرا ھے ماک دل
آرام نہیں ھے جیو کے کشور کوں ایک تل
نیناں تری یہ ملک کوں لوٹیں پلک سوں مل
ھمت کوں مار صبر کوں کتے نپت خجل +
ھمنا کے دل ستانے کوں سنتا ‡ ھوے اتال

کہتا ھوں تجکوں دل ستی سن بات اے صنم
عاشق اُپر اتا تونہ کر جور ھور ستم
تیغ تغافلی کوں نہ ست اُس پہ دمبدم
تیری صفت کے بیچ جو کرتا ولی ختم
تو شعر اس کے جگ میں ھویدا ھوے اتال

---

* اُتھہ (ن) + چنچل ‡ دکھہ (ن) سیدا

ولہ

(۵) ۹

گلشن میں مجھہ سنے کے اے * صاحب جمال چل
مجھہ دل کے چار باغ میں اے نو نہال چل
مجھہ طبع کے چمن میں اے * رنگین خیال چل
میری نگہ کی رہ پہ اے * فرخندہ فال چل
ہے روز عید آج اے * ابرو ہلال چل

تجھہ زلف مشکبو کی چلی باس گھر بہ گھر
اس بوسوں آج مست ہیں کیا جن و کیا بشر
دل تجھہ نگہہ کے دام میں ہے بند سر بسر
تیری نگہ کی دید کوں اے نور ہر نظر
شک نہیں اگر ختن ستی آوے غزال چل

عالم کے خشک و ترنے کیا دل کوں بحرو دشت
کس اہل دل کوں جا کے کہوں دل کی سر گزشت
مجھہ راز دل کا آج پڑا بام پر سوں طشت
ممکن نہیں ہے تن کی طرف اس کی باز گشت
جو دل گیا ہے دلبر دلکش کی نال چل

ہے سبزہ زار حسن سراپا سواد ہند
خوبان بانمک سوں بھرا ہے بلاد ہند
عشاق باصفا کے ہے سینے میں یاد ہند
پیتم کی زلف بیچ وسا مجھہ سواد ہند
اس راہ ماربیچ میں اے دل سنبھال چل

---

* بیک حرکت

یہ حرف راست جا کے کہو خرقہ پوش کوں
اے کج خرام چھوڑ دے ظاہر کے جوش کوں
دیتے نہیں ہیں * ساغر دل خود فروش کوں
وحدت کے مے کدے میں نہیں باز ہوش کوں
اس بے خودی کے گھر کی طرف سدہ کو نال چل

دین محمدی سوں ہے دو جگ کی آبرو
مطلوب ہے یہ اُس کوں جو ہے کفر کا عدو
کر مختصر جہاں منیں دنیا کی جستجو†
اے بے خبر اگر ہے بزرگی کی آرزو
دنیا کی رہگزر میں بزرگوں کی چال چل

بوجھا ہوں دل کے فیض سوں سارے جگت کی گت
آوے نہ کوئی کام بجز حق کے عاقبت
بد خصلتی کے گُل میں نہیں بوے عافیت
گر عافیت‡ کے ملک کی خواہش ہے سلطنت
خوش خصلتی کے ملک میں اے خوش خصال چل

دل کی بہشت اہل حقیقت کی بزم ہے
وہاں کی شراب صاحب معنی کوں ہضم ہے
عالی ہیں بخت اُن کے جنہیں رہاں کا عزم ہے
اُس انجمن کی سیر کا گر عزم جزم ہے
سایہ نمن تو پیر کے دائم دنبال چل

تجھ باج جان و دل کوں نشاط و طرب نہیں
دل بستگی زلف سوں تری بے سبب نہیں

---

* (ن) ملتا نہیں ہے † (ن) گفتگو ‡ (ن) عاقبت

کہتا ہوں حرف راست اگرچہ ادب نہیں
آیا تری طرف جو ولی تو عجب نہیں
آتے ہیں تجھہ گلی منیں صاحب کمال چل

———:o:———

واہ

۱۰ (۶)

ناز سوں آ تجھے خدا کی قسم
مہرباں ہو تجھے دیا کی قسم
میں وفادار ہوں وفا کی قسم
خیر خواہاں میں ہوں خدا کی قسم
مان اس صادق آشنا کی قسم
بوالہوس تجھہ اُپر رکھے ہے نظر
جب سوں تجھہ حسن کی سنی ہے خبر
حرف میرا سن او پری پیکر
کم نمائی کوں مدعا کر کر
مت کہیں جا تجھے حیا کی قسم
دل کوں تجھہ عشق سوں ہے غمناکی
لیکن اس سوں نہیں ہوں میں شاکی
کم ہے عالم میں عصمت و پاکی
دیکھہ اے شوخ تیری بے باکی
خوف میں ہوں صدا رجا کی قسم
گر سخن فہم تجکوں پاؤں گا
حال دل کا تجھے سناؤں گا

بندۂ بے درم کہاؤں گا
یک* قدم چھوڑ کر نہ جاؤں گا
مجکوں ہے تیری خاک پا کی قسم

سب رقیباں ہیں کور دیدوں کے
ست ہو فرماں میں اُن یزیدوں کے
سہو کر حرف ان پلیدوں کے
لطف سوں آ طرف شہیدوں کے
تجکوں ہے شاہ کربلا کی قسم

عشق کے درس کا ہوں میں اُستاد
طفل مکتب ہے مجھہ اگے فرہاد
بندہ تیرا ہوں گرچہ ہوں آزاد
بسکہ رکھتا ہوں تجھہ قدم کی یاد
دل ہوا خوں مرا حنا کی قسم

شوق تیرا ہوا ہے جس کوں امام
اُن نے پایا ہے مدعاے تمام
عشق تیرے میں ہے حیات دوام
عاشقوں کوں نہیں ہے موت سوں کام
مرقد پاک اولیا کی قسم

سرکشوں سوں ہے راہ عرفاں دور
اُن کوں یک آن نہیں ہے بار حضور
خود نمائی کا ترک یہاں ہے ضرور
خاکساری ہے حق اگے منظور
خاک درگاہ مصطفا کی قسم

---

* (ن) یہ

نقش دنیا کا کھینچ مت دل پر
دشمن هوش* هے محبت زر
عشق کی راہ میں قدم کوں دھر
دل سوں اپنے نکال رهم و خطر
راہ سیدھی هے رهنما کی قسم

معرفت حق کی کام مشکل هے
چشم ظاهر بیں اس سوں غافل هے
اے ولی علم سوں یہ حاصل هے
علم انسان کوں مکمل هے
گل گلزار هل اتی کی قسم

———:o:———

واہ

(۷) ۸

نیرنگی ترے لب کی مسیحا پہ لکھا هوں
افسوں هے جنوں نسخۂ ایما پہ لکھا هوں
هر چند کہ غم کوں دل رسوا پہ لکھا هوں
تصویر تری جان مصفا پہ لکھا هوں
یو نقش پری پردۂ مینا پہ لکھا هوں

اے سرو گل اندام عبث دنگ هوا توں
جیوں غنچۂ تصویر کے دل تنگ هوا توں

---

* (ن) جیو

شبنم کی گلابی کے اُپر سنگ ہوا توں
مجھہ عاشق یکرنگ سوں دو رنگ ہوا توں
تیری یو دورنگی گل رعنا پہ لکھا ہوں

در در ہے بھٹکتا ترے یو * دل کے سبب مجھہ
رونے مرے نے گھیر رکھا گل کے سبب مجھہ
معلوم ہوا آج ترے دل کے سبب مجھہ
یک تل نہیں آرام ترے تل کے سبب مجھہ
یو صورت تل دل کے سویدا پہ لکھا ہوں

خرشید لیا مار کے سر بام سحر پر
پروانۂ مجلس نے دیا جیو شرر پر
مجنوں نے دیا شوق بیا بان کے گھر پر
فرہاد لکھا صورت محبوب حجر پر
میں صورت دلبر دل شیدا پہ لکھا ہوں

دو پھر تری زلف سوں † مجھہ رات ہے کالی
گلزار کے پھل ‡ بانس سوں صیاد کی جالی
طاؤس تری تاج سری $ دیکھکے خالی
اے مردمک چشم تجھہ انکھیاں کی یو لالی
نرگس کے قلم سوں گل لالا پہ لکھا ہوں

از بسکہ ہے تجھہ دور میں عافیت مستی
سب عشرت و آرام ہے در کلفت مستی

---

* اس مخمس میں بعض جگہہ الفاظ صاف نہیں پڑھے گئے مجبوراً باعتبار کشش حرفوں کی نقل اُتاردی ہے —

† (ں) کی ‡ پھول $ کلغی

زاهد نہ ہو ہر صبح کوں شب * نیت مستی
تجھہ نرگس مخمور کی کیفیت مستی
اکثر خط ساغر ستی صہبا پہ لکھا ہوں

اُس سرو بلا کوں جو قیامت کا لقب ہے
ہر دل کے اُپر مہر ہے ہر سر کے عقب ہے
نالہ ہو رسا کیا کہ رسا زلف کی شب ہے
اے آہ بلندی تجھے اُس قد کے سبب ہے
تنخواہ تری عالم بالا پہ لکھا ہوں

ہے بوسۂ دلدار میں توصیف کا نکتہ *
یک دل کوں ہویدا جو ہے تشریف کا نکتہ *
خرشید فلک ہے مری تصنیف کا نکتہ *
اُس کے دہن تنگ کی تعریف کا نکتہ *
صنعت سوں ولی دیدۂ عنقا پہ لکھا ہوں

——:o:——

ولہ

(۸) ۷

تیرے قدم کے فرش رہ میرے نین سب دن اچھو
تجھہ نقش پا مجھہ سیس کا حب الوطن سب دن اچھو
مجھہ چاہ کے یوسف کوں یہ چاہ ذقن سب دن اچھو
غنچہ نمط تجھہ باس کا دل پیرین سب دن اچھو
مجھہ نین کی نعلین میں تیرے چرن سب دن اچھو

---

* (ن) نقطہ

تجھہ نور کی بخشش ستی یہ سرخ ارر چندر ہوا
تیری زلف کی باس سوں یہ مشک ارر عنبر ہوا
یک پل میں تیرا مرتبہ افلاک سو بر تر ہوا
پیاسے محبان دیکھکر تو ساقی کوثر ہوا
فردرس سوں بھی بڑھکے ہے ' یہ انجمن سب دن آچھو

یس و طہ والضحیٰ نازل ہوے تجھہ شان میں
واللیل اور والشمس ہے تجھہ زلف و مکھہ کے دھیان میں
افلاک سب پیدا ہوے لولاک کے الحان میں
تجھہ یاد سوں راحت اچھو ہر مؤمناں کی جان میں
تیرے چرن کی خاک سوں روشن نین سب دن اچھو

تجھہ گل نے دل جا کردیا گلزار میں ہر گل کے تئیں
پیچوں میں پھانسا زلف نے ہر حور کی کاکل کے تئیں
تجھہ زلف و مکھہ نے مبتلا کیئے ہیں جز و ہور کُل کے تئیں
سائے سوں اپنے کردیا پیدا گل و سنبل کے تئیں
اے رشک گلزار ارم تیرا چمن سب دن اچھو

دل کی صدف میں کر جتن تجھہ عشق کا گوہر رکھوں
سینے کے معدن کے بھتر تجھہ نیہ کا جوہر رکھوں
دائم سخن کے لب اُپر تجھہ قول کی شکر رکھوں
ہر دم طبع کے سیس پر تجھہ یاد کا افسر رکھوں
تیری محبت کا رتن دل میں جتن سب دن اچھو

مجھہ جلانے کا حکم خرشید کوں ہردن کیا
ہر رات مہہ کے ہات میں تو نور کی مشعل دیا
تاروں نے موتی کے طبق پاے ہیں تجھہ سے اے پیا
تیرے کرم کے ہاتھہ سوں موسیٰ یدبیضا لیا

همدم دم ہیسی سوں ہو امرت بچن سب دن اچھو
تجھہ باج ' مخصوص جہاں ۔ے ذات عالی چار ہیں
اس اُمت غم ناک کے وے چار سب غمخوار ہیں
جن کو محبت اُن کی نہیں بے شک وہ ناھنجار ہیں
جواِن سوں رو گرداں ہوے دونوں جہاں میں خوار ہیں
ان کی محبت کا ولی دل میں وطن سب دن اچھو

———:o:———

واہ

(۹) ۸

سجن کا ذکر میں نسدن رٹا ہے
گراں زخم ستم دل پر بٹھا * ہے
برہ اُس کی میں عاشق بولتا ہے
عجب معشوق لڑکا مرھٹا ہے
مٹھائی قند شکر سوں مٹھا ہے
نہیں مانند تو اے چھبیلا
گلستان جہاں از تو رنگیلا
نگاہ چشم تو افعی تسیلا
سجن ہے ساڈورا + سج کا سجیلا
کٹیلا اور ہٹیلا امت پٹا ہے
گریباں عاشق از غم پھاڑتا ہے
قمار عشق میں دل ہارتا ہے

---

* بیٹھا + سانولا

بغمزہ تیر مژگاں مارتا ہے
سدا طالب دل اپنا وارتا ہے
بعشوہ سر اُپر راؤ بٹھا ہے

سوجانوں شاہ ہے حور و پری کا
سجن میرا ہراک جادو گری کا
خجل پیش تو لعل جوہری کا
مہاراجا ہے ملک دلبری کا
بفوج حسن جیوں ہاتی چھٹا ہے

فدا کرتا ہوں دل برتار ہر مو
چہ گویم شکوۂ زاں یار بد خو
خجل پیش نگاہش نین آہو
دو چشمت بچھو وخوں ریزا برو
دو بانکی زلف مشکینش پٹا ہے

قلندر* ہو، پھرا ہوں مال تج کر
رکھا ہے عشق میں بس پاے رج کر
لوری کوں جب کھڑی کرتا ہوں سج کر
نظر کرتا ہے مجھپر یار کج کر
بھلا راوت سپاہی ہت چھٹا ہے

مبند اے دل بلا ہے آشنائی
قیامت می شود روز جدائی
گئی یک بار شرم وفا رسائی
بیک نیم نگاہ دلر بائی
ہزاراں عاشقاں کا گھر کٹا ہے

---

*اس مخمس کے بھی بعض الفاظ نہیں پڑھے گئے ۱۲-

رسوائی عشق کی میں جا جیوں گا
بر همن هوے کر صدقه لیوں گا
سجن کوں تا قیامت اهه هوں گا
معافی کوں گیا تها دل دیوں گا
ولی یه بات کهکر سب هٹا هے

———; * ;———

ولہ

۷ (۱۰)

نه تنها حسن خوباں دلربا هے
ادا فهمی سخن دانی بلا هے
سخن داں آشنا فضل خدا هے
صنم میرا سخن سوں آشنا هے
مجهے فکر سخن کرنا بجا هے
لٹک سوں آ* او سرو کبک رفتار
دکها اپنی جهلک اے لاله رخسار
کیا هے دل کوں میرے صحن گلزار
چمن میں وصل کے هر جلوۂ یار
گل رنگیں بهار مدعا هے
لیا هے گهیر عشق بے ریا مجهه
برہ آزار و بے صبری دیا مجهه
پیالا دیدار کا شربت پیا مجهه
تغافل نے ترے زخمی کیا مجهه
تری یه کم نگاهی نیمچا هے

* بیک حرکت،

عجب تجھہ بر میں ھے اے یار جانی
نشاط دل لباس زعفـــرانی
ترے جلوے سوں پایا ھوں جوانی
نہ بخشے کیوں ترا خط زندگانی
کہ موج چشمۂ آب بقا ھے
صف مژگان خوباں ملکے یکسر
اُٹھے ھیں عاشقاں پر کھینچ جمدھر
ادا کا ھر طرت اُمڈا ھے لشکر
نہیں وھاں آب غیر از آب خنجر
شہادت گاہ عاشق کربلا ھے
وفا ھے بادشاہ عاشقی میں
تجمل ھے سپاہ عاشقی میں
نہیں شوخی نگاہ عاشقی میں
وھی* آتے ھیں راہ عاشقی میں
کہ جن کو استقا مت کا عصا ھے
گدا ھیں جو محبت کی گلی کے
سدا وہ ھم سفر ھیں بیجلی کے
نہیں بلبل وہ ھر گل کی کلی کے
غنیمت بوجھہ ملنے کوں ولـــی کے
نگاہ پاکبا زاں کیمیا ھے

---

*اس ردیف و قوافی میں کئی غزلیں دیوان میں موجود ھیں اور یہ شعر ایک غزل کا مقطع ھے - وھی کی جگہ ولی ھے مگر چوں کہ تخمیس میں وھی کا لفظ تھا اس لیے وھی لکھا گیا —

ولہ

(۱۱)

یا قوت لب تیرے سجن یہ دل مرے کا قوت ہے
اور خیال تیرا دل منیں جیوں کان میں یاقوت ہے
شہرت سوں تیرے حسن کی معمور سب نا سوت ہے
تجھہ* یاد کی تسبیح سوں سینہ مرا ملکوت ہے
تجھہ عشق کا مجھہ دل منیں جبروت اور لا ہوت ہے
وہ شاد ہے دنیا میں دل جو پر ہوا تجھہ غم ستی
زخمی تری شمشیر کا بیزار ہے مرہم ستی
جم جم جو ہے تجھہ سوز میں ڈرتا نہیں وہ جم ستی
جم گرچہ غالب دم پہ ہے قائم ہے جی تجھہ دم ستی
نہیں دم کی کچھہ پروا اُسے جو عاشق مبہوت ہے
تجھہ شوق سوں یہ دل مرا تجھہ مکھہ نہن درپن ہوا
تجھہ عشق کے گوہر ستی سینہ مرا معدن ہوا
تجھہ مکھہ سرج کی تاب سوں یہ جی مرا روشن ہوا
تجھہ روپ کے گلزار سوں تن من مرا گلشن ہوا
میرے نین میں تو سجن جیسے چندر در حوت ہے
تیرا برہ آکر بسا مجھہ خاطر رنجور میں
آوارگی لے کر ستا اس سینۂ معمور میں
ڈالا اگن مجھہ دل میں یوں جیسے اگن تھی طور میں
ثابت سجن کے عشق سوں جیوں حال تھا منصور میں
یوں عشق میرا جگ منیں اثبات ور مثبوت ہے

---

*مخلوط یاء -

تجھہ شوق کے دریا میں دل ماھی نہن پیراک* ھے
کر صید اس کوں اے سجن یہ تجھہ شکار پاک ھے
تجھہ ماہ بن جگ میں ولی مخمور اور غمناک ھے
تجھہ جان بن دل کا کفن بے شک کنول جیوں چاک ھے
تجھہ غم منیں جھک جھک سجن یہ تن مرا تابوت ھے

———:o:———

واہ

(۱۲)

مشق کر اے دل سدا تجرید کی
عاشقی ھے ابتدا توحید کی
ترک مت کر گفتگو تفرید کی
جس کوں لذت ھے سجن کے دید کی
اُس کوں خوش وقتی ھے صبح عید کی
اے صنم یک دم نہیں تجھہ سوں جدا
دور مت بوجھہ آپ سوں اے خوش لقا
جیو سوں حاضر ھوں خدمت میں سدا
دل مرا موتی ھو تجھہ بالی میں جا
کان میں کہتا ھے باتاں بھید کی
چھب ھے تیری نشۂ صہبائے حسن
رنگ ھے تیرا چمن آرائے حسن
قد ھے تیرا رحمت والائے حسن
زلف نہیں تجھہ مکھہ پہ اے دریائے حسن
موج ھے یہ چشمۂ خورشید کی

---

* (ن) نیراک

خردسالی میں ہے شوخی معتبر
اس سبب ہیں عاشقاں خونیں جگر
مہرباں ہو خط نمایاں ہو اگر
اُس کے خط کی خال سوں پوچھو خبر
بوجھتا ہندو ہے باتاں بید کی

بر میں تیرے ہے لباس صندلی
رنگ گُل ہے تجکوں فرش مخملی
جنت فردوس ہے تیری گلی
تجھہ دھن کوں دیکھکر بولا ولی
یہ کلی ہے گلشن اُمید کی

—:o:—

ترجیع بند (۲)

(۱) ۷/۸

مرے دل میں وہ سرو گلفام ہے
کہ جس شوخ کا خوش ادا نام ہے
رخ روشن و زلف مشکین یار
مجھے یاد ہر صبح و ہر شام ہے
خلاصی نہیں تا دم زندگی
نگہہ شوخ کی جیو کا دام ہے
برہ میں طلب مت کرو صبر کوں
برہ دشمن صبر و آرام ہے

جو دل یار کی مجکوں دیوے خبر
نہیں دل وہ جمشید کا جام ہے

شب و روز مجھہ عاشق زار* کوں
فراموش کرنا ترا کام ہے

سدا تجھہ پری رو کی خدمت منیں
یہی دردمنداں کا پیغام ہے

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خورو خواب ہوں

کہاں ہے عزیزاں! وہ رشک پری
کہ جس ماہ رو کا ہے جگ مشتری

کہاں ہے وہ گلزار باغ وفا
کہ ہے شان اُس کی سدا دلبری

کرے جگ میں شرمندہ خرشید کوں
اگر بر میں پہنے لباس زری

وہی ہے مرے حرف کا قدر داں
کہ جوہر نہ بوجھے بجز جوہری

کرے کیوں نہ عشاق کے دل کوں بند
کہ رکھتا ہے انکھیاں میں جادو گری

عزیزاں کسی غیر کوں مت کہو
رقیباں کی دیکھا ہوں میں زرگری

کہو جاکے میری طرف سوں اُسے
تخلص ہے جس چشم کا عنبری

---

* ن) پاک

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

بزور نزاکت بزور ادا
صف گلرخاں کا ہے تو مقتدا

مددگار تھے جب تلک بخت سعد
نہ رہتا تھا یک آن تجھہ سوں جدا

یکایک ترے ہجر نے اے صنم
کیا محو سب عشرت ابتدا

کروں تجھہ سوں کیوں آرزوے جواب
صدا کوہ تمکین ہے بے صدا

ترے غم سوں تپتی ہے چھاتی مری
ہوے اشک سوں دو نین نربدا

بجا ہے سنو گر مرا التماس
کہ سنتے ہیں شہ عرض حال گدا

تغافل کو مت کام فرما سجن
مری بات سنکر برائے خدا

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

ترے دیکھنے کوں اے نرگس نین
چلے چھوڑ آہو دیار ختن

وہ مانند شمشیر فانی ہوا
جو دیکھا ترے ابروے تیغ زن

تری یاد کرنے سوں اے نو نہال
ہوا دل مرا رشک صحن چمن

کمر بستۂ سرز ہوں جیوں پتنگ
لگی تجھہ سوں اے شمع جب سوں لگن

کیا دل نے تیری گلی میں مقام
کہ دائم ہے بلبل کا گلشن وطن

دیا جی جو تجھہ فتنۂ ناز کوں
ہوا صبح محشر سوں اُس کا کفن

سرا پا بدن گل کے پانی ہوا
ترے غم سوں جیوں شبنم اے گلبدن

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خورو خواب ہوں

ترے ابروؤں کا جو دیکھا کمال
گدائی کا کاسہ لے آیا ہلال

ترے گوش میں گوشوارے نہیں
ہوا نجم کا بدر سوں اتصال

فراموش دل سوں کیا حور کوں
نظر جس کوں آیا ہے تیرا جمال

عجب روز تھا اور عجب وقت تھا
جدائی کا ہر گز نہ تھا احتمال

نہایت کوں ہووے گا سی پارہ دل
ترے مکھہ کے صحف سوں نکلی ہے فال

جو کچھہ اس سوں ظاہر ہوا تھا مجھے
ہوا ہے وہی حال اے نو نہال

تمنا نہیں اور کچھہ دل منیں
سدا تجھہ سوں میرا یہی ہے سوال

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

کہو بات اُس شوخ بے باک کی
حقیقت کہو اُس ستم ناک کی

ہوا مجھ پہ ظاہر کہ ہر سیس کوں
لیاقت نہیں تیرے فتراک کی

زمیں پر رکھا جب سوں اُس نے قدم
ہوئی شان اُس روز سوں خاک کی

ہوئی برق شاگرد آخر کوں آ
ترے غمزۂ شوخ و چالاک کی

شراب جوانی سوں سرشار ہے
کہاں آہ * سنتا ہے غمناک کی

سدا عاشقاں کھینچتے ہیں جفا
جفا کار ہے گردش افلاک کی

اپس ناز کے مت ہو فرمان میں
قسم ہے تجھے ایزد پاک کی

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

ترے مکھ کا † اے نازنیں یو نقاب
جھلکتا ہے جیوں مطلع آفتاب

ادا فہم کے دل کی تسخیر کوں
ترا قد ہے یو مصرع انتخاب

---

* ن) بات † ن) پہ

بجا ہے ترے حسن کی تاب سوں
تری زلف کھاتی ہے گر پیچ و تاب
نظر کر کے تجھ مکھ کی صفائی اُپر
ہوئی آرسی شرم سوں غرق آب
ترے عکس پڑنے سوں اے گلبدن
عجب نہیں اگر آب ہووے گلاب
کریں بخت میرے اگر تک مدد
ولی اُس سجن سوں ملاوں بے * حجاب
تعلل تغافل کا اب وقت نہیں
مرا حال سنکر اے عالی جناب
شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

———:o:———

ولہٗ

درمدح قدوۃ العارفین شاہ وجیہ الدین

۵/۱۱ (۲)

اے تو مقبول سرور عالم
وے تو فہرست دفتر عالم
جلوہ گر تو ہے آفتاب یقین
تجھ سوں روشن ہے پیکر عالم

---

* ن حساب

علم ظاهر وعلم باطن سوں
تو ہے عالم میں رہبر عالم

دل عرفاں سرشت ہے تیرا
مظہر خلق و مظہر عالم

ہے زمیں پر یہ آستان شریف
مرجع خلق و منظر عالم

نام تیرا ہے ورد صاحب ورد
ذات تیری ہے مفخر عالم

دستگیری ہے تیری ظاہری نت *
جب کہ بر پا ہو محشر عالم

ہے ترے نام پر سدا قرباں
روز وشب سال ومہ سر عالم

تجھ اُپر جیوں سرج ہویدا ہے
مطلب جملہ مضمر عالم

اِس زمانے میں حق نے تجکوں کیا
مہتر خلق وبہتر عالم

اے امام جمیع اہل یقین
قبلۂ راستاں وجیہ الدین

اے تو ہے آفتاب عالم تاب
فیض تیرے سوں جگ ہے مقصد یاب

دل ترا کان علم و بحر عمل
ہر معانی ہے اس میں در خوش آب

---

* ن / تب

تجھہ مبارک خرد کی * دیکھہ ضیا
رشک سوں آفتاب ہے بے تاب

متفق ہو کے عاقلاں † نے کہا
دل کوں تیرے جگت میں اب لباب

فکر تیری ہے آب دانش و ہوش
ہر گُل عقل تجھہ سے ہے سیراب

مکھہ سوں تیرے بچن مبارک سن
گل کے گوہر ہوا سراپا آب

اے تو مجموعۂ فراست تام
دل ترا مطلب ہزار کتاب

تا قیامت گریز پا نہ اچھے
تجھہ محبت کی آگ سوں سیماب

مانگتے ہیں مدد سوں تجھہ شہ کی
روز و شب چند رستم و داراب

اس زمانے میں بے گماں بے شک
تجھہ میں ہے سب طریقۂ اصحاب

اے امام جمیع اہل یقیں
قبلۂ راستاں وجیہ الدیں

فیض تیرا ہے ابر نیسانی
دو جہاں پر کیا در افشانی

دل ترا مظہر تجلی حق
مکھہ ترا رونق مسلمانی

---

* (ن) روے انور کی تیرے † (ن) عالماں

سجدہ کرنے کوں روز آتا ہے
چاند سرتا قدم ہو پیشانی

تیری درگہ کی خاک دیکھہ گیا
روے آب حیات سوں پانی

ہر سحر آفتاب کرتا ہے
تیرے روضے اُپر زر افشانی

عالماں دیکھہ تجھہ فصاحت کوں
ست دیسے دعوئی سخن دانی

تجھہ دل صاف سوں ہوئی ظاہر
آئنے میں تمام حیرانی

ہے ولایت کے تخت پر تجکوں
شوکت و حشمت سلیمانی

زندگی بخش ہے خیال ترا
یاد تیری ہے آب حیوانی

جن نے دیکھا ہے پاک مرقد کوں
اُن نے پایا ہے قرب حقانی

اے امام جمیع اہل یقیں
قبلۂ راستاں وجیہ الدیں

اے شہ بحر و بر ہے تجھہ سر پر
آسماں چتر و آفتاب افسر

تو ہے مقبول حق کی درگہ کا
روح تیری کوں عرش پر ہے گزر

کاں فلک کے ملائکہ دیکھیں
تجھہ سری کا دجا مہ انور

آسماں سوں اُتر کے آتے ہیں
تیری مجلس میں نقل ہو اختر
ہے سزاوار انجمن میں تری
زہرہ آوے اگر ہو خنیاگر
وہ ہے روضہ زمیں اُپر تیرا
شش جہت جس کوں دیکھہ ہے ششدر
کیا کہوں گنبد شریف کوں میں ق
اوج میں ہے فلک سوں وہ ہمسر
تجھہ سے خرشید کوں وہ پایا ہے
کیوں نہ ہووے فلک سوں بالا تر
تجھہ سوں سب خادماں کوں نت ہے شرف
اے مبارک نہاد پاک گُہر
دو جہاں میں مرا ہے مقصد یہ
کہ کرو مجھہ پہ یک کرم کی نظر
اے امام جمیع اہل یقیں
قبلـــــۂ راستاں وجیہ الدیں
اے گُل گلشن حسین و حسن
تجھہ سوں روشن ہوا زمین و زمن
عالم فرش سوں لجا بر عرش
حق نے جنت کیا ترا مسکن
فیض تیرا عیاں ہو جس ساعت
بحر کا پر گُہر کرے دامن
گوہر فکر تجھہ سوں ہے سیراب
جوہر عقل تجھہ سوں ہے روشن

خلق یوں بہرہ تجھہ سوں پاتی ہے
فیض جیوں آفتاب سوں معدن
آسماں کے اُپر گداز ہے نت
شوق تیرے سوں ماہ سیمیں تن
عشق تیرے کی آگ میں خرشید
سر سوں لے پگ تلک ہوا ہے اگن
دیکھنے کوں ترے ہوا مشتاق
گُل نرگس سوں کھول چشم چمن
یوں تو ہے انتخاب عالم میں
جیوں کہ ہے آدمی مین نطق سخن
خوش بصارت بدل کیا ہے ولی
گرد تیرے قدم کی کُحل نین
اے امام جمیع اہل یقیں
قبلـــــــلۂ راستاں وجیہ الدیں*

———: o :———

* اس ترجیع بند کو پڑھکر کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ولی نے شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کا زمانہ پایا ہے - یہ بزرگ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری کے مرید تھے اور سنہ ۹۹۸ ھجری میں فوت ہوے - ان کا مدرسہ اور خانقاہ اور مزار شہر احمد آباد میں واقع ہے جس کا فیضان تعلیم شاہ صاحب مبرور کے بعد بھی جاری رہا - چنانچہ ولی اپنے زمانے میں اُس مدرسہ و خانقاہ میں مقیم و مستفیض ہوتے رہے - اِن دونوں ترجیع بندوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ولی نے اپنے آخر زمانے میں یا اُس وقت میں اس کی فکر کی ہے جب کہ وہ زبان کو بہت صاف کر چکے تھے اُن کے ابتدائی کلام میں جو پرانے اور دکنی محاورات و الفاظ بکثرت ملتے ہیں ان کا پتا اس میں نہیں—

قصائد (۶)

در حمد و نعت و منقبت و موعظت

۱۲۳ (۱)

لے زباں پر تو اول اول
نام پاک خدائے عز و جل

لائق حمد نہیں ہے اُس بن اور
اس اُپر متفق ہیں اہل ملل

یاد اُس کی ہے سب اُپر لازم
شکر اُس کا ہے مدعائے سکل

آسماں اور زمیں کے سب ساکن
یاد کرتے ہیں اُس کوں ہر پل پل

شکر اُس کا محیط اعظم ہے ق
وہ ہے سلطان بارگاہ ازل

اُس کے بھیتر اگر شناور ہوں
روز محشر تلک سکوں نہ نکل

بعد حمد خدائے بے ہمتا
یاد کر نعت سید مرسل

جس کی ہمت کی ہے ترازو میں
دو جہاں مثل دانۂ خردل

اُس کی مجلس میں آ ہوا ہے کھڑا
صف آخر میں جوہر اول

گر ہو وہ آفتاب گرم عتاب
آسماں جائیں مثل موم پگھل

وہ اُس کے جلال و عظمت کوں
بادشاہاں کا دنگ ہے دنگل

گر کرے بحر پر غضب کی نظر
ماہیاں جائیں جل کے بھیتر جل

اُس فصاحت اگے دسے مجکوں
نطق* سحباں عبارت مہمل

کاملاں سوں سنا ہوں یہ نکتہ
عشق اُس کا ہے ہادی اکمل

نام اُس کا ہے حرز ہر مؤمن
یاد اُس کی ہے دافع کلول†

دیکھہ اُس زلف و مکھہ کوں بے جا ہے
بحر اور بر میں عنبر و صندل

بعد اُس آفتاب انور کے
چار ہیں اہل علم و اہل عمل

صاحب صدق و عدل و علم و حیا
ایک سوں ایک اکمل و افضل

اُن کوں اصحاب میں سباقت ہے
دین کوں جو کیے قبول اول

ہیں دُجے وہ کہ دین کے بل سوں
کفر کے دست و پا کوں کینے شل

ہیں تِجے وہ کہ جن کے لوہو سوں
رنگ پکڑا کلام عز و جل

---

* (ن) لفظ † مصیبت

ختم خلفا کی کیا کہوں میں بات
جس کے رتبے کا عرش پر ہے محل

جب ہوا وہ سوار دلدل پر
فوج پر فوج دل پہ مارا دل

وہ ہے یکتائے دیں کہ جن نے کیا
لاکھہ مشکل کوں ایک پل میں حل

نام اُس کا کہ جس کے تقوے سوں
زور نے زور بل نے پایا بل

ہے علی وہ کہ جس کی دہشت سوں
جی گیا دشمنان کا تن سوں نکل

خوف اُس کا عدو کی چھاتی پر
جیوں ہرن کے سنے اوپر چیتل

ہیں یہ چاروں ستون شرع متیں
دیں کا ہے ان سوں مستقیم محل

مشرق و مغرب و جنوب و شمال
سب کوں ان چار ذات سوں ہے بل

چار عنصر ہیں دیں کے تن کے
چار دیوار باغ شرع نچھل

ہیں یہ اسلام کے صحیفے پر
چار اطراف صورت جدول

نام ان کا ہے عرش کے اوپر
گرچہ ظاہر ہیں آسماں کے تل

بعد ان کے ہیں دو امام جہاں
نور چشم پیمبر مرسل

هردو سلطان کشور کونین
هردو مقبول شاه رزز ازل
ایک کا تن هوا هے اطلس سبز
ایک خوں سوں زمیں کیا مخمل
ملک هستی میں دشمناں کے سبب
جوکه گزرا هے ان په حال گُبل
اس میں دم مارنے کی جاگه نهیں
یهاں خموشی هے سب ستی افضل
مقصد دو جهاں وه پایا هے
جو کیا جی کوں اُن اُپر بل‌بل
کرم حق هے آرزو سب کی
ترک دنیں هے مد عاے سکل
گل دنیا کوں زیب تاج نه کر
یه هے سر پا تاک محیل و دغل
اس سوں هرگز نه باندهه جی اپنا
که مبادا هو دین بیچ خلل
ایک گهر میں رهے نه نچلی یه
طالب یار نو هے یه چنچل
اهل دانش نه جائیں اس کے نزیک
طلب اس کی نهیں هے جز اجهل
پر کدورت هے سر سوں پانوں‌لگ
گرچه ظاهر هے صورت نرمل
یه کسی سوں وفا نه کی هرگز
بے وفا هے مدام یه کسهل

مثل قاروں نہ باندہ مال سوں دل
مت زمیں زندگی میں جاے نگل

اُس کی صحبت میں اے خجستہ خصال
نہیں حاصل بغیر * درد و گُسل

یہ ہے پالغز طامعان و حریص
اکثر اس دیکھکر گئے ہیں پھسل

ترک کر سب کوں بات میری سن
حرف شیریں ہے یہ ز شیر وعسل

مرتبہ بوجھہ عشق بازاں کا
یہ ہیں مالک وفا کے اہل دول

عالماں سوں پُچھا ہوں میں اکثر
عقدۂ دل کوں نہیں کیا ہے حل

جو کہا حال دل کوں میں جا کر
بے حجابانہ عشق کے آگل

مرحبا کہکے مجھہ بلایا پاس
عقدۂ راز کی بتایا کل

یوں کہا، دیکھہ درس شاھد راز
چھوڑ دے درس قطبی و منہل

پیچ اُس زلف کا نہ پاوے گُئی
گر مطول پڑھے وگر اطول

لکھہ دیے اُس کوں بندگی کا خط
سب پری پیکران چین و چگل

---

* بجز

اس قدر ہے وہ یار بے پروا
جب مرے عاشق ، اُس کوں آوے کل

یوں نہ پوچھے کہ کیوں دوانے * نے
عشق میرے میں جی دیا تلمل

فیض سوں اُس نین کے اے بینا
نرگستاں ہوا ہے سب جنگل

وحشت آہواں کوں رام کرے
گر کرے یک نگاہ وہ چنچل

جب سوں اُس کا خرام دیکھے ہیں
چال اپنی بسر گئی منگل

وصف اُن گیسوؤں کا کیا بولوں
مشک جس کے اگے ہے بوے بصل

ہووے غیرت سوں سرکہ پیشانی
گر سنے اُس لباں کی بات عسل

جاں تلک ہیں جہاں میں سیمیں ساق
زرد رو اُس اگے ہیں جیوں پیتل

گرم رو ہو وہ گر چمن بھیتر
جیوں گل شمع گل پڑیں گل گل

جن نے اُس شمع روکوں دیکھا ہے
جیوں پتنگ † پر گئے ہیں اُس کے جل

ہو سکے اُس پری کا ہمزانو
آرسی دل کی جو کیا صیقل

---

* دیوانہ - † (نون مخلوط) —

جس رین میں اُسے نہ دیکھوں میں
ہے مرا جیو اُس اُپر بل بل
جیوں ستارے تُٹے فلک اوپر
یوں انجھو مکھہ اُپر پڑیں ڈھل ڈھل
عشق اُس کے کا جو کٹک دیکھا
عقل کی فوج میں پڑی ہل چل
دیکھہ اُس آفتاب کوں جا کر
کھل انکھیاں کوں اپنی مثل کنول
عشق مرشد سوں سن کے یہ باتیں
دل سوں ہر حرف پر گیا بل بل
تجھہ پیر کے ڈلے لگانے کوں
شوق میرا چلا کشادہ بغل
دور کر مکھہ اُپر سوں یہ گھونگھٹ
پاکبازاں سوں کیوں اتا ارجھل
اُس کے بالاں طرف چلا اُٹھہ دل
مثل دیوانہ پگ میں تھا سنگل
دیکھہ اُس دلربا کوں برقع میں
یوں کہا ہو کے مضطر وبیکل
فاخدا ترس آج سوں نہیں تو
تجکوں بوجھا ہوں میں زرہ ازل
مجھہ اُپر یوں ستم زرانہ رکھہ
گر ہو خوف خدائے عزوجل
سن کے یہ بات مکھہ سوں پردے کوں
یوں اچھا یا درس کوں دینے بدل

ہوے کل یا ر اپس میں ناز رنیاز
حسن دل کی کلی ہوا ہیکل

دیکھہ اس کوں کے یک بیک آیا
یہ سخن مجھہ زباں سوں بھار نکل

اس قدر ہے صفا ترے مکھہ پر
کہ گیا ہے نگہ کا پاؤں پھسل

وصف تیرے کا کہوں نہ ہوں عا زم
طبع یہاں درز تی ہے جیوں کو تل

اے شفا بخش ! تجھہ قدم کی خاک
درد کے درد سر کا ہے صندل

تجھہ قدم میں جو کچھہ ہے رنگ صفا
نہ دکھا اُس کوں خراب میں مخمل

وہ ہے تیری قبا ے دارائی
چرخ اطلس ہے جس اگے کھل

عشق تیرا ہے موج طوفاں جوش
جس سوں ہے عقل کی بنا میں خلل

تو تغافل سوں دل کوں کھینچا ہے
بوجھی ہوں بات میں ہے کیا اٹکل

دل جو تجھہ زلف بیچ بند ہوا
کون کھولے یہ عقدۂ لاحل

دل ہے اسپند تب ستی جب سوں
غم میں تیرے ہوا ہے تن مثقل*

---

* (انگیٹھی) —

قد سوں تیرے یہ جی نہال ہوا
رصل تیرے سوں دل نے پایا پھل

جس کوں اے مہ نہیں ہے تیرا وصل
تنگ ہے اُس پہ نہ طبق کا محل

جو ہوا تجھہ سوں دور اے خرشید
ماہ کی مثل وہ پڑا گل گل

بسکہ دیکھا ہوں آب تجھہ مکھہ کی
آنسو آتے ہیں مجھہ نین میں اُبل

نور خرشید کی نمط اے شوخ
حسن تجھہ مکھہ اُپر کرے جھلجھل

دل نے بولا کہ یہ چھلاوا ہے
دیکھکر یہ ترا جمال نچھل

آھواں لکھہ دیے غلامی خط
دیکھہ تجھہ نین میں خط کاجل

دیکھہ تیری یہ چشم رشک غزال
مدح تیري میں یہ کہا ہوں غزل

———:o:———

غزل

اے یہ تیرے نین ہیں دو چنچل
دیکھنے جن کوں خلق آوے چل

عاشقاں پر چلا ہے یہ غمزہ
ہاتھہ میں لے کے تیغ تیز اجل

تجھہ پلک کا بیان کیوں کہ کروں
جس کی ہے یاد مجکوں نت پل پل

اے عدیم‌المثال وہ نہ دکھے *
گر مکرر دکھے تجھے احول

یاد تیری بھواں کی مجھہ دل میں
جیوں مچھی † کے گلے منیں ہے گل

دیکھہ تیری نین میں پتلی کوں
عالماں میں پڑا ہے جنگ و جدل

ایک کہتے ہیں مکھہ یہ کعبہ ہے
اس میں پتلی نے کیوں کیا ہے محل

اور ‡ ہیں اس اُپر کہ مسجد میں
کن نے ڈالا ہے طرح رنگ دیول

آخرش اتفاق سوں بولا
یہ ہے صنع خدائے عز و جل

اے مہ مہرباں کرم سیتی
شب تاریک بیچ گھر سوں نکل

در نکو تیرے ساتھہ آوے گی
آہ مجھہ دل کی ہاتھہ لے مشعل

اشک چشم اور عبار دل سوں لے
عاشقاں راہ میں گئے دل دل

ہاں مبادا پھسل پڑے اِس ٹھار
تُک نزاکت سوں یہاں سنبھال کے چل

---

* دیکھہ سکے † مچھلی ‡ دوسرے --

کیا کہوں تجھہ رقیب کے حق میں
بات جس کی ہے تلخ از حنظل

غیر اس کے کہ روز عشرت میں
ناگہاں اس کوں مکھہ دکھاوے اجل

یوں رقیباں کی گفتگو ہے قبیح
جیوں کہ ارذل کی زشت ہے کلکل

اے (ولی) ترک کر یہ حرت دراز
کہ ہے خیرالکلام قل و دل

ابر میں یہ نہ بوجھہ نعرۂ رعد
باجتے وصل کی خوشی کے طبل

دل کوں شادی ہے کیوں نہ باجے آج
ہر طرف جگ میں تال اور مندل

خلق عالم میں حق کی حکمت سوں
جب تلک دکھہ کو ہے دوا سوں خلل

زندگانی کے درد سر کا علاج
موت ہو دشمناں کے سر صندل

عمر تیری دراز ہو جگ میں
جب تلک ہوں مطول و اطول

اے (ولی) یہ قصیدۂ رنگیں
جگ میں رکھتا نہیں نظیر و بدل

جو ہیں پیاسے سخن کے اُن کے نزیک
شعر میرا ہے آب سوں نرمل

گوش حاسد میں جب پڑے یہ شعر
راکھہ ہوجاے رشک سوں جل جل

در نعت حضرت خیرالبشر صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ و سلم

۲۹ (۲)

عشق میں لازم ہے اول ذات کوں فانی کرے
ہو فنا فی اللہ دائم یاد یزدانی کرے

یاد کے گلزار پر دو نین کر ابر بہار
پیچ کہا سینے میں دل کوں سنبلستانی کرے

مرتبہ خلت پناہی کا وہ پاوے گا جو کُئی
مثل اسماعیل اول جی کوں قربانی کرے

جوش دے یکبارگی دریا کوں دل کے لہو* ستی
گوہر انچھواں کوں رو رو رنگ مرجانی کرے

جو اپس تن کوں گلاوے عشق میں ہر صبح و شام
وہچہ کامل ہو سو جیسے ماہ تابانی کرے

سرخرو ہو آبرو دو جگ میں پاوے اے عزیز
دل کوں لوہو کر اول لوہو سوں جو پانی کرے

عشق کی آتش میں جالے تن کوں جو کُئی رات دن
وہ قیامت لگ سو جیوں سورج درخشانی کرے

وہچہ پاوے مطلب راضیۃً مرضیۃً
محض للہ جگ میں جو اعمال پنہانی کرے

ورد پڑھنے درد کا انچھواں کی تسبی ہاتھہ لے
دل کوں کر سی پارۂ غم ذکر قرآنی کرے

---

* بروزن فع

عشق سوں فارغ جو کُئی وہ نفس اکہر ہے مدام
ساتوں کھنڈ پر اگرایواں کیوانی کرے
وھچھہ دانا ہے تجے گردن دوں کوں اے عزیز
ست کے دنیا کوں جو کُئی جگ میں خدا دانی کرے
اپنے مطلب کے سوں ایلی کا رھی دیکھے جہاں
عشق میں دل کو جو مجنون بیابانی کرے
حشر میں شیریں ہو وہ حق سوں سنے شیرین بچن
شوق میں دل کوں جو فرھاد کہستانی کرے
بوریاے بے ریا کوں تخت سوں بوجھے ادھک
اُس اُپر ہوکر سلیماں شکر رحمانی کرے
جیوں انگوٹھی میں نگینہ یوں کرے تسخیر خلق
تخت دل کوں جو بہ از تخت سلیمانی کرے
زندگی پاوے ابدکی جگ منیں وہ خضر وقت
جو اپس کوں فدوی محبوب سبحانی کرے
یا محمد دوجہاں کی عید ہے تجھہ ذات سوں
خلق کوں لازم ہے جی کوں تجھہ پہ قربانی کرے
وہ اچھے آزاد جو بازار میں تجھہ حسن کے
بندگی میں آپ کو جیوں ماہ کنعانی کرے
زینوا العانکم کا گر سنے داؤد داد
ھووے خوش، دربار پر تیرے خوش العانی کرے
نوح تجھہ رحمت کی کشتی باج کہیں * پاوے نہ تھاہ
تجھہ غضب کا گر سمندر جوش طوفانی کرے

---

* نع

رتبۂ عالی میں دیکھے حق نزیک اپنا کلام
گر کلیم اللہ آ ، تیری ثنا خوانی کرے

جسم کوں سے روح سوں آوے بہت مشتاق ہو
گر تری امت خلیل اللہ کی مہمانی کرے

تب مسیحا فقر کے خط کوں سکھے † گا تجھہ نزیک
مشق کر نے فقر کی جب لوح پیشانی کرے

جس مکاں میں ہے تمہاری فکر روشن جلوہ گر
عقل اول آکے وہاں اقرار نادانی کرے

حکمتاں کی سب کتابوں دھو سٹے ‡ یکبار گی
گر فلاتوں تجھہ دبستاں میں سبق خوانی کرے

تجھہ قدم پر جو اپس کا سیس راکھے جیوں سرج
وہ قیامت لگ اپس چہرے کوں نورانی کرے

کیا ملک کیا انس (جن یہ جگ میں کس کوں ہے سکت
خط بنا تجھہ مکھہ کے جو تفسیر قرآنی کرے

دیکھہ طوبیٰ قد ترا جنبش میں آوے شوق سوں
جب گلستان ارم کی تو خرامانی کرے

عارفاں بولیں گے جان و دل سوں لاکھوں آفریں
جب ولی تیری مدح میں گو ہر افشانی کرے

———:o:———

† سیکھے ‡ بھولے

در منقبت حضرت مولا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

۳۳ (۳)

هر ایک رنگ میں جو دیکھا هوں چرخ کے نیرنگ
هوا هوں غنچہ صفت جگ کے باغ میں دل تنگ

جہاں کے گل بدناں جلوہ گر هوے هیں جہاں
اُڑا هے اُن کی تجلی سوں عاشقاں کا رنگ

یہ عاشقاں کے جلانے کوں مستعد هیں مدام
گوا * هے اُس کے اُپر نور شمع وحال پتنگ

سواے داغ کے پایا نہیں هوں باغ میں گل
وراے خون جگر نہیں دسا مجھے گلرنگ

دسا نہیں جو گل بے وفا میں رنگ رفا
تو یو نچھہ شور میں هیں بلبلاں خوش آهنگ

فلک کی دیکھکے خشکی جگت هوا بے دم
رها نہیں هے فوارے کے دل میں آب امنگ

اگرچہ سرد هے دل لیک پر هے آتش سوں
لیا هے منھہ پہ اپس کے اگن نے پردۂ سنگ

هوا رباب رگاں خشک واستخواں بے مغز
یہ حال دیکھکے مجلس میں دنگ هے مردنگ

رهے بدن پہ طنبورے کے تار گنتی کے
غصے سوں اُس پہ جوا مفلسی نے مارا چنگ

---

* گواہ

فلک ہے وہ کہ دکھو ! جن نے بے مروت ہو
سرج کوں سر سوں برہنہ کیا ہے مثل پھننگ
اثر کیا ہے ہر اک تن میں ناتوانی نے
ہوے ہیں اوم سوں عاجز جنگل میں شیر و پلنگ
نشانہ گاہ کیے قاتلاں کے دل کوں تمام
فلک کے قوس سوں چھوٹے بلا کے جو جو خدنگ
یگانگت کو اول کی تمام بسری خلق
رکھی اپس میں عداوت مثال شیشۂ و سنگ
ظلم پہ دل ہے رکھے منہ میں حیف سوں انگی
لیا ہے خلق نے خاصیت تمام تفنگ
یہ آسمان ستمگر کی سر کشی دیکھو
تمام خلق سوں لڑتا ہے آپ ہو کے اکنگ
جو سبم ورز کی فکر میں قدم گھسا سو پنھسا
اپس کی منزل مقصد کوں کیوں کہ پہنچے لنگ
اپس کے دشمن بے دست وپا سوں کر پرھیز
اگر چہ خاک نشین ہے ولے گزندہ بھجنگ
جگت کے دیکھکے حالات لاعلاجی سوں
ہوے ہیں گوشہ نشیں اھل دانش وفرھنگ
ہو دستگیر مجھے یا علي ولی اللہ
کہ اس فلک نے کیا ہے کہال مجکوں تنگ
ترے جو شوق سوں حاصل کیا ہے محویت
ہے فقر فخر مجھے مجکوں فقر سوں نہیں ننگ
وہ شیر حق کہ جہاں میں وہ ناصر دیں ہے
کہ جس صدا سوں ہیں وحشی جنگل کے مست و تنگ

دنیا کے فتنۂ و طوفاں سوں وہ کنارے ہیں
جو اُس کے عشق کے دریا میں عاشقاں ہیں نہنگ

خدا نے فضل سوں اُس کوں کیا حصار دیں
فلک ہے جس کے قلے کی کمینہ ایک الٹنگ

زمیں پہ وقت اُترنے کے اُس کے عدل کوں سن
گریز پا ہیں ستم آسماں کے لکھہ فرسنگ

یہ دو جہاں کے غم و عیش کوں تجا* وہ کوئی
جو کُئی کہ اُس کی محبت منیں ہوا ہے بھرنگ

خدا کے حکم سوں ہر پہلواں پہ ہو غالب
کر آستانے پہ آ اُس کے سر گھسے جیوں سنگ

سو اک غلام ہے خدمت میں اُس کی ترکش بند
کہ اُس کے پاس سکھے رستم آکے صیغۂ جنگ

وہ عبد بس ہے جنے† سرکشاں کو کر لے زیر
کہ نام مشتہر اُس کا ہے قنبر سر ہنگ

خدا نے اُس کو دیا مرکب ایک دلدل نام
کیا دریا کوں جو یک پل میں لاکھہ بار الٹنگ

بجاے سرمہ اگر خاک اس قدم کی لے
نین میں دل کے ستیں تیز رو جگت کے ترنگ

تو حشر لگ وہ مقدم ہوں باد صر صر سوں
وہ حال دیکھہ کے باد شمال ہو جب دنگ

شکستہ دل کوں مرے وہچہ مومیائی ہے
کہ نام پاک ہے اُس کا مدام صیقل زنگ

---

* ستایا † جو

اُسی کی آل پہ نت ہے (ولی) بلا گردان
کیا چراغ پہ اُس کے مدام جی کوں پتنگ

در مدح بیت‌الحرام

۲۰ (۴)

کیا ہے غم مجکوں اگر جگ میں نہیں مونس غم
آہ یہ بس ہے مرے درد کوں دل کے مرہم
جگ کی مجلس ستی دل سوز ہوے بسکہ عدم
شمع کے باج نہ دیکھا ہوں کہیں رشتۂ غم
شمع، مجھہ حال پہ دل جال اپس کا سب نس
ہوکے بے تاب دم صبح چلی ملک عدم
دل پر درد کوں دارو ہے اگن پر روغن
داغ پر داغ ہوا زخم پہ میرے مرہم
تجھہ بن اے پاک گہر دل سوں ہوا حاصل مجھہ
موج دریا کی نمن غم کے پچھے غم پئے ہم*
عشرت جم کی نمن عیش اچھو تجھہ کوں عدم
جام لب تیرے دھن کوں ہو مبارک جم جم
گل کوں غیرت سوں کیا تونچھہ گلاب اے ظالم
سینہ چاکاں کے اُپر کیا ہے اِتا جور و ستم
سیر کرنے کوں ترے مکھہ کے چمن کی اے گل
جگ میں آیا ہے سو گلزار ارم ست آدم

---

* غم

تیر تجھہ عشق کا منگتا ہے اپس سینے میں
جیوں کہاں چاند تواضع سوں فلک پر ہو خم
صاف تجھہ مکھہ پہ سوں کیوں عرق نہ ہو غرق حیا
جاں ہوے گل کے گہر آب مثال شبنم
گرمی حشر سوں دل کوں نہیں ہرگز مرے غم
تاب خرشید سوں نہیں آب گہر ہوتا کم
ہو کے غواص میں دریا میں بدن کے دیکھا
صدف دل ہے حقیقت سوں گہر کی محرم
دل کے دریا کوں ترقی کے اُپر نت ہے نظر
اُس کی نسبت ہے سمندر سوں ہر اک آن میں کم
خلقت حق میں تو عرفاں کی نظر کھول کے دیکھہ
ذرے ذرے کے بھتر یہاں ہے جدا اک عالم
اُس کے مشتاق ہیں سب اہل زمیں اہل سما
شوق کا جس کے لیا چرخ پہ خرشید علم
خاکساراں کے انچھو حق کوں ہیں منظور نظر
جیوں کہ مقبول ہے خرشید کو بھوئیں سوں شبنم
آرسی دل کی سکے شمع نمن روشن کر
جو ہوا عشق میں پروانہ صفت جل کے بھسم
سیاھی * غم ہوئی ہے صبح نمن روشن و صاف
کہ وہ خرشید کرے گھر پہ مرے آکے کرم
راز اسرار کوں گُنّی جگ کے صفے کے اوپر
گر منگے † لکھنے تو جیوں ہووے قلم سرسوں قلم

---

* یاے مخلوط † نون مخلوط

آگ دوزخ کی اچھے اُس پہ قیامت میں حرام
اے(ولی)صدق سوں دیکھا ہے جو کُئی بیت حرم

———:o:———

در مدح حضرت میراں محی الدین قدس سرہ

(۵)

دیکھے نظر سوں اگر یہ جمال نورانی
شرم سوں مصر بسے جاکے ماہ کنعانی

ترے جمال کی یہ آرسی جو کُئی دیکھے
تو حاصل اُس کوں نہ ہووے سوائے حیرانی

جنوں ہے یہ کہ اچھے جی کوں اُس کے جمعیت
تری زلف ہے جسے باعث پریشانی

ترے یہ غمزۂ خوں ریز سوں ہوا معلوم
کہ عاشقاں کوں اُسی سوں ہے عیدقربانی

ستمگراں کے اُپر فخر ہے ترا برجا
کہ تجھہ عہد میں ہے جو رو جفا کی ارزانی

ترے حکم منیں ہے کثرت جفا اس قدر
مرے نزیک وفا کی ہے جیوں فراوانی

ترے فراق نے عشاق کوں کیا امداد
غذاے خون جگر ہور لباس عریانی

تجھہ اشتیاق کی آتش سوں سرفراز ہے دل
کہ سر پہ آگ کا شعلہ ہے تاج سلطانی

تو مہر سرد سوں یوں مہرباں ہے عاشق پر
ننگے کے حال پہ جیوں موسم زمستانی

تری برہ میں جو دانش کی آرسی کوں رکھا
عیاں دسے ہے اُسے صورت پشیمانی

جگت میں تجھہ خم ابرو کی کج نگاہی دیکھہ
دبے ہیں آب میں سر تا قدم الیمانی

یہ کیا ہے زلف سحر ساز جس کے دیکھے سوں
گئی ہے عابد و زاہد سوں سبحہ گردانی

تری یہ تیغ تغافل سوں خاق ہوئی بسمل
رہے ہیں دنگ ہو جیوں کر نگاہ قربانی

تری زلف سوں لیے کافراں سرشتۂ کفر
ترے جمال سوں ہے رونق مسلمانی

کہڑے ہوے پہ کیسے سرو سے گئی آزاد
ہنسی ہو ہنس کوں دکھاوے تو گر خرامانی

تری کے ملک سو آکر ہوا سراپا چمن
یہ لعل لب کے تماشے سوں رنگ مرجانی

ترے چمن کی صبا گر کرے چراغ کوں گل
گل چراغ دسے جیوں گل گلستانی

حسن کے ملک اچھو تجھہ اُپر مسلم نت
اچھو ترے پہ مدد شہسوار گیلانی

(ولی) یہ وقت اگر اُس قدم سوں عار کرے
دکھے وہ پل میں صفا سوں گئی پشیمانی

امید وار ہوں تیری جناب سوں دائم
کہ دل مرے کوں کرے تو چراغ نورانی

عیاں ہے نام مبارک ترا (محی الدین)
ترے اسم میں ہے خرشید کی درخشانی
مکان حشر ہو فردوس کی نمن روشن
تری نگاہ کرے گر بہار افشانی
بجاے خاک عجب کیا جو آ، کرے مسکن
تجھہ آستاں کے اُپر سرمۂ صفاہانی
مشائخاں جو کیے ہیں مدام کسب شرف
تري جناب سوں پائے ہیں قرب حقانی
وہ آفتاب نمط جگ منیں ہوا روشن
ترے جو نقش قدم پر گھسا ہے پیشانی
بغیر عالم باطن کسی پہ ظاہر نہیں
ترے سنے میں جو ہیں راز ہاے پنہانی
سخن ترا ہے نزک عاشقاں کے یوں مسند *
کہ جیوں کلام نبی یا کلام ربانی
تری مدد سوں ہے اکثر ضعیف کوں قوت
دیے ہیں مور کو یہاں حشمت سلیمانی
جگت کے بیچ وہ قانوں شفا† کا کیوں بوجھے
جوتجھہ سوں فیض نہ لیوے حکیم یونانی
یہ سمکنات میں تمکیں ترے پہ ہوئی ہے ختم
اِتا جہاں منیں ہے ممتنع ‡ ترا ثانی
ہے تجھہ نزک نظری ☒ کوں حکم بد یہی ☒ کا
عیاں ہے دل پہ ترے بسکہ راز سبحانی

---

* مسند † کتاب معقول ‡ محال ☒ قسم حکمت

یقیں ہے یہ کہ فلاطون و بو علی دونوں
ترے نزیک ہیں جیوں کودک دبستانی*
زمیں میں جاکے چھپے منفعل ہو جیوں سحباں
ترے آگے جو کیے† دعوی سخن دانی
خدا کے فضل سوں مسند نشیں ہو تم اُس کے
بنی ہے نور سوں جس کے یہ شکل انسانی
تری گلی میں میسر ہو جس کوں بستر خاک
قصور ہے کہ منگے پھر کے قصر کیوانی
تری جناب سوں کینہ جو کُئی کہ دل میں رکھے
تو اُس پہ طعن کریں سب یہود و نصرانی
دُنوں جہاں میں کرے فخر ہر سخنداں پر
تو گر قبول کرے اس (ولی) کی نادانی
یقیں ہے مجکوں کہ گر یہ قصیدۂ رنگیں
سنیں تو وجد کریں انوری و خاقانی

در مدح حضرت شاہ وجیہ الدین نور اللہ مرقدہ

۳۷ (۹)

ہوا ہے خلق اُپر پھر کے فضل سبحانی
کیا ہے ابر نے رحمت سوں گوہر افشانی
یہ آب صاف میں گوہر کوں دیکھ خجلت سوں
صدف کی بیت میں گل کر ہوا ہے جیوں پانی

---

* (ن) نسیانی † کرے

تمام پات "یسبح بحمدہ" کے بحکم
زبان حال سوں کرتے ہیں ذکر سبحانی
قطار قطرۂ شبنم سوں آج سبزۂ خضر
لے* سبحہ ہاتھہ میں کرتا ہے ادعیہ خوانی
ہر اک طرف جو ہوئی بسکہ ریزش باراں
کیا ہے آج تفرج نے جوش طوفانی
اس آب روح فزا کے کمال لطف کوں دیکھہ
چھپا ہے پردۂ ظلمت میں آب حیوانی
ہوئی ہے غنچہ نمن جگ کوں بسکہ جمعیت
عجب ہے اب رہے سنبل منیں پریشانی
ہر ایک قطرۂ شبنم ہے غیرت گوہر
ہر ایک پات پہ برسا جو ابر نیسانی
ادب سوں حضرت حق کے زبسکہ سہمتے ہے
ہر اک کلی ہے سو جیوں کودک دبستانی
چمن میں اُس کے کرم نے دیا ہے حکمت سوں
ہر ایک پھول کی پکھڑی کوں رنگ مرجانی
یہ لطف دیکھہ ہوا ہے دماغ بسکہ بحال
بدل ہوئی ہے اِتی حافظے سوں نسیانی
تمام ملک ہوا حق کے فضل سوں آباد
رہا نہیں ہے جگت میں نشان ویرانی
جو اس کے بھید کے پیاسے تھے وہ یہ پانی دیکھہ
پیے ہیں آب نمط رازہائے پنہانی

---

* بیک حرکت

زهے بہار حلاوت، زهے بہار طرب،
کہ بلبلاں نے لیا شیوۂ غزل خوانی

سو اس بہار میں آیا ہے عرس حضرت کا
ہوئی ہے پھر کے عیاں حشمت سلیمانی

چراغ گرد میں روضے کے جو ہوے روشن
ہر اک چراغ ہے جیوں آفتاب نورانی

ہوا ہے بسکہ طراوت سوں یہ مکاں سرسبز
ہر اک سفال پہ دستا ہے رنگ ریحانی

چراغ یہاں کے ستارہ نمن ہیں گرداں نت
دیے ہیں چرخ کوں تعلیم سبحہ گردانی

ہوا ہے گنبد پرنور آج طبلۂ مشک
ز بسکہ عود و عنبر کی ہوئی فراوانی

قبر ہے آج لطافت سوں غیرت* گلزار
کیا ہے خلق نے اس پر جو بس گل افشانی

وہ جسم روح اور اُس کا ہے جسم مرقد پاک
کہ جس کے گرد ملائک کریں سبق خوانی

یو دین پاک میں بے شک ہے تو وجیہ الدین۔
عدم ہے آج زمیں کے اُپر ترا ثانی

تری طبع کوں دیا حق نے فہم پر مقصد
تری زباں کوں سزاوار ہے سخن دانی

ہے ملک دیں میں تری ذات کوں شہنشاہی
ہے نقد علم ترا سکۂ مسلمانی

---

* (ن) صورت

هر اِک کوں اُس سوں خبر نہیں ہے جگ کے صفحے پر
تجھے جو کشف ہوے رازہاے پنہانی
دیا ہے حق نے تجھے جامع الکمالاتی
عطا کیا ہے تری ذات کوں ہمہ دانی
عجب نہیں جو دوے* عقل کوں وہ آج سبق
جو اس جناب میں آکر کیا سبق خوانی
تجھہ آفتاب سوں جو کُئی کیا ہے کسب شرف
وہ سرخ رو ہے سو جیوں جوہر بدخشانی
رہیں اپس میں ابھی دنگ ہو سو جیوں تصویر
ملائکاں جو دیکھیں یہ جمال نورانی
خدا کی یاد میں ازبسکہ محویت ہے تجھے
ہوی ہے ختم تری ذات پر خدا دانی
تو وہ ہے فیض رساں جگ میں اے مبارک ذات
کہ تجھہ سوں فیض لیے عالمان ربانی
تجھہ آستاں پہ سرج تاکہ آ کرے سجدہ
ہوا ہے سر سوں قدم تک تمام پیشانی
تری جناب سوں ہے فیض طالباں کوں مدام
ترے کرم سوں ہے اکثر کوں قرب حقانی
تری ہے ذات سراپا حقیقت انساں
اگرچہ حق نے دیا سب کوں شکل انسانی
ترے کرم سوں ہوا دل خوشی سوں آج بدل
وہ غم کہ طول میں تھا جیوں شب زمستانی

---

* دے

تجھہ آستان مبارک پہ مثل نقش قدم
رکھے ھیں سیس چہ ایرانی و چہ تورانی

تری جناب کا وہ صحن ھے سراپا نور
کہ جس کی خاک ہے از سرمۂ صفاھانی

وہ آب خضر سوں دل سرد کیوں نہ ھو دائم
یہ حوض پاک سوں جو کُنّی کہ آپیا پانی

نزیک حوض کے کنوّاں * ھے آبروے نین
کہ جس کی چاہ میں دائم ھے ماہ کنعانی

عجب یہ جاے مبا رک ھے مورد رحمت
نہیں ھے رات کہ نہیں اس میں ذکر قرآنی

وہ فیض بخش ھے مسجد مکان بر جستہ
کہ جس کے وصف میں بولا ھوں کعبۂ ثانی

فلک پہ فخر زمیں گر کرے تو نہیں ھے عجب
کہ اُس کے سر پہ یہ گنبد ھے تاج خاقانی

ھے آرسی کی نمط مدرسہ یہ روشن و صاف
نگاہ کوں ھے تماشے سوں اُس کے حیرانی

ترے جو ذکر میں رھتے ھیں ذاکراں دائم
ھے اُن کوں حضرت داؤد کی خوش الحانی

کیے ھیں وصف ترے گرچہ صد ھزاراں نے
ولے (ولی) نے کیا مدح میں گلستانی

نئے قلم ھے مرا نیشکر سوں شیریں تر
کیا ھوں بسکہ حلاوت سوں شکر افشانی

---

* بروزن فعلن

لکھا ہوں دل کوں (ولی) کے یہ مصرع عرفی
کہ ایں قصیدہ بیاضی * بود نہ دیوانی

———— : o : ————

مثنویات (۲)

۳۱ (۱)

الٰہی ! دل اُپر دے عشق کا داغ
یقین کے نین میں ست †کُحل ما زاغ
الٰہی ! عشق میں مشاق کر مجھہ
اپس کے شوق کا مشتاق کر مجھہ
شریعت کا جہاں ہے شارع عام
یہ تن کا وہانچہ کر آغاز و انجام
عیاں کر دل اُپر راز طریقت
سنے پر کھول ابواب حقیقت
پرکھنے معرفت کا جوہر صاف
اپس کے فرض سوں کر دل کوں صراف

---

* اہلِ عجم کا خاص دستور تھا اور اب بھی عام رواج ہے کہ بہتر اور نفیس کلام کو دیوان سے الگ ایک بیاض میں بطور انتخاب درج کرلیا جاتا ہے - ایسے کلام کو اصطلاحاً بیاضی کہتے ہیں - یہ خیال کہ یہ اصطلاح قیاسی ہے ٹھیک نہیں جب کہ عرفی سا مسلم اُستاد اپنے قصیدے میں کہتا ہے جو ابوالفتح کی شان میں لکھا ہے : —

زمانہ خواند و فلک بر بیاض دیدہ نوشت
کہ ایں قصیدہ بیاضی بود نہ دیوانی

† لگا

چمن میں شوق کے دل کھول جیوں گل
اسی گُل کے اُپر کر دل کوں بلبل

مجھے دے نقش گل سوں دل میں داغاں
مرے مقصد کے روشن کر چراغاں

برہ کی بارگہہ میں مجکوں جا دے
مجھے اس شوق کی عشرت سدا دے

یہ دل معمور کر جیوں شیشۂ مل
پریشانی نہ دے مانند سنبل

محبت کی عطا کر مے پرستی
اپس کی معرفت کی بخش مستی

جہاں کی فکر سوں آزاد کر مجھہ
اپس کی یاد سوں آباد کر مجھہ

برہ کے باغ میں دے آب داری
ہمیشہ رکھہ جھڑی نیناں کی جاری

مجازی کی مجالس سوں جدا رکھہ
مجھے اس پنتہ سوں نا آشنا رکھہ

حقیقت کی زلف کا کھول بستار
سو یک یک تار کا مجھہ کر گرفتار

شتابی سوں دے اے ساقی مہرباں
برہ کا جام جیوں سورج درخشاں

کہ خرشید نبوت کی مدح میں
کنول کا دل کھلا سینہ کے دح * میں

---

* منتخب اللغات میں اس لفظ کے معنی کسی چیز کا زمین میں پوشیدہ کرنے کے لکھے ہیں مگر یہاں ربط کلام سے دوحہ (باغ) کا مخفف قیاسی معلوم ہوتا ہے۔

محمد وہ کہ جس کے حق میں لولاک
کہا ہے خالق املاک و افلاک

عجب گلزار ہے وہ مظہر گل
کہ ہے جس باغ کا خورشید اک گل

وہی ہے بے دلاں کا دل کشا باغ
وہی ہے عاشقاں کا مرہم داغ

اُسی کا ذکر ہے ایمان مومن
اُسی کی یاد اطمینان مومن

وہی ہے باغ اقدس سروردیں
کہ جس کے باغ کا رضواں ہے گل چیں

کھلا کونین میں وہ دین کا گل
دو جگ مشتاق اُس کے مثل بلبل

دو عالم جسم وہ ہے جان عالم
نیناں امرا * رہی سلطان عالم .

دکھایا عاشقاں کوں عشق کی راہ
کیا عارف کوں عرفاں بیچ آگاہ

ہوا جو کوئی اُس گل سوں معطر
رہا وہ مست ہو تا روز محشر

کیا حق اُس ابوالا رواح خاطر
مرتب چار دیوار عناصر

ہوا جب چار باغ دین روشن
شریعت کا کھلا اُس بیچ گلشن

---

* یہ لفظ پڑھا نہیں گیا

سنواری گرد اُس کے چار دیوار
حقیقت میں سمجھہ، ھیں یار وہ چار
وہ ھیں مقبول درگاہ صمد کے
وھی ھیں منتخب اس چار حد کے
دے * اے ساقی پیا پے جام دو چار
کہ مائل ھوں اُسی سے کا میں لاچار
جو بخشے وہ مجھے یک جوش مستی
فراموشی میں بھولے خود پرستی †

—— : o : ——

ایضاً در تعریف شہر سورت

۴۷ (۲)

عجب شہراں میں ھے پر نور یک شہر
بلا شک وہ ھے جگ میں مقصد دھر
رھے مشہور اُس کا نام سورت
کہ جاوے جس کے دیکھے سب کدورت
جگت کی آنکھہ کا گویا ھے یہ نور
اچھو اس نور سوں ھر چشم بد دور

---

* بیک حرکت

† جیسا کہ مقدمے میں ظاھر کیا ھے یہ مثنوی کسی کتاب (مثنوی) کا ایک ٹکڑا معلوم ھوتی ھے - اور غالباً وہ مثنوی وہ مجلس ھوگی - اس خیال کی تائید قطعۂ تاریخ کے اُن دو شعروں سے ھوتی ھے جو اسی وزن میں کہے گئے ھیں ' جن کو آیندہ صفحات پر درج کیا ھے —

شہر جیوں منتخب دیوان ہے سب
ملاحت کی وہ گویا کھان ہے سب

سرج سن آب اُس کی جگ میں کانپا
سمندر موج زن رگ رگ میں کانپا

کنارے اُس کے اک دریاے تپتی
کہ دنیا دیکھنے کوں اُس کے تپتی*

کیا سب تن خجالت سوں یہ جیوں عرق
ہوا دریا اپس کے عرق میں غرق

شہر سوں ہے وہ ہم بازو ہمیشہ
دریا سوں ہے وہ ہم پہلو ہمیشہ

کہ آب خضر کی ہے اُس میں تاثیر
ہوا دیتی ہے اُس کی یاد کشمیر

وہاں اشنان جب کرتا ہے عالم
صبح ہور شام جپ†کرتا ہے عالم

عجب قلعہ ہے وہاں اک با قرینہ
انگوٹھي میں دنیا کے جیوں نگینہ

نزک قلعے کے باڑا گھات ہے وہاں
کہ دائم گلرخاں کی ہات ہے وہاں

رہے اس حاشیے پر جاے آرام
طلسمی باغ وہاں ہوتا ہے ہر شام

اے ‡بلبل پاک بینی سوں نظر کر
کثافت کی نظر سوں بس حذر کر

---

* (ن) نبتی † (ن) سب ‡ بیک حرکت

کِھلے ھیں ھر طرف رخسار کے گُل
ھر اک گل کے نزک وھاں پر ھے سنبل
جو گُنّی دیکھا ھے اُن کا باغِ رخسار
ھوا اِک دید میں وہ محو دیدار
جو ھیں وہ محض تصویرات اخلاص
سو عاشق پروری میں وھچھہ ھیں خاص
کھاں ھے ساقی اخلاص انگیز؟
محبت کی کرے می مجھہ اُپر ریز!
صفائی سوں کِھلے مجھہ جیو کا باغ
کروں اُس دُرد می کوں مرھم داغ
اھے (سورت) حقیقت کی نشانی
کہ ھیں معمور رھاں اھل معانی
شرافت میں یہ ھے جیوں باب مکّہ
تو ھے سب ملک پر اُس کا جو سکّہ
اگر دیکھے ھیں لوگاں شام و تبریز
نہ دیکھا کوئی ایسا ملک زرخیز
کہ اُس بھیتر کنے ایسے ھیں تجّار
کہ قاروں کوں نہیں اُن کے نزک بار
اِتی آتش پرستاں کی ھے بستی
سکھے نمرود واں آتش پرستی
فرنگی اِس میں اِتے ھیں گُلہ پوش
عدد وھاں جن کی گنتی میں ھے بے ھوش
وھاں ساکن اِتے ھیں اھل مذھب
کہ گنتی میں نہ آویں اُن کے مشرب

اگرچہ سب ہیں وہ ابنائے آدم
ولے بینش میں رنگا رنگ عالم

بھری ہے سیرت و صورت سوں سورت
ہر اِک صورت ہے وہاں اُن مول *صورت

ختم ہے امرداں پر رو صفائی
ولے ہے بیشتر حسن نسائی

سبھا اِندر کی ہے ہر اک قدم میں
چھپا اِندر، سبھا کو لے عدم میں

کشن کی گوپیاں کی نہیں ہے یہ نسل
رہیں سب گوپیاں وہ نقل، یہ اصل

زلف اور مکھ کے طالب سوں پُچھو بات
جسے ہر دن ہے عید ہر رات شبرات

ہزاراں اِس سبب شیدا ہیں بسمل
کہ ہیں وہاں غنچۂ لب دائما گل

نہ کُئی دقت سوں کھینچے شوخ چنچل
وہ مکھ کے باغ کن دیوار آنچل

نظر بھر کر دِکھو ہر گل بدن کوں
کہ ہے پردے سوں بے پروا اُنن کوں

رہے وہاں عاشقاں کوں عام آواز
کہ نہیں پردہ بغیر از پردۂ ناز

کسی کوں نہیں نظربازی بنا چین
کُھلے ہیں رات دن سب غرفۂ نین

---

* (ن) تصویر سورت

هر اک لب هیں سو جیوں یاقوت آن مول
کرے وہ بات جب میٹھے لباں کھول

وہ باتاں نہیں سراپا ہے مٹھا قند
کہ جن باتاں اُپر ہے نیشکر بند

پڑا شیریں بچن سن اُن کے بس جو
پھنسا اِس شہد میں جا کر مگس ہو

ہوا اُن کوں نکند کام دشوار
رہا تھا آخری دم لگ گرفتار

شہر بھیتر جو آوے نہان کا دن
ہندو کی قوم کے اشنان کا دن

ہر اک جانب دکھوں میں فوج در فوج
تجلی کے سمندر کی اُٹھے موج

نین کی بیٹھہ کشتی پر تو اے پاک
یہ طے کر سہج میں موج خطرناک

مہرباں ہو کے اے ساقی کوثر
کرم سوں کشتی مے مجکوں دے بھر

اپس کے لطف سوں کر دے عطا مے
جو اِس نشئے میں دریا کوں کروں طے

عبث باتاں ہیں بس کر اے (ولی) تو
نہ کر مقصد سوں اپنے کاہلی تو*

---

* یہ اشعار بھی مثنوی نمبر (۱) کے ہم وزن ہیں بعض دیوانوں میں یہ دونوں ٹکڑے بلا فصل لکھے ہوے ہیں - ہم نے مضمون کی نوعیت دیکھکر جدا جدا درج کیا ہے - اس مثنوی کے آخر شعر کا دوسرا مصرع پھر اُس خیال کی تائید کرتا ہے کہ یہ دونوں مثنویاں ضرور مثنوی دہ مجلس یا کسی اور مثنوی کے حصے ہیں—

قطعات (۶)

۱۳ در فراق گجرات

گجرات کے فراق سوں ہے رخار دل
بے تاب ہے سِنے منیں آتش بہار دل

مرہم نہیں ہے اِس کے زخَم کا جہاں منیں
شمشیر ہجر سوں جو ہوا ہے فگار دل

اول سوں تھا ضعیف پہ پا بستہ سوز میں
جیوں بال ہے اگن کے اُپر بے قرار دل

اِس سیر کے نشے سوں اول تر دماغ تھا
آخر کوں اِس فراق میں کھینچا خمار دل

میرے سنے میں آ کے چمن دیکھہ عشق کا
ہے جوش خوں سوں تن میں مرے لالہ زار دل

حاصل کیا ہوں جگ میں سراپا شکستگی
دیکھا ہے مجھہ شکیب سوں صبح بہار دل

ہجرت سوں دوستاں کے ہوا جی مرا گداز
عشرت کے پیرہن کوں کیا تار تار دل

ہر آشنا کی یاد کی گرمی سوں تن منیں
ہر دم میں بے قرار ہے مثل شرار دل

سب عاشقاں حضور اچھے پاک سرخ رو
اپنا اپس لہو سوں کیا ہے نگار دل

حاصل ہوا ہے مجکوں تمو مجھہ شکست سوں
پایا ہے چاک چاک ہو شکل انار دل

مجمر نمن هوا هے بدن سوز هجر سوں
اسپند کی مثال هے آتش سوار دل

افسوس هے تمام که آخر کو دوستاں
اِس میکدے سوں اُٹھکے چلا سده بسار دل

لیکن هزار شکر (ولی) حق کے فیض سوں
پھر اُس کے دیکھنے کا هے اُمیدوار دل*

(۲)

حسن دلبر کا خواب میں دیکھا نور حق تھا حجاب میں دیکھا
خود فنا هو کے ذات میں ملنا یه تماشا حباب میں دیکھا

(۳)

سجن کے حسن کا قرآں پڑھا هم نے نظر کرکر
نه پایا کچھه غلط اس میں دِکھا زیر و زبر کرکر

کلام العشق همنا کوں سنا حکمت سوں منطق میں
وگرنه اس مطول کوں سنا تھا مختصر کرکر

(۴)

† نگاه تیز و پلک تیز، غمزه تسپر تیز
هوے هیں دل کے لئے یه تمام نشتر تیز

---

* اس قطعے سے بعض لوگوں کا خیال هے که ولی گجراتی تھے حالانکه اس سے یه پایا جاتا هے که وه یهاں بطور سیر و تفریح یا کسی تعلق خاص سے قیام پزیر تھے - نیز یه قیاس هو سکتا هے که شهر گجرات کے لئے یه قطعه کہا گیا هے جبکه وه سید معالی کے همراه صوبهٔ پنجاب میں سرهند وغیره تک گئے هیں--

† بمبئی کے چھپے هوے دیوان میں یه دونوں شعر ایک ساتھه اور ایک جگه لکھے هوے هیں - پہلے شعر کا مقفی و مردف هونا بتاتا هے که دوسرے شعر میں بھی یهی التزام هوتا مگر وهاں صرف قافیے پر انحصار هے - چوں که دونوں شعروں میں بلحاظ مضمون یک گونه ربط پایا گیا اس لئے بذیل قطعات درج کئے گئے --

رقیب پر جو چلے بس، تو اُس کوں چاک تو کر
پکارے حشر تلک غم سوں وہ "بریز بریز"

(۵)

گنج مخفی کی نہیں کُنجی ہے بسم اللہ بن
قفل دل کُھلتا نہیں ہے گا ہمارا آہ بن

رود نیل آنکھوں سوں جاری ہے ندی نالے ہیں آب
باؤلی ہر ئی ہے یوسف کی زلیخا چاہ بن

(۶)

قطعہ تاریخ دہ مجلس منظوم

ہوا ہے ختم جب یو درد کا حال
گیارا سو پو تھا اکتا لیسوا ں سال

کہا ہاتف نے یو تا ریخ معقول
"(ولی) کا ہے سخن حق پاس مقبول"
۱۱ ھ ۱۴۱

رباعیات (۲۶)

(۱)

اے جیو دو عالم کا ترے مکھہ پہ فدا
محتاج تری ذات سوں سب شاہ و گدا

مجھہ عاجز بے کس پہ نظر رحم سوں کر
اے منظر ہر نا ظر و منظور خدا!

(۲)

مے خا نۂ جگ کا جسے سر جو ش کیا
اُس ہاتھہ سوں عالم نے قدح نوش کیا

اُس سید عالم کوں جو دیکھا یکبار
یکبارگی عالم کوں فراموش کیا

(۳)

تجھہ عشق سوں عشاق کا من آگ ہوا
خرشید نمن، تمام تن آگ ہوا
ہر تختۂ لالہ پہ لکھے لالی سوں
تجھہ رنگ کی غیرت سوں چمن آگ ہوا

(۴)

دل، جام حقیقت منی جو مست ہوا
ہر مست مجازی سوں زبردست ہوا
یہ باغ دسا نظر میں تنکے سوں کم
اور عرش عظیم پگ تلے پست ہوا

(۵)

کسوت کوں اپس رنگ سوں گُلفام کیا
جب بر میں دردامی کوں گل اندام کیا
دو دام یہ، بادام نیَن، دوجے زلف
شش دام میں، شش جہت بے آرام کیا

(۶)

تجھہ نین میں جی دام محبت دیکھا
تجھہ لب منیں، دل جام مروت دیکھا
تجھہ مکھہ کے بھتر روز دساروشن مجھہ
تجھہ زلف میں دل شام مشقت دیکھا

(۷)

یکبارگی تجھہ دیکھنے مجھہ دل، مل جا
گُل تل ہو رہا گال منیں تل مل جا
سنسار کی انکھیاں جلے، سب جیو جلے،
جینے کا بھروسا کسے، یک تل مل جا

(۸)

یہ ہستی موہوم دسے مجکوں سراب
پانی کے اُپر نقش ہے یہ مثل حباب
ایسے کے اُپر دل کوں نہ کر ہر گز بند
آپس کوں نہ کر خراب اے خانہ خراب!

(۹)

سورج کے اُپر جوش کرے شرم وحجاب
کر دور کرم اپنے سوں اِس مکھہ سوں نقاب
تجھہ مکھہ کی تجلّی سوں پڑے جوت تمام
بو لیں کہ "ہوا ہے آج یہ یوم حساب"

(۱۰)

تجھہ لب منیں دستا ہے مجھے آب حیات
تجھہ زلف کی ظلمات میں ہے لیل برات
اے سبزۂ خضر! تجھہ قدم سوں شاید
اس آب حیات کوں ملے رات برات

(۱۱)

منگتا ہے مرا دل کہ اپس کے لے ہات
اس حسن کی دولت سوں دے یک بوسہ زکات

تجھہ حکم پہ یہ داد و دھش ھے موقوت
تاخیر نہ کر اس منیں ' ھے بات کی بات

(۱۲)

تجھہ مکھہ کا ھے یہ پھول چمن کی زینت
تجھہ شمع کا شعلہ ھے اگن کی زینت
فردوس میں نرگس نے اشارے سوں کہا:
" یہ نور ھے عالم کے نیَن کی زینت "

(۱۳)

ھے حسن کی اقلیم میں تو شاہ ھنوز
خوبی کا تری مشتري ھے ماہ ھنوز
اِس وقت میں تو ھے مالک مصر بہار
یوسف کوں ھے تجھہ عزیز کی چاہ ھنوز

(۱۴)

رکھتا ھوں میں دل میں درد جاں کاہ ھنوز
اے شوخ نہیں ھوا تو آگاہ ھنوز
تجھہ غم سوں ھیں گرچہ چشم پر آب ولے
سینے میں بجا ھے آتش آہ ھنوز

(۱۵)

نہیں نقد خزینے میں مرے غیر از داغ
جس داغ کی حسرت سوں ھوا لالہ داغ
سینے منیں اک غم کامحل باندھا ھوں
ھیں آہ کے جس بیچ کئی لاکھہ چراغ

(۱۶)

رکھہ دھیان کوں ہر آن تو معبود طرف
رکھہ سیس کوں ہر حال میں مسجود طرف
معدوم کوں ' موجود سوں کیا نسبت ہے
اولی ہے کہ مائل ہوتو موجود طرف

(۱۷)

دیوان ازل بیچ خدائے بے چوں
یہ حکم کیا عام کہ "ہاں کُن" فیکوں
افراد دو عالم کا بندھا شیرازہ
اس دفتر کونین پہ فہرست ہے توں

(۱۸)

تجھہ عشق سوں نت بے سرو ساماں ہوں میں
تجھہ زلف سوں بے تاب و پریشاں ہو ں میں
تجھہ مکھہ کی صفائی کوں نظر میں رکھکر
مدت ستی جیوں آئینہ حیراں ہوں میں

(۱۹)

ہے مکھہ کوں ترے دیکھہ گلا شرم سوں ماہ
یہ چاہ ز نخ کی لے گیا یوسف چاہ
تجھہ نین کے جلوے کوں جو نرگس دیکھی
اس کثرت جلوہ سوں ہوئی خیرہ نگاہ

(۲۰)

اے خلق کے زیب و زین! مجھہ حال کوں دیکھہ!
اے جد حسن حسین مجھہ حال کوں دیکھہ!

تجھہ باج مجھے نہیں ہے دوجا جگ میں
شاھنشۂ مشرقین! مجھہ حال کوں دیکھہ!

(۲۱)

تجھہ یاد کے تئیں روح سوں ھمدم کہتی
تجھہ نام کے تئیں* دافع ھر غم کہتی
تجھہ باج دُجے کوں جو نہ دیکھے بہتر
تو خلق تجھے "سید عالم" کہتی

(۲۲)

وہ زلف سیہ دل، کہند انداز ھوئی
اس مرغ اُپر دل کے سو جیوں باز ھوئی
بےکس کوں اپس کس سوں بندھے کس کوں دکھو
ناکس کے عمل کرکے سر افراز ھوئی

(۲۳)

تجھہ فیض سوں انکھیاں کوں مری نت ہے تری
تجھہ یاد سوں ھر اشک مرا رشک پری
از بسکہ ترا جمال سینے میں رکھا
پایا ھے مرے خیال نے دیدہ وری

(۲۴)

یہ نین ترے مجکوں دسیں جنجالی
اور کان میں بالا کے نزک یہ بالی

---

* بروزن فع

کھو زلف کوں سمجھا کہ ٹکو مار کسی*
مشہور مثل "سانپ لڑا منھہ خالی"

(۲۵)

منصور تری دار اُپر حیراں ہے
قضّات تری راہ میں سر گرداں ہے
دربار میں تیرے نہیں موسیٰ کوں بار
یہ نور ترا بوجھہ، ترا درباں ہے

(۲۶)

کونین حسن حسین کا ممنوں ہے
اِس یاد سوں عشرت کا سِنہ محزوں ہے
ایسوں کے اُپر روا رکھا داغ، فلک
جس داغ سوں لالۂ جگر پر خوں ہے

فردیات (۴۰)

(۱)

باج حق کے نہیں کوی واقف ہماری آہ کا
مدعا ہے یہ دیوان بے تابی کی بسم‌اللہ کا

(۲)

مذہب عشق میں تری صورت
دیکھنا ہم کوں فرض عین ہوا

* کسی کو

(۳)

خجلت ستی ہر غنچہ گریباں میں رکھے سر
گر باغ میں مذکور ہو اُس تنگ دھن کا

(۴)

دیکھہ تجھہ ابرو کوں شکل کژدم جادو نگاہ
مارکے مانند کھایا تجھہ زلف نے پیچ و تاب

(۵)

جن نے تیرے حسن کے دریا کوں دیکھا آنکھہ بھر
وہ ہوا خالی اپس سوں جگ میں مانند حباب

(۶)

خواب خوش آتی نہیں ہے شب کوں تجھہ بن اے صنم
جب سوں دیکھے ہیں تری تصویر یاراں الغیاث

(۷)

حسن اُس کا ہوا ہے خوش خط آج
ہے سزاوار گر دیوے* اصلاح

(۸)

کرتا ہوں جاں سپاری، کتھئی ہیں ہاتھہ جسکے
کرنے کوں دل کا چونا آتا ہے پان کھاکر

(۹)

تجھہ جام لب سوں بوند پڑے خاک جم میں گر
لے جام مثل لالہ نکالے وہ بھوئیں† سوں سر

---

* بروزن ملے † زمین

(۱۰)

گر تو منگتا ہے کہ دیکھوں رنگ وسعت مشربی
صدق نیّت سوں شتابی دامن صحرا پکڑ

(۱۱)

میں نہ جانا تھا کہ تو ناداں ہے
دل دیا تھا تجکوں دانا بوجھکر

(۱۲)

نکو کر آشنائی غیر سوں اے سیم تن ہرگز
نہ ہوا ے شمع رو ہر انجمن میں شعلہ زن ہرگز

(۱۳)

دکھنی زبان میں شعر سب کہتے ہیں لوگاں اے (ولی)
لیکن نہیں بولا کوی یک شعر خوش شیریں نمط

(۱۴)

اُس کے فہانے کی سن خبر آیا
چشمۂ آفتاب گرم نکل

(۱۵)

کیوں مارتے ہو تیغ سجن! ہم میں دم نہیں
پنہاں نگہ تمہاري یہ گُپتی سوں کم نہیں

(۱۶)

اور مجھہ پاس کیا ہے دینے کوں
دیکھکر تجکوں روئے دیتا ہوں

(۱۷)

قسم تیرے تغافل کی کہ نرگس کی قلم لے کر
تری انکھیاں کے آہو کوں لیا ہوں خون جادو سوں

(۱۸)

کشتی پہ مجھہ نین کی انجھواں کے قافلے چڑھ
مقصود کے حرم کوں احرام بندھ چلے ھیں

(۱۹)

نہ جانوں وہ ھلال ابرو کدھر کوں
چلا ھے باندھ تیغ مغربی کوں

(۲۰)

کیا غم ھے اُس کوں گرمی خرشید حشر سوں
بخت سیاہ جس کے سر اوپر ھے سائباں

(۲۱)

ترشی چین و شکر لب یار
حق میں میرے ھے شربت لیموں

(۲۲)

تجھہ زلف سوں اے غیرت لیلیٰ!
بید خواناں ھوے ھیں سب مجنوں

(۲۳)

گناھاں کے سیہ نامے سوں کیا غم اُس پریشاں کوں
جسے یہ زلف دستاویز ھے روز قیامت میں

(۲۴)

دور ھے، لیکن نزک دستا ھے مجھہ
دل ھوا تجھہ دیکھنے کوں دوربیں

(۲۵)

دستا ھے تونجھہ مجھکوں جدھر دیکھتا ھوں میں
تیرے خیال بیچ ھوا دل ھزار بیں

(۲۶)

ہر نقش پا سوں دیدۂ قمری دسے اگر
وہ سرو خوش خرام چلے سیر باغ کوں

(۲۷)

گر تمنا ہے کہ ہوں روشن دلاں میں سربلند
مجھہ سوں پروانے اُپر ہو موم دل اے شمع رو!

(۲۸)

یاد میں تجھہ قد کی اے گلزار حسن!
آہ میری سبز* ہے مانند سرو

(۲۹)

کیا کام اُس کوں پھر کے شراباً طہور سوں
پی جس نے تجھہ لباں سوں شراب دو آتشہ

(۳۰)

از بسکہ شکستہ دل ہوں غم سوں
لکھتا ہوں شکستہ خط سوں نامہ

(۳۱)

اے کعبہ رو کھڑا تو ہوا جیوں ادا کے سات
بولے اکابراں نے کہ "قدقامت الصلاۃ"

(۳۲)

لام† نستعلیق کا ہے اُس بت خوش خط کی زلف
ہم تو کافر ہوں اگر بندے نہ ہوں اِسلام کے

---

* (ن) تیر

† یہ شعر دیوان مطبوعۂ نول کشور لکھنؤ میں ولی سے منسوب ہے اور دوسرے تذکروں میں کسی اور کے نام سے درج ہے۔

(۳۳)

اُس ملاحت کے نون کی لذت
جس کا دل ہو کباب سو جانے

(۳۴)

تری انکھیاں نے مجھہ اے شوخ بدمست
چھکائی ہے جھکائی ہے جُھکائی*

(۳۵)

جب کہ تو نین میں سماتا ہے
جیو میرا انکھاں میں آتا ہے

(۳۶)

درزن کوں، کہا، کیا ہے ترے بر میں دکھا تک
بولی کہ نہ کچھہ چھیدَ سُنا ہے کہ سِنا ہے

(۳۷)

مکھہ ترا بحر حسن و زلفاں موج
گردش چشم عین طوفاں ہے†

(۳۸)

تجھہ طرف اکثر ہیں آھن دل رجوع
دل ترا کیا سنگ مقناطیس ہے

(۳۹)

پی کوں دیکھا نہیں ہوں اِس نوبت
دل مرا اس سبب سوں جھانجھہ میں ہے

---

*(ن) چکھائی

† ایک قلمی دیوان میں یہ شعر اس طرح دیکھا گیا:
نین کشتی ترون دو پتلی نوح
تس میں گردش سو عینِ طوفاں ہے

شعلہ‌خو جب سوں نظر آتا نہیں
تب‌سوں انگاروں پہ لوٹتے ہے (ولی)

نوٹ :- اشعار مفردات مختلف دواوین اور تذکروں سے منتخب کئے گئے ہیں - بعض اشعار کے انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اِن قوافی و ردیف میں پوری غزلیں کہی ہوں گی - کوشش و تلاش کی گئی ہے اور کی جا رہی ہے کہ جہاں کہیں ولی سے منسوب کردہ کلام مل سکے تو یکجا کر دیا جائے، تصحیح اور تنقید اگر اس وقت نہ ہو سکے تو آئندہ ہو سکے گی -

قطعات تاریخ ترتیب کلیات ولی

اعداد کے حساب سے (تاریخ گوئی کا) ایجاد (امیر خسرو) سے پہلے نظر نہیں آتا، اُن سے پہلے (شیخ سعدی وغیرہ نے (جمل) کے شمار سے کوئی غرض نہیں رکھی - لفظاً صرف سنین کا اظہار کیا ہے مثلاً " زھجرت شش صد و پنجاہ و شش بود " اس مصرع کے اعداد ۶۵۶ سے کہیں زیادہ ہیں - بہرحال واقعات تاریخی کی یادداشت کے لئے پرانے زمانے کا یہ [شارٹ ہینڈ] (مختصر نویسی) بھلا دینے کے قابل نہیں - مشرقی کتابوں کے آخر میں عموماً اور دواوین نظم میں خصوصاً تاریخوں کی بھرمار ہوا کرتی تھی اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے - طوالت سے قطع نظر کرکے یہاں صرف دو تین قطعات تاریخ لکھے جائیں گے، جن میں ایک رباعی راقم حروف نے عرض کی ہے اور باقی حضرت خال محترم رئیس الحفاظ، امام المورخین جناب سید عبدالجلیل صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی ارشاد کردہ ہیں - قبلۂ محترم (بلا مبالغہ) اپنی معلومات (قرآنی و تاریخ دانی) میں (لاثانی) ہیں۔ اس تعریف کو میری نسبت فرزندی کا (پیوند) نہ سمجھنا چاہیے بلکہ حقیقت امر (آفتاب آمد دلیل آفتاب) سے بھی (دہ چند) ہے :—

بسم اللہ الرحمن الرحیم وھو واحد رب قدیر
۳۸ ھ ۱۳

وصلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ محمد وآلہ الامجاد
۳۸ ھ ۱۳

تاریخ دیوان ولی

۲۸ فصلی ۱۳

شاعرے بود در زمان سلف
مایۂ ناز شد ز بہر خلف

نام نامی او (ولی‌الله)
ریختہ گوے بود و ژرف نگاہ

باشد اُستاد ریخہ گویاں
زو بماندہ بہندیاں احساں

طرح دیوان ریختہ وی ریخت
پیش از عہد وی کسے نی ریخت

(رودکی) شد بفرس موجد آں
در زبان عرب (مہلہل) داں

یادگار (ولی) ولے بودہ
متفرق بدہر و فرسودہ

حالیاں مجتمع شد و تازہ
بر رخ آں کشیدہ شد غازہ

زادۂ خواہرم علی احسن
حافظ و حاجی و شہیر زمن

شاعري راست بسکہ دلدادہ
شہرہ اش دور دور اُفتادہ

از تلامید میرزا داغ است
سخن وے شگفتہ چوں باغ است

المحصل شد او چو آمادہ
چند نسخہ بدستش اُفتادہ

از کلام ولی نامی دهر
انچه فی‌الوقت یافت شهر بشهر

نیز در حال آن سخن آرا
نظر اُفتاد مختلف آرا

یافته در کتب بچند جهات
اشتبا هے بنام و نیز صفات

سعی موفور و کوشش بے حد
کرد درجست و جوے آن جدوکد

نظر آمد چو منتشر اقوال
داد رویش بسے توزع* بال

مختلف یافته چو تذکر ها
بهر اکثر نگاشت تبصر ها

خس و خاشاک شبه پاک برفت
حق بود این که بس گهرها سفت

مدّتے صرف کرد در تحقیق
دُر ش آمد بکف بسان عقیق

پیش آورد بهر جوهریان
باید آن را خرید با دل وجان

سر نو داد نسخهٔ ترتیب
مع ذکرش بخوبی و تهذیب

نسخهٔ نادره شده تدوین
همتش را هزارها تحسین

---

* پراگندگی دل

بهن بلده کرد استدعا
سال تر تیب آن کنم املا

واقعي واقعات نظم کنم
گام خود را بروں ازیں نه زنم

گُل و بلبل نشد شعار من
ساغر و مل نشد دثار من

فلهذا ضروری از احوال
ساخته نظم ایں شکسته بال

مثنوی را دهد چه طول (جلیل)
که زیکسال اوفتاده علیل

مانده برنگاشته ست جلی
سال تجمیع (ارمغان ولی)
۱۳ ه ۳۸

سال طبعش زبس فراغ دلی
گفت (دیوان ریخته ز ولی)
۱۳ ه ۳۹

——(وله)——

ولی الله آن نامی دهر خود
در اردو شده شاعر مستند

کلامش که چوں دُرّخوش آب بود
پئے شائق خویش کمیاب بود

علی احسن آن زادهٔ خواهرم
نموده ازاں چند نسخه بهم

پریشاں بسے بودهٔ و مختلف
بسعیِ اتم ساختش مؤتلف

مرتب همه ازسر نو نمود
زذکر مصنف بر آن برفزود

پئے ، ناظران تحفهٔ نادرست
کند قدر کاو بر سخن قادراست

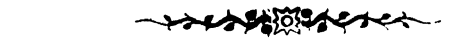
بتاریخ هجری دیوان قلم
علی حدّه مثنوي زدرقم

پئے سال فصلی آن بے دریغ
بخوانی (کلام فصیح و بلیغ)
۱۳ ت ۲۷

خاکسار افسرده دل جلیل
۱۳ ه ۳۹

(رباعی تاریخی از راقم حروف بصنعت مستزاد)

محنت سے کیا جمع یه کمیاب سخن تھا بے سروپا
گلریز هوا شوق تو پھولا یه چمن صد شکر خدا
تاریخ سنے بغور هر صاحب فن هے لطف نیا
دیوان ولی ختم بوجه احسن اب آکے هوا
۱۳ ه ۳۸



ضمیمۂ اوّل

الف

——— : ۱ : ———

* نازنیں ناز سوں صحن میں آ
فرش ، گُل سب ہوے چمن میں آ

جان خوباں کی اب ہوی مجلس
ماہ ہوکر توں انجمن میں آ

کھول کر اِس دھاں کے غنچے کوں
طوطی مانند توں بچن میں آ

میں ہوں تیرے فراق سوں اندھا
مرد مک ہوکے مجھہ نیَن میں آ

آرزوے (ولی) کوں اے گُلرو!
یک دو ساعت توں میرے تن میں آ

——— : ۲ : ———

سر و قد تجھہ پہ وار کر ڈالا
ہے یـو شمشاد تیـــرا متوالا

چہرۂ سرخ ، خال مشکیں سوں
نقل اُٹھاے ہیں دیکھہ سب لا لا

---

* (ن) ۷ میں یہ غزل ہے اور کسی نسخے میں نہیں ہے —

کیوں تماشے چلیا چمن کے توں
سرو قد تجھہ انگیں ہے کیا بالا

ہنسلی تجھہ گل میں دیکھہ کہتے ہیں:

چاند سیں مکّھہ کا ہے یو ہالا
نین مرگوں کی گھانس پکڑی مکھہ
دیکھہ تیری انکھیاں کا دنبالا

طرّۂ زر لباس سبزہ پہ دیکھہ
سرو پر ہے اتش کا پر کالا

جب سوں آیا عشق کے کوچے میں
باغ فردوس دل ستیں جالا
جب چلیا وہ کھر میں خنجر رکھہ
عاشقاں کا خدا ہے رکھوالا

قہر سوں جب چلیا وہ غصے میں
صف عشاق سب دیے تالا
سر عشاق سب اکھٹے کر
ہاتھہ میں لے چلا ہے مُند مالا

سحر، جادو میں تجھہ نہیں ساتھی
سب پھرا دیکھہ شہر بنکالا

* توں رقیباں سوں زینہار نہ مل
بے توقف کر ان کا موں کالا

---

* (ن) ۲ میں ہے) —

—:۳:—

* جب سوں دیکھا ہوں مست‌مت‌والا
ہوش تب سوں ہوا ہے متوالا †

کیوں ہوا ہے تو ہم سوں نا فرماں
داغ دیتا ہے تجھہ بناں لالا

جب سوں ورد زباں ہے نام موہن
اشک غلطاں ہیں § ہات میں مالا

تیر مژگاں سوں دل مشبّک ہے
جب سوں لاگا ، نگاہ کا بھالا

جلوہ گر جب سوں سرو قد تیرا
سیر کرتا ہوں عالم بالا

بال پن سوں لگا ہے نیہ تیرا
تو کیوں دیتا ہے اب مجھے بالا

سوز یار ☒ گُداز ہے ہمدم
مونس جاں ہے آہ اور ⓨ نالا

کال ہے بعد وصل مہجوری
روز ہجراں کا ہوے ⓑ منہ کالا

کانورو دیس ہے ترا کوچا
نہیں غلط ، ہے یو شہر بنگالا

---

* ن ۳ تا ۵ میں یہ غزل ہے - † (ن ۵) نر والا
§ (ن ۴، ہے ۵، کی) ☒ (ن ۵، ونازو) ⓨ (ن ۵ھور)
ⓑ (ن ۴، ہوے تہ)

♊ اینٹھتا ھے رقیب ھم سوں (ولی)
موت میں نیچ کھاے سر والا

:۴:

چشم دل بر میں خوش ادا پایا
عالم دل کوں مبتلا پایا

سیر صحرا کی توں نہ کر ھرگز
دل کے صحرا میں گر خدا پایا

جب نہ آیا شکم کے ♂ مادر میں
ابتدا سوں جو ♐ انتہا پایا

اسم اللہ سوں چشم ≃ احمد میں
آرزو سوں میں صد فزا پایا

نہیں ♄ غلط اس میں کچھ سخن حق کے ≋
حق ستیں حق کوں حق نما پایا

نقد شاہ نجف ولی اللہ
پیر کامل علی رضا پایا

♍ اس معانی کوں بوالہوس، نادان
کیونکہ سمجھے (ولی) نے کیا پایا

♊ (ن ۵، میں صرف یہ مقطع نہیں ھے) ♂ (ن ۵ نما شکم) ♐ (ن ۵، نہ) ≃ (ن ۵، جسم) ♄ (ن ۵، نہ) ≋ (ن ۵، ھے حق) : ♍ یہ غزل (ن ۴ و ۵ ، میں ھے)

: ۵ :

* کفنی پنہا کے مجکوں لباسی کیا پیا
یک جیو ایک †دل میں دو بھاسی کیا پیا
اس کا‡فراق یار § بھبھوت عشق کا چڑھا $
مت ⛒ میں برہ کے مجکوں سنیاسی کیاپیا
وےقاف، شین، عین ♂ تومجھہ لام‌دال‌سیں ♊
مجھہ پر اپس کے گھر منیں کاسی □ کیاپیا
اپنی برہ کی تیغ سوں مجھہ دل کوں کاٹ کاٹ
مجھہ زندگی سوں آہ اُداسی کیا پیا
تاحشر دے (ولی) کوں کفن اپنے عشق کا
ہے ہے برہ کی قبر میں باسی کیا پیا

: ۶ :

جب کہ وہ رشک پری جلوہ گر ناز ہوا
دل کی تسخیر کے تئیں مظہراعجاز ہوا
☹سبزۂ خط نے رخ یار کو بخشا ہے جلا
دیکھہ یہ رنگ عجب آئینہ پرواز ہوا

: ۷ :

بیداد ہے بیداد ◍ کہ وہ یار نہ آیا
فریاد ہے فریاد ♂ کہ غم خوار نہ آیا

---

* یہ غزل ن ۴ و ۷ میں ہے —— †ن ۷ - یک چیز دے کے
‡ ن ۷، آسن — § ن ۷، بار — $ ن ۷، لگا — ⛒ ن ۷، متھہ
♂ن ۷، قاف، شین، عین، — ♊ ن ۷، میں اکاسی
☹ یہ دو شعر ن ۲، ۴، ۷، میں - رباعیات میں درج ہیں، مگر نہ
یہ رباعی ہے نہ قطعہ ◍ ن ۳، ۴ فریاد ہے، فریاد ♂ ن ۳، ۴، ۵،
بیداد ہے بیداد —

صد حیف ہے صد حیف کہ یک* ناز اداسوں
یکبار مرے بر میں وہ † دلدار نہ آیا
اغماض کیا ' چلتا ‡ رہا مجکوں نہ پوچھا
کیاتجھہ$کوں مرےحال پہ کچھہ§ پیار نہ آیا
میں جیو کوں رکھیاعشق کے بازار میں لیکن۞
ہیہات مرے جیو کا خریدار نہ آیا
کیا ہے سبب اس وقت (ولی) جیو کوں لینے
لے ہات خنجر قاتل خونخوار نہ آیا⊙

—————: ٨ :—————

بیت ابرو ز بس ۞ خیال کیا
اپنے تن کوں میں جوں ہلال کیا
(؟) اُس برہمن بچے نے شہر شہر بید
تیغ ابرو کوں پند مال کیا
ماہی دل کا † شکار کرنے کوں
کھول زلفاں سجن ‡ نے جال کیا
مخمل اوپر نہیں خواب مجھے
جب سوں آغوش کا خیال کیا
جز دو دشنام § نہیں سنیا ہے (ولی)
جب سجن پاس $ عرض حال کیا ¶

---

* ن ٣' و٤ - ن ٧ ' ٥ ' با——†ن ٣'منہیں ——‡ن ٣' جاتا
$ ن ٣' اس' ن ٤' تم —— § ن ٣ ' اوپر ——۞ ن ٣' نسدن
⊙ یہ غزل ن ٣تا ' ٧ میں ہے ' ن ٥ کے حاشیہ پر ہے' ہر مصرع کا نصف اول کٹ گیا ہے —ن ٣ میں مقطع نہیں ہے—
۞ن ٤ کاجب †ن ٤' دلکوں ‡ ن ٤' صنم—§غیردشنام — $ سیتی
¶ یہ غزل ن ٤ و ٣ میں ہے' مگر دوسرا اور چوتھا شعر ن ٣ میں نہیں ہے

: ۹ :

آج کی رین مجکو خواب نہ تھا
دونوں انکھیاں میں غیر آب نہ تھا

خون دل کوں کیا تھا میں نین زش*
اور شیشے منیں شراب نہ تھا

آج کی رین درد غم میانے
کوئی مجھہ سار کا خراب نہ تھا

مجلس شوخ میں مجھے کچھہ بھی
حجّت وصل کوں جواب نہ تھا

گر تلطّف سوں آکے مل جاتا
حق کے نزدیک کچھہ عذاب نہ تھا

ماہ اندھکار تھا کہ جیوں میرے
پاس میرا جو ماہتاب نہ تھا

آہ پر آہ کھینچیا تھا میں
آج کی رات کچھہ حســـاب نہ تھا

کیا سبب تھا کہ وہ نہیں آیا
کہ اُسے مجھہ ستی حجاب نہ تھا

گلۂ شوخ اے (ولی) کرنا
ہرکسی کن تجھے صواب نہ تھا †

: ۱۰ :

اس سیّدا پر نت اچھو سایا سدا رحمان کا
جس کے لباں کے رشک سوں دل خوں ہوا مرجان کا

---

* غالباً یہ لفظ (ریزش) ہے - † صرف ن ۳ میں یہ غزل ہے-

اُس گُلشن رخسار پر جوکوئی کرے گر یک نظر
خطرانہ لاوے دل بھتر وہ جنّت رضوان کا

جنتے زیر وزبر صفحے پہ اُس مکھہ کے کیا (؟)
گویا کہ کیتا ختم ہے سوبار و و قرآن کا

سبزا نہیں آغاز یو، دستا ہے جو اُس مکھہ اُپر
یو حسن کے مصحف اوپر خوش خطراہے ریحان کا

ابرو کمان وو کھینچکر، پلکاں کے تیر آپس لگا
جاتا ہے کس کے قتل کوں وہ شوخ خونیں شان کا

جامہ گلابی بر میں کر، صہبا نیّن ساغر سوں بھر
کرنے دِاونا، کس کمر (؟) رھزن چلیا ایمان کا

درسن بدل اُس ماہ کی ہے آرزو زھرہ کوں نت
مجلس ملیں تُک آئے گر، گانے کے تئیں یک تان کا

اے شیخ تیرے حکم میں وہ شوخ کیونکر ہوئے گا
پھیتا سجا ہے سر اوپر اُن نے جو نا فرمان کا

دکھّن میں تیرے شعر سن، شوقی ہوے تیرے (ولی!)
جسکے لگیا ہے دل کے تئیں خوش شعر تجھہ دیوان کا *

—————: ۱۱ :—————

رخ ترا اے پری نہ خواب ہوا
یو جدائی مجھے عذاب ہوا

ھجر تیری کی آگ پر دل جل
آہ کے بیچ میں کباب ہوا

عشق کی بزم میں بجا نہیں مجھہ
سب رگیں تار، تن رباب ہوا

---

* صرف ن ۳ھ میں یہ غزل ہے—

مُکھہ ترا جعفری نمن مت رکھہ
رخ ترا گر گُل گلاب ہوا

خون دل کھینچے کو ہر یک نین
اے دلا شیشۂ شراب ہوا

عشق پیچاں نے ' حال میرا دیکھہ
تاب نالا کے ' پیچ و تاب ہوا

تیرے دیوان حسن میں جاناں !
بیت ابرو کا انتخاب ہوا

قول اپنے سیں مست پھر اے ساجن!
وو حدیث (کا) مجھے لباب ہوا

عشق کے درس کے بھیتر فریاد
بحث تیری سوں لاجواب ہوا

اب (ولی) سوں نہو توں رو گر داں
تیرے کارن جو و و خراب ہوا*

——— : ۱۲ : ———

یارو ! سلام میرا اس یار سیں کہو جا
مجھہ ہجر کے یو دکھہ کوں دلدار سیں کہو جا

جاتا ہوں درس بن میں اب حال میں بھی ہمیں؟
یو سب مری مصیبت عیار سیں کہو جا

کیتا بھی مکر تونت آرہم کر ' و گر نہ
واللہ میں مروںگا مکار سیں کہو جا

مجھہ دل کی ابتری کوں للہ کارنے تم
کاکل سیں اُسکی یارو ہر تار سیں کہو جا

---

* صرف ن ۳ میں یہ غزل ہے

مجروح دل کوں میرے نازو ادا سوں اپنے
ہنگی (؟) علاج کرنا طرار سیں کہو جا
تجھہ وصل میں (ولی) کا جاتا ہے جیو بدن سوں
• ٹک آکے دیکھہ جانا غمخوار سیں کہو جا

——:۱۳:——

وہ باندھا جب گلابی سر پہ پھیٹا
چمن میں بلبلاں آکے جھپیٹا
دیا ایسی ادا سیں پیچ پر پیچ
کہ کئی عاشق کے جی اُس میں لپیٹا
تری مکھہ پر تجلی بہت دستی
مگر توں حسن کا معدن سمیٹا
(ولی !) مرھم نہیں اُس کا کسی طور
کہ جن نے عشق کا کھایا جھپیٹا†

——:۱۴:——

خدا نے تم کو سجن ! شاہ بے نظیر کیا
ترے جو خال ہے مکھہ پر اسے وزیر کیا
ہمن سوں روس ‡ رہے بے سبب سو کیا معنے
کہو ہمن نے ترا کیا گنہ کبیر کیا
کہا ہوں صدق سوں دل کے سجن ! توں باور کر
ہوا مرید میں تیرا سو تجکوں پیر کیا
جگت میں ہیں جتے $ خوباں بسے ترے تابع
سبھوں نے مل کے آپس کا تجھے امیر کیا

• ن ۳ میں ہے—† ن ۳ میں ہے—‡ روٹھے—$ جتنے .

ترے نیَن کی خماری سوں مست پھرتا تھا
زلف کے بیچ * میں لے کر مجھے اسیر کیا
(ولی) کوں دیکھہ کے یارو! خدانے دنیا میں
† سجن کے حق میں دعا کے تئیں فقیر کیا

——:۵۱:——

ہوا حق میں مرے خونخوار چیرا
بندھیا جب سوں گل آثار چیرا
بجا ہے پیچ کھاوے حال عاشق
سجن کے سر اوپر بلدار چیرا
ہمارے دل کوں زخمی کرنے خاطر
بندھیا ہے سر اوپر نکدار چیرا
آپس کے بند میں آلودہ کر کر
مجھے غم دے گیا خمدار چیرا
تجھے ہے لٹ پٹی دستار زیبا
نہ بھایا شوخ کھڑکی دار چیرا
عجب ہے سروقد پر اے عزیزاں!
ہوا خوبی سوں بر خوردار چیرا
فدا ہے اے (ولی) دیکھن کوں اُس کا
دیکھیا یکبارگی دیدار چیرا ‡

---

* پیچ ' ؟ — † صرف ن ۳ میں ہے — ‡ یہ غزل ن ۴ میں ہے۔

——:۶۱:——

تجھہ نین کے شہسوار سوں ' لڑکون سکے گا
بن نیند اِس انکھیاں کوں پکڑ کوں سکے گا
خوش آب حیاتی ستی ہے لب یو لبالب
سبزے بغیر اس لب کوں انپڑ کون سکے گا
تجھہ زلف کے تاران میں ہے سحر کا بستار
اِس سحر کے طومار کوں پڑ * کون سکے گا
بدمست دو پستاں ترے سینے پہ ہیں قائم
اُن باج بھی اِس صدر پہ چڑ † کون سکے گا
دریاے برہ غم میں مجھے ہے یو نس دن
اس بھر میں دل باج سو پڑ کون سکے گا
مانند (ولی) تجھہ سوں جو پایا شرف وصل
اُس باج اپس دل سوں بچھڑ کون سکے گا ‡

ت

——:۷۱:——

جب سوں دیکھا ہوں زلف کی (میں)لت
یاد میں اُس کی تن کیا سب کھت
ہوش اُڑ کر گیا ہے میرا دیکھہ
پیچ چیرے ترے کی سب لت پت

---

* پڑہ (پڑھنا) † چڑھہ (چڑھنا) ‡ صرف ن ۵ میں ہے —

جاوے تجھہ مُکھہ انگے سوں رستم تُل
گرووِ غمزے تیرے کا دیکھے تھت

اور نہیں کام مجکوں کچھہ ساجن!
عشق تیرے کا نت ہے مجھہ کھت پت

ہجر تیرے سوں اے پری پیکر!
اشک پڑتے ہیں چشم سین پت پت

خاک مکھہ پر لگا کے جوگی ہو
لیکے بیٹھا ہوں تجھہ برہ کی مت

تجھہ بنا اب نہیں مجھے طاقت
کب تلک جیو کروں اپس کا کھت

تب سین مجنوں نمن ہو پھرتا ہوں
جب سوں تجھہ مکھہ کی مجھہ لگی ہے چت

اب (ولی) پر پیا! رحم کر توں
کب تلک اُس ستی کرے گا ہت *

ث

:۱۸:

اے بلبل زباں توں نہ کر اختیار بحث ‡
ہے باغ دھر میں گل آتش بہار بحث

توڑیا ہے سنگ خارہ سینہ جو ہر آپ کا
ناقص ستیں کیا ہے جو کامل عیار بحث

---

* یہ غزل ن - ۳ میں ہے —— ‡ یہ غزل ن ۲ ، ۳ ، میں ہے -

نہیں عالم شہود میں حجّت کوں راہ دخل
حیران عشق کوں نہ کرے بیقرار بحث

دیکھا نہیں ہے، پھر کے کدھو صورت وقار *
بزم جہاں میں جس کوں کیا بیقرار † بحث

برجا ہے اُس کوں ابن شیاطیں کہوں اگر
جگ میں جو کوئی کیا ہے (ولی) اختیار بحث

——— : ۱۹ : ———

شوخ ترکش دل ربا ہے، الغیاث
دشمن مہرو وفا ہے الغیاث

وہ قیامت قامت رشک پری
حق میں ہمنا کے بلا ہے الغیاث

ہر نگاہ یار، خوش انداز یار ‡
دل پہ میرے بے خطا ہے الغیاث

عاشقوں کے حق منیں وہ شوخ طبع
بے میا ہے، پر جفا ہے الغیاث

وہ ہلال ابرو برنگ ماہ نو
اِن دنوں میں کم نما ہے الغیاث

پائمالِ قاتل رنگیں ادا $
خون عاشق بر ملا ہے الغیاث

---

* ن ۳ صورت کدھو پھیر کروفا (غ) —— † صحیح بیوقار معلوم ہوتا ہے —— ‡ ن ۲ ناز —— $ یہ شعر دیوان میں ردیف ہذا کی پہلی غزل میں بھی ہے۔

بس کہ ہے بے مہروہ خونخوار نین *
خون دل میرا پیا ہے الغیاث †
دام میں زلف کمند انداز کے
آ (ولی) بیدل پھسیا ہے الغیاث ۞

---

‡ مارنے میں عاشق مسکین کے
اے سجن تجکوں نفا (نفع) نہیں الغیاث

۞ خواب خوش آتی نہیں ہے شب کوں تجھہ یاد وصال
جب سوں دیکھا ہوں تصوّر شاد یاراں الغیاث

---

§ شراب شوق سوں تیری ہوا بنائے قدح
تری دو نین دسیں مجکوں خوشنمائے قدح
(ولی) ہے مست قدح زار زار و حدت کا
نہ حاجت اس کوں صراحی ، نہ التفائے قدح

د

۞ سجن کے غم سوں نکلتا ہے نالۂ بیتاب
ہر ایک رگ ستی تار رباب کے مانند

---

* ن ۳ ، دل — † یہ شعر ن ۲ ، ۳ میں اور ہے — ۞ یہ غزل ن ، ۱ ۲ میں ہے — ‡ غزل ۹۹ میں ، ن ۳ میں یہ شعر اور ہے — ۞ غزل ۱۰۱ میں ، ن ۴ میں یہ شعر اور ہے — § غزل ۱۰۹ ن ۴ میں دو غزلوں میں تقسیم ہے - ایک مطلع اور ایک مقطع یہ ہے — ۞ یہ شعر تمام نسخہ ہائے قلمی و مطبوعہ میں موجود ہے —

——: ۲۱ :——

اشک جو پڑتے ہیں تت مجھہ چشم سے جھر جھر سفید
ہجر کے دوران میں دستے ہیں جیوں اختر سفید

ہجر سوں تیری سدا انکھیاں جو میری اشک جا
گل * میں خوباں کے ہو پڑتے ہیں وہ ہر یک لڑسفید

آرزو میں وصل کی تیرے ہمیشہ جو رہا
سو مرے سر کے ہوے بگلے کے جیسے پر سفید

آئینہ دیدار سوں آ مجھہ نین کو نور بخش
یو نین تجھہ مکھہ بنا رو رو ہوئے دل بر سفید

پینچ اپنی چیرۂ اُجلے کوں جو آپڑا دیا
عاشقاں کوں مارنے کھپنچاھے جیوں خنجر سفید

شعر تیرا اے (ولی) سنتا ہے جو کوئی دل ستی
وہ لے جاتا شوق سوں مثل در و گوہر سفید ‡

ن

——: ۲۲ :——

مجھے بعد از ہزاراں دن پری پیکر لکھا کاغذ
تسلی سیں ، دلا سے سیں ، فرضی کر (؟) لکھا کاغذ

نہ تل تو عشق سوں میرے کہ آخر فضل ہے میرا
تلطف سیں ، ترحم سیں ، مجھے دلبر لکھا کاغذ

---

* گل = گردن ، ‡ صرف ن ۳ معنی ہے

خوشی میں اوّلاً اپنی نکل جا جیوں کوں مجنوں توں
کہ یکدم مثل لیلے کے تجھے میں پھر لکھا کاغذ

یو راہ عشق آساں نہیں، سمجھ کر رکھہ قدم اس میں
کہ یوں کر عشق کی رہ کا مجھے رہبر لکھا کاغذ

شب یلدا (ولی) اوپر ہوئی ہے صبح جوں روشن
(؟) * کہ اُس کو حسن کے گھن کا ابن چندر لکھا کاغذ

۲۳

† کیتا ہے نظر جب ستی اُس رشک پری پر
باندھیا ہے جو کو جیو کوں اُس چھند بھری پر

دیکھے ہے ترے داغ کے جلوے کوں جگر پر
کیا خوب اُٹھا نقش عقیق جگری پر

چنچل نے نظر ناز سے آھو پہ کیا نہیں
قُربان ہوا اُس چشم کی والا نظری پر

ہموار کیا آپ اوپر ترک وفاکوں
باندھیا ہے کمر ناز سوں اب حیلہ گری پر

بوجھا ہے (ولی) تب سیتی موھن نے سورج کوں
کیتا ہے نظر جب سیتی دستار زری پر

---

* صرف ن ۴ میں ہے —— † یہ غزل نسخۂ اول میں ہے -

ز

——— : ۲۴ : ———

نہ مل ہر بلبل مشتاق سوں اے گلبدن ہرگز
ہر اک گلشن میں جیوں نرگس نہ کھول اپنے نین ہرگز

جہاں کے گلرخاں سارے تجھے نازک بدن کہتے
تو ہر پلکاں کے کانٹاں پر نہ رکھہ اپنے چرن ہرگز

تو بےشک روح ہے جگ میں خلاصہ چار عنصر کا
بجز تجھہ روح کے قایم نہ ہوے جگ کا بدن ہرگز

ز لیخا سے کتے عاشق ترے پر جیو وارے ہیں
نہ کر مسکن ہراک یوسف کا یہ چاہ ذقن ہرگز

بغیراز عید مت دکھلا کسی کوں یہ ہلال ابرو
نہ مل مہتاب میں بھی کس سوں اے چندر بندن ہرگز

جو شاق شمع روکا ہے اُسے وسواس جاں سوں کیا
نہ دھر نامثل پروانے کے پرواے کفن ہرگز

حقیقت کے لغت کا ترجمہ عشق مجازی ہے
وہ پاے شرح میں مطلب، نہ بوجھے جو متن ہرگز

دم تسلیم سوں باہر نکلنا سو قباحت ہے
نہ دھر اس دائرے سوں ایک دم باہر چرن ہرگز

غنیمت جان اس تن کے قفس میں مرغ دم اپنا
نہ پہنچے گا بغیر از شوق تاجب الوطن ہرگز *

---

* اس غزل پر ولی نے خمسہ کیا ہے، کسی دیوان میں نہیں ہے۔

س

——— : ۲۵ : ———

* بغیر حق کے نہیں ہے مجھے کسی سوں آس
کہ اُس ہٹیلے سجن کوں لے آوے میرے پاس

تمام گلشن عالم کو ڈھونڈھہ دیکھا ہوں
پیا کی یک گل گلشن میں نہیں ہے ہرگز باس

کیا ہے تب سیتی خورشید کو خجل اُنے
لیا ہے جب سوں اپس بر منیں لباس طاس

ز بسکہ شوخ ستمگر دگر شرابی ہے
اِسی سبب سیتی ہرگز نہیں ہے مجھہ سوں راس

ہوا ہوں بسکہ ترے ہجر میں ضعیف سجن !
رہا نہیں ہے بدن میں مرے ذراسی ناس

ترے عرق کی کچھہ اک بوے ہے گلاب منیں
اِسی سبب ستی لیتا ہوں میں گلاب کی باس

تری گلی میں (ولی) آبسا ہے مدت سیں
درس دکھا کے رقیباں کوں مجھہ نہ کر تو نراس

——— : ۲۶ : ———

† میں جب ستی دیکھا ہوں بہار گل نرگس
ہے وحشی دل تب سوں شکار گل نرگس

کیوں بار نگہ ہوے تجھہ انکھیاں کے چمن میں
پلکاں ہیں مری خار حصار گلِ نرگس

---

* یہ غزل صرف ن ۴ میں ہے ——— † ن ۲ ، ۳ میں اس زمین میں دو غزلہ ہے ، ایک غزل یہ ہے ، اور ایک درج دیوان ہے -

بیمار ہے اے یار تری چشم کے دوراں
آدیکھہ تک یک دیدۂ زارِ گل نرگس

نرگس کوں کیا دیکھہ اُس کے نین پر نثار
* کر نقد دل اپنے کوں نثار گل نرگس

آیا ہے (ولی) مطلع رنگیں لے ترے پاس
یو مطلع رنگیں لے بہار گل نرگس

ص

—:۲۷:—

† مہر اوج حسن کی جھلکار کا ہوں میں حریص
جلوۂ رخسارۂ دلدار کا ہوں میں حریص

شیشۂ دل میں مرے ہے بادۂ لعل پیا
اِس سبب، جم! ساغر سرشار کا ہوں میں حریص

ذوق دل کوں کیونکہ لذت بخش ہوے شہد و شکر
بوسۂ شیریں لعلِ یار کا ہوں میں حریص

تلخ باتوں سوں ہر یک کے کیوں نہ ہو وے ترشرو
اُس شکر لب کی مٹھی گفتار کا ہوں میں حریص

ہے حلاوت بخش ذوق دل ترا شیریں بچن
اس سبب تیرے (ولی) اشعار کا ہوں میں حریص

---

* یہ شعر دونوں نسخوں میں غلط ہے —— † یہ غزل صرف ن ۲، ۳، میں ہے۔

—:۲۸:—

نہیں مرے دلکوں تری زلف کے چوگاں سوں خلاص
زلف تیری سوں لینا ہے مجھے یک روز قصاص

عشق کی رہ میں جنے * سر کوں دیا ہے جگ میں
حق کے نزدیک اچھے کا سو وہی خاص الخاص

جب لٹک چال سجن کی مجھے یاد آتی ہے
دل مرا رقص میں آتا ہے مثال رقّاص

رکھہ رقیباں سیہ رو کے سخن کوں دل میں
پی ! ندھو صفحۂ خاطر ستی حرت اخلاص

اے (ولی) قدر ترے شعر کی کیا بوجھے عوام
‡ اپنے اشعار کوں ہر گز توں نہ دے جز بخواص

ط

—:۲۹:—

جاتا ہے تو اوروں طرف سو مرتبہ اے سبز خط
یک بار اِس مخلص طرف کرتا نہیں رہ کوں غلط

دلبر کے ہونٹھوں کے تلے چاہ زنخ پر خوں نہیں ●
سرخی سے لکھہ کر لب کے تئیں بھی سرخ راکھے ہیں نقط

اس بس جدائی میں تری ' دل پر ہجوم غم ہوا
جاری ہیں انجھواں سوں ♋ میرے سیل حیوان ہمچو ☽ شط

---

* ن ۲ ' راہ میں جن —— ‡ یہ غزل صرف ۳' ۴ میں ہے ——
● ن ' ۳ ' خون میں —— ♋ ن ۴ ' نت انکھیاں سوں ——
☽ ن ۴ ' انجھواں مثل —

دو جا نہیں کچھہ مدعا اِس عاشق جانباز کوں
ہے آرزو دل میں مرے پیتم کے ملنے کی فقط
دکھنی زباں میں شعر سب لوگاں کہے ہیں اے (ولی)
لیکن نہیں بولا ہے کوئی یک شعر خوشتر زیں نمط*

ظا

جو یار نہیں ہے مرے پاس از بہار چہ حظ
وگر وجھے نہ ہوے دل کا غم گسار چہ حظ
اگر چمن میں نہیں باس میرے پیتم کی
تو میرے دلکوں زگل گشت لالہ زار چہحظ
ہوتا ہے جیو مرا شاد اُس کی ہنسی سوں
اگر جو ہنس کے نہ کہے † بات گلعذار چہحظ
کہے سنے ستی لوگاں کے بغض رکھہ دل میں
اگر ہمن پہ ‡ اچھے مہربان یار چہ حظ
(ولی) کے دل میں نہیں غیر سینہ صافی کچھہ
اگر ملیا جو کپٹ سوں وہ دل شکار چہ حظ

● جبیں پر اُس کے دائم جلوہ گر نور سعادت ہے
☾کیا ہے حافظ قرآن توں نے جس کوں یا حافظ

---

*غزل ۲۹ و۳۰، ن ۳، ۴، میں ہیں۔ † ن ۳، کئی۔ ‡ ن ۲ پہ نہ اچھے۔
● غزل (۱۵۷) میں، ن ۲، ۳ میں یہ دو شعر اور ہیں۔
☾ یہ مصرعہ دونوں نسخوں میں یوں ہے:—
" کیا ہے جس کوں توں نے حافظ قرآن یا حافظ "
مگر یہ صحیح یہ نہیں معلوم ہوتا بلکہ جس طرح ہم نے لکھا ہے یہ ٹھیک ہے اِس لئے کہ اس غزل کا قافیہ 'توں' 'ہوں' سوں ہے۔ اور پوری غزل انہیں قوافی میں ہے۔

وهی محفوظ هے نت گردش دوراں کی آفت سوں
جوکوئی ورد زباں دل کیا هے تجکوں یا حافظ

ع

—:۳۱:—

* دیکهہ یو جمع عندلیباں جمع
غنچۂ گل کیا گریباں جمع

اُس مکاں سے توں بهاگ اے دانا
جس مکاں میں هوے هیں ناداں جمع

عشق کے رمز سوں نهیں آگاہ
کیا هوا توں کیا کتاباں جمع

کوئی مقابل نہ آسکے اُس کے
گر اچهیں جگ کے سارے خوباں جمع

شاعروں میں اپس کا نام کیا
جب (ولی) نے کیا یو دیواں جمع

—:۳۲:—

گر پڑے انکهیاں میں میری اُس کی صورت کی شعاع
مونڈلیوں انکهیاں کے تئیں تاکوئی نہ پاوے اطلاع

یار جاتا هے سفر کوں مجهہ سے † رخصت هو کے‡ آج
اے عزیزاں سخت هے میرے اوپر روز وداع

پیو رقیباں سوں ملا رهتا هے جیوں شیر و شکر
مجهہ سیتی هر روز اُٹهہ کرتا هے و و بد خونزاع

---

* یہ غزل صرف ن ۲، ۳ میں هے — † ن ۲، سوں — ‡ ن ۲، کر —

اُٹھہ گیا ہے دل سوں اُس کے شوق پڑھنے کا پیا!
جن کیا ہے جگ منیں تجھہ مکھہ کے مصحف کی سماع

اے (ولی) ہر کوئی نہیں ہے قابل فیض اِلٰہ
* عارفاں کوں حق نے بخشا ہے جہاں میں یو متاع

غ

باد جفا کے نام سوں یک آں نہیں قرار
تن عاشق ضعیف کا لرزاں ہے† جوں چراغ

تجھہ ماہتاب حسن کو دیکھت سدا سجن!
اِس نور کی جھلک سوں پشیماں ہے جوں چراغ ‡

ق

—:۳۳:—

§ قولوا احبا بنا فا ین طر یق
جانو ⓐ اِس راہ کوں میں ⓑ کر تحقیق

تجھہ دہن کا کلام سو بو جھے
حق نے بخشا ہے ※ جس کوں فکر عمیق

---

* یہ غزل صرف ن ۳، ۴ میں ہے — † اصل میں ارزاں لکھا ہے۔ مگر یہ کسی طرح صحیح نہیں معلوم ہوتا یہاں لرزاں ہی ہو سکتا ہے — ‡ غزل ۱۵۹ میں، ن ۴ میں یہ دو شعر اور ہیں —
§ یہ غزل صرف ن ۳، ۴ میں ہے — ⓐ ن ۳ جاؤں — ⓑ ن ۴ سوکر — ※ ن ۴ بخشی —

وا نہ ہووے کا اس کمر کا پیچ
دور کر دل ستی خیال دقیق
گرچہ ہے نشۂ بادۂ نو میں
بس ہے مجھہ عشق کی شراب رحیق
اے (ولی) آرزو سداہے یہی
کہ ملے مجھہ سوں وہ رفیق شفیق

ل

:۳۴:

* طالب ترے سو طالب مولیٰ ہوے اتال
تب عاشقاں کی صف میں تماشا ہوے اتال
کئی دل زلف کے بند میں گرفتار ہیں ترے
ہو گراسیر جگ منیں رسوا ہوے اتال
تجھہ کوں جگت میں حسن سوں نت ابرو ہے
خوبی ستی بہار کے دریا ہوے اتال
تیری انکھاں کو دیکھہ جتے مرگ تھے چنچل
وحشی ہو اُٹھکے جانب صحرا ہوے اتال
جو تھے تماشابین دکن کے چمن منیں
تجھہ گل اُپر وہ بلبل شیدا ہوے اتال
تیری صفت کے بیچ جو کرتا [ولی] ختم
تو شعر اُس کے جگ میں ہویدا ہوے اتال

---

* یہ غزل دیوان میں نہیں ہے، خمسے سے لی گئی ہے —

م

:۳۵:

* نازمت کر تجھے ادا کی قسم
بے تکلف ہو مل خدا کی قسم

زلف و رخ ہے ترا جو لیل و نہار
مجکوں واللیل والضحیٰ کی قسم

سرو قد کوں کشیدہ قامت یار
راست بولیا ہوں تجھہ ادا کی قسم

مصحف مکھہ ترا ہے صورت فجر
مجکوں النجم اور ہوا کی قسم

ظلم مت کر سجن! (ولی) اوپر
تجکوں اُس شاہ کربلا کی قسم

:۳۶:

* تک مکھہ دکھا ہمن کو تمن کوں خدا کی قسم
تک بھر کے آنکھہ دیکھوں ہمن کوں خدا کی قسم

تیری گلی مقام میں اپنا کروں سدا
اس بات سوں نہ ٹل سوں ہمن کوں خدا کی قسم

جب سوں دکھا گلاب کلی کی نہن (کا) مکھہ
نہیں آرزو کہ دیکھوں سمن(؟)کوں خدا کی قسم

بولیا (ولی) یو بحر عجب لطف سوں سنو
بیتاب کر دو جام سخن کوں خدا کی قسم

---

* یہ دونوں غزلیں(۳۵، ۳۶)صرف ن ۴ میں ہیں—

——:۳۷:——

خیر خواہاں میں ہوں خدا کی قسم
مان اس صادق آشنا کی قسم

کم نہائی کو مدعا کر کر
مت کہیں جا تجھے حیا کی قسم

دیکھہ اے شوخ تیری بے باکی
خوت میں ہوں سدا رجا کی قسم

یک قدم چھوڑ کر نہ جاؤنگا
مجکوں ہے تیری خاک پا کی قسم

لطف سوں آطرت شہیدوں کے
تجکوں ہے شاہ کربلا کی قسم

بسکہ رکھتا ہوں تجھہ قدم کی یاد
دل ہوا خوں مرا حنا کی قسم

عاشقوں کوں نہیں ہے موت سوں کام
مرقد پاک اولیا کی قسم

خاکساری ہے حق آگے منظور
خاک درگاہ مصطفا کی قسم

دل سوں اپنے نکال وہم و خطر
راہ سیدھی ہے رہنما کی قسم

اے (ولی) علم سوں یہ حاصل ہے
گل گلزار "ہل اتیٰ" کی قسم*

---

* یہ غزل خمسے سے لی گئی ہے

ن

——— : ۳۸ : ———

* زلف کوں کھول دام کرتے ہیں
آھوے دل کو رام کرتے ہیں

دیکھہ تجھہ لعل لب کی کیفیت
زاھداں مے حرام کرتے ہیں

بلبلاں چھوڑ کر چمن کو سجن!
تجھہ گلی میں مقام کرتے ہیں

گلرخاں فیض لب کے پانی کوں
بادۂ لعل جام کرتے ہیں

ناوک ناز شوخ چشماں کے
دل میں عاشق کے کام کرتے ہیں

کم نگاھی سوں دیکھتے ہیں (ولی!)
کام اپنا تمـــام کرتے ہیں

——— : ۳۹ : ———

* دلبرا دھر کوں تیرے کوثر نہ کہوں تو کیا کہوں
میٹھے ترے لباں کو شکر نہ کہوں تو کیا کہوں

ہیں تجھہ دھن صدف میں دندان بھی (یہ) موتی
یک یک یو بے بہا ہیں جوھر نہ کہوں تو کیا کہوں

لٹکی لٹاں میں تیرے دستی ہیں مانک، موتی
کالی رین کے بھیتر اختر نہ کہوں تو کیا کہوں

---

* یہ دونوں غزلیں (۳۸، ۳۹) نسخہ ۴ میں ہیں۔

خوباں کی صف منیں ہے تجھہ آج بادشاہی
تجھہ سیس پر سورج کو چھتر نہ کہوں تو کیا کہوں

خوبی ترے حسن کی عالم میں ہو رہی ہے
اِس جگ کے بیچ ثانی چندر نہ کہوں تو کیا کہوں

یونیں تیرے دونوں ٹکٹرے کیے ہیں دلکوں
ہر یک مڑہ کوں اِس کے خنجر نہ کہوں تو کیا کہوں

کاکُل کے تار مکھہ پر تیرے جو ہیں پریشاں
دل عاشقاں کا اِس پر ابتر نہ کہوں تو کیا کہوں

تجھہ شعر کا اوازا سب جگ منیں ہوا ہے
تیرے (ولی) سخن کوں گوہر نہ کہوں تو کیا کہوں

———: ۳۰ :———

عشق میں آکے نا نکل جاناں
ہوش اپنے سوں بلکہ تُل جاناں

اس برہ کی بھنی منی پڑہ کر
موم کی مثل ہو پگل جاناں

تیغ ابرو صنم کی لے جیو پر
آہ چپ کرکے پھر سنبھل جاناں

ہے لگن کل سے دلربا کی جب
عشق سیں گھنسکے جیوں صندل جاناں

عشق کا گھات اولاً چڑہ کر
خوف سیں پھر کے نا پھسل جاناں

سوز سوں عشق یار کے یاراں!
جیوں شمع سر سوں گل کے جل جاناں

دست معشوق کے سیں اگر ہے زہر
جیوں شکر مکھہ میں دھر نگل جاناں

یار درشن کوں جب بلاوے تجھہ
مثل بجلی کے تب اُچھل جاناں

اِس محبت کے جل میں دل کر چاک
اے (ولی) توب جیوں کنول جاناں

——— : ۲۱ : ———

اُس سیّدا سوں یاراں میرا سلام کہنا
ہوں یاد میں تمہاری ہر صبح و شام کہنا

رو رو کے تجھہ درس بن، انکھیاں سفید، رخ زرد
ہوکر رہیا ہے قد یوں جیوں کر کہ لام کہنا

تجھہ دام زلف کی میں تعریف ہور ثنا سوں
آہوے دل کوں اپنے کیتا ہوں رام کہنا

شمشیر سیں بھواں کی مارو گے ایک مجکوں
مشرق سوں تا بمغرب یا قتل عام کہنا

فرماں میں دشمناں کے ہوکر نہ بھول مجکوں
بہر خدا عزیزاں خیرالکلام کہنا

دیکر نبات لب سوں مجکو توں جیو دینا
یونیں تو اے عزیزاں جیو ناں تمام کہنا

جب سوں وہ روے روشن دستا نہیں ہے مجکوں
میرے پہ تب سوں کھانا، سونا حرام کہنا

ہے کا مکاں تمہارا دارالسرور سارا
مجکوں ہے غم الم کا نسدن مقام کہنا

احوال پر (ولی) کے کر رحم کی نظر توں
اُس سیدا سیں جاکر ایتا پیام کہناں

——— : ۴۲ : ———

بس ناز سوں سکھلاتیاں اُس غمزۂ غماز کوں
دل لے لیا، جاں لے لیا، اب حد رہی نہیں ناز کوں

دزدی کروں میں کس بِرا تجھہ لعل شکر ریز سوں
ہر سو جو تو بتھلائیاں مژگان تیر انداز کوں

کب لگ چھپاکر میں رکھوں تجھہ بے رحم سیں درد کوں
جا چوک میں کہتا ہوں اب تجھہ درد کے میں راز کوں

تسبیح ندے مجھہ ہات میں، خرقہ نہ رکھہ لاسیں توں
زہاد سیں نسبت نہ دے مجھہ رند شاھد باز کوں

جو ساز تھا اے مدعی مجلس سیں توں کیتا برون
اب آگ دینی تجھہ ستی اس مجلس می ساز کوں

ہاں اے (ولی) جب لگ جیے دل رکھہ تو قید غم منیں
نہیں ہے رہائی از قفس مرغان خوش آواز کوں*

واو

——— : ۴۳ : ———

غنچہ نمط تجھہ باس کا دل پیرھن سب دن اچھو
مجھہ نین کے نعلین میں تیرے چرن سب دن اچھو

---

* اوپر کی چاروں غزلیں ن ۴ کے سوا کسی نسخے میں نہیں ہیں—

پیاسے محبان دیکھہ کر یوں ساقی کوثر ہوا
فردوس سوں ہے جلوہ گر یو انجمن سب دن اچھو

تجھہ یاد سوں راحت اچھو سب مؤمناں کی جان میں
تیرے چرن کی خاک سوں روشن نین سب دن اچھو

وہ سایۂ قامت کیا پیدا گل و سنبل کے تئیں
رشک گلستان ارم تیرا چمن سب دن اچھو

تیرے کرم کے ہاتھہ سوں موسیٰ ید بیضا لیا
ہمدم دم عیسیٰ کا توں امرت بچن سب دن اچھو

ہر دم طبع کے سیس پر تجھہ یاد کا افسر کہوں
تیری محبت کا رتن دل میں جتن سب دن اچھو

تجھہ باج مخصوص جہاں وو ذات عالی چار ہیں
اُن کی محبت کا (ولی) دل میں وطن سب دن اچھو *

۸

——:۴۴:——

رحم سوں مجھہ طرف پیا آنکھہ
تا کہ دیکھوں ترا وہ روشن مکھہ

درد کیا مجھہ پہ سخت تجھہ بن ہے
دیکھہ تو آکے حال میرا تکھہ

اشک سوں تیرے قد کے گلشن میں
تا لیاں سرو کی پڑیں جھکھہ جھکھہ

---

* ن ۷ میں ہے اور اس پر خمسہ بھی موجود ہے—

غم ترا یار جب سوں مجھ کوں ہوا
بھاگ تن سیں مرے گیا سب سکھ
اے (ولی) ہے کتھن ہر* کا غم
• حق نہ دیوے کسی کے تئیں یہ دکھ

——— : ۴۵ : ———

تعریف اس پری کی جسے تم سناؤگے
تا حشر اُس کے ہوش کوں اُس میں نہ پاؤگے
جس وقت اُس کے حسن کو دیکھوگے بے حساب
حیران ہو کیونکہ جامے میں اپنے سماؤگے
جس وقت سر کروگے بیاں اُس کی زلف کا
سودا زدوں پہ غم کے سیہ روز لاؤگے
طوبیٰ طرف نہ دیکھوگے ہرگز نگاہ بھر
گر اُس کے قد سوں جیو کو اپنے لگاؤگے
دیوگے اگر (ولی) کوں جزا اُس کے لطف کی
+ آتش نمن رقیب کا سینہ جلاؤگے

——— : ۴۶ : ———

معلوم نہیں کن نے مرے دل کوں لیا ہے
کس شوخ ستمگر نے مجھے پیچ دیا ہے
اُس شوخ نظر باز کا انداز نگہ کا
دیوانہ مرے دل کوں کہو کن نے کیا ہے
ظاہر میں تر و تازۂ و باطن میں مرا داغ
جیوں لالہ اِسے بوجھ کے یہ رنگ دیا ہے

---

* صرف (ن ۴) میں ہے —
+ صرف ن ۷ میں ہے —

عاشق کوں ہے بیتابی و بے طاقتی دل
بن عشق جو عالم میں فراغت سوں جیا ہے

تنہا نہیں سرشار (ولی) شوق سوں تیرے
* تجھہ عشق کا اِس بزم میں جو جام پیا ہے

——— : ۴۷ : ———

تجھہ یاد کی تسبیح سوں سینہ مرا ملکوت ہے
تجھہ عشق کا مجھہ دل منیں جبروت اور لاھوت ہے

جم گرچہ غالب دم پہ ہے، قایم ہے جی تجھہ دم ستی
نہیں دم کی کچھہ پروا اُسے جو عاشق مبہوت ہے

تجھہ روپ کے گلزار سوں تن من مرا گلشن ہوا
میرے نین میں تو سجن جیسے چندر در حوت ہے

ثابت سجن کے عشق سوں جیوں حال تھا منصور میں
یوں عشق میرا جگ منیں اثبات اور مثبوت ہے

تجھہ جان میں دل کا کفن بیشک کنول جیوں چاک ہے
تجھہ غم منیں جھک جھک سجن یہ تن مرا تابوت ہے†

——— : ۴۸ : ———

تری زلف کے پیچ میں چھند ہے
کہ جس چھند میں چند در چند ہے

خیال زلف تجھہ رسا کا صنم
عشاقاں کے دل کا علی بند ہے

---

* یہ غزل ن ۴ میں ہے، اور ولی نے اسے مخمس بھی کہا ہے —
† اُس غزل پر ولی نے خمسہ کہا ہے، کسی دیوان میں نہیں ہے —

بره آگ تیرا مرے کہت منیں
جو بنده کیا بند در بند ہے

تکلم ہے تجھه لب سوں یوں خوش مزه
جو بیجا کیا شعر* اور قند ہے

دیوانه کیا ہے (ولی) کوں سدا
تری زلف میں کیا سجن! چھند ہے†

—:۴۹:—

رنج اچھے تو غم نه کر بعد خزاں بہار ہے
غم کی اندھاری سوں نه ڈر آب پچھیں بہار ہے

لت کے پھندے میں جا پھنسا مرغ دلم بذوق خود
باز خود اس قدر چرا مضطر و بیقرار ہے

ابرو و چشم و زلف وبار‡ خال و خط اُس نگار کا
☽ خلجرو سحرو عقرب و دانۂ و دام و مار ہے

—:۵۰:—

تری انکھیاں اوپر از بس بہار نسیم خوابی ہے
گویا جامی سوں یه ☽ مضمون رنگین ● انتخابی ہے

رہے کیوں ہوش عاشق کا سلامت دیکھه یو آفت
تبسم ہے، نگه ہے، زلف ہے، چیرا ڈلابی ہے

---

* غالباً یه لفظ صحیح شکر ہے — † یه غزل صرف ن ۲ میں ہے — ‡ بال ؟ — ☽ ن ۲ میں فردیات میں یه ۳ شعر ہیں غالباً پوری غزل ہوگی دو شعر ضائع ہوگئے — ☽ ن ۳ ۴ ستی — ● ن ۷ مضمون جامی سوں یو رنگ -

هوا ● ہے آگ † کا شعلہ درس دے دل ربا اپنا ‡
دکھانا آگ کوں مصحف کہ □ یو مسئلہ کتابی ہے

(ولی) اُس بے وفا کے قول پر کیا اعتبار آوے
﴿ کہ ظالم ہے، دورنگی ہے، ستمگر ہے، شرابی ہے

——— : ۵۱ : ———

سدا ہم کو خیال رنگ روے یار جانی ہے
ہمارے شیشۂ دل میں شراب ارغوانی ہے

زبان حال سوں کہتا ہے خضر سبزۂ نو خط
ثنا ◍ کرناں صنم کے لب کا آب زندگانی ہے

گیا ہے حسن کی شادی میں از بس بے تکلف ہو
سراپا عشق کے بر میں لباس زعفرانی ہے

تواضع کی توقع نونہالاں ♋ سوں نہ رکھہ اے دل ☿
کہ بے باکی و شوخی لازم وقت جوانی ہے

● ن ۴، اُٹھا — † ن ۷ عشق — ‡ ن ۲ دلربائی کے —
□ ن ۷، مصحف کہں کہ —
﴿ ن ۱ ۵، ۶ میں غزل نمبر ۳۹۵ سات شعر کی ہے، چوتھا، پانچواں، نواں شعر نہیں ہے - ن ۲ تا ۴ میں دو غزلہ ہے پہلی غزل ۵ شعر کی ہے - دوسری ن ۲ میں اٹھہ شعر کی، ن ۳ میں دوسری ۶ شعر کی ن ۴ میں پہلی سات کی، دوسری ۶ شعر کی، ن ۷ میں ۱۳ شعر کی ایک غزل ہے - دو مطلع ہیں مگر مقطع ایک ہی ہے - بقیہ شعر ن ۲، تا ۴ و ۷ کے اوپر درج ہوے - مندرجہ بالا مقطع میں ن ۷ میں بجاے (ولی) کے (مجھے) ہے —
◍ ن ۵، یہاں — ♋ ن ۵ تا ۷، نو بہاراں — ☿ ن ۱، ہرگز

هوا ہے شوق زلف مو کمر سوں جو سخن سرزد *
(ولی) وہ شعر نازک موج دریاے معانی ہے †

ثلاثی ‡

دیکھہ غمزے ترے کا جور و جفا
ہوش عاشق کا اُڑ چلے بہوا
قہر ہے قہر تیرے نازو ادا
نت کیا مجھہ پہ تو ستم دلبر
پھر توں ایسا نہ کر مرے جیو پر
رحم کر رحم توں برائے خدا
تیرے مکھہ بن مرے پہ ہوتا دکھہ
مت چھپا مجھہ ستی اپس کا مکھہ
ڈال دے مکھہ ستی نقاب جیا
نہیں کہتا کوئی تجھہ سوں میرا درد
گل کے اِس دکھہ میں دل ہوا سب زرد
مہر کر کر کہہ توں اے باد صبا
پیو! رقیباں پہ نت کرم مت کر
رات دن مجھہ اُپر ستم مت کر
بات ہے دور یہ ز راہ وفا
صادق عاشق ہوں میں ترا دلدار!
مت کر میرے تئیں (توں) گھر گھر خوار

---

*ن ۵ خوش سخن میرا — ن ۶ ۷ جوش میرا من — † یہ غزل تمام نسخوں میں موجود ہے، غالبا ترتیب کے وقت سہواً رہ گئی — ‡ یہ ثلاثی صرف ن ۴ میں ہے —

جگ کرے گا ترے پہ اِس سوں ہنسا
دیکھہ کر مکھہ ترا دسے یہ چھب
کہ ترا فتنہ پھر آتا ہے سب
لے کے بد میں وہ تیرے قد کا عصا
تیرے مکھہ کی بنا اے نور نین
بلبلاں کے نظر منیں گلشن
دشت کربل‡ کا جیوں ہوا ہے، نہا
دیکھہ کر مکھہ ترے کا سور جھک
بولتا ہے وہ روز حشر تلک
منبر آسماں پہ اُس کی ثنا
زخم عشق لگے مجھے کاری
اب سجن زود تر بدلداری
جا کے کر توں (ولی) کے دکھہ کی دوا

چار در چار*

صنم سات جب آکے یاری لگے
یو دکھہ درد آعمر ساری لگے
جسے عشق کا تیر کاری لگے
اُسے جیونا پھر کے بھاری لگے

ہوا یار کوں دیکھہ اول جو دھک
رہے نیر جاری سدا اُس کے چک

---

‡ کربلا ' — * صرف ن ۲، ۴ میں ہے —

نچھوڑے محبت کوں دم مرگ لگ
جسے یار جانی سوں یاری لگے

سدا جس کے دل میں رہے یاد یار
وہ رو رو اُٹھے* ہجر سوں زار زار
نہ ہووے اُسے جگ میں ہرگز قرار
جسے عشق کی بے قراری لگے

نہ کر بات اے جان ہر ایک سوں
مگر بولنا مجھہ سوں نت† بیگ توں
کہ ہر وقت مجھہ عاشق پاک کوں
پیارے! تری بات پیاری لگے

یو سن بات کوں دل ستیں گلبدن
خوشی سوں سنو‡ کھول اپنا دھن
کرے توں (ولی) سوں اگر یک بچن
رقیباں کے دل میں کٹاری لگے

مستزاد (۱)

دل چھوڑ کے یار کیونکہ جاوے کہتا ہے عیاں
زخمی ہے شکار کیونکہ جاوے بسمل ہے یہاں
جب لگ نہ پیے شراب دیدار از جام لبت

---

* ن ۴ پھرے — † ن ۴ اب — ‡ ن ۲ سو توں —

انکھیاں کا خمار کیونکہ جاوے بے بوسۂ آں
ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں در ناز و ادا
جنت سوں بہار کیونکہ جاوے از باد خزاں
انجواں کی مدد اگر نہ ہووے در فرقت تو
مجھہ دل کا غبار کیونکہ جاوے شاھد ہیں انکھیاں
ممکن نہیں اب (ولی) کا جانا از کوچۂ تو
*ہے عاشق زار کیونکہ جاوے کرتا ہے فغاں

(۲)

*کیتا ہوں ترے ناؤں کو میں ورد زباں کا
ہر دم میں دھن سوں
کیتا ہوں ترے شکر کو عنوان بیاں کا
ہر موے بدن سوں
جس گرد اُپر پاؤں رکھیں تیرے رسولاں
اے بار خدا یا
اُس گرد کوں میں کحل کروں دیدۂ جاں کا
صدیق ہو من سوں
مجھہ صدق طرف عدل سوں اے اہل حیا دیکھہ
الفت کی نظر بھر
تجھہ علم کے چہرے پہ نہیں رنگ گماں کا
سرمست بدن سوں
ہر ذرۂ عالم میں ہے خورشید حقیقی
اے ماہ منور

---

*یہ دونوں مستزاد صرف ن ۴ میں ہیں—

یوں بوجھہ کہ بلبل ہوں ہر یک غنچہ دہاں کا
عشاق کی بن سوں
کیا سہم ہے آفات قیامت ستی اس کوں
اے سرور عالم
کھایا جو کوئی تیر تجھہ ابرو کی کماں کا
بے رنج ہے بدن سوں
جاری ہوے انجھواں مرے یو سبزۂ خط دیکھہ
نیناں ستی دل کی
اے خضر قدم سیر کر اس آب رواں کا
تک پاک چرن سوں
کہتا ہے (ولی) دل ستی یو مصرع رنگیں
رجبی کی نمن آ
ہے یاد تری مجکوں سبب راحت جاں کا
ہر دم کے بچن سوں

مخمس [۱] *

رحم کر تجکوں، دلبری کی قسم
مہر کر تجکوں سروری کی قسم
مکھہ دکھا ماہ انوری کی قسم
مان توں مہرو مشتری کی قسم
ہے تجھے شیشۂ و پری کی قسم

---

* یہ مخمس صرف ن ۴ میں ہے —

بات نہ شمس میں ہے اظہر تر
حسن کا تخت و تاج ہے تجھہ سر
سن توں خوباں کے سر کا ہے افسر
مکھہ دکھا دکھہ میرا توں آساں کر
تجھہ کوں خوباں کی افسری کی قسم

عشق کی رہ کا مجھہ سفر ہے گا
اِس منیں غم ترا خطر ہے گا
مشکلاں سوں مجھے گذر ہے گا
عاشقاں کوں توں راہبر ہے گا
رہ بتا تجکوں دلبری کی قسم

مکر کیتا تو مجھہ سوں چند در چند
اب نہ کر توں مرے سوں ایتا فند
زلف مشکین کا مجھہ پہ کرکے کمند
جیو میرے کوں نا کر اُس میں بند
تجکوں ہے زلف عنبری کی قسم

یہ (ولی) ہے بندہ ترا کمتر
بلکہ ہے کمتراں منے احقر
بندہ پرور ہے توں سدا دلبر
کر بندے پر کرم کی یک توں نظر
ہے تجھے بندہ پروری کی قسم

مخمس [۲] *

همسر هو ترے دعوے میں اڑ کون سکے گا
غواص هو تجهه بحر میں پڑ کون سکے گا
هم وصل هو تجهه ساتهه بچهڑ کون سکے گا
تجهه غمزۂ خوں ریز سوں لڑ کون سکے گا
تجهه ناز ستمگر سوں جهگڑ کون سکے گا

.....

کیا طاقت تعریف ترے حسن کی گل کوں
هے رات سہی رنگ کہاں تیرے سوں تل کوں
تجهه حسن کے بازار میں دیوانۂ دل کوں
بن زلف کی زنجیر جکڑ کون سکے گا
اے دلربا عیار مرے دل کی خبر لے
پهرتا هوں سدا سور سوں تجهه زلف کی جهر لے
یو مرد مک چشم نے سرمے کا خنجر لے
پهرتے هیں سیه مست هو شمشیر نظر لے
بن نیند اُن انکهیاں کوں پکڑ کون سکے گا
هے گلبن پر بار ترے حسن کا خوش جهب
الواح دسیں بهر ترے (؟) آنگ کے کهب کهب
کیتا هوں تپاں دیکهه میں سیماب کوں جب تب
هیں خضر کے چشمے سوں ترے لب یو لبالب
بن سبزۂ خط اِن کوں انبڑ کون سکے گا

---

* یه مخمس صرف ن ۷ میں هے —

مصور کیا جگ کوں سجن تیری گلی نے
دیکھہ نا سکے تجھہ چشم سوں چنپے کی کلی نے
سانپاں کوں کرے دنگ تری لڑ کی جھلی نے
تجھہ زلف کا بستار لکھا آج (ولی) نے
اس سحر کے طومار کوں پڑ کون سکے گا

مخمس*

ھوس دل میں سدا تیرے ھے سونے ھور کھانے کا
پھرے اس فکر میں نسدن ھو اندھا بیل گھانے‡ کا
ارے بیہوش اگر کچھہ اندیشہ ھے واں کے جانے کا
عبث غافل ھوا ھے فکر کر کچھہ پیو کے پانے کا
صفا کر آرسی دل کی سکندر ھو زمانے کا
ترے دل کوں سمجھہ یو ھے خدا کے راز کا گلبن
نکو کر خار و خس سیتی یو اُس گلبن کے تئیں گلخن
بہار رنگ و بو منگتا ھے کر سیر آن یو گلشن
چراغ دل اگر گل ھے تو جیو گل کر اُسے روشن
کہ یو تحفہ ھے سالک کوں نزک حق کے لیجانے کا
نہ کر توں دوستی دنیا سوں جو مکار فاحش ھے
جو اِس کے مکر میں مارا گیا نت اس کو کاھش ھے
کہ دنیا دھل در گنبد ھے ھور آواز درفش ھے
نہ پاوے دین کی لذت جسے دنیا کی خواھش ھے
قفل ھے لذت دنیا حقیقت کے خزانے کا

---

* یہ خمسہ صرف ن ۷ میں ھے— ‡ کولھو

نہیں مہر و وفا کین و مکر یو گلرخاں میں ہے
ہمارا دل رکھے وو جو ہمارے دل رکھاں میں ہے
ہماری بات کی لذت جو چاکھے سو چکھاں میں ہے
نہیں یو آہ ہور زاري جو سینے ہور انکھاں میں ہے
سمجھہ بیشک یو افسوں ہے اپس پیو کے لبھانے کا
ولایت صادقی پاوے وہی ہے شیر دل جس میں
دیا آ جذبۂ کامل دکھائی اس کے تئیں اس میں
وگرنہ شیر مردی ولایت کہاں جس تس میں
(ولی) تجھہ کوں رکھیں گے شیر مرداں اپنی مجلس میں
رہے گر سگ ہو دایم تو نبی کے آستانے کا

قطعات *

—— (۱) ——

یوسف حسن آج دستا ہے جاکے لینے کوں جیو ترستا ہے
مدعی کوں کہو کہ جیو دیونگا وہ نہ دیونگا جو جیو میں بستا ہے

—— (۲) ——

آہ سوں مجھہ جگر میں چھیدا ہوے
فاش مجھہ عاشقی کے بھید ہوے
اُس سیہ دل سوں جا کہو یاراں
رو رو دیدے مرے سفید ہوے

---

* یہ چار شعر، ن ۴ میں رباعیات میں لکھے ہیں - مگر یہ وزن رباعی کا نہیں اس لئے یہ ذیل قطعات درج ہوے —

فردیات

(۱)

مجھے اچرج یہی آتا پیا کے پان کھانے کا
نجانوں کیا سبب یاقوت اصلی کے رنگانے کا*

(۲)

گھنالے بال بالے کے بلا کی بیل ھیں گویا
جنم عاشق کشی کرنا سکھی کے کھیل ھیں گویا

(۳)

اپنی انکھیان کو نگاہ کرو
آج مخمور ھیں پیا کیا ھی

(۴)

صبا (گر) جو توں ھے مہرباں تو (جا کہ) بول دلبر سوں†
کہ تجھہ آدھر‡ کے طلب میں یو جیو آدھر آرھا

(۵)

اے پتنگ جل کہ تجھہ موے پیچھے
شمع ثابت قدم ھے جلنے میں

(۶)

کشتی پہ مجھہ نین کی انجھواں کے قافلے چڑہ
مقصود کے حرم کوں احرام بند چلے ھیں

---

* اس زمین میں غزل نمبر ۲۹ دیوان میں ھے۔
† قوسین میں جو الفاظ ھیں یہ زیادہ معلوم ھوتے ھیں، مگر اصل میں لکھے ھیں — ‡ ھونٹ

——(۷)——

پیو کی انکھیاں میں نشۂ معجوں
گویا نرگس کے لالہ در بر ہے

——(۸)——

انجو کی فوج کا اے شاہ خوباں
دیا ہوں تجھہ محلے میں محلا

——(۹)——

گر تو چہتا ہے کہ دیکھے رنگ وسعت مشربی
صدق نیت سوں شتابی دامن صحرا پکڑ

——(۱۰)——

اُسی کی نین میں مورت پیا کی نت بھری ہوگی
جگر کے کاٹ عینک کوں چنی جگ پر دھری ہوگی

——(۱۱)——

اس صنم نے جب نکالا مکھہ ستی اپنی نقاب
صبح صادق کا گریباں پھاڑ جیوں سورج دسا

——(۱۲)——

مفلسی بیکسی کی فوجاں نے
شہر دل کوں کیا ہے ویراں آ

——(۱۳)——

موہن ادھر رنگین بدل کھا پان مسی لائے ہیں
لب پر شفق اور شام کوں ایک ٹھار کر دکھلائے ہیں

——(۱۴)——

تجھہ گال پر نہ کا نشاں دستا مجھے اس دھات کا
روشن شفق پر جگمگی جیوں چانہ پچھلی رات کا

(۱۵)

اُجالے کوں اس مکھ کے دیکھے ستی
خجالت سوں کئی رات چندر چھپا

(۱۶)

عشق کرناں تو ایک سیں کرنا
عشق دو ٹھور بے حیائی ہے

(۱۷)

ترے موے میاں آنگے (یہ) چیونٹا کیا بچارا ہے
تری انکھیاں انگے جاناں چکارا کیا چکارا ہے

(۱۸)

خال بھی مکھ پر ترے یوں جو دسے
جوں کہ بیٹھا زاغ آ گلشن بھیتر

(۱۹)

نقاش جیوں (نازو) ادا مجھ یار کی نا لکھ سکا
میں اُس کی صورت اور ادا دل کے صفحے پر سب لکھا

(۲۰)

مارے پلک کے تیراں محبوب آپ دھس دھس
روزن ہوا ہے سب تن جیتا اتاں بس بس

(۲۱)

قمر نے لات جب مارا مرے معشوق کے مکھ سیں
ہوا حیران و سرگرداں خجالت سوں حشر لگ وہ

(۲۲)

مکھ ترا جوں روز روشن زلف تیری رات ہے
کیا عجب یہ بات ہے یک ٹھار دن اور رات ہے

——(۲۳)——

آج دلبر نے مجھہ پیام کیا
شکر اللہ فلک نے کام کیا

——(۲۴)——

نا جوت ہے الماس کوں ظالم ترے دندان کی
نارنگ دستا لعل میں تیرے لب خندان کی

——(۲۵)——

گردش چشم دکھا مجکوں دیے ہیں بالے
گوشۂ چشم ستی دیکھہ بہت گھر گھالے

——(۲۶)——

خوبان کی مجلس منی پر تو اُسی کا شمع ہے
بوجھے وھی اس بات کوں، خاطر کہ جس کی جمع ہے

——(۲۷)——

شاخ گل ہے یا نہال راز ہے
سرو قد ہے یا سراپا ناز ہے

——(۲۸)——

دود آہ شوق مشتاقاں نہیں
خط نہیں یو حسن کا آغاز ہے

——(۲۹)——

تیری انکھیاں کے سامنے سرمہ ہوا ہوں میں
اے سنگدل ہنسی کوں توں ذرّہ نظر میں لا

——(۳۰)——

تحصیل حاصل نہیں اُسے جس میں جو قیل و قال ہے
اُس کوں تدھاں فاضل کہنا جو فارغ التحصیل ہے

(۳۱)

نبض عاشق میں تان کا ہے جیو
تا نت بجنے میں راگ بوجھا ہوں

(۳۲)

توں ہے حق ستی ہم زباں ہم کلام
ترا قاب قوسین ادنیٰ مقام

(۳۳)

تجھہ شمع رو سے روشن ہوتی ہے شب کی مجلس
معشوق چاہتے ہیں پروانگی وہاں کی

(۳۴)

کچھہ بھلا نہیں رقیب کوں لگتا
ایک پاپوش خوب لگتی ہے

(۳۵)

میں نے چوچی اھیرنی کی ملی
مجکو اُس نے نہ کچھہ ملائی دی

(۳۶)

جب نقش اُس صنم کا نقاش کھینچتا ہے
بازو کے کھینچنے میں وہ ہات کھینچتا ہے

(۳۷)

پوچھا چنچل سے مستی میں تری کاہے کی انگیا ہے
چھپا چھاتی چھبیلی ہات سوں ہنس کر کہی ململ

(۳۸)

چھبیلی چھب سوں درزن کا ہلانا ہات تک دیکھو
یو کچھہ سیتی نہیں (لیکن) مرے دل کو لڑاھاتی ہے

(٣٩)

پوچھا مالن کو دو گیندان سو کیا مخفی کیے بر میں
کہا تجھہ کیا غرض اس سوں چلا جاھر یک کچھہ ھے

(٤٠)

دیکھہ کر پاوں کی تری مہندی
مجکوں تلووں سوں آگ لاگی ھے

(٤١)

میں کہا تیرے بدن پر کیا بھلی لگتی ھے راکھہ
ھنس کہا جوگی بسر نے خاک لگتی ھے بھلی

(٤٢)

یار کوں دیکھہ میں ھوا قربان
اس تجارت میں مجکوں واراھے

(٤٣)

اُس سرو قد کے غم سوں گردن میں طوق بھا کر
تمری نمن الم سوں کو کو پکارتا ھوں

(٤٤)

غرور حسن سوں اے چار ابرو اب کرم کرنا
پڑا ھے موٗ ترے، یاقوت پر قیمت کوں کم کرنا

(٤٥)

مہ جبیں پر لگاے کیوں ٹیکا
ماہ میں کام کیا ھے دیو بیکا

——(۴۶)——

* یک شمع گر در پیش و پس راکھے ھزاراں آرسی
دستا ھے نور ھر یک منے لیکن وھی یک شمع ھے

——(۴۷)——

† دیکھا نہیں کسی نے دن رات میں اجھوں لگ
مہتاب کے اُجالے میں آفتاب دیکھا

——(۴۸)——

دونوں بھواں کے میانی ٹیکا نہیں زری کا
ھے قوس کے برج میں جھلکار مشتری کا

——(۴۹)——

تا چند کہوں بات تری خوش شکلی کی
اے شوخ ترے غمزے نے جو کی سو بھلی کی

——(۵۰)——

رخسارۂ معشوق نہاں شہ بہ تہ زلف
سورج نہیں دستا جو ھوا ھو بدلی کی

---

* اس شعر تک فردیات ن ۴ میں ھیں — † ذیل کے فردیات ن ۷ میں ھیں —

ضمیمہ نمبر ۲

فہرست اختلاف نسخ کلیات ولی

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱	۱*	۱	۱	فانوں	نام، ن ۱، ۷
,,	,,	۲	۱	رکھیں	دھریں، ن ۵
,,	,,	۴	۲	یو	یوں، ن ۲ تا ۷، بجز ۴
,,	,,	۴	۲	بوجھہ کے	بوجھہ کہ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	سہم	بیم، ن ۸
,,	,,	۶	۱	آنجھو	آنجواں، ن ۷
۲	۲	۲	۱	بات میں	پل منیں، ن ۱
,,	,,	۲	۱	میں	سوں، ن ۵
,,	,,	۲	۲	لکھوں	لکھو، ن ۵
,,	,,	۳	۱	بھیجنی	پہنچتی، ن ۶
,,	,,	۴	۱	بوجھو	پوچھو، ن ۵ تا ۷
,,	,,	۴	۱	بوجھو	سمجھو، ن ۲
,,	,,	۵	۱	گریاں ھے	ھے گریاں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	سنیا ھے	سنی ھے، ن ۲، ۴، سنی ھیں، ن ۵

* ن ۴ کا ابتدائی ورق نہیں ھے، اس وجہ سے یہ غزل اس میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲	۲	۵	۲	سنیا ہے جب سوں آواز تری روشن بھائی کا	سنیا ہے جب ستی آواز تہرے منہ چھپانے کا ' ن ۱ حاشیہ *
,,	,,	۷	۲	ذوق	شوق' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۱	لکھہ سکے کیونکر	کہوں سکے لکھہ کر' ن ۱ تا ۷' جو' ن ۵
,,	,,	۹	۲	لکھے گر	لکھوں گر' ن ۱ تا ۷
۳	۲	۱۱	۲	اُن نے پھل ہرگز جہاں میں	پھل جہاں میں اُن نے ہرگز' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۱	۲	ہرگز زندگانی کا	ایام جوانی کا ' ن ۵
,,	۳	۱	۲	آیا ہے	آتا ہے ' ن ۲
,,	,,	۲	۱	کیا	کہیے' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۱	کو انیندی	کوں† او نیندي ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	نین	پن نے' ن ۸
,,	,,	۲	۱	ساقی نے	ساقی کی' ن ۲ تا ۴' ۵
,,	,,	۲	۱	ساقی نے	ساقی کے‡ ن ۸
,,	,,	۵	۱	بوجھو	پوچھو' ن ۳ تا ۸
,,	,,	۵	۱	بوجھو اب	پوچھو کہوں ' ن ۷' ۸

* اس مصرع کی وجہ سے یہ شعر دوسری غزل کا ہو جاتا ہے - دیکھو غزل ۲۹ دیوان ہذا —

† اکثر جگہ کوں' (کو) لکھا گیا ہے اس کا نسخہ آیندہ دینا بیکار ہے—

‡ (کے) یہاں غلط ہے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳	۳	۶*	۱	پری رخ	پري رو، ن ۲، ۶
,,	,,	۶	۱	نہیں	ہے اے، ن ۲، ۵، ۷
۴	,,	۸	۱، ۲	بے حسابی	بے حجابی† ن ۵، ۸
,,	۴	۱	۱	نہیں سنتا کوئی	نہیں کُئی تا سنے‡ ن ۱ تا ۵، ۷
					نہیں کوئی سنے، ن ۶
,,	,,	۱	۲	کس سوں	کس کن، ن ۲ تا ۴، ۸
,,	,,	۱	۲	کس سوں	کس کوں، کو ن ۶، ۸
,,	,,	۲	۱	نہیں	کیا، ن ۴
,,	,,	۲	۱	اُتھہ کے	اُس کی، ن ۳
,,	,,	۲	۲	ہمارے اشک جاری کا	ہماری اشک باري کا، ن ۱
,,	,,	۳	۱	نکلتا ہے جو باہر نین سوں آنسو	نین سوں جو نکلتا ہے انجھو باہر، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	کہ جس	جسے، ن ۷
,,	,,	۴	۱	حد ہور نہایت	حد و نہایت، ن ۱، ۳ تا ۵
,,	,,	۴	۲	انتظاری	بیقراری، ن ۱
,,	,,	۵	۱	مکھہ	مُوں، ن ۲ تا ۴، ۶
,,	,,	۵	۲	لیا (لے)	لا، ن ۲ تا ۵

* ۱، ۳، ۴ میں یہ شعر نہیں ہے اور قلمی نوٹ میں دوسرا مصرع یہ بتایا گیا ہے: عجب کچھہ لطف رکھتا ہے (نگہہ چشم شرابی کا) مگر قوسین والا نسخہ انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہے —

† پہلے مصرع میں پہلی جگہ دوسری جگہ بد ستور —

‡ صرف ن ۱ - نہیں کئی کی جگہ (کو) کوئی کا مخفف ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴	۴	۶	۱	میں یک پگ پر سوں	منیں یک پگ پہ ن۲
,,	,,	۶	۱	میں یک پگ پر سوں	اوپر یک پگ سوں ن ۵
,,	,,	۶	۱	پگ پر سوں	پگ سوں کہ، ن ۱
,,	,,	۶	۱	پگ پر سوں جیوں جوگی	پگ سر سوں جو کوئی ن ۴
,,	,,	۶	۱	سوں جیوں جوگی	سو (جیوں جوگی)، ن ۳، ۶
,,	,,	۶	۱	پگ پر سوں	پگ پر کہ، ن ۷
,,	,,	۷	۱	پتلی	کیکی، ن ۱
,,	,,	۷	۱	پتلی	پتلیاں، ن ۳، ۴
,,	,,	۷	۱	سوں	کر، ن ۵
,,	۵	۱	۱	ما×	مہر، ن ۱ تا ۷، ۸
۵	,,	۲	۱	نین	میں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	سے	سوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	کوں	کے تئیں، ن ۳
,,	,,	۵	۱	خضر	سبز، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۱	خشکی و	خشکی اور، ن ۵
,,	,,	۷	۱	خسر شید سوں ہمسری کرے ہے	خورشید ستی ہوا ہے ہمسر، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۲	نکمہ ہے	ہے بند، ۱ تا ۷
,,	,,	۹	۱	کوئی	کوئی کہ، ن ۲، ۳، ۵، ۷،
,,	,,	۱۰	۱	دولت	شوکت، ن ۱

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵	۵	۱۰	۲	چاکھا	چاکھیا ' ن ۱ *
۶	۶	۴	۱	تو واقف نہیں عشق حقیقی سوں	گر عشق حقیقی سوں توں واقف نہیں - ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	یہ	یو قدیم نسخوں میں ہر جگہہ (یو) اور مرتب صاحب نے ہر جگہ (یہ) لکھا ہے)
,,	†,,	۵	۱	ہوں	ہے' ن ۵
,,	,,	۵	۱	سخن	بچن' ن ۲ ' ۵
,,	,,	۵	۱	سخن	زبان' ن ۳
,,	‡۷	۲	۲	اُس	تجھہ' ن ۲ تا ۷ ' ۸
۷	,,	۵	۱	نگہ نے مسجد میں	بھواں کی مسجد نے ن ۳ ' ۵
,,	,,	۶	۱	راز	سر' ن ۵
,,	,,	۶	۱	فقر	عشق ' ن ۲ تا ۷
,,	§۸	۱	۱	منیں	میں کوئی , ن ۵
,,	,,	۱	۱	ہے	اے ' ن ۲
,,	,,	۱	۲	چاند کوں ہے آسمان پر	آسمان پر چاند, کوں ہے' ن ۱

* قدیم نسخوں میں فعل ماضی یاے مخلوط کے ساتھہ لکھا ہے - اور مرتب صاحب نے اکثر و بیشتر موجودہ رسم خط کے موافق ' صرف ایک جگہ بتا دیا جاتا ہے —

† غزل ۶ ن (۱) میں نہیں ہے —

‡ غزل ۷ ' ن (۱) میں نہیں ہے اور اُس کا تیسرا ' چوتھا شعر کسی نسخے میں نہیں ہے —

§ یہ غزل ن ۳ میں نہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۷	۸	۲	۱	زاهد نے صنم	زاهد اے صنم، ن۱ تا ۷، ۸
,,	,,*	۲	۲	ترک کر	ترک کر کر، ن ۷
,,	,,	۲	۲	تسبی	سبحہ ۱ تا ۷، ۸
,,	,,	۲	۲	کوں ہے	کوں، ن ۷
,,	,,	۲	۲	تجھہ	ہے، ن ۸
,,	,,	۳	۱	ستی	ستیں، ن ۱، ۲، ۷ (قدیم املا)
,,	,,	†۳	۲	لٹ پٹی دستار	طرۂ طرار، ن ۲
,,	,,	۵	۱	بلبلیں	بلبلاں، ن ۱ تا ۷، ۸
,,	,,	۵	۲	زندگی بھر	زندگی میں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	کدھی	کدھیں، ‡ ن ۱ تا ۶
,,	,,	۶	۱	آنجھو ستی	انجھواں سیتی، ن ۱، ۲ تا ۵، ۷
,,	,,	۶	۲	عہد	عہد، ن ۱، ۷
۸	۹	۱	۱	دیکھنا	دیکھناں §
,,	,,	۱	۱	رخسار	دیدار، ن ۸
,,	,,	۱	۲	مطالع	مطالعہ، ن ۱، ۵، ۶
,,	,,	۱	۲	مطلع الانوار	مطلع انوار$ ۱، ۳، ۴

* (ن) ۲ میں اس غزل کا چوتھا شعر نہیں ہے —

† یہ شعر (ن) ۴ میں - ایک دوسری غزل کے تحت میں لکھا ہے —

‡ قدیم املا دکھانے کے لیے یہ نسخہ لکھا گیا ہے —

§ قدیم املا میں، مصادر ایک مزید نون غنہ کے ساتھہ لکھے جاتے تھے —

$(ن) ۵ میں حاشیے پر لکھا ہے: ”کتاب است تصنیف عرفی

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸	۹	۲	۲	چہرۂ گُلنار	چیرۂ گُلنار، ن ۱
,,	,,	۳	۱	تھا	ھوں، ن ۲، ۳
,,	,,	۳	۲	مشتاق	محتاج، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	جلھکار	چھلکار، ن، ۴، ۵
,,	,,	۵	۲	طرۂ طرار	طرۂ دستار، ن، ۸
,,	,,	۶	۱	یک	یو، ن ۳، ۴
,,	,,	۶	۱	بچن	سخن، ن ۲، ۴
,,	,,	,,	۲	نسخۂ اسرار	سبحۂ ابرار * ن ۶
,,	,,	۹	۲	کی	کوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,†	۱۰	۲	ھے دیوانہ	دیوانہ ھے، ن ۲، ۵
۹	۱۰	۱	۱	اُس یار	تجھہ یار، ن ۸
,,	,,	۳‡	۱	ھووے گا کیا	کیا ھووے گا، ن ۲، ۵
,,	,,	۵	۱	ھوا ھے	ھوا توں، ن ۴
,,	۱۱	۱	۱	ھو	ھوے ≋ ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	تیار	طیار، (اختلاف املاے قدیم) ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	,,	۲	ھاتھہ	ھات ⊙ ن ۱ تا ۵
,,	,,	,,	۲	پلکاں	مژگاں، ن ۵

* ایک کتاب کا نام ھے —

† اس غزل کا ساتواں شعر، ن ۳ میں نہیں ھے —

‡ (ن) ۳ میں یہ شعر نہیں ھے —

≋ قدیم نسخوں میں ھر جگہ "ھوے" لکھا ھے —

⊙ قدیم کتب میں اکثر یہی املا ھے۔ اور یہی دکھانے کے لیے لکھہ دیا ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۰	۱۱	۴	۲	بڈاوے	نہاوے، ن ۲، ۴، ۶، ۷
,,	,,	۵	۱	جیوں	چوں، ن ۱، ۲، ۴
,,	۱۲*	۱	۲	چڈھیا ھے	چڑھا ھے، ن ۴ تا ۶ چڑا ھے، ن ۲، ۷
,,	,,	۲	۱	کیش کی	کیش کا، ن ۳، ۵، ۷
,,	,,	۲	۲	مارتا ھے	مارتے ھیں، ن ۵
,,	,,	۳	۱	اجازت ھو	خبر ھووے، ن ۸
,,	,,	,,	,,	سوں	تھے، ن ۲ — میں، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	مشہور ھے مذکور	مذکور ھوا ھے جگ میں، ن ۵
,,	,,	۵	۱	کرے تا	کرے گا، ن ۶
,,	,,	۵	۱	پری رو سے	شکر لب سوں، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۵	۲	لیا ھے اس سبب دل نے مرے	مرے دل نے لیا ھے اس (یو، ن ۵) سبب، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۶	۱	جو کُئی تیری	ولی جو کوئی (مقطع) ن ۳
,,	,,	۶	۱	بے مروت	نہیں مروت، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۶	۱	کر	سوں، ن ۳
,,	,,	۶	۲	کیوں کہ ھووے اُس کوں تیری	اُس کوں کیوں ھووے تری اِس، ن ۲

* یہ غزل ۱۲ (ن) ۱ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۰	۱۴	۶	۲	ہووے	ہوئے، ن ۲، ۳
،،	،،	۷	۱	تیری	سجن کی، ن ۳، تری ہو، ن ۴
،،	،،	۷	۱	سجن کی	کی سخن ۵ تا ۷
،،	،،	۷	۱	تب	× ، ن ۲
،،	،،	۷	۱	ہر یک	ہر یک کی، ن ۲، ۴، ۶
،،	،،	۷	۱	شیریں	روشن، ن ۲ تا ۸
،،	،،	۷	۲	ولی	اگر، ن ۳
،،	،،	۷	۲	اُجھے	اچھے، ن ۲، ۴ تا ۷
،،	،،	۷	۲	اُجھے	اُتھے، ن ۸
۱۱	۱۳	۳	۱	پایا وہ	پایا ہے، ن ۲
،،	،،	۵	۱	تیرے	تیرا، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۱	ہیں	ہے، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۲	ہیں جیوں	ہے جوں، ن ۱ تا ۷
،،	۱۴	۱	۲	دھاوا	دھووا، دھاوا، ن ۱ *
،،	،،	۳	۱	سوں تیری	تیری سوں، ن ۱ تا ۴، ۷
،،	،،	۳	۲	سداں	سدا†، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۳	۲	دزداں	دزدوں، ن ۱، ۳ تا ۷
،،	،،	۴	۱	دوجے	ہر یک، ن ۲، ۴
۱۲	‡۱۵	۲	۱	کوں	سوں، ن ۱

* (ن) ۱ کے حاشیہ پر: یعنے ہجوم بسعنی بسیار اعلی کثرت —

† مرتب صاحب نے ہر جگہ نون غنہ سے لکھا ہے اور نسخوں میں "سدا" ہے —

‡ یہ غزل ن، ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۲	۱۵	۲	۲	رھس کا رھس کا	اُمس کا ' ن ۱ ' ۷ انس کا (آنش کا؟) ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۳	۱	پد	میں ' ن ۴
,,	,,	۳	۱	دئی	دیا ' ن ۱ تا ۴ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۴	۱	دریا میں بوم کے یہاں	یہاں بوم کے دریا میں ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	گرداں ھے	کھویتا ھے ' ن ۳ ' ۴ کھویا ھے ' ن ۲
,,	,,	۵	۱	ھر پھر	پھر پھر ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	جھوں کد	ھوکے ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	تیرے میٹھے	تیری میٹھی ' ن ۱
,,	,,	۵	۲	بھاں	زباں ' ن ۱ لباں ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	جب سوں پڑیا ھے	پایا ھے جب سوں ' ن ۱ تا ۷
,,	۱۶	۲	۱	مجکوں	مجھہ پد ' ن ۱ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۲	۱	یو	یوں ' ن ۱ ' ۴ ' ۶
,,	,,	۳	۱	عشاق کوں حیرت سوں	حیرت سوں صف عاشق ' ن ۲ ' حیرت سوں ھمہ عالم ' ن ۴ '
۱۳	۱۷	۱	۱	گر کوئی مجھہ	مجکوں گر کوئی ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۲	تا دم آخر	آخر دم لگ ' ن ۱ تا ۴
,,	,,	۳	۱	مجکوں	محکم ' ن ۱

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۳	۱۷	۵	۲	حسرت	حیرت ' ن ۳ ' ۴ ' ۸
,,	,,	۵	۲	لنچھمن	لکھمن ' ن ۱ ' ۲ '
,,	,,	۷	۱	گرفتاری	غلامی کے ن ۲
,,	,,	۸	۱	کر	وہ ' ن ۸
,,	,,	۹	۱	جو اُن	جو اُس ' ن ۱ تا ۶
,,	,,	۹	۱	کے	میں ' ن ۴
					کوں ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۹	۱	دو جام سے	نظر پھر کر ' ن ۶
۱۴	۱۸*	۸	۱	ہوے ہیں	میں ہے یو ' ن ۴
,,	۱۹	۱	۱	تار	مار ' ن ۵
,,	,,	۱	۱	جال	کال ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۲	دیکھے	جلوے ' ن ۸
,,	,,	۱	۲	پورا مصرعہ یوں ہے :	ہوا ہے اُس کے جلوے
					سوں پریشاں حال
					عاشق کا ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	بولے	بولوں ' ن ۲
,,	,,	۲	۱	یہاں	سخن ' ن ۵
۱۵	,,	۳	۲	زمیں بیقراری میں	زمیں میں بیقراری کے
					ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	نال	مال ' ن ۳ ' ۶
,,	,,	۴	۲	اپنا	اپنا ں ' ۱
,,	,,	۵	۱	آزمانے	آزمائی ' ن ۲ ' ۵ تا ۷

* اس غزل کا چھٹا شعر ن ۳ ' ۴ میں ' اور ساتواں ' ن ۱ تا ۶ میں نہیں ہے —

! قدیم نسخوں میں ہر جگہ نون غنہ کے ساتھ ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵	۱۹	۵	۲	پی	پیو* ن ۱ تا ۶
,,	,,	۶	۱	کیا ہے	کیا سمجھہ ن ۶
,,	,,	۶	۲	معلوم	تم فہم، ن ۲
,,	,,	۷	۱	پوچھے	پوچھیں، ن ۲ (قدیم املا)
,,	,,	۹	۱	ممکن نہیں	ہرگز نہیں، ن ۱ - نہیں ہوتی، ن ۲
,,	,,	۹	۲	بندھا	بندھا، ن ۲، ۵ تا ۷
,,	,,	۹	۲	جال	خیال، ن ۷
,,	,,	۱۰	۱	میں— خروش	کہ خروش اور، ن ۵
,,	,,	۱۱	۱	ہے درد	دل پر درد، ن ۲، عاشق کی، ن ۴
,,	۲۰	۲	۱	جب سوں پیو کا	پیو کا جب سوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۲	کرتا	کہتا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۲	تب سوں درد	درد تب سوں، ن ۱ تا ۴، ۶
۱۶	,,	۳	۱	دیے ہیں	دیا ہے، ن ۵ - دیں ہیں، ن ۲
,,	,,	۴	۱	آنجھو	اشک، ن ۱
,,	,,	۴	۱	میرے	مرے کچھہ، ن ۱ تا ۴
,,	۲۱	۱	۱	کیا ہوں	کیا ہے، ن ۲

* قدیم نسخوں میں ہر جگہ اسی طریقے سے ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۶	۲۱	۱	۲	میری	تیری، ن ۲
,,	,,	۲	۱	غم کے	عشق، ن ۷
,,	,,	۴	۲	در همیشه	هے در همیشه، ن۲تا۷
۱۷	۲۱*	۸	۲	خوبان نامی	خوبیاں کی نامی، ن ۲ ، ۴
,,	,,	۹	۲	سجن	صنم، ن ۳ تا ۶
,,	,,	۹	۲	سجن تجهه	صنم کی، ن ۳، ۴
,,	,,	۱۰	۱	سوں هم	سیتی، ن ۱ ، ۴ تا ۷
,,	,,	۱۱	۱	مست انکهیاں	بهیت ابرو، ن ۸
,,	,,	۱۱	۱	اے ساقی	اور گردن ، ن ۲
,,	۲۲†	۱	۱	مرتبه هے	رتبه، ن ۲، ۳- هوے، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,‡	۲	۱	جامهٔ زیبوں	جامه زیباں، ۲تا ۶
,,	,,	۴	۱	سوں، پوچهه	کوں پوچهه، ن ۵
,,	,,	۴	۲	نهیں	نهیں وه، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۵	۲	حیرت	غیرت ۲ تا ۵، ۸
,,	,,	۶	۱	هیں بے در	هے بیدار، ن ۲، ۵
,,	,,	۶	۲	مفلساں	مفلسوں، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۷	۱	هے بند	بندها، ن ۸
۱۸	,,	۸	۱	بشکل	بسان، ن ۲، ۴، ۵
,,	,,	۸	۱	شان	شکل، ن ۳ تا ۵

* (ن/ ۷ میں اس غزل کا پانچواں اور آٹھواں، ن ۳ میں چھٹا شعر، (ن) ۲،۳ میں دسواں شعر نہیں ہے —

† یہ غزل (ن) ۱، میں نہیں ہے —

‡ اس غزل کا چوتھا شعر (ن) ۷، میں، اور نواں (ن) ۲ تا ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۸	۲۳*	۹	۱	ہے جگ میں روشن	روشن ہوا ہے، ن ۵
,,	,,	۲	۱	اُپر	پہ لے، ن ۲ تا ۵، ۷
,,	,,	۲	۱	سے	سوں، ن ۳ تا ۷
,,	,,	۳	۲	نت	اِس، ن ۳
,,	,,	۴	۱	تجھہ پلکاں کوں بولیا	پلکاں بولتا ہے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۲	کے صید کوں چنگل ہے یو	کوں صید کرتی ہے چنگل، ن ۳
,,	,,	۴	۲	یو	جوں، ن ۲ - توں، ن ۷
,,	,,	۵	۲	نہ پوچھے	پوچھے، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۵	۲	غمگین	مسکین، ن ۳ تا ۷
۱۹	۲۴†	۳	۱	خونخوار و صیاد	صیاد و خونخوار، ن ۵، ۶
,,	۲۵	۱	۱	نگہرگہت	مگر گہت، (یا) کمر کہت، (؟) ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱	۲	دیکھیں	دیکھے، ن ۱، ۵ - دیکھا، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱	۲	زلف کا	زلف کی، ۳ تا ۵
,,	,,	۲	۱	کہت	گھونگہت، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۱	پڑتے	گرتے، ن ۵
,,	,,	۲	۲	بات	پات، ن ۱، ۳ تا ۵ پاتھہ، ن ۶، پات، ن ۷

* یہ غزل (ن) ۱، میں نہیں ہے —

† یہ غزل (ن، ۱، میں نہیں ہے (ن) ۵، میں مقطع حاشیہ پر تھا، کٹ گیا ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹	۲۵	۳	۱	تجھہ نین دیکھنے کوں	تجھہ نیں کے دیکھن کا ' ن ۱ تا ۵
,,	,,	۳	۱	دل تھاتھہ کر	کر تھاتھہ دل ' ن ۱
,,	,,	۳	۱	تھاتھہ	تھاھہ (نہھہ) ن ۸
,,	,,	۳	۱	چکا تھا	چلا تھا ' ن ۱ ' ۵ تا ۷ چلا ھے ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۳	۲	غمزے	غمزاں ' غمزیاں ' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۳	۲	ناچار	لاچار ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۵	۲	میں *	موں ' ن ۶
,,	۲۶	۱	۱	دل میں اس کے	اُس کے دل میں
,,	,,	۱	۱	کدھی	کدھیں ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۱	کدھی	کسی ن ' ۷
,,	,,	۱	۲	جو ھوا ھے	ھے جو پیو کے ' ن ۱ تا ۷
۲۰	,,	۳	۱	زرہ	ذرہ ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	کسو ' کوں جو	کسی کوں کہ ' ن ۱ تا ۷
,,	۲۷	۱	۱	مکھہ	لب ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	برجستہ	بر جستہ ھے ' ن ۲
,,	,,	۲	۱	خوبی ھے	خوبی ھا ' ن ۱ ' ۵ ' عالی کا ' ن ۲ ' ۴ عالی ھے ' ن ۳
,,	,,	۳	۱	گئی ھے	گیا ھے ' ن ۲ ' ۴ ' ۷
,,	,,	۳	۱	مخمل کی	مخمل کا ' ن ۲ ' ۴
,,	,,	۳	۱	پاؤں	پاواں ' ن ۳

* منہ اور میں کا قدیم املا (موں) بھی ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۰	۲۷*	۳	۱	سرخی	نرمی، ن ۳، ۴، ۶ تا ۸ گرمی، ن ۲
،،	،،	۳	۲	رنگیں	روشن، ن ۱
،،	،،	۴	۱	حلاوت	حکایت، ن ۴
،،	،،	۴	۱	شیریں	رنگین، ن ۳، ۴
،،	،،	۵	۱	سوں	سو، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۶	۱	دل نشیں ہے اس سبب	اس سبب ہے دل نشیں، ن ۳، ۴
،،	،،	۶	۲	شہرۂ	شور، ن ۱، ۵
،،	،،	۷	۲	پھرکے	مجھہ کوں، ن ۲ تا ۵
۲۱	،،	۸	۲	تو	مو، ن ۱ تا ۷، ۸
،،	،،	۹	۱	سن کر	سنتے، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۹	۱	کو سن کر	کے سنتے، ن ۵، ۷
،،	،،	۹	۲	ہے شعر میں تیرے	تجھہ شعر میں ہیکا، ن ۱
،،	،،	۹	۲	شعر	بیت، ن ۲
،،	۲۸	۲	۱	دیکھلے	دیکھتے، ن ۱، ۶
،،	،،	۳	۲	ایک نقطہ	یک نقط، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۶	۱	مجھہ شوق	تجھہ شوق، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۶	۱	نہیں	تن، ن ۲ — می ن، ۴، ۵، ۷
،،	،،	۷	۱	تجھہ شعر	مجھہ شعر، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۲	تدھی	تدھان، ن ۱ تا ۷

* یہ مصرعۂ اول (ن) ۱ میں یوں ہے :

سنتا ہے خواب مخملی لے ترے پاؤں کی نرمی سوں

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۱	*۲۹	۱	۱	ہے کا فکر کر،	ہے کیا فکر کر،ن ۲، ۳ ہےفکر کر کچھہ، ن ۷
۲۲	,,	۲	۱	کر جیوں گل	جوں گل کر، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	ہے خواھش	خواھش ہے، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۴	۲	یہ اُس	اُسی، ن ۳
,,	,,	†۵	۱	ہے جیوں	ساجن، ن ۲ – لیکن، ن ۵
,,	,,	۵	۲	نیو نجھہ	پیو تجھہ، ن ۲
,,	,,	۶	۱	دستا	دھسنے کی، ن ۱ – دھسنا، ن ۲ – جلنا، ن ۷
,,	,,	۶	۱	دل کو	دل میں، ن ۱ – مجکوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۷	۱	رکھیں گے	گنیں گے، ن ۱ – کہیں گے، ۲، ۳، ۵، ۶
,,	,,	۷	۲	رہے گر	رہے گا، ن ۱
,,	,,	۷	۲	ہوکر دائم	ہو دائم توں، ن ۲، تا ۵
۲۳	‡۳۱	۱	۱	خونخوار	خوں ریز، ن ۲ تا ۴، ۷

* یہ غزل (ن) ۴ میں نہیں ہے، صرف آخری شعر اور مقطع ہے —

† یہ شعر (ن) ۳ میں نہیں ہے - پہلا مصرعہ (ن) ۱ و ۷ میں وہ ہے جو متن کے فٹ نوٹ میں ہے —

‡ غزل (۳۰) انجمن کے کسی نسخے میں نہیں اور غزل (۳۱) (ن) ۱، میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳	۳۱	۳	۱	نظر	نگہ، ن ۲
,,	,,	۳	۲	اُن انکھیاں	اُس انکھیاں، ن۲ تا ۵
,,	,,	*۴	۱	چشموں	چشمے، ن۳ تا ۷
,,	,,	۴	۲	اُتو	انپو، ۳ تا ۵، ۷
,,	,,	۵	۲	پڑہ کون	پڑ کون، ۵ تا ۷
,,	†۳۲	۱	۱	ہوگا	ہوے گا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	کی، تاب	کا، ن ۲ - آب، ن ۵
,,	,,	۴	۲	سینے کا	سینے کے، ن ۳، ۴- سینے پہ، ن ۵
۲۴	,,	۶	۲	تیری انکھاں کے	انکھیاں کوں تیری ن ۷
,,	,,	۶	۲	دیکھے	آنگے، ن ۴
,,	,,	۷	۲	مقصد	مطلب، ن ۶، ۷
,,	۳۳	۱	۲	ہر یک	یکساں، ن ۳
,,	,,	۱	۲	نہال	خوش حال، ن ۴
,,	,,	۲	۱	آوے گا گر	آوے گا جب، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۲	آگے	دیکھے، ن ۲
,,	,,	۳	۱	اُس کی بھواں کا طالب	طالب تری بھنواں کا، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۴	۲	کا سال	میں سال، ن ۸
,,	,,	۵	۱	جو چمن	ہے چمن، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷

* یہ شعر (ن) ۲ میں نہیں ہے —

† یہ غزل (ن) ۱ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۴	۳۳	۵	۱	چمن میں	چمن کا ' ن ۲ ' ۳ ' ۸
,,	,,	۵	۱	ہے بلبل	وہ بلبل ' ن ۲ جو بلبل' ن ۳ ' ۴' ۶ ' ۷
,,	,,	۶	۲	تجھہ سا صاحب جمال	حاضر کو بہر لال ' ن ۲ تا ۵
,,	,,	۶	۲	جمال	کمال ' ن ۷
۲۵	*۳۴	۱	۲	ہے تیری	ہیں تیرے ' ن ۷
,,	,,	۲	۱	دی حق نے تجھے بادشہی	دی بادشہی حق نے تجھے ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۲	۲	جاکشور	یو کشور ' ن ۸
,,	,,	۳	۱	سری جن	اے ساجن ' ن ۶
,,	,,	۳	۲	میں	کوں ' ن ۶
,,	,,	†۴	۲	پیکاں	بھالاں ' ن ۸
,,	,,	۵	۱	تم ' خوباں	تو ' آفاق ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۵	۲	ترا غم میں	ترے غم کا ' ن ۶ کوں ' ن ۷
,,	,,	‡۶	۱	دیکھا میں	دیکھا ہوں ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۹	۱	چوب سی	چوب سوں ' ن ۸
,,	,,	۱۰	۱	درد	سوز ' ن ۶

* یہ غزل ۱ تا ۵ قدیم قلمی نسخوں میں نہیں ہے —

† ن ۶ ' ۷ میں یہ شعر نہیں ہے —

‡ شعر ۷ ن ۷ میں نہیں ہے اور شعر ۸ و ۹ ' ن ۶ و ۷ میں نہیں ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵	۳۴	۱۰	۲*	چلتا ہوں ترا درد میں	اس درد کا درماں کسی ' ن ۶ ' ۷ دارو ' ن ۷
۲۶	۳۵	۲	۱	ناز	یار' ن ' ۶
,,	,,	۲	۲	چمن زار	گل باغ ' ن ۵
,,	,,	†۳	۱	کہ اُس	مجھہ اُس' ن ۲ — جو اُس ' ن ۴
,,	,,	۵	۱	ہُئی (ہوی)	ہوئی ' ن ۱ تا ۷ ہیں ' ن ۸
,,	,,	۶	۱	مجھہ سوں	ہرگز ' ن ۲ مجھہ کوں ' ن ۴
,,	,,	۶	۲	درد	عشق' ن ۵
,,	,,	۶	۲	عشق	عقل' ن ۵
,,	,,	۹	۱	حسن	روح' ن ۴
,,	,,	۱۰	۱	نہ جاوے گی کبھو	نہ جاوے ہرگز' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۰	۲	زہد کی	عقل کوں' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۰	۲	مت	تب' ن ۶
,,	,,	۱۱	۱	کو بجز درد	کون بجز وصل' ن ۶' ۷
۲۷	,,	۱۳	۲	ترے	پرا' ن ۴
,,	,,	‡۱۴	۲	آکے	جاکے' ن ۳

* ن ۶ میں دوسرا مصرعہ یوں ہے : — اس درد کا درماں کسی دلبر سوں کہوں گا" مگر یہ غلط ہے ' دلبر قافیہ نہیں ہے —

† ن ۳ میں یہ شعر نہیں ہے —

‡ یہ شعر ن ۱ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۷	۳۵	۱۵	۱	حال	شوق، ن ۵
,,	,,	۱۵	۱	همسر	همره، ن ۶
,,	,,	۱۵	۲	تری	ترے، ن ۸
,,	,,	۱۶	۱	ھے ترحم کا محل حال ولی	اب ولی حال سوں بے حال ہوا، ن ۵
,,	۳۶	۱*	۲	اگر توں	اگر تجھہ، ن ۴، ۵
,,	,,	۳	۱	اشک	اُٹھہ کے، ن ۶
,,	,,	۳	۱	نہ تو	نکو، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۴	۱	کب لگ	کب تک، ن ۸
,,	,,	۴	۱	غنچۂ لب	غنچۂ مکھہ، ن ۱، ۵، ۶
,,	,,	†۵	۱	اوس کی نمط	رخ کوں تیرے دیکھہ، ن ۸
,,	,,	۵	۱	نمط	نمن، ن ۱، ۲
,,	,,	۵	۲	لٹک سوں	ٹک یک توں، ن ۱، ۵، ۷ – تلک توں، ن ۲ – کے ٹک توں، ن ۴ – لٹک توں، ن ۶
۴۸	‡۳۷	۱	۱	وہ ناز ہور	وہ نازنین، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۲	مارنے کا	مارنے کوں، ن ۵
,,	,,	۳	۱	جن کی ھے	ھے جن کی، ن ۱، ۲، ۶

* ن ۲، ۳ میں یہ شعر نہیں ھے —

† یہ شعر ن ۳ میں نہیں ھے —

‡ (ن) ۴، میں یہ غزل نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۸	۳۷	۴	۱	کہا	کہوں، ن ۱
,,	,,	*۵	۲	تیری	تیرا، ن ۱ تا ۵
,,	,,	*۶	۱	مجھہ پر	تجھہ پر، ن ۵
,,	۳۸	۱	۱	کتاب حسن	کتاب الحسن، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۱	۱	صفا تیرا صفا	صفا اندر صفا، ن ۵
,,	,,	۱	۲	تے ابرو	اوپر ابرو، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۲	یوتل جیوں	یو پتلا، ن ۱ - یو تل مجھہ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۳	۱	بظاہر	پرنگ، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	,,	†۳	۱	مخزن	محشر، ن ۱، ۵
,,	,,	۴	۱	اشارت کر انکھاں	اشارات انکھیاں، ن ۱ تا ۳، ۷
,,	,,	۴	۱	ہوں بہمار میں	میں بیمار ہوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	ترا لب	تے لب، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	مسیح وقت	مسیحا وقت، ن ۵ تا ۷
۲۹	۳۹	‡۶	۱	اور	ہور، ن ۱
,,	,,	۶	۲	کشور	محشر، ن ۱، ۴ تا ۸
,,	,,	۶	۲	ملیں	ستی، ن ۸

* دونوں شعر (ن) ۷، میں نہیں ہیں—

† یہ شعر (ن) ۲ تا ۴ میں نہیں ہے —

‡ (ن) ۲ تا ۴ میں پانچواں شعر، اور (ن) ۳،۲ میں چھٹا شعر نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۹	۳۹	۱	۱	تو اب ہے جو	توں آج ہے، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۲	۱	صفے	صفحے، ن ۱، ۲، ۶، ۷،
،،	،،	۲	۲	مراد	مداد (سیاہی) ن ۱
،،	،،	۳	۱	ہر	ہے، ن ۵
،،	،،	۴	۲	خوش	جوں، ن ۸
۳۰	۴۰	۱۰	۱	جوتل	یو تل، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۳	۱	اور	ہور، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۴	۱	پتلی ہے ویا	پتلی یو ہے یا، ن ۱، ۲۔ پتلی ہے کہ یا، ن ۵
،،	،،	۴	۲	ہے یو نافہ	یا ہے نافہ، ن ۱، ۵، ۷
،،	،،	۴	۲	بہتر	اوپر، ن ۳، ۴
،،	،،	۵	۱	کی نہیں ہے	کا نہوں ہے، ن ۴، ۵
،،	۴۱*	۳	۱	مکھہ	خط، ن ۱، ۷، ۸
،،	،،	۶	۱	خط ترا ہے اگرچہ	غلط است، خط ترا ہے، ن ۱
،،	،،	۶	۲	کاکل اس پر مگر	کاکل اس کے اُپر، ن ۱
۳۱	۴۲	۱	۲	مشتاق ہوں تجھہ درس کا تک درس دکھا جا	مشتاق درس کا ہوں تک یک درس دکھا جا، ن ۱ تا ۳

* یہ غزل ن ۲ تا ۶ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۱	*۴۲	۲	۱	آزردہ	بھرحم ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	نہ کر	سوں یک ' ن ۵
,,	,,	۳	۱	اے حسن کے دریا	تجھہ آتش غم میں' ن ۳
,,	,,	۳	۲	تک مکھہ کوں دکھا	یک آنکھہ دکھا ' ن ۳
,,	,,	۳	۲	آگ مرے دل کی	آکے مری آگ ' ن ۲
,,	,,	۵	۱	جات ہوں	جاتا ہوں' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	سوں کہ	ستی ' ن ۵
,,	,,	۶	۱	جب بوسہ	میں ہو ۵' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	طلب میں	طب جیوں ' ن ۱ ' ۶- چوں ' ۲ ' ۳- جب ن ۵ ' ۷
,,	,,	۷	۱	مدت سوں	ہرصبح ' ن ۲ - نسدن سوں ' ن ۳
,,	,,	۷	۲	اک بار تو آعیش	تو بھی اے جگر آہ کی ' ن ۱ تا ۴ ' ۶ تو بھی اے جگر آن کے ' ن ۵ - اے درد جگر آہ کی ' ن ۷-
,,	*۴۳	۱	۱	ہوکے	کرکے ' ن ۱ ' ۳ ' ۵ تا ۷
,,	,,	۲	۱	جاکروں	تا کروں ' ن ۵
,,	,,	۲	۲	صبا کوں	صبا کا ' ن ۱ تا ۷

* غزل (۴۲ و ۴۳) ن ۴ میں نہیں ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۱	۴۳	۴	۲	ساتھہ لیا	تھاتھہ کیا ، ن ۵
۳۲	،،	۳	۲	کہنی ہے	کہتی ہے ، (کہتی ہے) ن ۱ تا ۷
،،	،،	۳	۲	زندگی میں	زندگی کون ، ن ۱ تا ۵ ، ۷ — و ، ن ۶
،،	،،	۴	۲	نے لیا ہے	ہی چھپا ہے ، ن ۲ نے کیا ہے ، ن ۵ ، ۶
،،	،،	۴	۲	گہن	گگن ، ن ۱ تا ۷
،،	۴۳	۷*	۱	چلیں	چلے ، ن ۱ ، ۶ ، ۷
،،	،،	۷	۲	شہرت پڑی جو اشک کی میرے	شہرت ترے ، ن ۱ (مرے ، ن ۲ تا ۷) انجھو کی پڑی جب ، ن ۱ تا ۷
،،	۴۴†	۱	۲	یہ	یو ، ن ۵ — توں ، ن ۱ تا ۳ ، ۶ ، ۷
،،	،،	۲	۱	نہیں دل ہے	دل نہیں ہے ، ن ۱ تا ۵
،،	،،	۲	۲	ناز بھری	مان بھری ، ن ۱ تا ۵ ، ۷
،،	،،	۳	۱	اس رین اندھیری	اس رات اندھاری میں ، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۳	۱	تس سوں	تجھہ سوں ، ن ۱ تا ۷

* انجمن کے کسی نسخے میں شعر ۵ ، ۶ نہیں ہیں —

† ن ۴ میں یہ غزل نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۲	۴۴	۳	۲	بچھوان کی	جھانجھر، ن ۱ ، ۵ تا ۷ ، جیھر، ن ۲ ، ۳ ، جھانجھن ، ن ۸ ـ کا (ن ۱ تا ۵)
,,	,,	۳	۲	آواز	جھنکار، ن ۲ ، ۳ ، ۶ ، ۸
,,	,,	۵*	۲	اس بت کو پجاتی جا	تک اسکوں پجاتی جا ، ن ۱
,,	,,	۵	۲	اس بت کو پجاتی جا	تک آس بجاتی ، (بجھاتی) جا ، ن ۲ ، ۳ ، ۵ تا ۷
۳۳	,,	۶	۱	میں جل جل کر	مئیں جل جل ، ن ۱ ، ۳ - میں دل جل جل ن ۷
,,	,,	۶	۲	آنکھیں ـ کوں	انکھیاں ن ۱ تا ۷ میں ؛ ن ۳ - ـوں ، ن ۷
,,	,,	۷	۱	عشق	نیہہ ، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۷	۱	چل کر ،	جل جل ، ن ۲ تا ۴ ۶ ، ۷ - چک چک ن ۱ ، - پھک کے ، ن ۵
,,	,,	۷	۱	جوگی	جودی ، ن ۲ ، ۳
,,	,,	۷	۲	ارے	اسے ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۲	ہے درشن کا	درس کا ہے ، ن ۱ تا ۵
,,	†۴۵	۴	۴	سبزۂ خط	جلوۂ خط ، ن ۱ تا ۷

* شعر ۴ ، ن ۲ ، ۳ ، ۵ ، ۶ میں نہیں ہے —

† یہ غزل ن ۴ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۳	۴۵	۵	۲	ھوا ھوں	ھوا ھے ' ن ۵ ' ۷
۳۴	۴۶	۴	۱	ھو	ھوی ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ تا ۷ ' ھوئین ' ن ۳ ' ۴
،،	،،	۴	۲	بے وفا	دل ربا ' ن ۸
،،	،،	۵	۱	غرق آب	غرق عرق ' ن ۲ تا ۴ ۷ ' ۸
،،	،،	۶	۲	دیکھی ھے	دیکھا ھے ' ن ۱ تا ۷
،،	۴۷	۲	۱	مطلوب	مقصود ' ن ۳ تا ۵
،،	،،	۳	۱	نہیں رھا	رھا نہیں ' ن ۵
،،	،،	۳	۲	دیکھی ھے	دیکھا ھوں ' ن ۱ تا ۷
،،	،،	۴	۱	دریا کی	دریا کوں ' ن ۱ ' ۳ تا ۷
،،	،،	۵	۲	شرمگیں	سرمگیں ' ن ' ۵
۳۵	۴۸*	۱	۲	جیوکوں '	جی کوں جیوں ' ن ۲ ' ۸ - جي کوں میں ' ن ۵
،،	،،	۲	۱	سوں کہہ سکوں کیوں کر	سو کہہ سکوں کیوں میں ' ن ۱ تا ۷
،،	،،	۳	۱	رخ کوں ھور ابرو	چہرۂ و ابرو ن ۷ - رخ پہ دو ابرو ' ن ۳ ۵ - رخ کوں و ابرو ن ۲ ' ۶ ' ۷
،،	،،	۳	۲	گھٹا	گلیا (گلا) ' ن ۱ تا ۷
،،	،،	۳	۲	سرج ھے '	ھے سور ' ن ۱ تا ۶ - ھے سورج ' ن ۷

* یہ غزل ن ۴ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۵	۴۸	۴*	۲	گھلی ہے جدا،	گھلی ہے جدی، ن ۱، ۶، ۷
،،	،،	۴	۲	اور - گھلا	ہور، ن، ۱، ۳، ۶ گلیا، ن ۶ -
،،	،،	۵	۲	اُس کا	اس کوں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۶	۱	میں کیا کہوں	کیا کہون درجے، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۶	۱	رقیباں	رفیقاں، ن ۱، ۶
،،	،،	۶	۲	دل مرا اب مجھہ سوں	مجھہ سوں میرا دل اے، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۱	پورا مصرعہ : نہ دوسروں کی طرح دل میں بوجھہ توں مجکوں	نہ بوجھہ (نہ پوچھو، ن ۳، نہ پوچھہ، ن ۷) دل میں درجے طالباں ہر ابر مجھہ، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۲	جدی - ہیں	جدا، ن ۲ تا ۷ - ہور، ن ۱ تا ۷
،،	،،	†۸	۱	مصرعہ مندرجۂ متن و فت نوٹ	تری جھلک کوں بھیتر آئینے کے دیکھا جوں، ن ۱، ۵، ۷ (ہوں ن ۵، ۷)
،،	،،	۸	۲	سرج ہے سرخ	تہاں ہے سورج، ن ۱
،،	،،	۸	۲	و بیتاب	تو بیتاب، ن ۸

* یہ شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

† یہ شعر ن ۲، ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۵	۴۸	۹	۱	ترے	مرے ' ن ۲
,,	۴۹	۱	۱	ہے فیض سوں	ہے وسعت ' ن ۸
,,	,,	۱	۲	مرہم کا	مرہم سوں ' ن ۱ تا ۷
۳۶	,,	*۲	۱	جہاں کے ہوں بے غرض	دنیا کے بیغرض ہوں ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	سداں	سدا ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	یوں محو ہوں	گمنام ہوں ' ن ۲
,,	۵۰	۱	۱	بے تابی	تنہائی ' ن ۱
,,	,,	۳	۲	سینے کا	سینے میں ' ن ۶
,,	,,	۴	۱	ہوا - ہوں	ہوا ' ن ۱ ' ۶ - ہے ' ن ۳ ' ۵
,,	,,	۵	۱-۲	حلوائی - بچن	حلوا کی ' ن ۴ - سخن ' ۳ تا ۵ ' ۷ ' ۸
,,	۵۱	۱	۲	جھلکار	چھلکار ' ن ۷
۳۷	,,	۲	۱	رشک	حسن ' ن ۳
,,	,,	۲	۱	جدا ہوا	ہوا جدا ' ن ۷
,,	,,	۲	۱	توں	ہوں ' ن ۱
,,	,,	۲	۲	تب سوں مجکوں	حق میں مرے ' ن ۱ مجکوں تب سوں ' ن ۲ تا ۵
,,	,,	۳	۱	تمکوں	رنگیں ' ن ۲ ' ۵
,,	,,	†۵	۱	نمن رہی نہیں	کوں نہیں رہی ہے ' ن ۳
,,	,,	۵	۲	اُس	اپس ' ن ۸

* ن ۴ میں صرف پہلا ' دوسرا شعر ہے —

† چوتھا شعر اس غزل کا ' ن ۲ ' ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۷	۵۱	۶	۲	تروار	تلوار، ن ۱، ۳
,,	۵۲	۱	۱	اگر	اکر، ن۸ (آکر) ن ۴
,,	,,	۱	۲	پھر طور	کوہ طور، ن ۳
,,	,,	۴	۱	بن میں جاتے	بن تھے (سے) خالی ن ۲، چلتے جاتے، ن ۸
,,	,,	۴	۱	,, ,,	پھولتے تھے خالی، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۱	ہے دائم	ہے واہاں، ن ۲، ۴ رہے وہاں، ن ۳
,,	,,	۵	۲	چپنی میں	توچپنی میں ن ۸
,,	,,	۵	۲	جا کے دیکھو	دیکھہ جاکر، ن ۱ تا ۷، ۸
۳۸	,,	۷	۱	ولی کے	ولی کوں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۷	۱	اُمنڈ	اُبل، (حاشیہ ن۱)
,,	,,	۷	۲	اے بحر حسن آ دیکھہ	اے تجھہ حسن میں دیکھا، ن ۲ تا ۴ (اے کی جگہ اب ن۲)
,,	,,	۷	۲	پور	نور، ن ۲، ۸
,,	۵۳	۱	۲	اے وحشی-	توں وحشی، ن ۲-
,,	,,	۱	۲	نخچیر	زنجیر، ن ۸
,,	,,	۱	۲	آلودۂ زر	آلودہ زر سوں، ن ۵
,,	,,	۳	۱	ھات	دل، ن ۱ تا ۵، ۷، ۸
,,	,,	۳	۲	اے ناداں	حاصل اُس کوں، ن ۱

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۸	۵۳	۴	۱	جگ میں اُس کو	اُس کوں جگ میں، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
،،	،،	۴	۲	لاگا ہے	لاگے گا، ن ۱–لاگے ہیں، ن ۲ تا ۵
،،	،،	۵	۲	موج کی	موج سوں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۲	ڈالی	ڈالا، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۶	۱	جب سنا	جوں سنا، ن ۱–جو سنا، ن ۲
،،	،،	*۶	۱	کہے ہیں	کیا ہے، ن ۶
،،	،،	۸	۲	ہے مہوس	جوں مہوس، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۸	۲	سینے میں	دل میں ہے، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۹	۱	ملیں	ہیں سب، ن ۵، ۸
،،	،،	۹	۲	ہے یو	ہیں یو، ن ۱، ۶، ۷–دیکھہ، ن ۲ تا ۵
۳۹	،،	۱۰	۱	بوجھتے	پوچھتے، ن ۶، ۷
،،	،،	†۱۱	۱	نام یار	نامدار، ن ۵ (؟)
،،	،،	۱۱	۲	جدوں ہوتا ہے	ہوتا ہے جیوں، ن ۱، ۵
،،	،،	۱۱	۲	جیوں ہوتا ہے	ہوتا ہے، ن ۶، ۷
،،	،،	۱۱	۲	نسدن	نسدن جوں، ن ۶، ۷
،،	،،	۱۲	۱	بت کی جو	بت کی کہ، ن ۱، ۶
،،	،،	۱۲	۱	ہوئی ہے منتقش	ملقش ہوئی ہے، ن ۱ ملقش ہو رہی، ن ۶ ملقش ہوئی ہے یوں، ن ۵

* یہ شعر، ن ۳، ۴ میں نہیں ہے—

† یہ شعر، ن ۲ تا ۴ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۹	۵۳	*۱۲	۲	نمط	صفت، ن ۵
،،	،،	۱۴	۲	اطراف اُس کے گرھو	گر تو کے اطراف، ن۳
،،	†۵۴	۱	۲	بلکہ عسل ھے نقل	بلکہ عسل یو اصل، ن ۱، بلکہ اصل یو عسل، ن۲ تا ۷
،،	،،	۱	۲	اصل	نقل، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۳	۱	صدف پر	صدف میں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۳	۲	سب کی عقل	سنگ عقل، ن ۱، ۵، ۶ سیکھہ عقل، ن۲، ۳ سمت کے عقل، ن ۷
،،	،،	۴	۱	میرا سخن	میرسخن، ن ۱، ۳، ۶، تا ۸
،،	،،	۴	۱	تونچھہ ھے	توں جو ھے، ن ۱
،،	،،	۴	۲	تجھے	توں ھے، ن ۲
،،	،،	۴	۲	جب سوں سنبل	جیب سنبل، ن ۲ تا ۶-۸ جیبہہ سنبل، ن ۱
،،	،،	۵	۱	بھار	تھار، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۲	ملیں	رنگے، ن ۱
۴۹	،،	۵	۲	اس نہیں بل	اُس نہیں نہل، ۱، ۴، ۶، ۷ - اُس تے نہل، ن ۳، ۵ اُس تھے نہل، ن ۲ اُس نہ مثل، ن ۸

* تیرھواں شعر، ن ۱ تا ۷ میں نہیں ھے۔ الحاقی معلوم ھوتا ھے۔

† یہ غزل ن ۴ میں نہیں ھے۔ اور ن ۶ میں ردیف نون میں ھے "ہولناں"۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۰	۵۵*	۱	۱	جو عاشق و شیدا	جو عاشق شیدا، ن۲، ۳، ۶، ۷۔عاشق سدا شیدا، ن۴
،،	،،	۳	۱	تو لا ہے	لائے ہیں، ن۲، ۴، ۷، ۸۔ لیا ہے، ن۳، ۶
،،	،،	۴	۱	جوہراں	گوہراں، ن۲ تا۴، ۶، ۷
،،	،،	۵	۱	کوں	دل، ن ۸
،،	۵۶†	۲	۲	سوں	تھیں، ن ۲
،،	،،	۳	۱	تیشے سا	تیشے سوں، ن۲ تا ۶
،،	،،	۳	۱	اڑکا	اڈھکا، ن۲ تا ۶
،،	،،	۴	۲	شبنم عرق جس سوں اُڑا	شبنم عرق کا جب اُڑا، ن۲ تا ۴۔ شبنم عرق کا جب سوں اُڑ، ن۷
۴۱	،،	۶	۲	کوں لپٹا	کفن کا، ن ۸ کوں (بلکا) بلکیا، ن ۲، ۶، ۷
،،	،،	۷	۱	حال سوں	آہ سوں، ن ۴
،،	۵۷‡	۱	۱	پہ یو	کا یو، ن ۱ تا ۷، اوپر، ن ۱ حاشیہ
،،	،،	۱	۱	لالے، کا دل	لالا، ن۱۔ کا مکھہ، ن ۸
،،	،،	۱	۲	کا ھالا	کوں ھالا، ن ۱، ۶، ۷۔ پر ھالا، ن۲تا۴

* یہ غزل ن ۱، ۵ ۔ میں نہیں ہے —

† یہ غزل ن۱، ۵ میں نہیں ہے، پانچواں شعر ن۳ میں اور چھٹا ن ۳، ۴ میں نہیں ہے —

‡ یہ غزل ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۱	۵۷	۲	۱	بسرا ہے وہ کونہیں کوں	کونہیں کوں بسرا ہے وو، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	صحبت	مجلس، ن ۱، ۶، ۷ - مبحث، ن ۲ تا ۴ ۱ حاشیہ
,,	,,	۳	۱	ہئی (ہوی)	تہی، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	یوں	سب، ن ۱، ۲
,,	,,	۵	۱	غمزے	غمزاں، ن ۱، ۳، ۴
,,	,,	۵	۲	سو جی	سو جوں، ن ۱، ۲، ۴ تا ۷ - سوں جوں، ن ۳
,,	,,	۶	۱	جلتا ہے	جلتے ہیں، ن ۱
,,	,,	۷	۱	کے اوجھڑ	کی اوجھڑ، ن ۱، ۳ - لے اوجھڑ، ن ۲، ۴
۴۲	۵۸	۳	۱	سرخی کے	سرخی پر، ن ۲ تا ۵، ۷، ۸
,,	,,	۴	۱	ہوں روشن	ہوے روشن، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	صد برگ	صد پارہ، ن ۶ تا ۸ - صد چاک، ن ۱ تا ۵
,,	۵۹	*۳	۱	سبزۂ	سبزی، ن ۲، ۴، ۵
,,	,,	†۵	۲	ہوش عالم	ہوش عاشق، ن ۲ تا ۶، ۸
۴۳	,,	۷	۱	بھواں - ہر مصرع	لباں، ن ۴ - یک مصرع، ن ۲ تا ۷

* یہ شعر، ن ۳ میں نہیں ہے—

† یہ شعر، ن ۷ میں اور نواں شعر کسی نسخے میں نہیں غالباً الحاقی ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۳	۵۹	۸	۱	دیکھی ہے	دیکھا ہے، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۸	۲	جینا ـ محال	جیو ناں، ن ۱، ۴ تا ۶ـ وبال، ن ۷
,,	۶۰	۱	۲	نام	ناؤں، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۴	۲	جس بے گنہ یہ	جس کے اوپر یو، ن ۲ـ جس کے گلے پہ، ن ۳ جس کے سینے پہ، ن ۵ ـ جس کی کنہ پہ، ن ۶ (؟)
۴۴	,,	۵	۱	انبساط	اے سجن، ن ۷
,,	,,	۶*	۱	ترے رنگ زلف کا	مرے رنگ زرد کا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۲	مشکیں رقم	زریں قلم، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۲	تا (عجم)	ہور، ن ۶ ـ اور، ن ۴ـ و، ن ۷
,,	۶۱	۲	۱	اس وقت	اے نا خدا، ن ۲، ۳
,,	,,	۲	۱	اے دریاے حسن	س وقت پر، ن ۲ ـ ترس از خدا، ن ۳ـ اے بیداد گر، ن ۱، ۵، (حاشیہ) ۸ ـ آنکر (؟) ن ۴
,,	,,	۴	۱	پڑا ہے	ہوا ہے، ن ۲، ۴
,,	,,	۴	۲	قربان نا فرماں ہوا	فرماں میں نا فرماں ہوا، ن ۱ تا ۸

* تمام نسخوں میں فت نوت والا شعر ہے ـــ

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۴	۶۱	۵	۱	ثابت ہے دائم	ثابت قدم ہے، ن ۱
,,	,,	۵	۱	جیوں ولی	اے ولی، ن ۱ تا ۳
,,	,,	۵	۲	تجھہ سے	جو تجھہ، ن ۲ - تیری ن ۴
,,	,,	۵	۲	جو جیو سوں	جیو جاں سوں، ن
,,	۶۲	۱	۱	جیو پہ	جلوۂ، ن ۵ - جیو پہ یو، ن ۷
۴۵	,,	۲	۱	روز سپید	روز سفید (؟) ن ۴
,,	,,	۳	۱	زلف کے	عشق کے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	اُس کا تتا	اُس کوں توتا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	ہے اے نور عین	اے نور نین، ن ۱ تا ۴، ۷
,,	,,	۴	۱۰	منیں	میں ہے، ن ۱ تا ۴، ۶
,,	,,	۵	۱	کرتا ہوں	میں نے کیا، ن ۴
,,	,,	۶	۱	تیری انکھاں	تیر، ن ۸ - انکھیاں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۲	ہر نگہ ہے	تند نگہ، ن ۲ تا ۵، ۷ - مد نگہ، ن ۱
,,	,,	†۹	۲	مژۂ	نگہ، ن ۸
۴۶	۶۳	۴	۱	یاد حسن	ترا حسن، ن ۳ - تیری یاد، ن ۲

† یہ آٹھواں شعر رہ گیا ہے:

اے گل باغ ادا‡ سرو ترے قد آگے
دل پہ دھر§ آزاد کے صورت سوہاں ہوا

‡ سرور، ن ۵ — §لے، ن ۲ - رکھہ، ن ۵ - ہر، ن ۶

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۶	۶۳	۴	۲	صافی سوں	صافی میں، ن ۱، ۳، ۶، ۷ - صافی پہ، ن ۲
,,	۶۴	۴	۲	گل کس واسطے	کلک واسطی، ن ۱ (۹)
,,	,,	۵	۲	با ادا	با حیا، ن ۸
,,	۶۵	۳	۲	نقش پا کہ زینت	نقش پاک زینت، ن ۱ تا ۷
۴۷	,,	۴	۱	تو جاں رہا وہاں سوں	تو جہاں رہتا ہے واہاں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	تجھہ مکھہ کے دیکھنے کوں	تجھہ یاد میں زبسکہ، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۷*	۱	ہے آج	ہے گرچہ، ن ۱
,,	,,	۷	۱	جگ میں مجکو	مجکوں جگ میں، ن ۲ تا ۵، ۷
,,	۶۶	۲	۱	صافی اُس کوں حاصل ہووے مثل آرسی	مثل آرسی صافی اسے حاصل ہووے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۱	حاصل ہووے	ہوے حاصل جو، ن ۱
,,	,,	۲	۱	مثل آرسی	مثال، ن ۶، آئینہ، ن ۵
,,	,,	۳	۲	اُس کے آگے	اُس انگے یو، ن ۱، ۲، ۵
,,	,,	۵	۱	نہیں رات دن	نا رات دن، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	ماہ رشک ماہ	رشک سیتی ماہ، ن ۱
۴۸	۶۷	۲	۲	بیداد (اول)	ہیہات، ن ۸
,,	,,	۴	۱	موزوں کیا ہے	موزوں کیا ہوں، ن ۸ موزون کیا، ن ۱ موزوں کئے ہیں، ن ۲، ۷، موزون کئے، ن ۳

* چھٹا شعر نسخہ ۷ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۸	۶۷	۵	۱	گوش میں - فریاد	دل ملیں، ن ۲، ۴- آواز، ن ۸
,,	۶۸	۲	۲	دکھہ	دل، ن ۱
,,	,,	۳	۱	پھرا ہوں	پھرا میں، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۴	۲	جس سیتی	جس سے وہ، ن ۳، ۴ جس سوں وہ، ن ۲ جس سیں کہ، ن ۱
,,	,,	۴	۲	ویسا	ایسا، ن ۳، ۶
۴۹	,,	۶	۱	گل	گھل، ن ۸
,,	,,	۶	۱	جیوں سو ہوا	خوں ہو گیا، ن ۲
,,	,,	۶	۱	ہوں لیکن	ولیکن، ن ۳ تا ۵
,,	,,	۷*	۲	تجھہ سا	ایسا، ن ۱
,,	,,	۸	۱	کچھہ نقد جان کا	گنجینہ دل کا، ن ۱، ۲
,,	,,	۸	۱	ولی پر	ولی کی، ن ۱، ولی کوں، ن ۲، ۴، ۷ ولی سوں، ن ۳، ۶
,,	,,	۸	۲	نہیں کئی	بس ہیں، ن ۵
,,	۶۹	۱	۱	وہ یار	وو شوخ، ن ۱ (حاشیہ)
,,	,,	۱	۲	سخن	یو سخن، ن ۵
,,	,,	۲	۱	بیگانی لگی	بیگانہ، ن ۱، ۲، لگے، ن ۱ بیگانگی کی، ن ۶، ۷
,,	,,	۲	۱	بات	طرز، ن ۲، ۴
,,	,,	۲	۱	یگانے کی	بیگانے سوں، ن ۶، ۷ (بیگانہ) یو، ن ۴

* شعر ۷ نسخہ ۲ میں نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۹	۶۹	۳*	۱	نسط	صفت، ن ۱، نمن، ن ۵
,,	,,	۳	۲	افسوس	یکبار، ن ۴، ۷
,,	,,	۳	۲	خوش باس	خوش پاس، ن ۸
,,	,,	۴	۲	بجھا نے	پچانے، ن ۱، ۴، ۷
,,	,,	۴	۲	پیاس	آس، ن ۱، ۴ تا ۶، ۸
,,	,,	۵	۱	انبہ	آب، ن ۴- موم، ن ۸، ۶
,,	,,	۵	۱	صفت	نسط، ن ۱، ۲، ۵ تا ۷ نمن، ن ۴
,,	,,	۵	۱	ہوں	ہے، ن ۱
,,	,,	۶†	۱	مرے سینے پہ	سینے پر مرے، ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	۶	۱	جس باج مرے سینے پہ ہر آن ہے یک سال	از بسکہ ہے بن یار ہر یک آن یک یک سال، ن ۱
,,	,,	۷‡	۱	دل کی	کے کی، ن ۱، میں کہ ن ۴، ۵، کھلے، ن ۶
۵۰	§۷۰	۴	۲	معنی، ناز	عالم راز، ن ۸
,,	,,	۶	۱	محشر درد	مخزن درد، ن ۵ تا ۷
,,	۷۱	۱	۲	تدبیر	تقدیر، ن ۸
,,	,,	۲	۲	دام رہ	دام زہ، ن ۸
۵۱	,,	۵	۲	جن	جو، ن ۲، ۳، ۵، ۶

* تیسرا اور چوتھا شعر، ن ۲ میں نہیں ہے—

† یہ شعر، ن ۲، ۵ میں نہیں ہے—

‡ یہ شعر، ن ۲ میں نہیں ہے—

§ ۷۰ تا ۷۸ غزلیں دیوان (۱) میں نہیں ہیں، کچھ اوراق غائب ہیں—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۱	۷۱	۵	۲	عشق بے پیر کوں جن پیر کیا	عشق نے جسکوں جنوں میر کیا، ن ۷
,,	*۷۲	۱	۲	فوج - زنجیر	پائے، ن۵ - نخچیر،ن۸
,,	,,	۲	۲	اپنی کوں	کوں اپنی، ن ۵، ۶- سے اپنی، ن ۸
,,	,,	۳	۱	مجھہ سوں	جیو سوں، ن ۲، ۳
,,	,,	۳	۱	ہوا ہے بیزار	نہ ہو بیزار، ن ۸
,,	,,	۴	۲	شوخ	شوق، ن ۸
۵۲	۷۳	۲	۱	نگہ کے تیر	نگاہ تیز، ن ۸
,,	,,	†۴	۱	کی شکل دل	ولی کا دل، ن۲ (مقطع نسخہ ۲)
,,	,,	۷	۱	سرچا ہے	کیتا ہے، ن ۵
۵۳	‡۷۴	۲	۱	جیوں	جو، ن ۶، ۷
,,	,,	۳	۱	گھلا - پرتو	جدا، ن ۶، ۸ - شعلے ن ۶
,,	,,	۳	۱	شوق	یاد، ن ۲ تا ۸
,,	,,	۴	۱	تو - سب	یو، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷ - سوں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	شوق نے	شوق میں، ن۲تا۴، ۶، ۷
,,	,,	۶	۱	کے بیچ فوج شکست	کی فوج بیچ شکست، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
۵۴	۷۵	۳	۱	دعویٰ تھا	تھا دعویٰ، ن ۳، ۴، ۶، ۷

* نسخہ ۴ میں بھی یہ غزل نہیں ہے—

† نسخہ ۴ میں یہ شعر نہیں ہے—

‡ نسخہ ۵ میں بھی یہ غزل نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۴	۷۵	۳	۱	اکملیت ،	کاملیت، ن ۲ تا ۴، ۶ تا ۸
،،	،،	۴	۱	ہم سوں کہوں نہ ہوں	کیوں نہ ہم سوں ہوں، ن ۶، ۷
،،	،،	۴	۲	جنھیں	جسے، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۵	۲	عشاق کا	عاشق کا سب، ن ۵
،،	،،	۶	۲	خوش قداں	خوش قدوں، ن ۳، ۶، ۷
،،	،،	۷	۲	جگ نے	حق نے، ن ۲ – جگ میں، ن ۳ تا ۶،
،،	،،	۹	۱	تجکو خلق	خلق تجکوں، ن ۲ تا ۵، ۷
،،	،،	۱۱	۱	اے اکمل	اے گلرو، ن ۵، ۷
۵۵	۷۶	۲	۱	نفع جو–اور	جو نفع، ن ۲ تا ۷- ہور، ن ۳ تا ۵، ۷
،،	،،	۳	۱	اور - طعن	ہور، ن ۳ تا ۶- طعنہ، ن ۳ تا ۴
،،	،،	۳	۱	طعن عاشق پر	عاشق اوپر طعنہ، ن ۲
،،	،،	۳	۲	تو	یو، ن ۲ تا ۴، ۷
،،	،،	۴	۲	یہاں کہنے	کہتے یہاں، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۵	۱	گاز مت	گاز ست، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۵	۲	جس کوں	جس کن، ن ۲ تا ۵، ۷
،،	۷۷	۱	۱	براگی جو کہا تے ہیں	پرت کی جو کلتھا پہلے، ن ۲ تا ۸ - راکھے، ن ۵

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۵	۷۷	۲*	۱	پرت کا پانی	نیر نیناں کا، ن ۴تا۸
,,	,,	۳	۱	سکھی	سکھیا ں، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۳	۱	یہ کسوت اور	اچھو کسوت، ن ۳
,,	,,	۳	۱	ڈھیلے جی سوں جو	ڈھیلے جو جیو سوں، ن ۲ – جو کوئی ہے جیو سوں، ن۳ – وہ ہیں جو جھو سوں، ن ۴ – وہ ہیں گے جیو سوں جو، ن ۵
,,	,,	۴	۱	گلا ہے میں	ملانے کوں، ن ۸
,,	,,	۴	۲	غم کا ـ گھر مجکوں	غم کے، ن ۲تا ۷ – گھر کوں سمجھہ، ن ۵تا۷
,,	,,	۵	۱	کئی - جو کہے	دوجا ، ن ۵ ـ کہ اُس ن ۳، کہیں ن ۵ ، کوئی، ن ۲، ۴
,,	,,	۵	۱	پیتم کوں	پیتم سوں، ن۴، ۷
,,	,,	۵	۱	سمجھا کر	سمجھاوے، ن ۳
,,	,,	۵	۲	دکھیا کوں	پیتم کے، ن ۴
,,	,,	۵	۲	بجھو ہی سوں	بجھو ہی تم، ن ۵
۵۶	,,	۶	۱	محل	چمن، ن ۲
,,	,,	۶	۱	بنایا	بنائی، ن ۲، ۳، ۵
,,	,,	۶	۱	ہوں میں دل جاں سوں	ہوں میں چاواں سوں ن ۲ ، ۳ – روز اول سوں، ن ۵ – ہوں میں انکھیاں سوں، ن۴– ہوں میں جاں دل سوں، ن، ۶

* دوسرا شعر ن ۲، ۳ میں اور تیسرا شعر ن ۷ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۶	۷۷	۶	۱	اُسے یکبا رگی	ایتا ساجن اُسے، ن ۳
,,	,,	۷	۱	سہلیاں	سکھیاں سب، ن ۲، ۳، ۵ -
,,	,,	۷	۲	کسو - اور	کسی، ن ۲ تا ۷ - ہور، ن ۳، ۵ تا ۷
,,	*۷۸	۱	۱	تو یو گھر بار	یو گھر اور بار، ن ۲، ۴، ۵
,,	,,	۱	۲	نا چہے - مجکوں	نا اچھے، ن ۲، ۴ تا ۷ - مجکن، ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	†۲	۱	مندے گھر واسوں باہر کر	مندے گردن منیں بھاکر، ن ۲، ۵
,,	,,	۲	۲	تیوچھہ بک بک کر	یو نچھہ یک یک کر ن ۲
,,	,,	۲	۲	اِتا	پھا'ن'۲، ۵
,,	,,	‡۳	۱	جب سوں	جب سے، ن ۶، ۷
,,	,,	۳	۱	تہی	ہے، ن ۵ تا ۷
,,	,,	⊙۴	۱	کہے کا - کرتا ہے	کہنے کا، ن ۴، ۷ - کرتا ہے، ن ۴ تا ۷
,,	,,	۵	۱	بچھایا ہوں	بچھائی ہوں، ن ۵،
,,	,,	۵	۱	انکھاں اپنی	میں انکھیاں کوں، ن ۲، ۴، ۵

* یہ غزل، ن ۱، ۳ میں نہیں ہے —

† یہ شعر ن ۴ میں نہیں ہے - ن ۵ کے آدھے مصرعے شروع - سے حاشیے پر ہونے کی وجہ سے کٹ گئے ہیں —

‡ یہ شعر ن ۴ میں نہیں ہے —

⊙ ن ۲ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۶	۷۸	*۶	۱	تمھیں	ھمیں ' ن ۵ – ھمن ن ۷
,,	,,	۶	۱	نا کروگے مجھہ	نا کریں گے مجھہ' ن ۴' ۵
,,	,,	۶	۲	جوڑا گجگری کا	چوڑا' ن ۴ تا ۶ – کھچکری ن' ۶' ۷
,,	,,	†۷	۲	ایسے کوں پھر آدھار	اُس کوں نین'ن ۵– نر آدھار' ن ۲' ۵
۵۷	‡۷۹	۳	۲	تار ساز	کار ساز' ن ۸
,,	,,	۴	۲	ملکر نماز	میل نماز' ن ۵
,,	,,	۵	۱	کس ادا	اِس ادا' ن ۱تا۳' ۵ تا ۷
,,	,,	۵	۲	ناز و نیا	ناز ایاز' ن ۲'۵' ۶'۸
,,	,,	۶	۱	مصرع قد	مصرعۂ سرو' ن ۲
,,	,,	۳	۲	حیا	صبا' ن ۱ ' ۴
۵۸	,,	۶	۱	گل	کوئی' ن ۱
,,	,,	۶	۱	مکھہ سا	مکھہ کا' ن ۱
,,	,,	۷	۱	مجھہ سخن	اِس سخن' ن ۱' ۵
,,	,,	۷	۱	بوجھے	پونچھے' پہنچے' ن ۱' ۸
,,	۸۱♂	۳	۲	دائم	اکثر' ن ۱' تا ۷
,,	,,	۴	۱	ہر آن ہے	نہیں ہے بجز'ن ۳ تا ۵

* یہ شعر (ن) ۲ میں نہیں ہے —
† یہ شعر (ن) ۴ میں نہیں ہے —
‡ یہ غزل (ن) ۴ میں نہیں ہے —
♂ یہ غزل ن ۲ تا ۵ میں بہ عنوان "باز گشت" آخر دیوان میں دیگر اصناف کے ساتھہ ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۸	۸۱	۵	۲	جگ کے	جگ میں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	یہ کیمیا	میں کیمیا، ن ۲ تا ۵
۶۰	۸۳*	۱	۲	اگن کا ہے	ادا سوں ہے، ن ۱، ۲
,,	,,	۲	۱	جہان میں	جگت منیں، ن ۱ تا ۸
,,	,,	۲	۲	سر سوں	شرموں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	مکھہ کتاب کی	مکھہ کی تاب کی، ن ۸
,,	,,	۴	۱	ہو نکلیا سلے کوں کھول	ہوے سینے کوں کھولکر ن ۱
,,	,,	۴	۲	عشق	لطف، ن ۸
,,	,,	۵	۱	دور سوں	دور تھے، ن ۲، ۳ (تھے بمعنے سوں)
,,	,,	۵	۲	ہندوے زلف کی ہے	ہندو زلف نے لی ہے، ن ۳ ہندو زلف یو لی ہے، ن ۴ ہندوے زلف کوں ہے، ن ۵ ہندو زلف لیا ہے، ن ۶ ہندو زلف لیے ہے، ن ۷
,,	,,	۶	۱	جن نے	جو کوئی، ن ۵
,,	,,	۶	۱	کیتا ہے	کیتا ہے، ن ۱ تا ۴، ۶ کرتا ہے، ن ۵

* غزل ۸۲ صرف (ن) ۷ میں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۶۰*	۸۳	۶	۲	نظر بھر کر	نظر بھربھر ' ن ۱
,,	,,	۷	۱	پوجا	بھیجا ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۷	۲	نکلیا ھے پھر	پھرا ھے تن پہ' ن ۷
,,	,,	۷	۲	پھر	پھن ' ن ۱'۳'۵'۸
,,	,,	۸	۲	پنھاں ھو ھر نظر	پنھاں ھوے نظر '۱'۵
,,	,,	۸	۲	شپر	اختر 'ن ۱ تا ۷
۶۱	۸۵*	۱	۱	نازنیں کی میں دیکھا ھوں	نازنیں کی دیکھا ھوں میں 'ن ۱'۴'۵' نازنین کی دیکھاھوں ن' ۳'۶
,,	,,	۱	۲	خیال ھیں	خیال ھے ' ن ۱'۲
۶۲	,,	۵	۱	کی قیمت ھے دو جہاں	ھے یو قیمت جہاں' ن' ۱'۵ یو ھے قیمت جہاں' ن ' ۳'۴ یوقیمت ھے سب جہاں ن' ۲
,,	,,	۶	۱	یوں مفت مانگنا	مانگیا ھوں ناگہاں ن' ۵ توں ' ن ۲'۳ - مفت مانگتا' ن ۴' ۶
,,	,,	۶	۲	مجکوں بات	بات مجکوں 'ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	کیتا	کیتا ن ۱ تا ۷

* اس غزل کا چوتھا شعر ن ۲ ' ۳ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۶۲	۸۵	۷	۱	دوجا بھی اک سوال-سن یو دوجا سوال' ن ۷	
,,	,,	۷	۲	کہ تیرے ہیں لب' ترے ہیں یو لب' ن ۳' ۶ کہ شیریں ہیں لب' ن ۵	
,,	,,	۸	۱*	سن یہ دوجا سوال- میں دوجا سوال سن' ن ۷	
,,	,,	۸	۲†	رہا	ہنسا' ن ۲
,,	,,	۹	۱	غصہ کیا	غضب کیا' ن ۸
,,	,,	۹	۲	چو ناز اُٹھا وہ	وو ناز اُٹھا یو' ن ۱' ۲
,,	,,	۱۰	۱	آخر- کر نظر	جیو میں' ن ۱ تا ۶ - رکھہ نظر' ن ۱
,,	,,	۱۰	۲	شیریں - رطب	آخر' ن ۲ تا ۷ - عجب' ن ۱ تا ۶
,,	,,	۱۱	۱	نکالیا ہے	نکالا ہے' ن ۱ تا ۷
,,	۸۶	۳	۱	سخن کا	سخن کے' ن ۱ تا ۶
۶۳	۸۷	۱	۱	طومار	تجار' ن ۸ - بیپار' ن ۱- تکرار' ن ۱ (حاشیہ)
,,	,,	۲	۱	کہ تیرے غم کی	ترے غم کی جو' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۱	گردش سوں	گردش میں' ن ۱ تا ۸
,,	,,	۲	۲	طرح	نسن' ن ۲ - نمط' ن ۱' ۳ تا ۷
,,	,,	۴	۲	انکھیاں کے	انکھیاں سیں' ن ۱' ۵
,,	,,	۵	۱-۲	ہوا ہے - جلوہ	ہوے ہیں' ن ۱۰ پرتو' ن ۵

---

* پہلا مصرعہ' ن ۴ میں یوں ہے :
یکبار اس میں سکے یہ دوجا سوال بھی

† اس شعر کا دوسرا مصرعہ' ن ۱ میں سانویں شعر کا ہے اور اُس کا دوسرا مصرعہ اس شعر کا' اور یہی ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۶۳	۸۷	۶	۲	خال و خط کی	خال و خط کا، ن۲، ۵
,,	,,	۷	۱	دیکھا میں	دیکھا ہوں، ن۳، ۴
,,	,,	۷	۲	کہ اُس کے حسن	اُسی کے حسن، ن۲ تا ۴، ۶ تا ۸
,,	,,	۷	۲	مطلب کی	مطلب کا، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۹	۱	گلشن میں	گلشن کا، ن۳، ۴، -کی ن۲، ۶، ۷
,,	,,	۹	۲	گل اشعار	ترے اشعار، ن ۲ تا ۴
۶۴	*۸۸	۱	۱	مکھہ	رخ، ن ۸
,,	,,	۴	۱	نظر کر کے	نظر کر کہ، ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	۶	۲	راحت سوں آوے ہے	آئے ہے راحت سوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	کرے	کریں، ن۱، ۴، ۶، ۷
,,	,,	۷	۱	اگر تک	جو آکر، ن ۴
,,	,,	۷	۲	ملوں	ملے، ن ۴
۶۵	۸۹	۱	۱	کہا جو	کہا جوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۲	سوں - ہوی	میں، ن ۱ تا ۴ - ہوا، ن ۱، ۲، ۴ تا ۷
,,	,,	†۲	۱	منجکوں آج شب و روز	آج مجھہ پہ شباں روز، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	,,	۲	۲	وہ زلف و رخ کہ جن سوں	وہ زلف و مکھہ کہ جس سوں، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	,,	۲	۲	دن و رات	دیس رات، ن ۱، ۵
,,	,,	۳	۱	ہر ایک میٹھی	میٹھی تری یو، ن ۱ تا ۵، ۷ میٹھی ہر ایک، ن ۶

---

* یہ غزل، ن ۲، ۳، ۵ میں نہیں ہے—

† یہ شعر، ن ۲ تا ۴ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۶۵	۸۹	۳	۱	بات ہے تیری	بات ہے نتا نت، ن ۱ - بات اہے نت، ن ۲ تا ۴، ۷- بات ہے وہ نت، ن ۵ - بات تری ہے، ن ۶
,,	,,	۳	۲	رکھی ہے لب نے	رکھیں ہیں لب میں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	عیاں رہے	عیاں اچھے، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۴	۲	حکم لہوے	حکم پاوے، ن ۵ - حکم ہووے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۲	حکم لہوے لب سوں ترے	حکم ترے لب سوں لہوے، ن ۶، ۷
,,	,,	۵*	۱	مری یہ ہے	مجھے ہے یو، ن ۱ - مری ہے یو، ن ۴ تا ۷
,,	,,	۷	۱	ملے ولی	ہے اے ولی، ن ۲ - میں ہے ولی، ن ۵
,,	۹۰	۱	۲	جیو	دل، ن ۸
۶۶	,,	۴	۱	ایسی	اتنا، ن ۲، ۴ - ایسا، ن ۱، ۳، ۵ تا ۷
,,	,,	۴	۱	جھلجھلات	جگمگات، ن ۵
,,	,,	۵	۱	یک	تک، ن ۱، ۷
,,	,,	۵	۲	سن مری یو بات	سن یو میرا حرف، ن ۱، ۲، ۴، ۶ - سن مرا یو حرف، ن ۳، ۵، ۷
,,	۹۱	۲	۲	سرج جب سوں	سرج نے جو، ن ۲
,,	,,	۲	۲	ہیبت	شہرت، ن ۲ تا ۵ ۷،

* یہ شعر، ن ۳ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۶۶	۹۱	۴	۲	حلقے ـ کیا	حلقاں ' ن ۱ ـ دیا' ن ۲
,,	,,	۴	۲	گرداب کوں	گردوں کوں یہ' ن ۵' ۷'۸
,,	,,	۵	۱	اکثر	آکر ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۵	۲	نہن نرگس ہے	زلف ہے کشن ' ن ۱ تا ۸
,,	,,	۵	۲	رخ بدری ہے	رخ بدری و ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	بچن	سخن ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	کبھو	کبھوں' ن ۱ تا ۹ (قدیم املا)
,,	,,	۷	۱	گاھے	اب تو ' ن ۱ ـ تک توں ' ن ۵
,,	,,	۷	۱	درشن	درسن ' ن ۱ تا ۷
۶۷	۹۲	۳	۲	ٹھور	ٹھاور ' ن ۱ تا ۵ ـ ٹھاؤن ن ۷ ' ۸
,,	,,	۵	۲	ولی کے مس میں ہے	ولی ہے ' ن ۳ ' ۴ مس سنیں ' ن ۲ تا ۴ ' ۵
,,	۹۳	۲	۱	زور وحشت	روز وحشت ' ن ۱ تا ۶
,,	,,	۳	۲	بہر صاد	پھر صیاد ' ن ۴ تا ۶ ـ ۱ے صیاد ' ن ۳
,,	,,	۴	۱	دیکھا ساغر کی گردش کوں	دکھا کر ساغر گردش ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ ' ۶ ' دکھا کر گردش ساغر ' ن ۳ ' ۴'۷
۶۸	۹۳	۷	۱	خیال اُس سر و قامت کا	خیال یار بے پروا ' ن ۶
,,	۹۴	۱	۲	جس کی	جس کوں ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۲	حمایت	رعایت ' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۳	۱	عشاق کاھے خون روا	عشاق کوے خون رواں ن ۱
,,	,,	۴	۲	حق کی عنایت	نور کی آیت ' ن ۲ تا ۴

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۶۸	۹۴	۵	۱	ہر دردؔ پہ کر	ہے درد توں کر، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	دکھہ سوں	دکھہ کی ، ن ۲ تا ۴
,,	۹۵*	۴	۲	لاتا ہے	لہتا ، لہاتا ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	بھواں	جبیں ، ن ۸
,,	۹۶	۳	۲	ہوا	رہا ، ن ۸
,,	,,	۴	۱	(عشق) میں	سیں ، سوں ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	ہے لب یاقوت	ہیں خط یاقوت ، ن ۱ تا ۷
,,	۹۷	۲	۲	بنائیں	بناویں ، ن ۱ تا ۷ (قدیم املا)
۷۰	,,	۴	۱	کاجل	سوکھی ، ن ۱ تا ۶-سب کوں ، ن ۷
,,	,,	۴	۲	کہ برچھی کوں پکڑ نکلے رجپوت	کہ جوں برچھی پکڑ نکلے ہیں رجپوت ، ن ۵
,,	,,	۴	۲	پکڑ	کوں لے ، ن ۵
,,	,,	۵	۱	سخن	بچن ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	سر کر	سن یو ، ن ۲-سن توں ، ن ۳ ، ۴
,,	,,	۵	۲	ہے عشاق کا	میں ہے عشق کا، ن ۲ تا ۴، ۸
۷۱	۹۸†	۲	۱	گلزار حسن	رشک پری ، ن ۲ ، ۳
,,	,,	۳‡	۱	تیر بلا	تیر نگہ ن ۲ ، ۳
,,	,,	۵	۲	جس منیں گلقند سا ہے	جس میں گلقند شفا ہے ن ۲، ۳

---

* اس غزل کا قافیہ و ردیف ن (۱) میں "ادا نپت ، حیا نپت" ہے ، مگر غلط معلوم ہوتا ہے —

† یہ غزل ن ۱ ، ۴ ، ۵ میں نہیں ہے —

‡ چوتھا شعر ن ۲ ، ۳ میں نہیں ہے اور چھٹا شعر ن ۶ ، ۷ میں نہیں ہے

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۷۱	۹۸	۶	۱	خلق سوں	جگ کے تئیں، ن ۲ ،۳
,,	,,	۷	۱	میں (ولی)	اے (ولی) ن ۲ ، ۳، ۶ ، ۷
,,	,,	۷	۲	وہ سراپا	گل سراپا، ن ۲، ۳
,,	۹۹*	۱	۱	کو میرے	میرے کوں، ن ۳
,,	,,	۱	۲	مرض کو میرے	رنج میرے کوں، ن ۳
,,	,,	۲	۱	دین و ایمانم	دین وایمان، ن ۳
,,	,,	۳	۲	دل کے تئیں رہلے کو جا نہیں	دل کے رہلے کوں رضا نہیں ، ن ۳
۷۲	,,	۴	۱	روز و شب آتا ہے	روز شب لوتا ہے، ن ۳ .
,,	,,	†۷	۱	(مصرعۂ اول)	میرے دل کے غم کی پہونچانے کی تئیں، ن ۳
,,	,,	۸	۱	(مصرعۂ اول)	بسکہ کثرت ہے گلی میں ماہ کی، ن ۳
,,	,,	‡۹	۲	اُس کوں کچھہ	اُس کے تئیں، ن ۳
,,	,,	۱۱	۲	اُس بجز	اُس بغیر، ن ۳
,,	$۱۰۰	۱	۲	سو بار	صد بار، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۲	۱	پریشان	پریشاں سو، ن ۲، ۴ پریشاں ہو، ن ۵-
,,	,,	۲	۲	سب تار	ہر تار، ن ۲ تا ۵

---

* یہ غزل صرف ن ۳ ، ۸ میں ہے -

† شعر ۶ ، ن ۳ میں نہیں ہے —

‡ (ن) ۳ میں دسواں شعر نہیں ہے —

$ یہ غزل ن ۱ ، ۶ ، ۷ میں نہیں ہے ، ن ۵ کے حاشیے پر ہے نصف مصرعے ضائع ہوگئے ہیں—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۷۳	۱۰۰	۳	۱	دیکھے ہے باغ میں کہاں	نہیں دیکھتا ہے باغ میں، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۳	۲	آنکھوں کا تیرے	تیری انکھیاں کا، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۴	۱	آنکھوں کوں تیری	تیری نین کوں، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۵	۲	میرے سخن کا خوب	تیرے سخن کا آج، ن ۲، ۳
,,	۱۰۱*	۱	۲	شوخ کے غمزے ستی بیداد	شوخ، چنچل، چلبلی (سوں) فریاد، ن ۴
,,	,,	۴	۲	تب سوں - فرہاد	اس سوں، - فریاد، ن ۴
,,	,,	۵	۱	جیوں ولی کے	اے ولی اِس، ن ۴
۷۴	۱۰۲†	۱	۲	حرف بے	حرف سے، ن ۴
,,	,,	۲	۱	دل پر	دل بر، ن ۴
,,	,,	۴	۲	ولا با لقلب ہے	والفی القلب شے، ن ۴
,,	,,	۵	۱	خدا نہیں	خدا تھے (سے)، ن ۴
,,	,,	۵	۱	ولی بوجھہ	صنم تجھہ، ن ۴
,,	۱۰۳‡	۲	۱	یارو کہوں کس سوں	بولو مرے شہ کو، ن ۱
,,	,,	۳	۲	باتاں	اک بات، ن ۱
,,	,,	۴	۱	غم سوں	غم میں، ن ۱
,,	,,	۴	۲	پانی	پیالا، ن ۱
۷۵	,,	۵	۱	دل منیں دائم	دل میں روز و شب، ن ۱
۷۶	۱۰۴	۱	۲	لیتا ہے	لینا ہے، ن ۱ تا ۳، ۵ تا ۷- کینا ہے، ن ۴

---

* یہ غزل صرف ن ۴ میں ہے —

† یہ غزل صرف ن ۴ میں ہے —

‡ یہ غزل صرف ن ۱ میں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۷۶	۱۰۴	۱	۲	ناز و ادا کا حساب	نین سوں رنگ شراب، ن ۳
,,	,,	۲	۲	چوتا ھے	چکتا ھے، ن ۱ تا ۷ - گرتا ھے، ن ۵
,,	,,	۲	۲	رنگ شراب	سارا عتاب، ن ۳
,,	,,	۳	۱	تو بہار	بے نیاز، ن ۴
,,	,,	۴	۱	سو، تمن	ناتواں، ن ۵
,,	,,	۵	۱	آگے ترے	تیرے انگے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	لگتا ھے	لکھتا ھے، ن ۳، ۵
,,	,,	۶	۲	اکثر - کرے گی	آکر، ن ۵ - کرے گا، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۶	۲	مردم	عالم، ن ۳ - عاشق، ن ۱ تا ۳، ۵ تا ۷
,,	,,	۷	۱	حسن دیکھہ کہ	حسن کا ھے، ن ۵
,,	,,	۹	۱	صنم	سجن، ن ۳، ۴
,,	,,	۹	۲	اتنا	ایتا، ن ۱ تا ۵، اتناں، ن ۶
۷۷	۱۰۵	۱	۱	نگر	ملک، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۱	۲	دلبری	دلبراں، ن ۳، ۵
,,	,,	۲	۲	تجکوں دیا ھے خراج	آکے دیا تجکوں باج، ن ۱، ۳ - آکے دیے تجکوں تاج، ن ۲ - تجکوں دیے آکے باج، ن ۴ تا ۷
,,	,,	۳	۲	قرا ھے	ھے تیرا، ن ۲، ۵

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۷۷	۱۰۵	۵	۱	میں مرا تجھہ سوا نہیں	مٹیں میرا سو تو نجھہ ھے، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷ میں مرا سو وہ تو نجھہ ھے، ن ۲ میں مرا ھے سو تو نجھہ ھے، ن ۵
،،	،،	۵	۲	کسو – سوں	کسی، ن ۱ تا ۷ – کوں، ن ۴
،،	،،	۶	۱	سخن	سجن، ن ۲ تا ۷
،،	۱۰۶	۱	۲	سینے سوں عاشقاں کے اُٹھے ھے	عشاق کے سنے، ن ۵ کا اُٹھا ھے، ن ۱، ۵، ۷
،،	،،	۱	۲	سینے سوں	سینے کے، ن ۱، ۲- سینے کا، ن ۳، ۴
،،	،،	۲	۱	برق تاز	نرک، ن ۱ تا ۴- باز، ن ۶
،،	،،	۲	۱	کوں دیکھہ دل	کرے سوں دل، ن ۳
،،	،،	۴	۲	ھیں	ھے، ن ۱ تا ۵
،،	،،	۵	۲	لایا ھوں	لیا یا ھوں، ن ۱ - کہتا ھوں، ن ۴
،،	،،	۵	۲	تیری نذر	میں نیاز، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۶	۱	آب	تاب، ن ۴
،،	،،	۶	۲	کیا، ھوا سوں	ھوا، ن ۴- ھوا کوں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۱	ھے، نیش وار	ھیں، ن ۳، ۴ - بے شمار ن ۱ تا ۸
،،	،،	۸	۱	نین کی کہ	دونین کی، ن ۳، ۴
،،	،،	۸	۲	اس کے دل کا	اس انکھیاں کے، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۹	۱	نین نے	نین کی، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۱۱	۱	کرے طلب	طلب کرے، ن ۲ تا ۵، ۷

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۷۸	۱۰۷	۱	۲	چونا	چونا ں (قدیم اِملا) ن ۱ ، ۳ ، ۵
۷۹	،،	۳	۱	نین کی تیغ	نگہ ، ن ۲ - کے رنگ ، ن ۴
،،	،،	۴	۲	آکے	جاکے ، ن ۱ تا ۵ ، ۸
،،	،،	۵	۲	سخت دل	سنگ دل ، ن ۶ ، ۷
،،	،،	۵	۲	دل کے دل کوں	دل کوں دل سوں ، ن ۲ ، دل نے دلکوں ، ن ۳ ، ۴
،،	،،	۶	۱	کل خط	کل خود ، ن ۳ ، ۴
،،	،،	۷	۱	دوڑیں	دوڑے ، ن ۲ تا ۵
،،	،،	۷	۲	دیکھیں	دیکھے ، ن ۱ تا ۵
،،	،،	۸	۳	چڑھی ہے	چڈھی یو ، ن ۱ تا ۴
،،	،،	۹	۲	ہے روز نہان	ہ ہے روز نہان ، ن ۵
،،	،،	۱۰	۲	آیا ہے	آتا ہے ، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۱۲	۱	کا بوجھ گل	کی پہنچ ہے ، ن ۵
۸۰	،،	۱۳	۲	جان بوجھ ہمن سوں	جان بوجھ کے مجھ سوں ، ن ۲
،،	،،	۱۴	۲	انجان	اجان ، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۱۵	۱	و و لعل	دولعل ، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۱۵	۲	لیتا ہے	لیتا ہے ، ن ۲ ، ۴ تا ۶ ، دیتا ہے ، ن ۳
۸۱	۱۰۸	۲	۱	جہان میں	جہاں منیں ، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۴	۲	تری سکی	تجھی سوں یو ، ن ۱ تا ۵
،،	،،	۵	۲	تب سوں جگت	اُس کوں جگت ، ن ۱ تب سکی جگ ، ن ۵
،،	۱۰۹	۲	۱	دمساز	دم ریز ، ن ۵ ، شمشاد ن ۳ ، ۴
،،	،،	۳	۱	ساقی عشرت بہار	عشرت ابر بہار ، ن ۲

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸۱	۱۰۹	۴	۲	ہلال بزم -	ہلال اِبر، ن ۸ - ہلال بدر، ن ۴
,,	,,	۴	۲	میں ہو	ہووے، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
۸۲	,,	۵	۱	مے پرستان	مے پرستوں، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	,,	۵	۲	لکھے، جو - پر	لکھیں، ن ۲ - ہیں ن ۷ - میں، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۷	۱	مجکوں یہ	مجھہ اُپر، ن ۱ تا ۷
,,	,,*	۸	۲	جلوۂ ضیاے	جلوۂ حناے، ن ۱، ۲ جلوۂ صفاے، ن ۵
۸۳	۱۱۰	۱	۱	یوں	توں، ن ۲، ۳، ۵، ۶، ۸
,,	,,	۳	۱	ترے یو لب پر خط	ترے لباں پہ یو خط، ن ۵
,,	,,	۳	۱	بوجھہ اسے	بول اِسے، ن ۴
,,	,,	۴	۱	اُڑا	اُڑیا، ن ۲، ۴، ۶، اُڈھیا، ن ۱
,,	,,	۴	۲	لجانے کوں	لے جانے یو، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۵	۱	بھواں	ہوا، ن ۸، - لباں، ن ۴
,,	,,	۵	۱	کی پتی	بیتی ن ۳، ۵ - سیتی ن ۴ کی اپتی، ن ۷
,,	,,	۵	۲	ہوی - ہوا	ہوا، ن ۳ تا ۵ - پیا، ن ۴
,,	۱۱۱	۱	۱	ہیں	ہے، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۱	۲	لگی ہے	لگی ہیں، ن ۱، ۵
,,	,,	۱	۲	ترک کے پٹکے کوں یا مسلسل	پٹکے کوں گجرات کی مسلسل، ن ۵، ۸
,,	,,	۲	۱	سجن کوں - میں چشم	سجن کی، ن ۱ تا ۵، ۷ - یو چشم، ن ۶

* قصیدہ نمبر ۱ ردیف 'ح' میں اس غزل کے دو شعر اور ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸۴	۱۱۱	۲	۱	سرخ خواب آلود	خواب آلودہ' ن ۱' ۲
,,	,,	۳	۱ •	خونہں	خونی' ن ۱' ۳' ۵'۶
,,	,,	۳	۲	کھینچتا ہوں	کھینچتا ہے' ن ۱' ۴
۸۴	,,	۵	۲	منقل	مشعل' ن ۳
۸۵	۱۱۲	۲	۲	ہے زیب در گلزار	ہے زیب ور گلزار' ن۱ تا ۳' ۵' ۷-بے زیب ور گلزار' ن ۷ - ہے زرد رو گلزار' ن ۸-ہے زیب پر گلزار' ن ۸
,,	,,	۶	۱	ہرگز اے دل	اے پری رو' ن ۲' ۸
,,	,,	۶	۲	ہے وفا بن	بن وفا ہے' ن ۲ تا ۴
,,	۱۱۳	۱	۱	ہوا ترا یو قد دلربا	ترا ہوا ہے قد اے دلربا ن ۱' ۵
۸۶	,,	۳	۲	لیا ہے	لیے ہوں' ن ۱ تا ۴' ۶' ۷
,,	,,	۷	۱	یو' بات کوں لکھا ہوں' سفینے میں	اس' ن ۲ تا ۴- باب' ن ۱' ۳ - میں' ن ۵- رکھیا ہوں' ن ۵' - سفینے موں' ن ۲ -
,,	,,	۸	۲	جوں ہے	جوں کہ' ن' ۳' ۳
,,	۱۱۴	۱	۲	کے ہے	کے ہیں' ن ۳ تا ۵' ۷
,,	,,	۲	۱	چلے گر	چلے جب' ن ۳' ۴
,,	,,	۴	۲	مہں ہے	میں ہیں' ن ۱' ۵
,,	,,	۶	۱	پابگل	پائیگل' ن ۴ تا ۷
,,	,,	۶	۲	ہے وہ	ہے سو' ن ۱' ۵ تا ۸

• ن ۱ کے حاشیہ پر اس مصرعہ کا یہ نسخہ ہے: "خیال یار کی راحت کوں اشک خونی سوں' —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸۶	۱۱۴	۷	۲	ہو	ہوئیں، ن ۲ - ہوے، ن ۱، ۶ - ہوں، ن ۷
,,	۱۱۵*	۲	۱	زمیں پہ	زمیں میں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	دل میں نہ رکھہ	دل میں رکھہ، ن ۱ تا ۳، ۵ - رکھہ دل میں، ن ۴، ۷
۸۸	,,	۷	۲	گئی ہے	گئی ہیں، ن ۱، ۵
,,	,,	۸	۲	ہوے ہیں	ہوا ہے، ن ۳، ۴
,,	,,	۱۰	۱	درد کی - حکایت کا	رشک کی، ن ۵ - حکایت سوں، ن ۲
,,	,,	۱۰	۲	دیدے	دیکھن، ن ۲ - دیدوں، ن ۳
,,	,,	۱۳	۱	مو نمن باریک	مو صفت مخلوق، ن ۵
,,	,,	۱۳	۲	کرے گا	کریںگی، ن ۱، ۴ - کرے گی ن ۳، ۶، ۸
,,	۱۱۶	۱	۱	نین	نگہ، ن ۲ تا ۵، ۷
,,	,,	۲	۱	لعل	خال، ن ۲
۸۹	,,	۳	۱	رنگ زردی	زرد روئی، ن ۲
,,	,,	۳	۱	عاشقوں	عاشقاں، ن ۱
,,	۱۱۷	۱	۲	انکھاں برستاں	برستی، ن ۴، ۶، ۸ - برستیں، ن ۷
,,	,,	۲	۲	روزن ہے	روزن ہیں، ن ۶، ۷
,,	,,	۴	۱	مقصد کے گل کا	مقصود گل، ن ۳ - کوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۲	نہیں ہے	نہیں ہوں، ن ۱ تا ۵ تا ۷
,,	۱۱۸	۱	۱	کم نہیں	نہیں ہے کم، ن ۱ تا ۷

---

* اس غزل کا تیسرا شعر، ن ۴ میں اور پانچواں شعر، ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۹۰	۱۱۸	۳	۱	پلک	نہیں، ن ۴ - انکھن، ن ۵ - نگہ، ن ۸
۹۱	۱۱۹	۱	۲	جیسے	جیسھی، ن ۱، ۴ تا ۶، (قدیم املا)
,,	,,	۲	۲	نت ھے	ھے نت، ن ۱، ۲، ۶، ۷ - ھے جوں، ن ۵
,,	,,	۲	۲	کثرت	دولت، ن ۲ تا ۴، ۸
,,	,,	۵	۲	دنیا	دنہاں، ن ۲ (قدیم املا)
۹۲	۱۲۰	۴	۲	وحدت	وحشت، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	جن نے	جس نے، ن ۲ - جنے، ن ۳ - جن نہیں، ن ۴
,,	,,	۶*	۱	درس - دائم	دسن، ن ۱ - اے شوخ، ن ۲
,,	,,	۷	۱	آگے	آنگے، ن ۲ - آنکھیں، ن ۳ (قدیم املا)
,,	,,	۸	۲	آئینہ وار	آئینہ زار، ن ۱ تا ۳، ۵ تا ۸
۹۳	۱۲۱	۱	۱	جو کمر باندھکے تو	توں کمر باندھکے جب، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۲	جی کوں	جیو، ن ۲، ۴
,,	,,	۳	۱	کہ لگی ھیں	جو لگی ھیں، ن ۱، ۵، ۷
,,	,,	۵	۱	اُس کا	اُس کوں، ن ۴، ۶، ۷
,,	۱۲۲	۱	۱	نہیں ثانی	ثانی نہیں، ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	۲	۲	غرق ھے	ھے غرق، ن ۱ - ھوے غرق، ن ۲ - ھوئیں غرق، ن ۳

---

* یہ شعر، ن ۳ میں نہیں ھے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۹۳	۱۲۲	۵	۱	یک بو یاسمن	تک بو یاسمن، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷ تک باد سمن، ن ۲- خوشبو سمن، ن ۵
۹۴	،،	۶	۱	جلاتی ہے	جلاتی ہیں، ن ۱، ۴- جلاتی، ن ۵
،،	،،	۶	۱	ترے شوقوں	شوق سوں تیرے، ن ۵
،،	،،	۷	۲	دکن	دکھن، ن ۱ تا ۷ (قدیم املا)
،،	۱۲۳*	۱ تا ۹	-	سوں تر	سیں تر، ن ۳، ۴ (ہر شعر میں ردیف ہے)
،،	،،	۲	۱	راست کیشاں سوں	راست کیشوں سوں، ن ۱، ۶- راست کیتا ہوں، ن ۷
۹۵	۱۲۴	۱	۲	باہر دل سوں	دل باہر سوں، ن ۲- باہر سیتی، ن ۳- تب باہر سوں، ن ۷
،،	،،	۳	۱	نہ لوں ہر گز	نہ پیوں ہر گز، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
،،	،،	۴	۱	جو کیا	جوں کیا، ن ۱، ۴، ۵ تا ۷
،،	،،	۴	۱	کیا	کھبا، ن ۵
،،	،،	۵	۲	سنے	سنیں تو، ن ۱، ۲، ۵، ۷- سنے تب، ن ۳، ۴
،،	،،	۵	۲	یقیں اُٹھہ جاں سوں	جان و دل سوں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۲	حسان عجم	خوبان عجم، ن ۴

---

* ن ۲ میں چوتھا شعر نہیں ہے، پانچویں شعر کا پہلا مصرعہ جو فٹ نوٹ میں بطور نسخہ دیا ہے، انجمن کے کسی نسخے میں نہیں، آٹھواں شعر، ن ۲، ۴، ۵ میں نہیں، ن ۳ میں آٹھویں شعر کا پہلا مصرعہ یوں ہے: "اے سجن توں غضب سوں رنگ چمن"۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۹۵	۱۲۵	۲،	۱	صنم خانے میں	صنم خانے پہ، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۳	۱	انکھاں میں شوخ اور چنچل	کیا ہے چنچلانی پو، (؟) ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۲	ہوے قرباں	دیکھو قرباں، ن ۵،
,,	,,	۳	۲	آھوے صحرا نشیں	ہوے، ن ۵ - صحرا ے چیں، ن ۴
۹۶	,,	۴	۱	مکھہ	منہ، ن ۳ - خط، ن ۷
,,	,,	۴	۲	اگر دیکھے وہ	جو دیکھے اُس کی، ن ۷
,,	,,	۵	۱	دام	جال، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۵	۲	اھل دیں	آپ ہیں، ن ۵
,,	۱۲۶	۱	۲	کُٹّی	کوڑ، ن ۱ (ہر جگہ)
,,	,,	۳	۱	ایا لازم	اِتا لازم، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۳	۱	نہیں تجھہ پر	ہے تجھہ اوپر، ن ۵ - ہوئی تجھہ پر، ن ۱ تا ۴، ۶ ، ۷
,,	,,	۴	۱	خون نے سودا کے غلبہ	خون نے سودے کا غلبہ، ن ۲
,,	,,	۴	۲	نیشکر	نشکراں، ن ۴
,,	۱۲۷	۱	۱	عاجزاں	عاجزوں، ن ۳، ۴
۹۷	,,	۳	۲	توں	یوں، ن ۱، ۵ تا ۷ - یو، ن ۲
,,	,,	۴	۱	اپنے	میرے، ن ۱
,,	,,	۵	۲	گر ہے انصاف	تجھہ دہائی ہے، ن ۴
,,	۱۲۸	۱	۲	جان	ہوش، ن ۱، ۲، ۵ تا ۷ - دلکوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۲	۱	میں ہے وہ	منہیں ہے، ن ۶ - میں ووہے، ن ۵، ۷
,,	,,	۲	۲	تن سوں	دل میں، ن ۱ تا ۷

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۹۷	۱۲۸	۴	۲	دیا	ستا (ستیا)، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	اُتر کر	گزر کر، ن ۵
,,	۱۲۹	۱	۲	خونیں	خونی، ن ۱، ۵
۹۸	,,	۲	۱	کوں	کوں کہ، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷ - کوں جو، ن ۵
,,	,,	۴	۲	اُتر کر	گزر کر، ن ۱ تا ۳
,,	,,	۵	۲	بوجھا - جو کوئی	پونچھا ہے، ن ۳، ۶ - ہے جو دل، ن ۷
,,	,,	۷	۲	بے مہر	نا مہر، ن ۵
,,	,,	۸	۱	یہ ہے	ہے یہ، ن ۱ تا ۷
,,	۱۳۰	۳	۱	یوں	یو، ن ۲، ۴ - جا، ن ۵
۹۹	,,	۵	۱	دل	جھو، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	آیا ہے	آتا ہے، ن ۱ تا ۷، ۸
,,	۱۳۱	۳	۲	بنائی ہے	بنایا ہے، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۴	۱	دیکھا ہوں	دیکھا جو، ن ۵
,,	,,	۴	۲	ہوئی	ہوا، ن ۱، ۳ تا ۵
۱۰۰	۱۳۲	۲	۲	ہے کہ آئی ہے ترے لب کی	آئی ہے تیرے شکر لب کی، ن ۵
,,	,,	۳	۱	ہوا تجھہ غم	رہا تجھہ غم، ن ۵
,,	,,	۳	۲	زلفاں کے سنبل کی	زلفاں کی سنبل نے، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۴	۱	پرت کے پنکھہ	برہ، ن ۷ - کی نیہہ، ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	اِس رہ کا خطر	اِس رہ کے خطر، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۲	وصف مو کمر (سن کر) *	وصف پر نگر، ن ۴، ۶ - سیمبر، ن ۵

* ن ۳ میں جگہ خالی ہے - ن ۲ میں یہ مصرع ہے:
"کہ جوں مشتاق ہوں معشوق کی عاشق خبر سن کر" —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۰۰	۱۳۳	۲	۲	ہاتھہ تیرے کوں	ہات کوں تیرے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	پہنچے گر	گر پہنچے، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۳	۱	خبر زاہد کوں مسجد میں	خبر مسجد میں زاہد کوں، ن ۱ تا ۷
۱۰۱	,,	۴	۲	وہیں آوے قدم بوسی	و وہیں آویں جو پابوسی ن ۱
,,	,,	۵	۲	پا تال سوں	پایان سوں، ن ۳
,,	,,	۵	۲	باسک	پانی، ن ۷
,,	,,	۵	۲	سو پیچ و تاب سوں	پیچ سوں ہور تاب سوں ن ۳
۱۰۲	۱۳۵	۱	۱	جو	جوں، ن ۱، ۳، ۶
,,	,,	۲	۱	آتی ہے	آتا ہے، ن ۲، ۶
,,	,,	۴	۱	آہوے دل سوں	آہو کے دل سوں، ن ۲ – آہو ہو دل سوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۶	۱	اور – ہدیہ	ہور، ن ۱ تا ۷ – تحفہ، ن ۲
,,	,,	۶	۱	کوں	کا، ن ۳، ۴، ۸
,,	,,	۷	۱	بنائی ہے	بنایا ہے، ن ۷ – بساری ہے، ن ۵ - بنائے ہیں، ن ۱، ۲، ۴، ۶
,,	,,	۱۰	۲	چلا ہے	جلیا ہے، ن ۶
,,	۱۳۶	۵	۱	نیہہ	پیو، ن ۲ – شوخ، ۵
,,	۱۳۷	۱	۲	ہوگئے راکھہ	راکھہ ہوگئے ہیں، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۲	۲	آتش و نشتر	آتشیں نشتر، ن ۲ تا ۴، ۶ آتش نشتر، ن ۱، ۵
,,	,,	۵	۲	شکر اس کوں ہے زہر، زہر شکر	شکر اُس زہر و زہر ہے شکر، ن ۱ تا ۵
۱۰۳	۱۳۸	۵	۱	اُن لباں کا	اُس لباں کا، ن ۱ تا ۷

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۰۴	۱۳۸	۵	۲	جن - کے غم سوں - لعل ہے - خونیں جگر	جس کے ' ن ۱ تا ۷ - دیکھے ن ۶ - لالہ ہے ' ن ۱ - خونی جگر ' ن ۱
۱۰۵	۱۳۹	۱	۱	خشم سوں	چشم سوں ' ن ۲ تا ۴ ' ۶ ' ۷ - ہجر ن ۵
,,	,,	۳	۱	کہیں '	لکھے ' ن ۳ ' ۴ ' کہے ' ن ۲ ' ۷
,,	,,	۳	۱	جوہر شنا ساں دیکھہ تجھہ حسن	جوہر شناس ' ن ۱ تا ۴ حسن تجھہ دیکھہ ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	ترا شا ہے	ترا شے ہیں ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۴	۱	لکھنے میں - اُس	لکھتے ہیں ' ن ۲ تا ۴ - تجھہ ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	جب لکھا	جو لکھا ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ ' ۷ ' - جوں لکھا ' ن ۳ ' ۴ ' ۶
,,	۱۴۰	۳	۱	سیج سوں	دھج سوں ' ن ۲ تا ۴ ' ۷ ' سیج سوں ' ن ۱
,,	,,	۳	۱	آوے انجمن میں	مجلس میں آوے ' ن ۱ - آوے وہ چمن میں ' ن ۵ -
,,	,,	۳	۲	ہوویں	ہووے ' ن ۴ ' ۵ ' ۷
,,	,,	۴	۱	دھن	دھاں ' ن ۲ تا ۴
۱۰۶	,,	۵	۱	یوخط	اس خط ' ۲ تا ۵ ' ۷ - نوخط ' ن ۱ ' ۶ '
,,	۱۴۱	۱	۱	صنم	سجن ' ن ۴ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۳	۱	شوق کے دو ابرو	شوق چار ابرو ' ن ۱ -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۰۶	۱۴۱	۳	۱	سوں	میں ' ن ۲ ' سیں ' ن ۱ ' ۳ ' ۴ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۵	۱	عاشق سوں	عاشق کا ' ن ۱ تا ۴
,,	,,	۵	۲	ہاتھہ سوں	ہاتھہ کا ' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۷	۱	اے رنگیں بہار گل قطرت	اے رنگیں گل بہار گلاب ' ن ۳ ' ۴- اے رنگیں بہار گلشن حسن ' ن ۲
,,	,,	۸	۱	سن کے کہ ہے	سن یو خبر ' ن ۱ سنکر کے ' ن ۵
,,	,,	۸	۲	در پئے شکار	ہے پئے شکار ' ن ۱
۱۰۷	۲۴۲	۱	۱	صنم	سجن ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۲	درد اُس کا	درد اپس کا ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	تجھہ لطف	تجھہ زلف ' ن ۲ ' ۵ ' ۷
,,	,,	۳	۲	لطف کے زلال نے	لعل لب کے آب نے ' ن ۱
,,	,,	۵*	۱	نور کا	نور کوں ' ن ۱ تا ۷
,,	۱۴۳	۲	۱	تجھہ رخسار کی	تجھہ مکھہ کی صنم ' ن ۲ ' ۴ ' ۷
۱۰۸	,,	۵	۱	خواب میں	رات کوں ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۱	جان جاتا ہے	جان جاتی ہے ' ن ۱ ' ۶
,,	,,	۹	۲	مثل	شغل ' ن ۱ تا ۷
,,	۱۴۴	۳	۲	اُس خط	تجھہ خط ' ن ۱ تا ۷
۱۰۹	,,	†۶	۱	ہے تعجب - یہ کہ	مجھہ تعجب ' ن ۶ ' ۷ مجھہ کہ ' ن ۲ تا ۵
,,	,,	۷	۱	اسپند ہو	اسپند کرے ' ن ۱ تا ۷

---

* چوتھا اور پانچواں شعر ' ن ۲ ' ۳ میں نہیں ہیں —

† ن ۱ میں چھٹا شعر نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۰۹	۱۴۴	۷	۲	جگ منیں	چلگ میں ' ن ۱ تا ۵
۱۱۰	۱۴۵*	۲	۱	گلستاں کا	گلستاں میں ' ن ۲ ' ۳ '
,,	,,	۳	۱	تار ھے نہیں - جو دستے	تازہ ' ن ۶ ' ۷ - جو دستا ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۳	۲	گلشن ھے گگن	ھے باغ لگن ' ن ۲ ' ھے باغ کہن ' ن ۳ '
,,	,,	۴	۱	میں نکو جا	منیں مت جا ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۵	۲	وطن بیچ	جو من بیچ ' ن ۲ ' ۳
۱۱۱	۱۴۷†	۲	۱	دیکھا جو	جو دیکھا ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۲	۲	اپس سوں	اپس کا ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۴	۲	بجھا تو میری پیاس	دے آس میری یاس ' ن ۶ ' ۷
۱۱۳	۱۴۹‡	۱	۱	نہیں یہ خط بہ گرد لعل میںوش	نہیں خط گرد لعل شوخ میںوش ' ن ۲ ' ۳
,,	,,	۱	۲	خرشید	امید ' ن ۲ ' ۳
,,	,,	۲	۱	ھوا	ھوے ' ۶ ' ۷
,,	,,	۳	۱	ھوا ھے	نہیں گر ' ۲ ' ۳
,,	,,	۴	۱	ترے جلوے سوں ھے گل تازہ و تر	ترے باج اے گل نرگس چمن میں ' ن ۲ ' ۳
,,	,,	۴	۲	چمن میں	فغان ھے ' ن ۲ فغان ' ن ۳ -
,,	,,	۵	۱	ھے ھلال ابرو	اے ھلال ابرو ' ن ۲ ' ۳

---

* ن ۲ ' ۳ میں ردیف گل نرگس ھے اور دو غزلہ ھے - ن ۱ ' ۴ ' ۵ میں یہ غزل نہیں ھے —

† غزل ۱۴۶ کسی قدیم نسخے میں نہیں صرف ن ۶ ' ۷ میں ھے ' غزل ۱۴۸ ' کسی نسخے میں نہیں ھے —

‡ یہ غزل ن ۱ ' ۴ ۵ میں نہیں ھے - چھٹا شعر ن ۶ ، ۷ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۱۳	۱۴۹	۷	۱	ولی کوں یاد تیری د مبدم ھے	سدا ھے گی ولی کوں یاد تیری ۰ ن ۲ ، ۳
،،	،،	۷	۲	یک آن	کوئی آن، ن۲، ۳، ۶، ۷
،،	،،	۷	۲	خاطر سوں	خالی ھور، ن ۲- میں اس سوں، ن ۳
،،	،،	*	۲	شوق سوں ھیں مست و(فت نوت)	کی می سوں ھے، ن ۲، ۳
۱۱۴	†۱۵۰	۳	۲	عشق سوں	عشق کا، ن ۲، ۳، ۶، ۷
،،	،،	۴	۲	لینا ھوں	لیاتا، ن ۱ - پایا، ن ۲ - لایا ن ۳ ، ۴ ، ۷- یا، ن ۵ - لیتا، ن ۶
،،	،،	۵	۲	کب عزیز ھے	کیا ، ن ۵ - عزیز ھیں ن ۱ تا ۷
،،	،،	۶	۲	تجھ بن اک پل نہیں مجھے آرام	تیری وصل بن نہیں جگت میں علاج، ن ۴
۱۱۵	‡۱۵۱	۳	۱	دل کے	دل کوں، ن ۶ ، ۷
،،	،،	۳	۲	شوخ	شوق، ن ۶
،،	،،	۴	۱	کاسہ	کانسہ ، ن ۶ (قدیم املا)
۱۱۶	۱۵۲	۴	۲	غم گسار	شرمسار، ن ۱ تا ۷

---

* ن ۲ ، ۳ میں فت نوت والا شعر ھے - اور ن ۶ ، ۷ میں متن والا ھے —

† تیسرا شعر ن ۱ ، ۵ میں اور چھٹا شعر ن ۱ تا ۳ ، ۵ میں نہیں ھے —

‡ یہ غزل صرف ن ۶ ، ۷ میں ھے ساتواں شعر کسی نسخے میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۱۶	۱۵۲	۵	۱	لیل تار	رین تار، ن ۲
,,	,,	۵	۲	تجھہ زلف کی جو یاد	جوتجھہ زلف کي یاد، ن ۱ تا ۵ ، ۷
,,	,,	۶	۲	جگ کے شغل ھیں چا کہی	(چاہ کے ؟) شغل ھے، ن ۱ - چاک شغل ھے (؟) ن ۲ - شغل خاک ھے، ن ۳ - خاک شغل ھے ، ن ۶ -
,,	,,	۷	۱	حال کوں	حال پہ، ن ۱ تا ۷
,,	۱۵۳	۱	۱	جال	حال، ن ۱ تا ۶
۱۱۷	,,	۲	۲	ھے یو	یوھے، ن ۱ ، ۳ تا ۷
,,	,,	۳	۱	جگ ملیں	جگ میں نت، ن ۵
,,	,,	۳	۲	رکھے ھے	آتی ھے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	باغ عیش	باغ عشق، ن ۲ ، ۴
,,	,,	۴ *	۱	دل سے	دل سوں ، ن ۱ تا ۷
,,	۱۵۴	۴	۱	اھل سخن	اھل ھوس ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	بجھہ نہیں	بوجھہ نہیں ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	مت کرو	مت کہو ، ن ۲ تا ۷
۱۱۸	۱۵۵ †	۲	۱	کا ، ھوا صنم	کیوں نہ ھوی سجن ، ن ۲ ، ۳
,,	,,	۲	۲	ھے سرمہ میری آنکھوں میں	جوں سرمہ مجھہ انکھیاں تیرا میں تیراھے، ن ۲ ، ۳ -
,,	,,	,,	,,	غبار خط	بہار خط، ن ۲

---

* چوتھا شعر ن ۲ ، تا ، ۴ میں نہیں ھے —

† یہ غزل صرف ن ۲ ، ۳ میں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ مطبوع	لفظ نسخ
۱۱۸	۱۵۵	۳	۱	کوں- موج	نے - شوخ ' ن ۲ ' ۳
,,	,,	۴	۲	مشکبار	نو بہار ' ن ۲
,,	,,	۵	۱	(مصرعۂ اولیٰ)	(ولي) پیا کے دولت بوس و کنار سوں ن ۲'۳
۱۱۹	*۱۵۶	۱	۲	محمد مصطفا	نبی مصطفا' ن ۴
,,	,,	۲	۲	امید گلشن پر	امید کے گلشن پر' ن۴
,,	,,	۳	۲	اس قتل	یو قتل ' ن ۴
,,	†۱۵۷	۱	۲	(پورامصرعہ)	"کہ اپنے حفظ میں رکھنا ہمیشہ مجکوں یا حافظ" ن ۲ ' ۳ یہی صحیح ہے
,,	,,	۲	۱	مشکل مری	مشکل مرا ' ن ۲
,,	,,	۲	۲	کہتا ہوں میں ہر آن	میں دمبدم کہتا ہوں ن ۲ ' ۳ (صحیح)
,,	,,	۲	۱	ولی بس اعتقاد صاف سوں کہتا ہے یہ	ولی پھر کر کہتا ہے اعتقاد صاف سوں ' ن ۲ ' ۳
,,	,,	,,	۲	رکھنا ہمیشہ	محفوظ رکھنا ' ن ۲
۱۲۰	‡۱۵۸	,,	,,	جب سوں دیکھا ہے (فتنۂ نوت)	جب سیتی دیکھا ' ن ۶ ' ۷
۱۲۱	§۱۵۹	۳	۲	سحر	صبح ن ۱ تا ۷

---

* یہ غزل صرف ن ۶ ' ۷ میں ہے ن ۴ میں صرف اول تین شعر ہیں —

† یہ غزل صرف ن ۲ ' ۳ میں ہے —

‡ یہ غزل صرف ن ۶ ' ۷ میں ہے —

§ یہ غزل صرف ن ۱ میں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۲۱	۱۶۰	۱	۲	هر دو	دونوں، ن ۱
,,	,,	۲	۱	نور جہاں	نورالعیاں، ن ۱
,,	,,	۳	۱	ہیں غمیں آگ	میں مالک، غم میں ہیں
				سرو پا لگیں	سر پاؤں لگ، ن ۱
,,	,,	۳	۲	سنا یہ	سنے یو، ن ۱
,,	,,	۵	۱	دیں کے	ویسے، ن ۱
۱۲۲	,,	۶	۱	سر پہ لیا	سب پہ ہوا، ن ۱
,,	,,	۷	۲	آئی کہاں سوں خزاں	کہاں سیں آئی یو خزاں،
,,	,,	۸	۱	دین کے خالص	دیں کا ہے خالص، ن ۱
,,	,,	۸	۱	غم کے بتے کے اوپر	غم کی کسوٹی اوپر، ن ۱
۱۲۳	۱۶۱	۱	۱	جو نظر	جوں نظر، ن ۲، ۳، ۵، ۶ جب، ن ۴، ۷
,,	,,	۳	۱	لب، کوں	مکھہ، ن ۴ - کا، ن ۱
,,	,,	۳	۲	یک نظر گر تو	تک نظر گر توں، ن ۳ - تو نظر، تک جو، ن ۲، ۴
,,	,,	۳	۲	گر تو، شکر طرف	کوں شکر برطرف، ن ۵
,,	,,	۴	۲	تجھہ حسن کا	مجھہ عشق کا، ن ۱ تا ۷، ۸
,,	,,	۵	۱	مال کی آرزو	آرزو مال کی، ن ۴، ۶
,,	,,	۵	۲	خدا ہیں	خدا دوست، ن ۱ تا ۸
,,	۱۶۲	۱	۱	ہوا، ہوں مو سوں-	ایتا، ن ۳ تا ۷، پیا، ن ۱، ۲ - ہوا ہوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۱	گل کر	گل گل، ن ۲
,,	,,	۲	۲	(ربیع) اور	ہور، ن ۳، ۴ - و، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	,,	۳	۱	کوں عاشق سوں-	سوں، ن ۱، ۲، ۴ تا ۷ - عاشق کوں، ن ۱، ۲، ۴ تا ۷

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۲۳	۱۶۲	۳	۱	کیوں کروں	کیوں کہ دیوں نسبت، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	جیوں در کثیف اور لطیف	جوں فرق در کثیف و لطیف، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	یہی مجھے	مجھے یہی، ن ۱ تا ۷
۱۲۴	,,	۵	۲	جو کوئی	جو کئی کہ، ن ۱
,,	,,	۵	۲	وضع	وزاں، ن ۱، ۲ - وضاں، ن ۳، ۴، وزن، ن ۶ (قدیم املا)
,,	۱۶۳	۲*	۱	خط شعاعی	خط شعاع کوں، ن ۶، ۷
,,	,,	۲	۲	لکھیں	لکھے، ن ۱، ۵ - لکھوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	لطیف	لطیفہ، ن ۱ تا ۴
۱۲۵	۱۶۴†	۱	۱	بھواں تیری کماں۔	جو تجھہ بھوں کی کماں، ن ۲
,,	,,	۱	۲	بسان	نشان، ن ۲ - زبان، ن ۶، ۷
,,	,,	۲	۲	بہار آرا بباغ جاں۔	بہار آرائے باغ جاں، ن ۲
,,	,,	۳	۱	جام دل میں بسکہ رکھتے ہیں	جام پر ہے باغ میں رسوا، ن ۶، ۷
,,	,,	۳	۱	دل میں	دل پر، ن ۲

---

* ن ۳ میں مطلع کا مصرعۂ ثانیہ اولیٰ اور اولیٰ ثانیہ ہے—

† یہ غزل، ن ۲، ۶، ۷ میں ہے اور ن ۲ میں مقطع یہ ہے:

تصور دل میں کرتے ہیں درس اُس رشک جنت کا
برنگ گلستاں آکر ولی یو سب بہارستاں ہوے عاشق

دوسرا مصرع غلط ہے غالباً یوں ہو:

برنگ گل ولی آکر بہارستاں ہوے عاشق

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۲۵	۱۶۴	۴	۱	نگاہ شوق سرکش	نگاہ شوخ سرکش، ن۲، ۶، ۷
،،	،،	۵	۱	یو روشن	توں روشن، ن ۲، ۷۔
،،	،،	۶	۱	لیا ھے گھیر کر تجھہ، نہیں یو لالۂ صحرا دریا ابر غم نے ھر طرف، لہو کا بھرا ھے گا، ن ۲ سیتی	
،،	،،	۶	۲	تجھہ بن نہیں اپنی۔ تجھہ غم میں انکھیاں، ن ۲	
۱۲۷	۱۶۶*	۳	۱	لایا ھے	لاتا ھے، ن ۷
،،	،،	۴	۲	سی ھے پلک	ھے ھر پلک، ن ۷
،،	،،	۶	۱	کسے ھے	ھے کس کوں، ن ۶، ۷
۱۲۸	†۱۶۷	۱	۱	اے صنم ترے رخ کی ھے وہ چمک	اے سجن ترے مکھہ کی دیکھہ چمک، ن۳، ۴
،،	،،	۱	۲	ھے مدام شمس فلک۔ ھیں مدام شمس و فلک، ن۳	
،،	،،	۲	۱	جناب حق	جمال حق، ن۳، ۴
،،	،،	۲	۲	فلک پہ	فلک کے، ن۳، ۴
،،	،،	۳	۱	اُس دھن	تجھہ دھن، ن۳، ۴
،،	،،	۳	۲	عالموں کوں	عالماں کے، ن۳، ۴
،،	،،	۴	۱	تیرے لب کا	لب ترے کا، ن ۳، ۴
،،	،،	۴	۲	بھلادوں	بھلاؤں، ن۳، ۴
،،	،،	۵	۱	وہ آیا	پیو آیا، ن۳، ۴
،،	،،	۵	۲	نقش سب ما سوا کے ھو گئے حک	ھوگیا سب وجود میرا حک، ن ۳، ۴

---

* غزل ۱۶۵ کسی نسخے میں نہیں ھے اور غزل ۱۶۶ ن ۶، ۷ میں ھے - دوسرا مطلع اِن میں بھی نہیں ھے—

† صرف ن ۳، ۴ میں یہ غزل ھے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۲۹	۱۶۸	۲	۱	جب سوں ' تب ستی	تب سوں' ن ۱ تا ۷ — جب ستی' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	کیا ہے	دیا ہے' ن ۳' ۴
,,	,,	۷	۲	تیرا — مثال	تیری' ن ۱' ۴ - جمال' ن ۵' ۶
,,	,,	۹	۲	سر سوں - تال	دل سوں' ن ۲ - قال' ن ۱
۱۳۰	,,	۱۲	۱	دیتی ہے پہچ	نہیں پہچ ہے ' ن ۲ '
,,	,,	۱۳	۱	میرا	تیرا ' ن ۵ ' ۷
,,	۱۶۹	۱	۲	دکھلا کے اپنے قد	دکھلا اپس کے قد ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	یاد میں	یاد سوں ' ن ۱ تا ۷ ' ۸
,,	,,	۳	۱	مرے یہ	ہمن پہ ' ن ۱ تا ۷ ' ۸
,,	,,	۳	۲	لازوال '	بے زوال ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	رخ پہ	رخ کوں ' ن ۱ تا ۵
,,	,,	۴	۲	ہرنگ خال	بجاے خال ' ن ۵ ' مثال خال ' ن ۷
۱۳۱	,,	۷	۱	جہان میں	جہاں منیں ' ن ۳ تا ۶
,,	,,	۷	۲	جمال	بہار ' ن ۲ تا ۷ '
,,	,,	۸	۲	محال	و بال ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۹	۲	گوبند لال	گوبیر لال ' ن ۱ تا ۵ کہ پیر زال ' ن ۶ (؟)
,,	۱۷۰	۱	۱	خوش قداں	خوش قدی ' ن ۱ ' ۳ ' ۴ ' ۶ '
,,	,,	۱	۱	(ردیف غزل) گوبند لال	گوبیر ' کبیر ' گوبیر ' (گوہیر ' ن ۳) ن ۱ تا ۴ ' ۵ ' ۶ ' لعل ' ن ۱ ' ۵ ' ۶ ' (ہر شعر میں)

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۳۱	۱۷۰	۳	۱	ھوں تو	ھو ئیں ، ن ۱ تا ۵ ، ھوویں ، ن ۶
,,	,,	۴	۲	خیال	جمال ، ن ۵ ، ۸
,,	۱۷۱	۱	۱	برہ	زلف ، ۵ ، ۸
,,	,,	۱	۲	دل کا ھوا	جیو کا ھوا ، ن ۶ ، ۷- ھے مرغ دل ، ن ۲ تا ۴
۱۳۲	,,	۲	۱	تونہ کر	یوں نہ کر ، ن ۱ ، ۴ ، ۶ ، ۷ ، یو نہ کر ، ن ۲ ، ۳ ،
,,	,,	۲	۱	شر کی حقیقت میں ھے	شر میں نہیں ھے فرق ، ن ۲
,,	,,	۳	۲	کوں آئے ھیں باستقبال	کوں یو آئے ھیں ، استقبال ، ن ۲ تا ۴ ، ۶ ، ۷ ، کوں آئے ھیں یو استقبال ، ن ۱
,,	,,	۴	۲	اُنھوں - کوں	اونے ، ن ۳ ، ۴ - اتے ، ن ۲ یو ، ن ۲ ، ۵
,,	,,	۵	۱	جو ھے	اھے ، ن ۱ تا ۴ ، انجھے ، ن ۵ - یو ھے ، ن ۷
,,	۱۷۲	۱	۱	ھے جو خال	ھے خال ، ن ۳ ، ۵ ، ۷
,,	,,	۳	۱	کرتا	کرتا ھے ، ن ۱ ، ۳ تا ۷
,,	,,	۴	۲	شوق اس کے سوں	شوق سوں اس کے ، ن ۱ تا ۷
,,	۱۷۳	۱	۱	سے یہ	سو یو ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۱	گھنا لے *	کھبالے ن ۱ ، ۲ ، ۵ ، ۷ گھنبالے ، ن ۴ ، ۶

* ن ۷ میں اس لفظ پر حاشیہ ھے - " تول میں تر " —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۳۳	۱۷۳	۲	۱	کھینچا	کھینچی ' ن ۱ ' ۵ تا ۷
,,	,,	۳	۲	اور	ہور ' ۱ ' ۳ تا ۷
,,	,,	۴	۱	کئی شکاراں نے	کئیں شکاریاں نے ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	کرم - کی کرو	رحم ' ن ۱ ' ۳ ' ۶ ' ۷ - کی کر ' ن ۱ ' ۶ تا ۷ '
۱۳۴	۱۷۴	۸	۲	نمن	نمط ' ن ۱ تا ۴ ' ۶ '
,,	۱۷۵	۱	۱	کس سوں	کس کن ' ن ۱ تا ۴ ' کس سے ' ن ۶ ' ۷ ' کیسے ' ن ۵
,,	,,	۲	۲	یار کاروان دل	یار کاردان دل ' ن ۶ ' ۴
,,	,,	۴	۲	میرے	دل کے ' ن ۱ ' ۵ تا ۷ ' ۸
,,	,,	۵	۱	سن کیوں سکے	کیونکر سنے ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	زبان دل	فغان دل ' ن ۴
,,	۱۷۶	۱	۱	سوں ہے	سوں ہوا ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۱	۳	تجھہ جفا سوں ہے	سنیں ہے تجھہ سوں ' ن ۵
۱۳۵	,,	۴	۱	طبیب سوں	طلب ستی ' ن ۱ تا ۵
,,	۱۷۷	۱	۱	اسرت لعل (ردیف)	انبرت ' ن ۲ تا ۶ لعل ' ن ۱ ' ۵ تا ۷ (قدیم ۱۸۱)
,,	,,	۳	۱	نہ بند ہوا اُس کا	نہ ہوے بند اس کا ' ن ۱ - نہ ہوے اس کا غلام ' ن ۵
,,	,,	۴	۱	کیا کروں	کیا کہوں ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	کہو	وہ کیوں ' ن ۵

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۳۶	۱۷۸	۲	۱	فرر - آہ	حذر ، ن ۲ - حال ، ن ، ۲
,,	,,	۶	۱	شوق میں	شوق سوں ، ن ۱ تا ۳ ۵ تا ۷
,,	,,	,,	۲	ہے بلبلاں کے دل میں	ہے دل میں بلباں کے ن ۱ ، ۳ تا ۷
,,	,,	۷	۲	بوے مے	بو کی مے ، ن ۱ ، ۳ تا ۵ ، ۷
۱۳۷	۱۷۹*	۴	۱	تروار	تلوار ، ن ۲ ، ۵ ، ۷
۱۳۸	۱۸۱	۳	۲	سب	سو ، ن ۲ تا ۴ ، ۶ ، ہیں ، ن ۵
,,	,,	۴	۲	کا چترنا	کارناں یو ، ن ۱ - کارنا سوں ، ن ۲ - کا رمنا سو ، ن ۴ ، ۵ - کا دھناں ن ۶ - (کازھنا) - کانبانا ، ن ۷ -
,,	,,	۴	۲	اشکل	اتکل ، ن ۱ - اذکل ، ن ۵ ، ۷ مشکل ن ۲ تا ۴ ،
,,	,,	۵†	۱	ڈھنگ	درگ ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	دیکھے - کا ہو	دیکھیں ، ن ۱ - کے ہوئیں ، ن ۱ ہوی ن ۲ تا ۴ ، ۶ ، ۷
,,	,,	۶	۱	ہے اما	ہے لیکن ، ن ۲ ، ۵ ، ۷

---

* غزل ۱۸۰ کسی نسخے میں نہیں ہے —

† یہ شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۳۸	۱۸۱	,,	۲	انحل	لاحل ' ن ۱ ' ۶ ' ۷ بے حل ن ۵ ' ۱ (حش)
,,	,,	۷	۱	خوں ریز	چوندھر ' چودھر ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۲	خط کاجل	خط کا کاجل ' ن ۱ ' ۵ ۶ ' - آج کاجل ن ۷
,,	,,	۹	۲	غم سوں	غم تھے ' ھے ' ن ۳ ' ۴
۱۳۹	۱۸۲*	۳	۲	چھوڑے تو	چھوتے یو ' ن ۱ تا ۶
,,	,,	۵	۲	میں پہنچا ھے	سے بے جا ھے ' ن ۱ تا ۴
,,	,,	۷	۱	جلوۂ مست	جلوۂ بد مست ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۱	دا م عشاق	اے دام عشاق 'ن۱ تا۵ مشتاق ن ۱ (حش)
,,	,,	۹	۱	ولی تیری گلی کوں دیکھہ بولا —	(ولی) یوں دیکھہ بولیا تجھہ گلی کوں ' ن ۲ ' ۴
,,	۱۸۳	۱	۲	جیو مرا لے نہ لے	جیو مرا ھت (ھاتھہ) لے نہ لے ' ن ۱ تا ۷
۱۴۰	,,	۲	۲	دوسرے کی جا غزل '	دوسرے کی جاکر غزل ' ن ۲ تا ۵
,,	,,	۳	۱	وھم اپس دل‌میں رکھہ	رکھہ کے وھم دل مئیں' ن ۱' ۳' ۴ -رکھہ نہ' ن ۷ - راکھہ ' ن ۵ '

اس غزل کا چھٹا شعر کسی نسخے میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۴۰	۱۸۳	۴	۱	ظلم سے دل	ظلم ستی ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	رسم وفا	مہر وفا ، ن ۲ ، ۳
,,	,,	۵	۱	رسم وفا ہاتھہ سوں	ہاتھہ سوں اپنے وفا ، ن ۴ ، ۷
,,	,,	۵	۲	غیر سوں	کس سوں اے ، ن ۱ تا ۷
۱۴۱	۱۸۴	۱	۱	ہے قوت ، کہاتا ہوں	مجھہ قوت ہے کہانا ، ن ۳ تا ۵ - کہایا ، ن ۲
,,	,,	۱	۱	محبت	محنت ، ن ۱
,,	,,	۱	۲	راحت	الفت ، ن ۵
,,	,,	۲	۱	امکان کے	امکان کے آ ، ن ۵
,,	,,	۳	۱	دیکھے	دیکھا ، ن ۳ ، ۴ ، ۷
,,	,,	۴	۲	مجنوں ہیں	مجلوں ہے ، ن ۱ ، ۵
,,	۱۸۵*	۲	۲	قم ہے قم (غ)	قم ہے فم ، ن ۲ (صحیح)
۱۴۲	,,	۳	۱	دل پہ ہے نوبت پریشانی	دل کوں تجھہ باج ہے پریشانی ، ن ۲
,,	,,	۳	۲	نین میرا دویم ہے	نین میرے دویم ہیں ، ن ۲
,,	,,	۴	۲	جسکوں دیکھو سو	جسکے دیکھے سوں ، ن ۲
,,	۱۸۶†	۱	۱	دل کوں لے	دل لے جا ، ن ۲ تا ۴ ، ۷
,,	,,	۳	۱	ہے بہت	ہے نہت ، ن ۳ - بہت ہے ، ن ۴ ، ۷
,,	,,	۳	۱	اُس رخ پر	تجھہ مکھہ پر ، ن ۲ تا ۴ ، ۷
,,	,,	۳	۲	اُس چہرہ	تجھہ چہرہ ، ن ۲ تا ۴ ۷
۱۴۳	۱۸۷	۲	۲	دوروں کا	دورے کا ، ن ۱ تا ۷

---

* صرف ن ۲ میں یہ غزل ہے -

† ن ۱ ، ۵ ، ۶ ، میں یہ غزل نہیں ہے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۴۳	۱۸۷	۳	۱	کہہ سکیے	کر بھگی، ن ۵
,,	,,	۵	۲	رخسار و لب	رخسار لب، ن ۲ تا ۴
,,	۱۸۸	۳	۱	داستان عشق همیں	داستان برہ منیں مجھہ، ن ۲ تا ۴
۱۴۴	,,	۷	۱	بخت سیاهوں	بخت سیاهی، ن ۳ و ۴
,,	۱۸۹	۳	۱	کرنے کوں	کرنے مہں، ن ۱ تا ۵، ۷- کرتے هہں، ن ۶،
,,	,,	۵	۱	صنم کی	سجن کی، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷،
,,	۱۹۰	۱	۱	هجراں	هجرت، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۲	اے صبح رو نہ کر کم	مجھہ سیں نکو کرو کم، ن ۲،
۱۴۵	,,	۲	۲	تایک پلک	تا ایک پل، ن ۱ - تایک گھڑی، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۲	آوے تجھہ پاس	تجھہ کن آوے گا، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	تیری بھواں کو جب سوں دیکھا هے	تجھہ بھوں کوں جب سوں دیکھا تجھہ پاس، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	کے چہ مہں	کے شرموں، ن ۱ تا ۵، ۷ کے چہ موں، ن ۶
,,	۱۹۱	۲	۲	سهو	شوق، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۳	۲	عاشقاں پر	عاشقاں کوں، ن ۱، ۴ تا ۷
,,	,,	۴	۱	جگ میں	هر گز، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	زلف نے	زلف سوں، ن ۳، ۴، ۶

(ن ۴ مہں نسخہ مندرجۂ فت نوٹ)

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۴۶	۱۹۱	۶	۱	نظر میں جب ستی آیا وہ گلرو	ہوا پیدا وہ گلروجب‌سوں جگ میں ' ن ۱ تا ۷
,,	۱۹۲*	۱	۲	حکام	احکام ' ن ۱ ' ۵ ' ۷
,,	,,	۱	۲	کئی ' کدھی	کئیں ' کدھیں ' (ہر جگہ سب نسخوں میں)
,,	,,	۴	۱	آپ بھی	آپ نے ' ن ۱ ' ۵- آپ ھی ' ن۷
,,	,,	۶	۱	خنجر ۔وں ھے	خنجر ستی ' ن۱ ' ۵
,,	,,	۷	۲	چھٹا لے کر چکایا دام دام	لیکر چوکھا کیا ھے دام دام ' ن ۱ ' ۷ (صحیح)
۱۴۷	۱۹۳	۳	۱	نا کر سکے	کر نا سکے ' ن ۱ تا ۵
,,	,,	۳	۲	مژگاں	شانہ ' ن ۱
,,	,,	۴	۱	اُس نے	انشا ' ن ۱ ' اُن نے ' ن ۳ تا ۷
,,	,,	۵	۱	دریائے جنوں	میں دریاے خوں ' ن ۵ تا ۷
,,	,,	۵	۲	کشتی کا	کشتی کوں ' ن ۱ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۶	۲	لباں - سوں - ھر	بھواں ن ۲- دھن ن ۳- میں ' ن ۷- مجھہ ' ن ۵
,,	,,	۶	۲	رشک	رنگ ' ن ۲ ' ۳ ' ۵
,,	,,	۷	۱	کی تیغ	کے تیر ' ن ۱
,,	۱	۷	۱	شہر فلک	شہر ' ن ۲ ' تیر فلک ' ن ۱ ' ۲ ' ۵

---

* یہ غزل مرتب صاحب کو صرف ایک دیوان میں ملی ' مگر انجمن کے ن ۲ ' ۳ کے سوا سب نسخوں میں موجود ھے- اور (چھٹا) ساتویں شعر میں سمجھہ میں نہ آیا ' ن ۱ کا نسخہ صحیح ھے جو ھم نے دیا ھے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۴۷	۱۹۳	۸	۱	خونی،	خونہیں ، ن ۲، ۶، ۷
،،	،،	۸	۲	اور	ہور، ن ۱، ۴، ۶، ۷ - جوں، ن ۳
،،	،،	۹	۲	تب سوں	تجھہ بن، ن ۱، ۵ تا ۷ - بن تجھہ، ن ۳، ۴
،،	،،	۱۰	۲	اُس میں	اُن میں، ن ۳، ۴
۱۴۸	،،	۱۱	۱	ہجر میں	ہجر سوں، ن ۱ تا ۷
،،	۱۹۴	۲	۱	وقت میں	وقت پر، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۲	۲	لت پتی	جو لت پتی، ن ۱ - جب لت پتی، ن ۵
،،	،،	۳	۲	دل ہوے عشاق کے	دل ہوا عشاق کا، ن ۵، ۶
،،	،،	۳	۲	نکلا	نکلے، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۵	۲	ہو روشن سواد	ہووے رنگ روے، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۶	۱	سروقد	تیر قد، ن ۱، ۵ تا ۷
،،	،،	۷	۱	ہو وہ	ہووے، ن ۱، ۳
،،	۱۹۵	۱	۲	لکھا ہے	لکھے ہیں، ن ۱ تا ۷
۱۴۹	،،	۲	۲	رکھا ہے نام	رکھے ہیں ناؤں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۴	۱	تھوڑی میں	تھوڑي پر، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۵	۱	جو ہے	اہے، ن ۱ تا ۶
،،	،،	۵	۲	تجلی ہے	تجلاے، ن ۳، ۴
،،	۱۹۶*	۲	۱	جب سوں ترا مکھہ	جھوں مکھہ ترا یو، ن ۲
،،	،،	۳	۱	احوال سوں	اُحوال میں، ن ۲، ۵

* یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۰	۱۹۷	۳	۱	دسے ہیں	دسے مجھہ ، ن ۲ تا ۴ - دسے ہے ، ن ۵ ، ۷
,,	,,	۵	۲	جی سوں	جیو سوں ، ن ۱ ، ۵ تا ۷ دل سوں ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۶*	۱	مختصر	منحصر ، ن ۱ ، ۴ ، ۵
,,	,,	۶	۲	جی کو	جیو سوں ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	میں عشق سوں	تجھہ عشق ، ن ۳ - میں ن ۱ ، ۵
۱۵۱	,,	۱۰	۱	کعبے کوں مدعا کے	کعبے کے مدعا کوں ، ن ۱
,,	۱۹۸	۲	۱	امیدوار - رہ	امیدوار اچھو ، ن ۸ - اچھہ ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	سفید	سپید ، ن ۳ ، ۴
,,	,,	۴	۱	اپس کے حق کوں - نچنت.	اپے ، ن ۱ - اسکوں ، ن ۲ ، ۴ - نچنت ہو ، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۲	جس کے سب - ہیں	جس نزیک ہیں ، ن ۱ ، ۳ ، ۵ - ہے ، ن ۲ ، ۴ ، ۶ ، ۷
,,	۱۹۹†	۲	۲	تپیں	جلیں ، ن ۸ - تپو نہیں ، ن ۱ - ہوی ، ن ۲ - ہویں ، ن ۷

---

* چھٹا اور آٹھواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

† یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے - ن ۲ میں صرف مطلع اور دوسرا شعر ہے - اور قافیہ نون جمع کے ساتھہ چلیں ، تلملیں وغیرہ ، ن ۴ ، ۵ میں دوسرا شعر نہیں ہے - تیسرا شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۲	۱۹۹	۴	۱	پھرتا ہوں	پھرتیاں ہیں ' ن ۱ ' ۵ پھرتی ہیں ' ن ۴- پھرتا ہے ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۵	۲	ہیں -	ہے ' ن ۱ ' ۵
,,	,,	۶	۱	ہو تو	ہوے ' ن ۱ ' ۴ ' ۵ - ہویں تو ' ن ۶ ' ہوں تو ' ن ۷
,,	,,	۶	۱	اچرج نہیں	عجب ہی نہیں ' ن ۶
,,	,,	۶	۲	کہ اُن کو	کہ اُسکوں ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	اِتی خواہاں ہیں	بسے ' ن ۴ ' ۵ خواہاں تھے ' ن ۵ ' ہے ' ن ۱ ' ۴
,,	,,	۷	۲	رکھتی - ہیں	رکھتیاں ' ن ۱ ' ۴ - تہیں ' ن ۵
,,	۲۰۰	۱	۲	آہ مرے دل میں	شمع ' ن ۵ ' ۶ - دل میں مرے آہ ' ن ۲ تا ۴
۱۵۳	,,	۶	۲	مثل - ہیں	بسان ' ن ۵ - ہے ' ن ۱
,,	,,	۷	۱	ولی یہ دل کی - کرے	ولی کے دل کی ' ن ۱ تا ۷ - کروں ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۲	ہوا ہے	ہوی ہے ' ن ۲ - ہوے ہیں ' ن ۳
,,	,,	۷	۲	بچن	سخن ' ن ۱ ' ۳ تا ۵ ' ۷
,,	۲۰۱	۳	۱	بند نہیں	بندی میں ' ن ۳ ' ۴
۱۵۴	,,	۱۲	۱	کبھو نہ رہے	کی ہونہ رہی (یا) اہے ' ن ۱ - کی دارو ہے ' ن ۷ - کا کہونکہ رہے ' ن ۲ ' ۵ ، کبھوں نہ رہے ' ن ۳ ' ۴ ' ۶

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۴	۲۰۱	۱۲	۲	گر ملے	جب ملے ' ن ۱ تا ۵- جو ملے ' ن ۱ حاشیہ
,,	۲۰۲*	۲	۱	یہ ہیں غالب ترے یہ	ہیں ترے ہاتھہ پر یو' ن ۵ '
,,	,,	۲†	۲	پھر - نہ کر	بند' ن ۱ تا ۴ ' ۶- نکو' ن ۱ ' ۴
,,	,,	۴	۱	نہ وعدہ صبح کا کر مجکوں آج	صبح پہ وعدہ نہ کر آج مجکوں' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	اپس کے مکہہ	اپس نگہ'ن۳ ' ۴
,,	,,	۵	۲	کے اشارے	کی اشارت'ن ۲ ' ۵
,,	,,	۶	۱	فیض اثر	فیض ابر' ن ۱ ' ۳ تا ۵ فیض ہوا' ن ۲
,,	,,	۶	۲	جگ میں	جگ کے' ن ۱ تا ۴ ' ۶'۷
,,	,,	۷	۱	تو اُس کو مہر	تو اس پہ مہر'ن ۱ تا ۴'۶ اسے مہر' ن ۵
۱۵۵	۲۰۳‡	۳	۲	ہے تیرا	ترا ہے' ن ۱' ۳ تا ۵
,,	,,	۷	۱	کیا ہوں	کیا ہے' ن ۳' ۴
,,	۲۰۴	۱	۲	مغز پروانہ	سوز پروانہ' ن۷
۱۵۶	,,	۶	۱	جل	گل' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	کرتا ہے	کیتا ہے'ن ۱ تا ۷
,,	۲۰۵	۱△	۲	آئینے میں	آرسی میں' ن ۲

---

* ن ۱ ' ۳ ' ۴ میں ردیف سخن ہے مگر صحیح نہیں —

† تیسرا شعر ن ۴ میں نہیں ہے —

‡ ن ۲ میں صرف مطلع اور دوسرا شعر ہے —

△ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۶	۵۰۲	۴	۲	میرے انچھو کی	انجھواں کی میرے، ن ۱ ، ۲
،،	،،	۴	۲	آکے رواني	آب روانی ، ن۲، ۴، ۵
۱۵۷	۲۰۷	۱	۲	ناز سوں آوے	ناز دکھاوے ، ن ۳، ۴ ناز میں آوے، ن ۵
،،	،،	۳	۱	پیچھے	پیچھل، ن ۱، ۵-کےبیچ ن ۲
،،	،،	۳*	۲	اوٹ میں پردے کی	اوٹھہ ، ن ۱، ۲ - مکھہ سے اٹھا پردہ، ن ۴
،،	،،	۳	۲	دکھاوے	چھپا وے، ن ۲
،،	،،	۴	۱	لولي فلک	چپ ہوں فلکی ،ن ۵،
،،	،،	۴	۲	بجا وے	نچاوے ، ن ۱، ۲، ۴ ، لیجاوے ، ن ۵
،،	،،	۶	۱	جی جان لیا	جی تان لیا ، ن ۱تا۴،۶
،،	،،	۶	۲	گزر جاویں	نگیں، ن ۶، لگیں سارے ن۸ ، بکیں سارے ، ن ۱ - لگے پیاری، ن ۲ تا۴
۱۵۸	،،	۷	۲	ولی کو گر یک جام	ولی بد کوں گر جام ن ۲ تا ۴ -ولی کوں آگر جام، ن۵، ۶

* یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۸	۲۰۸*	۲	۱	نہیں پہنچتی	(پونچتی، ن ۱) پہنچتی نہیں، ن ۲ تا ۶- پہنچتی ہے، ن ۵
،،	،،	۴	۱	سرو عریاں	سرو رعنا، ن ۲، ۶، ۷
،،	،،	۴	۲	رسوا کیا	کیا رسوا، ن ۱ تا ۶
،،	،،	۵	۱	پری روہے	پریروے، ن ۱، ۵
،،	،،	۷	۱	گلرنگ کا	گلرنگ کے، ن ۱، ۵، ۶
،،	،،	۷	۱	جامہ زیبوں	جامہ زیباں، ن ۲، ۵
،،	،،	۸	۱	آوں-اگر	جاؤں، ن ۲ تا ۴- جدھاں، ن ۶
۱۵۹	۲۰۹	۳	۲	چقماق	چخماخ، (؟) ن ۴،
،،	،،	۴	۱	رکھا سر	رکھوں سر، ن ۱- رکھے سر، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
،،	،،	۴	۲	حذا	حیا، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۵	۱	بات مت کر	سر کی دے مت، ن ۱- سرمت کہہ- ن ۲- سرکہے مت، ن ۳، ۵، سرکش مت، ن ۴
،،	۲۱۰	۲	۲	کبھو،	کبھوں، ن ۱، ۶- کدھیں ن ۳، ۴ کہیں- ن، ۵

* اس غزل پر ن ۷ میں یہ نوٹ لکھا ہے اور قابل توجہ ہے : اسی غزل (کی نسبت) کو طبقات‌الشعرا (مولفۂ منشی قدرت‌اللہ صدیقی مراد آبادی سنہ ۱۱۸۸ ھ) میں حضرت شاہ گلشن کی طرف منسوب کیا ہے - جسکو حضرت نے خود (بطور) تبرکاً ولی گجراتی کو مرحمت فرمائی تھی اور اسی پر ولی کے ریختہ کی بنیاد ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۹	۲۱۰	۴	۱	نہیں	نہ کوئی ' ن ۱ نکو ' ن ۳ تا ۷
,,	,,	۴	۱	طبیب سوں	طبیب کوں' ن ۲ تا ۶
,,	,,	۵	۲	رات دن مجھے اپنے	رات دیس'ن ۱ تا ۶ ' مجھے مجھہ'ن ۱ ' ۳تا ۶ مجھے میرے ' ن ۲
۱۶۰	۲۱۱	۱	۲	تجھے	اُسے' ن ۱تا ۴' ۶' ۷
,,	,,	۱	۲	دقت کی نظر	ایک وقت نظر' ن ۱- رغبت کی نظر' ن ۳' ۴
,,	,,	۴	۲	جانے ہیں	جاری ہیں' ن ۱
,,	,,	۶	۲	ہیں مغز- نسط - یوں-	ہے مغز' ن ۱ - نسن' ن ۲ سوں' ن ۲
,,	,,	۶	۲	لے گئے گو تنگ	لے کے گئے گوے' ن ۱' ۲ گوے گئے لیکے' ن ۷
,,	,,	۶*	۲	(پورا مصرعہ) :	کیا مول لیا کوئی کہے ایک شکر سوں' ن ۵ - گویا یو لباں کوئی کہے لب کی شکر سوں' ن ۶
,,	۲۱۲	۳	۲	سفر	سحر' ن ۱
۱۶۱	,,	۴	۱	مجھہ	تجھہ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	ہے دل چسپ	کساں ہے' ن ۱†
,,	۲۱۳	۲	۱	اُس اوپر	اُسی پر' ن ۳ تا ۵

---

* ن ۳' ۴ میں یہ شعر نہیں ہے —

† اُس لفظ پر' ن ۱ میں یہ حاشیہ ہے':- یعنے خوش آمدے پسند آمد - یہ مقطع ن ۲ تا ۴ میں نہیں ہے - ن ۱ کا لفظ مرجح ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۶۱	۲۱۳	۳	۱	پلک ہاتھہ لے یو	نگہ' ن۱ - سوں ترا یو' ن۱' ۶ - سوں یو ترا' ن ۲ تا ۵' ۷
,,	,,	۴	۱	یک پل	یک تل' ن ۱ تا ۳
,,	,,	۵	۱	میری	تیری' ن ۵
,,	,,	۵	۲	تب شعر مرا	یو' ن ۱' ۵ تا ۷ - تو' ن۲ تا ۴ - شعر ترا' ن ۵
۱۶۲	۲۱۴	۴	۱	جب سوں	تب سوں' ن ۳' ۴
,,	,,	۵	۱	جو تیرے	ہے جو اس' ن ۳' ۴
,,	,,	۵	۲	تعبیر	تاثیر' ن ۱ تا ۴' ۶' ۷
,,	۲۱۵*	۱	۱	نور چشم	شوخ چشم' ن ۲' ۵
,,	,,	۱	۲	اُس پر	تس پر' ن ۵
,,	,,	۳	۲	باندھا ہے - دل	باندھے ہیں' ن ۳ تا ۷ جیو' ن ۳' ۴
,,	,,	۴	۲	عاشق - لپک	عالم' ن ۵ - کتک' ن ۱' ۳ تا ۶ - لتک' ن ۷' ۸
۱۶۳	۲۱۶	۲	۱	کی قلم لے کر	کی قلم اوپر' ن ۱' ۶ - کے ورق اوپر' ن ۲ تا ۴' ۷ کا قلم لے کر' ن ۵
,,	,,	۲	۲	خون آہو	چشم آہو' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۳	۲	لے پیا	لے گیا' ن ۱
,,	,,	۴†	۱	سخن اوپر	سخن گو پر' ن ۱
,,	,,	۵	۱	کیا تعجب ہے	گر تعجب نہیں' ن ۲ یو عجب کیا ہے' ن ۵ گیا عجب ہے ۴' ن ۶

---

* ن ۲ میں یہ غزل نہیں ہے—

† چوتھا' پانچواں شعر' ن ۴ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۶۳	۲۱۶*	۵	۲	دوانے کا	دوانے نے، ن ۱، ۳، ۷ - دوانے کوں، ن ۵
,,	,,	۷	۱	میرے	تیرے، ن ۲ تا ۴
۱۶۴	۲۱۸	۲	۲	مری جانب	تری جانب، ن ۱، ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	اے دانا	جاناں، ن ۱، ۵ - ناداں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۱	ہے سہر-باغ جوانی	بسرے ہے، ن ۱ - ملک جوانی، ن ۱ تا ۷
,,	†۲۱۹	۲	۲	ہر چیز کی	ہر چیز کا، ن ۲ تا ۵
۱۶۵	,,	۴	۲	معنی میں	معنی کوں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	لینا	لیتا، ن ۲ تا ۷
,,	۲۲۰	۱	۱	جالا-	جالیا، ن ۱ تا ۴، ۶، جلا، ن ۵ - جلیا، ن ۷
,,	,,	۱	۱	طبع	شمع، ن ۳، ۴
,,	,,	۲	۱	تو یہ	تو یو، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۱	لب ہیں	لب ہے، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۴	۲	بہرہ مند	بہرہ یاب، ن ۲، ۴ - بہرہ ور، ن ۵
,,	,,	۴	۲	مجکوں	آ مجکوں، ن ۱
,,	,,	۵	۱	اچھوں	رھوں، ن ۵، ۸
۱۶۶	۲۲۱	۲	۱	پر خوں کوں میں	پر خون کوں، ن ۱، ۲، ۴، ۵

* غزل ۲۱۷ ن ۴ میں نہیں اور شعر ۴، ن ۳ میں نہیں ہے-

† یہ غزل ن ۱ میں اور تیسرا شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۶۶	۲۲۱	۴	۱	بوجھے	پوچھے ' ن ۳ تا ۷
,,	,,	۴	۲	کوں	میں ' ن ۱ تا ۴-کن ' ن ۷
,,	,,	۵	۲	حلقے نے جس کی زلف کے	جس کی زلف کے پیچ نے ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۶*	۱	کسب عزت	بسکہ عزت ' ن ۵
,,	,,	۷	۱	لبریز ھے	لبریز ھیں ' ن ۱ ' ۲ ' ۴ ' ۶ '
,,	۲۲۲†	۱	۱	بے تاب	کی آب ' ن ۱-بے آب ' ن ۲ ' ۵ ' تا ۷
,,	,,	۲	۱	اُس کے-دیکھہ کر	پیو کے ' ن ۱ ' ۵-جو دیکھہ ' ن ۱
۱۶۷	۲۲۳	۵	۱	رکھا	لکھا ' ن ۳ ' ۵ ' ۷
,,	۲۲۴	۱	۱	جس نے	جن نے ' ن ۱ تا ۶
,,	,,	۲	۲	پنہاں	سینہ ' ن ۲ ' ۴
,,	,,	۲	۲	دیکھا ھے - تلوار	دیکھا ' ن ۳ ' ۴-تروار ن ۳ ' ۴
,,	,,	۳	۲	بخشا ھے	بخشے ھیں ' ن ۱ تا ۴ ۶ ' - بخشیں ھیں ' ن ۵ ' ۷
,,	,,	۳	۲	اعصا	عاصا ' ن ۲ تا ۴ ' ۶ ' آسا ' ن ۱ ' ۵
۱۶۸	,,	۴	۱	لاے ھیں	لیاتا ھے ' ن ۱-لایا ھے ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	کے ھیں	کا ھے ' ن ۱ ' ۲-سنیں ' ن ۳ '

---

* ن ۴ میں یہ شعر نہیں ھے —

† یہ غزل ن ۳ ' ۴ میں اور تیسرا شعر ن ۵ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۶۸	۲۲۴	۵	۲	دائم دل ملیں	پلھاں، ن ۱-بر ملیں، ن ۱تا ۸
,,	,,	۶	۱	دیکھا ھے	دیکھے ھیں، ن۲ تا ۴ دیکھاں ھے - ن ۵
,,	,,	۶	۱	مکھہ کوں اے رشک چمن	مکھہ کے تئیں اے رشک حسن، ن۲
,,	,,	۶	۲	چھوڑاں ھوں	چھوڑے ھیں، ن ۲تا۴ چھوڑیا ھے، ن ۵، ۶
,,	,,	۶	۲	عشق گل گلزار	تجھہ عشق کے گلزار، ن ۴، ۵- حسن گل گلزار ن ۲
,,	۲۲۵	۳	۱	اُس کا	اسکوں، ن ۱، ۷ - اسکے ن ۳ تا ۵
,,	,,	۵	۲	سخن	سجن، ن ۱، ۳ تا ۷
۱۶۹	۲۲۶	۱	۱	سخن	بچن، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	عشاق کی صف میں	عاشق کے سفر میں (؟) ن ۲، ۴
,,	,,	۴	۱	رنگ کی شوخی	نین کی، ن ۴ - خوبی، ن ۱ تا ۷
,,	۲۲۷	۱	۲	آج وہ	آج یو، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۲	۲	لگا ھے جا	لگا ھے آ، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۴	۱	صاحب درد کئی	صاحب دل کوئی، ن ۵
,,	,,	۵	۱	نظر سوں	کمرسوں، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۱	کمر اُس	نظر اُس، ن ۱تا۵
۱۷۰	۲۲۸*	۲	۲	نذر	نظر، ن ۱، ۲، ۵، ۶

* مطلع کے دونوں مصرعے ن ۳ میں اُلٹ پلٹ ھیں - چوتھا شعر بھی نہیں ھے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۷۰	۲۲۸	۳	۲	دیکھا	دیکھے ' ن ۱ تا ۷
,,	۲۲۹	۲	۱	بخشی ہے	بخشا ہے' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	غم ستی آشک کا	غم منہیں' ن ۱ ' ۵ - اشک سوں' ن ۱
,,	,,	۳	۲	اس سفری	ہم سفری ' ن ۲' ۳' ۵ - ہے سفری' ن ۴' ۷
,,	,,	۵	۱	پتا چاک ہووے	سنا چاک ہوے' ن ۳ تا ۷
۱۷۱	,,	۶	۱	کہا پیچ	کہاز ہر' ن ۲' ۴
,,	۲۳۰	۱	۱	چمپے کی کلی	چینی کی گلی' ن ۲ تا ۴ ۶ - چنپے' ن ۱ ' ۵' ۷
,,	,,	۲	۲	جو کرے	جن کہا ' ن ۱ - جو کیا' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۴	۱	آتش رنگ	آتش گر کوں ' ن ۲ - آتش گہر' ن ۳
,,	,,	۵	۱	دل سوراخ	ہے دل سوراخ' ن ۱ ' ۵
,,	,,	۸	۱	مصرع برق	شعلۂ برق' ن ۵
۱۷۲	۲۳۱*	۱	۱	نہ لے	نہ لیا' ن ۱ ' ۵ - نہ لا' ن ۳' ۴' ۷
,,	,,	۲	۲	نسخ کئے	نسخ کیا' ن ۶' ۷- کئیں' ن ۵
,,	,,	۳	۲	صبح کوں	صبح میں ' ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۱	ماہ جبیں مہرلقا	صبح جبیں' زہرہ لقا' ن ۱
,,	,,	۵	۱	جبیں دیکھ	جبیں پر' ن ۱' ۳ تا ۷

* یہ غزل ن ۲ میں نہیں ہے اور اس کا چوتھا شعر ن ۳ تا ۵ میں نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۷۲	۲۳۱	۶	۱	اپنے محب	ایسی محبت، ن ۶،۷
,,	,,	۷	۲	تجھہ نام کا ہرروز	ہرروز ترا نام، ن ۳، ۴، ۶، ۷- تبی یاد، ن ۵
,,	۲۳۲	۱	۱	مکھہ پہ	مکھہ کے، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
۱۷۳	,,	۲	۲	تاریکی	باریکی، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۳	۱	تجھہ	اُس، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۴	۱	ہو اُس مہ کا	ہوے اُس مکھہ کا، ن ۱- ہووے اُس کا، ن ۴
,,	,,	۴	۲	جو پہلچا ہے	کہ جو بوجھے، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷- جو بوجھا ہے، ن ۲، ۵
,,	,,	۵*	۱	اُس کے مکھہ کی ہے	اُس مکھہ کی- ن ۲، ۴، ۵- جو ہے، ن ۴- ہوے، ن ۲، ۵
,,	,,	۵	۲	خواب	خوب، ن ۴، ۵
,,	۲۳۳	۲	۱	شوق	ذرق، ن ۱، ۳، تا ۶
,,	,,	۲	۲	سخن	سجن، ن ۷
,,	,,	۳	۱	نگاہ	نگار، ن، ۸
۱۷۴	,,	۵†	۱	کیا مہ - کوں	کیا یوں، ن ۱ - کیامیں، ن ۲، ۵، - سوں، ن ۲
,,	,,	۷	۱	اُس کے پہ	پر اُس کے، ن، ۵ تا ۷
,,	۲۳۴	۳	۱	کمر کا	میاں کے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	آنسو	آنجھو، ن ۱، ۲، ۴، ۶- انجھواں، ن ۳، ۵، ۷

* پانچواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے —
† پانچواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۷۵	۲۳۵*	۳	۲	نمط	نمن ' ن ۱ ' ۳ ' ۴
,,	,,	۴	۲	میں	یو ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	معشوق	معشوقہ ' ن ۱
,,	,,	۱۱	۱	وسعت مشرب	مشرق و مغرب ' ن ۱ - وسعت منزل ' ن ۳ ' ۵ ' ۷
,,	,,	†۱۲	۱	قد کا	قد کے ' ن ۱ ' ۶ ' ۷
۱۷۶	۲۳۶‡	۴	۱	گنبج	شمع ' ن ۱ (حاشیہ)
,,	,,	۴	۱	کسو	کسی ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۲	میں	مئے ' ن ۵
۱۷۷	۲۳۸$	۳	۱	فخر میں	فخر سوں ' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۴	۱	ھے گر چمن میں کہے وہ	اگر ' ن ۱ - کہے کہ چمن میں ' ن ۱ ' ۳ ' ۵ - کہے وہ چمن میں ' ن ۲
۱۷۸	۲۳۹	۱	۲	ستّا	رکھیا ' ن ۳ ' ۴ - رکھا ' ن ۲ - مارا ' ن ۸ '

---

* تیسرا شعر ن ۲ میں نہیں ھے —

† تیرھواں شعر رہ گیا جو بجز ن ۲ سب میں ھے : - ,, تجھہ نرگس مخمور کی کیفیت مستی ◍ اکثر خط ساغرستی صہبا پہ لکھا ھوں " —

‡ اس غزل کا تیسرا اور پانچواں شعر ن ۳ میں نہیں ھے - اور چوتھے شعر کی جگہ ن ۱ میں یہ شعر ھے : - اِس ناز و اِس ادا کی خوبی کا یوں بیاں سن □ ھر خوبرو صورت پر مستانہ ھو رھا ھوں " - غزل ۲۳۷ کسی نسخے میں نہیں ھے —

$ اِس غزل کا دوسرا شعر ن ۱ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۷۸	۲۳۹	۳	۱	تیرے قد سنی ہے	قد ترے سوں ہے نت ' ن۱ ' ۳ ' ۶-یو نت ' ن۴
,,	,,	۳	۲	مہں عمر	سوں عمر ' ن ۲- یےعمر ' ن ۳ ' سیں عمر ' ن ۴ '
,,	,,	۴	۲	فلک کے	کیا کہات ' ن ۲
,,	,,	۶	۱	صاف دلاں	صافی دل ' ن ۱ تا ۵
,,	,,	۶	۲	کہیے ہیں	کیا میں ' ن ۱ - کیا ہوں ' ن ۲ تا ۵
,,	۲۴۰	۲	۲	بخشے ہیں	بخشا ہے ' ن ۷ ' ۸
,,	,,	۴	۲	مکھہ سوں - سنگھار-	مو سوں ' ن۱ تا ۶ - شکار ' ن ۱
,,	,,	۳	۱	دو چند وہ	وہ چند تر (یا) دہ چند تر ' ن ۱ ' ۲
۱۷۹	,,	۴	۲	شکار	دو چار ' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۵*	۱	ہے آج	کہ آج ' ن ۱ تا ۶
,,	,,	۶	۱	اپنی	اپس کی ' ن۱ تا ۴ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۷	۲	دل کوں	دل کی ' ن ۱ تا ۷
,,	۲۴۱	۳	۱	گُن بھری	چھن بھری ' ن ۴ - چھند بھری ' ن ۷
,,	,,	۴	۲	جب پہر وہ	جب و و پہن ' ن۱ ' ۳ ' ۴ ' ۷ جب وہ پہر ' ن ۲ ' ۶ - جب سوں پہن ' ن ۵
,,	,,	۴	۲	لباس	قبائے ' ن ۵
۱۸۰	۲۴۲	۲	۱	مست و بے خبر	مست بے خبر ' ن ۲ تا ۵
,,	,,	۳	۱	دلربا کی	دل ربا کا ' ن ۱ ' ۲ تا ۵

---

* یہ شعر ' ن۳ ' ۴ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۸۰	۲۴۲	۴	۱	رشک سوں	کیا کہوں' ن۷ - کہوں کروں' ن ۵
,,	,,	۴	۲	کی تاب	کا تاب' ن ۱' ۵ تا ۷
,,	,,	۶	۲	گرداب و موج	گرداب موج' ن ۲ تا ۵
,,	,,	۷	۱	حسن آبدار	حسن شعلہ زار' ن۳' ۴
,,	,,	۸	۲	کیفیت	کیف جوش' ن ۵
,,	,,	۹*	۱	عالی کوں	عالی پہ' ن۲ تا ۴
,,	,,	۱۲	۱	ایک آن	ایک دن' ن ۱ - ایک بار' ن ۵
,,	,,	۱۲	۲	بجا اے ربابی	بجاے' بجاوے ربابی' ۲' ۴' ۵' ۷
۱۸۱	,,	۱۴	۱	وہ	یو' ن ۳' ۴
,,	,,	۱۵	۱	اُسکوں	اُس میں' ن۱' ۴
,,	۲۴۳	۲	۱	ہے اُسکے - مکھ سوں	ہے بسکہ' ن ۳' ۴ - مکھ کوں' ن ۴ - مکھ پہ' ن ۵
,,	,,	۲	۲	موتی کی مثال	موتی مثال' ن ۱
,,	,,	۳	۲	اُٹھا کے	لے جا کے' ن۳' ۴
,,	,,	۴	۱	وہ سرو	اے سرو' ن ۱ - یوں سرو' ن ۳' ۴
,,	,,	۵	۱	بوجھہ کے	دیکھہ کے' ن ۱
,,	,,	۷	۲	بو اُسی کی	بوے اُس کی' ن۱ تا ۷
۱۸۲	۲۴۴†	۱	۱	ہے جن نے پیو کوں	جو کوئی نبودہ کوں' ن ۱ ہے جو نبودہ کوں' ن ۲ ہوں جو نبود کوں' ن ۵ ہے جس نے پیو کوں' ن ۷ جو بیر لال کوں' ن۴' ۸

---

* دسواں شعر' ن ۱ میں نہیں ہے - † ن ۳ میں یہ غزل نہیں ہے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۸۳	۲۴۴	۱	۱	آکر کے باغ	اکرم کے باغ، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۳	۱	تجھہ خط کا	تجھہ لب کا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	رات دن وہ	رات دیس، ن ۱ تا ۴، ۶- رات ودیس، ن ۵
,,	,,	۵	۲	وہ اسی کے	دل اسی، ن ۵ - اپس، ن ۴
,,	۲۴۵	۱	۱	سجن	پیا، ن ۳، ۴
,,	,,	۲	۲	رات دن میں	رات دیس، ن ۱ تا ۴، ۶- رات دوش، ن ۵
,,	,,	۲	۲	جلتا ہوں رات دن، میں پیا	جلتا ہے رات دیس سینہ، ن ۱
۱۸۳	۲۴۶	۲	۱	پھرتا ہے ہر ہر گھر-	پھرتا اہے گھر گھر، ن ۲تا۴
,,	,,	۳	۱	اُس انجمن میں کیوں نہو	اُس وقت پر کیوں کر نہ ہوے، ن ۱
,,	,,	۳	۲	مے ہے ہر ادا ساقی	مے ہر یک ادا ساقی، ن ۳ ساقی کی، ن ۲، ۴
,,	,,	۵	۱	مطلع انوار	مطلع الانوار، ن ۲
۱۸۴	۲۴۷	۲	۱	جو کیفیت سیہ مستی کی تجھہ	جو جو کیف سیہ مستی تری، ن ۵
,,	,,	۲	۱	ظالم	ظاہر، ن ۳
,,	,,	۳	۲	مستی کا	وو مستی، ن ۱ تا ۶ - ہور مستی، ن ۷
,,	,,	۴	۱	شیریں	روشن، ن ۱
,,	,,	۴	۲	لالی	لالی، ن ۲، ۳، ۵

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۸۴	۲۴۷	۵	۱	آشتابی سوں	آشنائی سوں ' ن ۱ ' ۳ تا ۷ (دونوں لفظ پڑھے جاسکتے ہیں)
,,	,,	۵	۲	بادام میں	بادام کے ' ن ۱ تا ۴
,,	,,	۵	۲	دو مغز سوویں	دو مغز ہوویں ' ن ۱ ' ۵ ' ۷
,,	,,	۶	۲	کوئی رنگ	ہے کئی یک رنگ ' ن ۱ ۵ - ہوں میں رنگ ' ن ۲ - ہوں کہیں رنگ ' ن ۳ ' ۴ '
,,	,,	۷	۲	حالی	عالی ' ن ۳ ' ۵
,,	۲۴۸	۱	۲	کہ تا جاؤں	کہ جاتا ہوں ' ن ۵
,,	,,	۲	۱	نہ تھی	نہیں ' ن ۲ ' ۳ ' ۵
,,	,,	۴	۱	دمن میں	دھن کی ' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۴	۲	رنگ یہ خوبی	رنگ و خوبی ہے ' ن ' ۷
۱۸۵	,,	۵	۱	کیا جیوں لفظ میں معنی	کیا جو لفظ معنی میں ' ن ۲ تا ۴
,,	۲۴۹	۱	۱	اگن میں	اگن سوں ' ن ۱ تا ۴ ' ۶ ' ۷ '
,,	,,	۱	۲	خاک سوں	خاک میں ' ن ۳ ' ۴ ' ۷
,,	,,	۳	۲	موم تمن	مہ کے تمن ' ن ۱ تا ۴ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۵	۱	ادھک	ادک ' ن ۱ ' ۳ ۴ ' ۶
,,	,,	۵	۲	بولا-ہاتھہ کوں	گویا ' ن ۲ - کے ہات میں ن ۱ ' ۷ - کے ہات ' ن ۲ تا ۶

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۸۶	۲۵۰	۷	۲	ہر دل کوں	یک دل ، ن ۱ ، ۵ ، ۶ ، میں ، ن ۱
،،	۲۵۱	۲	۱	تیرے سخن میں ہے	تجھہ منہیں دیکھا ہوں ن ۷
۱۸۷	۲۵۲	۲	۱	سنبھل کر	سنبھال کے ، ن ۱ تا ۵
،،	،،	۳	۱	مجھہ سے آج	آج مجھہ سوں ، ن ۱ ، ۵ تا ۷
،،	،،	۵*	۱	نرگسستاں کوں	نرگساں کوں توں ، ن ۵
،،	،،	۶	۲	دئے	دیا ، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۷	۱	اگے	کنے ، ن ۶ ، ۷ ،
،،	۲۵۳	۲	۱	سیری ہو	ہوے سیر ، ن ۲ تا ۴
۱۸۸	،،	۴	۲	اُڑتا (نہیں)	انپڑتا ، ن ۲ - گڑتا ، ن ۵ (حاشیہ)
،،	۲۵۴	۱	۲	اُس سوں	اس پر ، ن ۱ ، ۵ ، ۶
،،	،،	۲	۱	جان دیدہ	جان و دیدہ ، ن ۱ ، ۲ ، ۵ ، ۷ ،
،،	،،	۳	۲	شکستہ حال	غریب حال ، ن ۱ تا ۵
،،	،،	۶	۱	جہان میں	جہاں منہیں ، ن ۱ تا ۶
،،	،،	۷	۲	سرد آہ	آہ سرد ، ن ۱ تا ۷
۱۸۹	۲۵۵	۷	۲	خوف ورجا	خوف و ریا ، ن ۱ ، ۳ ، ۷ ، - ہرگزریا ، ن ۱ (حاشیہ)
،،	،،	۸	۲	کہ تیرا دل	کہ دل تیرا ، ن ۱ تا ۷
،،	۲۵۶	۱	۱	مرے غم کا	مرا غم ، ن ۲ تا ۴ ، ۷ - کوں ، ن ۱

* ن ۳ میں چوتھا شعر نہیں ہے

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۰	۲۵۶	۲	۱	یوں معلوم	یو معلوم ' ن ۱ ' ۵
,,	,,	۴	۲	کہ مجھہ احوال	کہ تجھہ احوال ' ن ۶ کہ تیری آہ' ن ۵
,,	,,	۳	۲	ہمن سے	ہمن پر ' ن ۳ تا ۷
,,	,,	۳	۲	سامان نزک	سامان کوں ' ن ۲ تا ۵
,,	,,	۴	۱	دل کا حال ہے	دل سوں حال ہے ' ن ۷ اوپر ا ہے ' ن ۱
,,	,,	۴	۲	پہنچاتا - کروں کہا	پہنچاتے ' ن ۱ تا ۶ ' پہنچاے ' ن ۷-بغیر از ن ۷-کوں کیا ہے' ن ۵
,,	,,	۷	۲	لجانے درد نامے کوں	کہ پونچانے ' ن ۱-درد کے نامے ن ۱ تا ۵
,,	۲۵۷	۱	۲	ہمیں	ہمن ' ن ۲ تا ۴-ہموں ن ۱
,,	,,	۴	۱	ہوا نہیں ہے جب تلک	ہوا ہوں جب تلک' ن۱-ہوا جب تک نہیں' ن ۷
۱۹۱	,,	۵	۱	نہ دیویں	نہ دیوے ' ن ۴ ' ۵
,,	,,	۵	۱	ملک دل میں	ملک دیں میں' ن۳' ۴
,,	,,	۶	۱	آشیاں	آشنا(؟)'ن ۱ ' ۲ ' ۵ ' ۷
,,	,,	۸	۱	زور غم سوں	روز غم سوں ' ن ۱ تا ۴' ۷
,,	,,	۹	۱	بوجھوں	پوچھوں ' ن ۵ تا ۷ پونچھتاں' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۹	۲	کہ جس کا	کہ اُس کا ' ن ۲ ' ۴
۱۹۲	۲۵۹*	۳	۱	دیکھتے ہیں اُسے	دیکھتے اُسکوں' ن ۲ تا۴

---

* غزل (۱۵۸) ن ۱ تا ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۲	۲۵۹	۴	۱	بلند کرنے کوں عاشقاں کے سدا	بلند کرتے ہیں عاشقاں کوں سدا ، ن ۲ ، ۴ ،
۱۹۳	۲۶۰*	۷	۱	دل لبجاتے ہیں	جیو، ن ۳، ۴- لے جاوے ن ۳
,,	,,	۷	۲	سروقد	گلرخاں ، ن ۱ ، ۵
,,	۲۶۱†	۱	۱	گل مقصد کا	گل مقصد کے ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	تیری پلکاں نے	پلک تیری نے ، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	خنجر کوں	خوبی کوں ، ن ۵
,,	,,	۴	۱	کوچے سوں	کوچے میں ، ن ۲ ، میں ، ن ۵ تا ۷
,,	,,	۴	۲	مارڈالے ہیں	تار ڈالے ہیں ، ن ۱
۱۹۴	۲۶۲‡	۲	۱	جاناں ہیں	خوباں ، ن ۵ - ہے ، ن ۲ ، ۳
,,	,,	۵	۲	میری ہے	میری ہیں، ن ۱ تا ۵،
,,	,,	۷	۱	لیل فراق	اہل فراق ، ن ۱ ، ۲
,,	,,	۷	۲	آفتاب چیں	آفتاب جبیں، ن ۱
,,	۲۶۳$	۱	۲	رکھے نہیں - اپنے چرن	رکھیں ناں ، ن ۱ - نہ راکھے ، ن ۴- ہرگز چرن ، ن ۴ ، ۵
,,	,,	۲	۱	رنگ	لعل ، ن ۲

---

* ن ۶ میں مطلع کے مصرع اُلٹ پلٹ ہیں - اور چوتھا شعر ن ۴ میں نہیں ہے —

† دوسرا شعر ن ۲ میں نہیں ہے —

‡ چھٹا شعر ن ۱ میں نہیں ہے —

$ ن ۳ میں یہ غزل نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۴	۲۶۳	۲	۲	جب سوں ھیں	جس سوں ' ن ۱ ' ۲ ' ۴ تا ۷ - ھے ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ ' ۷
,,	,,	۳	۱	دیکھہ	مکھہ کوں ' ن ۱ ' ۲ ' ۴ ' ۷
,,	,,	۳	۲	بولے مصحف	مصحف گل ' ن ۱ ' ۲ ' ۴ تا ۷
,,	,,	۳	۲	کھول کر	بول کر ' ن ۱ ' ۴ تا ۷
,,	,,	۲	۲	بیٹھا ھے	بتھالے ' ن ۲ ' ۸ - بسالے ' ن ۵ - بتھلایا ' ن ۴
,,	,,	۳	۲	سخن	سجن ' ن ۲ ' ۵ ' ۶
,,	,,	۴	۱	حسرت	حھرت ' ن ۱ ' ۲ ' ۴ ' ۵ ' ۷
,,	,,	۴	۲	روشن کیا	کھتا ھے روشن ' ن ۲ روشن کرے تک ' ن ۴
,,	,,	۵	۱	جو مارا	جوں مارا ' ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۲	نوں پکڑا ھے	پکڑیا تب سوں ' ن ۱ - یوں پکڑا ھے ' ن ۵ ' ۴ - تیوں پکڑا ھے ' ۲ ' ۶ ' ۷
۱۹۵	,,	۶	۱	منہ پہ	مکھہ پہ ' ن ۱ ' ۴ -
,,	,,	۶	۱	حال معشوقوں کا	چال ' ن ۱ ' ۴ - معشوقاں ' ن ۱ تا ۷ - کی ' ن ۱ ' ۴
,,	۲۶۴*	۲	۱	ورا	وراں ' ن ۱ تا ۵ (قدیم املا)

---

* تیسرا اور پانچواں شعر ' ن ۳ ' ۴ میں نہیں ھے اور یہ غزل ن ۲ تا ۵ میں بعنوان " بازگشت " آخر دیوان میں دیگر اصناف کے ساتھہ ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۵	۲۶۴	۲	۲	تجھہ سا نہیں	سو تونج ہے ' ن ۱ تا ۵
,,	,,	۳	۱	بچن تیرا	بچن تیرے ' ن ۱ ' ۵ ' ۷
,,	,,	۴	۱	مکھہ کوں - دیکھا	بت کوں ' ن ۲ تا ۶ ' کویا ' ن ۱ (؟)
,,	,,	۴	۳	جلیو کر کے	جلیو کر کر کے ' ن ۳ تا ۴
,,	,,	۵	۱	یہ بالاں کوں جو دیکھا	جو بالاں کوں دیکھا ہے ' ن ' ۵
,,	,,	۵*	۲	خال	خیال ' ن ۱ ' ۲ ' ۶
,,	,,	۶	۱	دھن	ذقن ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۲	تجھہ ذقن	ہے ' ن ۸ - دھن ' ن ۲ ' ۸
,,	,,	۷	۱	بولا ہے	بولا ہوں ' ن ۱ ' ۳ تا ۵
,,	,,	۷	۱	تجھہ شوق	سن شوق ' ن ۱ ' ۳ تا ۵
,,	,,	۷	۲	جو برھمن	جو ہرنمن ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۲	کر کر کے جتن	کرکے کئی جتن ' ن ۱ تا ۵
۱۹۶	۲۶۵	۷	۱	سخن - یہ بچن	سجن ' ن ۱ - یو سخن ' ن ۱
,,	,,	۷	۲	یہ بچن - سخن	یو سخن ' ن ۱ - سجن ' ن ۱
۱۹۸	۲۶۶	۱	۲	گلے	سیلے ' ن ۲ ' ۷
,,	,,	۲	۱	وعدہ کیا تھا رات کہ	وعدہ کئے تھے رات کوں ' ن ۲ تا ۴ ' ۶ ' ۷

---

* ن ۳ ' ۴ میں یہ شعر نہیں ہے —

* یہ غزل صرف ن ۱ ' ۷ میں ہے اور چوتھا شعر اصل میں دوسرا مطلع ہے -غزل مندرجۂ فت نوٹ انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۸	۲۶۶	۲	۱	دیں گے صبح کو	آوں گا صبح میں ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	جب لگ ھیں	جب لگ ھے، ن ۱ تا۷
,,	,,	۶	۱	سجن	صنم، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۶	۲	لباں کے	لبوں کے، ن ۳، ۴، ۷
,,	۲۶۷	۳	۲	تک	یک ، ن ۲ تا ۵
۱۹۹	,,	۴	۱	دل میں	تم کوں ، ن ۲ ، ۵ - تجھہ کوں ، ن ۳ ، ۴
,,	,,	۵	۱	بتنگ	ٹک ایک، ن ۲ تا ۴ (؟)
,,	۲۶۸	۲	۱	درجی	دوجا، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۱	پتلی	کیکی، ن ۱ ، ۵
,,	,,	۵	۱	آکے	بانگ ، ن ۲ تا ۴
۲۰۰	۲۶۹	۴	۲	(فرش) سمن	چمن ، ن ۱، ۲ ، ۵ نین ، ن ۴ ، - سجن ، ن ۶
,,	,,	۵	۱	نسن	نسط، ن ۲ تا ۵
,,	۲۷۰	۳	۲	راہ کرو	چاہ کرو ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	کوں	کا ن ، ۱ تا ۴، ۶، ۷
۲۰۱	۲۷۱	۱	۲	درد منداں	درد مندوں، ن ۳ ، ۴، ۶ ، ۷ ،
,,	,,	۴*	۲	غیرکوں درس دکھایا نہ کرو	بے سبب غصے میں آیا نہ کرو، ن ۲ تا ۶

---

* شعر ۲ ، ۳ نسخہ ۳ میں نہیں اور شعر ۴ کا مصرعہ ثانی، شعر ۸ کا مصرعہ اول بھی نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۰۱	۲۷۱	۵	۱	صنم	سجن، ن ۳ ، ۴
,,	,,	۵	۲	کوں دکھایا	پہ چڑھا یا، ن ۷
,,	,,	۸	۲	بے سبب غصے میں آیا نہ کرو	فیر کوں درس دکھایا نہ کرو ، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۹	۱	پاکبازاں	پا کبا وں ، ن ۱ ، ۲ تا ۴ ، ۶
,,	,,	۹	۱	ولی ہے مشہور	ہے مشہور ولی، ن۱، ۲ ۵تا۷
۲۰۲	۲۷۲	۱	۲	چشم کوں غارتگر ایماں	چشم‌سوں تم‌غارات ایماں، ن۵
,,	,,	۲	۲	غریبوں	غریباں، ن ۱ ، ۳ ، ۵
,,	,,	۳	۱	ہے – کا	جو ، ن ۲ تا ۴ – ہے ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۱	پاؤ	پاوے ، ن ۲ - پاے ، و ن ۵
,,	۲۷۳*	۴	۲	پشیماں	پریشاں ، ن ۱ تا ۶
۲۰۳	,,	۶	۱	ہے	ہیں ، ن ۱ ، ۲ ، ۵
,,	۲۷۴	۲	۲	سوں	سیں ، ن ۳ ، ۴ ، ۶ ، ۷
,,	,,	۴	۱	عاشقی	عاشقاں ن ۱ تا ۷
۲۰۴	۲۷۵†	۳	۱	آیا	آتا، ن، ۱، ۲ ، ۴ ، ۵ ، ۷

---

* ن ۳ میں یہ غزل نہیں ہے —

† ن ۳ میں یہ غزل نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۰۴	۲۷۵	۴	۱	آشنائے	آشنا کے، ن ۱
,,	,,	۴	۲	بچن	سخن ، ن ۱ ، ۳، تا ۵، ۷ - سجن ، ن ۲ ، ۶
,,	,,	۶	۱	لوے	لہاؤں ، ن ۱
,,	,,	۷	۲	اے جان من ہر دل منیں	اے جان ہر دل معنئے ، ن ۴ ، ۶ * - اے معنی ہر جان و دل، ن ۱ - اےجان جاناں دل منیں، ن ۵
,,	,,	۸	۲	پری	بتاں ، ن ۷
,,	,,	۹	۱	مشق دلبري	نظارے کی مشق ، ن ۱ ، ۸
,,	,,	۱۰	۱	کرے گی	کریگا، ن ۱ ، ۵
,,	,,	۱۰	۲	آیا ہے	آتا ہے، ن ۱ ، ۵ - آتی ہے (یا) آتے ہی ، ن ۲ ، ۴ ، ۸
,,	۲۷۶	۱	۱	نہ دو دل	نہ دیو، ن ، ۱ ، ۳ ، ۴، ۶، ۷ -نہ دے ، ن ۲ ، ۵- جان ن ۱
۲۰۵	,,	۲	۲	سو ستی	سوے سوں ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	(یقین)ہے مہرباں ہو مجھہ پہ	ہو مہرباں مجھہ پر اگر، گر ن ۱ ، ۲

---

* ن ۲ غلط ہے ، یہی الفاظ ادنٰی پلٹ ہیں اور مصرعہ نا موزوں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۰۶	۲۷۸*	۱	۱	تک - مجھہ پاس	تون، ن ۵ - خلوت میں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۲	صنم	سجن، ن ۱
,,	,,	۳	۲	اس سبب - ہوں گے - جدا	آپ سوں، ن ۲، اس میں، ن ۳، ۴، اس سوں، ن ۵- ہوئیں گے، ن ۱ تا ۶- خفا، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۴	۱	سرمست	بدمست، ن ۱ تا ۸
,,	,,	۴	۱	تان میں	تاؤ میں، ن ۲ تا ۴
,,	۲۷۹	۱	۱	کیا تجھہ عشق نے ظالم خراب	کیا مجھہ عشق نے ظالم کوں آب، ن ۱ تا ۸
,,	,,	۲	۲	کرتا ہے	کرتی ہے، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۲	سوال	خطاب، ن ۱ تا ۸
۲۰۷	,,	۵	۲	سوں - کباب	میں، ن ۴، ۵ - گلاب، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۲	سے	سوں، ن ۱ تا ۷
۲۰۸	۲۸۱†	۱	۲	آتی ہے	آتا ہے، ن ۱، ۲، ۵
,,	,,	۳	۱	تن	دل، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۳	۲	یہ (کشتی)	ہو، ن ۳، ۴
,,	,,	۷	۱	بات	ہات، ن ۱ تا ۷
,,	۲۸۲	۲	۲	شمع سوں آخر	شمع رو سوں ہو، ن ۱، حاشیہ
,,	,,	۳	۱	مسکین	مشتاق، ن ۵
۲۰۹	۲۸۳	۳	۲	ہر نگہ	ہر مکھہ، ن ۱، ۳، ۵ تا ۷

---

* غزل (۲۷۷) انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہے—

† غزل (۲۸۰) انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۰۹	۲۸۳	۳	۲	اندازہ	آوازہ، ن۲ تا ۴
,,	,,	۴	۱	ہوئی دل کوں اُمنگ	ہے دل کوں، ن ۳، ۴؛ ہوئی ہے، ن ۵ - امس، ن ۱ تا ۴، ۶
,,	,,	۴	۲	آپس	آلس، ن۲، ۳، ۶
,,	,,	۵	۱	باسی	پانی، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۲	یو تازہ	نوباوہ، ن۳، ۴
,,	۲۸۴	۱	۲	ہے برق بے قرار	ہے بے قرار بجلی، ن۲، ۴ ہے بیقراری مجکوں تجھے، ن۳ - ہے بیقرار برق، ن ۵
,,	,,	۲	۲	(چمن) کی	(چمن) کا، ن۲، ۴
۲۱۰	,,	۳	۲	معنی	مانی، ن ۴ تا ۷ (؟)
,,	,,	۴	۱	وہ دل - جو	یو دل، ن ۵ تا ۷ - کہ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	دتن	دسن، ن ۱ تا ۵ - دھن، ن۲ درس، ن۶، ۷
,,	,,	۷	۲	یو (لالہ)	توں، ن ۳، ۴
,,	۲۸۵	۲	۲	(بال) نسن	نسط، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	جیو	جیو توں، ن۳، ۴ - دیدہ، ن ۵
۲۱۱	,,	۶	۱	اگر	تجھے، ن ۲، ۴
,,	,,	۶	۲	ابرووں پہ	ابروان میں، ن ۱ تا ۷
,,	۲۸۶	۵*	۱	دل	جیو، ن۱، ۶، ۷

---

*ن۵ میں حاشیہ پر یہ شعر اور لکھا ہے مگر کچھہ کٹ گیا ہے:

دل ملے دل کوں آج کرتا ہے
آتشیں خو کا خال کچھہ کا کچھہ

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۱۱	۲۸۷*	۲	۲	کیا ہے	کئے ہیں، ن ۱، گیا ہے، ن۶
۲۱۲	،،	۳†	۱	(سنوارا) ہے	(سنوارا) ہوں، ن ۲
،،	،،	۳	۲	خیال	جمال، ن ۲
،،	،،	۵	۱	یہ دیکھکے	کوں دیکھہ، ن ۲ - یہ دیکھہ ن ۴ - تھے دیکھہ، ن ۵
،،	،،	۵	۲	یو خط جوہراں	خط جوہراں کے لے، ن ۱، ۶ یو خط جوہراں کے تئیں، ن ۲، ۴، ۵
،،	،،	۵	۲	ڈال ہے	ڈالا ہے، ن ۲ - ڈالے ہیں، ن ۵، ۷
،،	،،	۶	۱	تجھہ نین کی یہ	تیرے نین کی، ن ۲
،،	،،	۷	۲	نین کا - جو پیمانہ	نین سوں، ن ۱، ۲، ۴، ۵ تا ۷ - خوشیخانہ، ن ۴ (؟)
،،	۲۸۸‡	۱	۱	گر جاری ہوں	جاری ہوئیں، ن ۱ - جاری ہے یہ، ن ۷
،،	،،	۱	۲	سیلاب انچھو	سیلاب و جو، ن ۱ - اسکی سیل آنجھو، ن ۲ - سیل انجھواں، ن ۶، ۷
،،	،،	۲	۱	بالائی میں	بالائی کا، ن ۱
،،	،،	۳	۲	نگہ - کوں لے کر	نین، ن ۱ - قاتل لے، ن ۱، ۲
،،	،،	۳	۲	گر شب کوں شبخوں	شبکو سو شبخوں، ن ۲ - گھر سوں شبخوں، ن ۱ شب کو شب خوں، ن ۶، ۷
،،	،،	۴	۱	غیرت لیلیٰ	رشک صد لیلیٰ، ن ۲، ۶، ۷
،،	،،	۴	۲	قبر سیتی	خبر سنتے، ن ۱ - قبر میں سیں، ن ۲

---

* یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے—
† ن ۴ میں یہ شعر نہیں ہے—
‡ یہ غزل ن ۳ تا ۵ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۱۲	۲۸۸	۴	۲	رسوائے	رسوا ہو' ن۱' ۴' ۷
,,	,,	۵	۱	ہماری	تمہاری ' ن ۶ ' جو تیری ' ن ۷
,,	,,	۵	۱	تیرے-ہے	میرے ' ن ۶ ' ۷ - ہو ' ن ۷
,,	,,	۵	۲	عجب کیا-گر تری	عجب نہیں ' ن ۱ - گر مری ' ن ۶ ' ۷
۲۱۳	,,	۶	۱	(ظاہر) ہے	(ظاہر) نہیں ' ن ۱ ۲ ' ۷
,,	,,	۶	۲	بند سر-کے عرصے	سدۂ بسر ' ن ۱ -سربسر. ن ۷- مریضی ' ن ۱
۲۱۴	۲۹۰*	۱	۱	میں اپس	اس نین ' ن ۳
,,	,,	۱	۲	لیا	بنا ' ن ۲-ستیا'ن ۳ ' ۵
,,	,,	۴ †	۱	تو ہے	یو ہے ' ن ۱ تا ۵-یوں ہے' ن ۷
,,	۲۹۱‡	۳	۱	لیا ہے	کیا ہے ' ن ۲ ' ۴ ' ۵
,,	,,	۳	۲	باندھا ہے	باندھیا ہوں ' ن ۲ ' ۴ ' ۵
۲۱۵	,,	۵	۱	درس	دسن ' ن ۱ ' ۲ ' ۴ ' ۶
,,	۲۹۲	۱	۱	اُس سوں	اُس پہ'ن ۳ ' ۴-

---

* غزل (۲۸۹) انجمن کے کسی نسخہ میں نہیں ہے - اور بلحاظ زبان و بندش (ولی) کی نہیں معلوم ہوتی —

† ن ۲ تا ۵ میں اس شعر کا دوسرا مصرعہ وہ ہے جو فٹ نوٹ میں درج ہے—

‡ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے اور ن ۶ ' ۷ میں (ردیف نون میں) ہے اورستی کی بجائے " ستین " ردیف ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۱۵	۲۹۲	۴	۱	اِس سخن سوں آشنا ہے	اے سجن (ہو ' ن ۲) سن آشنا پر ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۱	سخن	سجن ' ن ۵
,,	,,	۵	۱	میں مجھے	کے بہتر ' ن ۳ ' ۴
,,	۲۹۳	۱	۱	اپنے کوں	آپس کوں ' ن ۱ تا ۵ ' ۷-آپ کوں یو ' ن ۶
,,	,,	۲	۱	ہمن-مل-اُس	ہمیں ' ن ۱ ' ۳ ' ۴ - میں ' ن ۱ تا ۸ - اُن ن۳ تا۵
۲۱۶	,,	۲	۱	دیوے	بولے ' ن ۱ تا ۵
,,	,,	۴	۱	درشن	درسن ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	تصور	تصوف ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	نگہ . کا	نین ' ن ۲ تا ۵ - سوں ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	سفر کرتے ہیں	نہیں ہے ' ن ۲ - کہ آے ہیں سو ' ن ۳ ' ۴ - کہ بھولے ہیں گے ' ن ۵
,,	,,	۵	۱	اور	ہور ' ن ۱ ' ۵ ' تا ۷ - اور سب ' ن ۲
,,	,,	۸	۱	نہ پاویں-جہاں	نہ پاوے ' ن ۱ تا ۵-دنیا ' ن ۱ تا ۷
,,	۲۹۴	۱	۱	اپنے	اپس ' ن ۱ تا ۸
۲۱۷	,,	*۳	۱	ہاتھوں	ہاتھاں ' ن ۱ ' ۲ ' ۴
,,	,,	۴	۱	بزم معنی کے	بوجھہ معنی کوں ' ن ۴ سدا ہر بزم معنی کوں ' ن ۵-میں ' ن ۱ تا ۳

* یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۱۷	۲۹۵	۱	۱	ہمں	ہمیں ' ن ۴ ' ۵
,,	,,	۲	۱	حیرت	حسرت ' ن ۳ تا ۵
,,	,,	۴	۱	مکمل	مکلل ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	بجز دز دي	مجرد رو' ن ۱-بجز تجھہ درد کے ' ن ۲ تا ۴-بجز دردی ؟ ن ۵
,,	,,	۵	۲	کسی	کبھی ' ن ۱-کبھوں ' ن ۵
۲۱۸	۲۹۶	۴	۱	کیا-دتن-کی	کہا ' ن ۳ ' ۴-دسن ' ن ۱ تا ۶-دھن ' ن ۷-کا ن ۳ ' ۴
,,	,,	۵	۱	رھتا ھے-اور	پھرتا ھے ' ن ۲ ' ۴-ھور ن ۶ ' ۷
,,	۲۹۷*	۱	۱	میں تجھہ لعل لب	تجھہ بالاں کی کھب ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ ' ۷
,,	,,	۱	۲	دارالحرب	دارالضرب ' ن ۷' حاشیہ
,,	,,	۲	۱	سوں-نہیں پری کوں	تے تھے ' ن ۲-تون ' ن ۵ گئی پري سوں ' ن ۱ ' ۲ ' ۵-
,,	,,	۳	۲	دیکھے	دیکھی ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ ' ۶
,,	,,	۴	۱	ھیرے کا-دتن-ھردا	ھر یک کا ' ن ۵-دسن ' ن ۱ ' ۲ - ھیرا ' ن ۱ ' ۲ ' ۶-آئینہ ' ن ۵
,,	,,	۶	۱	اگے رکھا ھے	نذر کیا ھے ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ تا ۷

* ن ۳ ' ۴ میں یہ غزل نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۱۸	۲۹۷	۷	۱	طلب نے - لب پہ	(طلب) کی ' ن۵- لب سوں' ن۵
۲۱۹	۲۹۸*	۳	۲	کو سکے	کوں سکے ' ن ۶ ' ۷
,,	۲۹۹†	۱	۱	سوں-دسے مجھہ	کن ' ن ۱ ، ۳-دسے گا ' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۱	۲	آگے خجل	دیکھے ہوي ' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۲	۱	اُتاری-بھوئیں پر	اتاریاں ' ن ۱ - بھوں پر ' ن ۱ ' سرسوں ' ن ۳
,,	۲۹۹	۳	۱	لانا ھے	بھانا ھے ' ن ۳ - آزمائی (؟) ن ۴
,,	,,	۳	۱	نہ کہیو سر	نہ کہہ توتیر (یا-نیر) ن ۳ ' ۴
,,	,,	۳	۱	سرھے یا ککڑي	تیری مالکڑی' ن ۳' ۴(؟)
,,	,,	۴	۱	بقال پرفن کوں	یقین بر دن (؟)' ن ۳
,,	,,	۴	۲	اُن نے - عاشق کوں- بھواں	جن نے' ن ۷ - ھر عاشق کوں ' ن ۴ ' ۶ '۷- بھوں' ن ۴ ' ۶' ۷
,,	,,	۵	۱	اے ولی حل ھرگز اس کا عقدۂ مشکل	حل اس کا عقدۂ مشکل ولی ھرگز' ن ۳' ۴
۲۲۰	۳۰۰	۱	۱	سدا	دیکھو ' ن ۳ تا ۵
,,	,,	۱	۲	یوں	تو ' ن ۵
,,	,,	۲	۱	یوں	ھو' ن ۲ ' ۳'توں ' ن ۴ ' ۵' ۶' ۷

---

* یہ غزل ن۱ تا ۵ میں نہیں ھے اور پانچواں شعر ن ۶' ۷ میں نہیں ھے - ن ۶ ۷ میں ردیف (گری) ھے اور یہی صحیح ھے-

† ن ۲ ' ۵ میں یہ غزل نہیں ھے؛

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۰	۳۰۰	۳	۱	ٹھور	ٹھار ' ن ۱ تا ۶
,,	,,	۳	۲	منہیں	بھیتر' ن ۱ تا ۵' ۷
,,	,,	۴	۱	میں یوں	منہیں ' ن ۳' ۴
,,	۳۰۱	۱	۱	ھے تیری	تھری ھے' ن ۱ تا ۶
,,	,,	۱	۱	(پورا مصرعہ)	موت میری اے سجن تیری ھنسی' ن ۱ حاشیہ
,,	,,	۲	۱	اُپر	پہ جور' ن ۳'
,,	,,	۲	۱	کل رقیبوں	کل عالم' ن ۱ تا ۸
۲۲۱	۳۰۲*	۴	۲	وہ (دل)	یو (دل) ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	ھوا (ھے)	کیا (ھے) ' ن ۳' ۴
,,	,,	۷	۱	سرمہ -رنگ	سبز' ن ۳' ۴' ۷ - کوں ن ۵
,,	,,	۷	۲	طور - میں ھے	عین' ن ۷ - ھے وہ ن ۵
۲۲۲	۳۰۳†	۱	۱	آوے	پاؤ ' ن ۱
,,	,,	۱	۲	حیرت	حسرت ' ن ۱ ' ۶' ۷
,,	,,	۲	۱	آلود - نیاز	آلودہ' ن ۲' ۳- بتان (؟) ن ۵
۲۲۲	۳۰۳	۲	۲	سپہرفرمان	اُس اوپر سپہر' ن ۲' ۳
,,	,,	۳	۱	(عشاق)کوں	کا ' ن ۲' ۳' ۷
,,	,,	۳	۲	حسرت	حیرت ' ن ۲' ۳' ۵
,,	۳۰۴	۴	۱	زلف - ھے دل	عشق ' ن ۱' ۴' ۵ - ھیں دل' ن ۱ 'منہیں' ن ۲

---

* دوسرا شعر ن ۴ میں اور پانچواں' ن ۵ نہیں ھے-

† اوراق ضایع ھونے کی وجہ سے ن ۴ میں یہ غزل نہیں ھے-

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۲	۳۰۴	۴	۱	بے سروپا	بند والی کا ' ن ۵
۲۲۳	۳۰۵	۱	۲	جیوں	جیو ' ن ۱ تا ۳' ۶
,,	,,	۲*	۱	دیے ہیں	دیا ہے ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	کے تصور اُن کوں	بےتصور اُن کوں' ن ۱ تا ۳
					بیقراروں کوں' ن ۴' ۵
,,	,,	۳	۱	کھینچا	کھینچے ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	جوہر	گوہر ' ن ۱ تا ۵' ۷
,,	۳۰۶	۱	۲	تاب	عقل ن ۱ تا ۶
,,	,,	۲	۲	ہیں- انکھاں	ہے ' ن ۱ تا ۳ ' ۶ ' ۷
					انکھیاں ' ن ۱ ' ۵ '
					انکھوں ' ن ۲' ۳' ۶' ۷
,,	,,	۳	۲	پائے عقل	باب عقل' ن ۴
,,	,,	۴	۲	مجکوں	تب سوں ' ن ۱
۲۲۳	,,	۵	۱	(مصرعۂ اول)	میرے شعر+میں فکر سوں کر اے ولی نگاہ' ن ۱ تا ۵
					(+ سخن ' ن ۱)
۲۲۴	۳۰۷	۱	۱	لذت ہے- سخن	ہے لذت' ن ۲ تا ۴ ' ۶
					سجن ' ن ۱ تا ۶
,,	,,	۱	۲	صبح عید)	روز' ن ۳' ۴
,,	,,	۲	۱	بالی	بالے ن ۷
,,	,,	۴	۱	و خال	کے خال' ن ۷
,,	,,	۴	۱	پو چھو	پوچھوں' ن ۱' ۲
,,	,,	۴	۲	ہندو	ہندوي' ن ۱ تا ۵
,,	۳۰۸	۱	۲	مجھے دي	دیا مجھہ' ن ۱ تا ۵

---

* یہ شعر ن۳ میں نہیں ہے ۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۴	۳۰۸	۲	۲*	چھوڑی-پستگی	چھوڑیا' ن ۱ تا ۷- بستگی ن ۱ تا ۸
,,	,,	۳	۱	بلند سرو کوں	سرو کوں نہال' ن ۳
,,	,,	۴	۲	پائی ہے خستگی	پایا ہے'ن ۱ تا ۷- جستگی ن ۱ ' ۵
,,	,,	۵	۱	جب	جوں' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	پائی- شکستگی	پا یا' ن ۲ - گسستگی ن ۱ تا ۵
۲۲۵	۳۰۹	۱	۱	جگ میں ہو کہوں کر	کیونکہ ہوے جگ میں ن ۲ تا ۶ - جگ میں کیوں ہووے' ن ۱
,,	,,	۲	۱	بےعزیزاں	اے عزیزاں' ن۶'۷
,,	,,	۲	۱	داغ الم	باغ ارم'ن۱
,,	,,	۲	۲	جنت	صحبت' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	چشم و چراغ	چشم چراغ' ن ۱ ' ۵ تا ۷ روشن چراغ' ن ۲ تا ۴
,,	۳۱۰†	۱	۲	زندگی - کہوں نہ	جیونا ' ن ۲ ' پھر کے ' ن ۱ ' ۲ ' پھر نہ ' ن ۵- جگ میں' ن ۷ ' ۸

---

* یہ مصرعہ ن ۲'۴' ۷ میں یوں ہے :

ن ۲- چھوڑا ترے لباس نے سینے پہ بستگی

ن ۴-چھوڑا لباس ستی اُن نے سینے کی بستگی

ن ۷-چھوڑا ترے لباس ستی پستے نے بستگی

† یہ غزل ن ۳ ' ۴ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۵	۳۱۰	۲	۱	تک	لگ ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ تا ۸
۲۲۶	,,	۴	۱	(عاشق) زار	پاک ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ تا ۸
,,	,,	۵	۱	ولی کوں کہے تو اگر	ولی سوں اگر توں کرے ' ن ۱
,,	,,	۵	۱	کہے تو - بچن	کرے توں ' ن ۲ - سخن ' ن ۵
,,	۳۱۱	۳	۱	بیچ	پیچ ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱–۲	سون - لایا	کی ' ن ۲ تا ۴ - لاتا ' ن ۴
,,	۳۱۲	۱	۱	اُس کے ہوش کوں اُس میں	اُس کوں ہوش میں اس کے ' ن ۱ - اس کے ہوش میں اُسکوں ' ن ۲ ' ۵
۲۲۷	,,	۳	۲	ہوں - جا سے	ہو ' ن ۶ ' ۷ - جان ' ن ۴
,,	,,	۴	۱	(نگاہ) بھر	کر ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	(قد) سوں	کوں ' ن ۴ ' ۶ ' ۷
,,	۳۱۳*	۱	۲	ہوئی روشن دلاں کی فکر	سخن فہماں کی ہوی ہے ' ن ۱ تا ۷ - طبع ' ن ۱ ' ۲ ' ۴
,,	,,	۲	۱	خوبی پر	سرخی کوں ' ن ۴ تا ۷
,,	,,	۵	۱	انکھیاں - مجھہ	نیناں ' ن ۲ تا ۴- ہیں ' ن ۳

---

* اس غزل کا دوسرا شعر ن ۳ میں اور چوتھا ' ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۷	۳۱۳	۵	۲	پیا	پیے ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۸	۱	اور-کے	ہور ، ن ۱ ، ۳ تا ۷
					کوں ، ن ۵ تا ۷
۲۲۸	,,	۹	۱	میں	کے ، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۱۰	۲	کیا ہے	کیا ہوں ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۱*	۱	ناؤں	حال ، ن ۳ ، ۴
,,	,,	۱۱	۲	کہوں - رند	کہو ، ن ۲ تا ۵ ، ۸
					ورند و ، ن ۱ تا ۴
,,	۳۱۴†	۲	۱	آتی ہے	آتا ہے ، ن ۱ ، ۵
,,	,,	۳	۱	گرمی دل کی	غم کی گرمی ، ن ۱
,,	,,	۳	۲	بے وفا	دلربا ، ن ۲
,,	,,	۴	۱	جفا	وفا ، ن ۲ ، ۵ تا ۷
۲۲۹	۳۱۵‡	۱	۲	بےمثالی	لازوالی ، ن ۴
,,	,,	۳	۲	مد - ہے	ہے خوش ، ن ۳ - ہر ، ن ۳
,,	,,	۶	۱-۲	سوں - ہے	کوں ، ن ۱ ، ۳ - اب ، ن ۱
,,	۳۱۶	۱	۱	ادا	قبا ، ن ۲ ، ۳
,,	,,	۱	۲	بوشتابی	بوستاں ہو ، ن ۲ ، ۳ بوستانی ، ن ۴
,,	,,	۳	۱	غنیم	دما دم ، ن ۲

---

* بارھواں شعر ن ۴ میں نہیں ہے —

† یہ غزل ن ۳ ، ۴ میں نہیں ہے —

‡ غزل ۳۱۵ کا شعر ۲ (ن) ۴ میں نہیں ہے اور شعر ۶ ن ۲ تا ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳۰	۳۱۶	۵	۱	بے تاب	جان سوز ' ن ۱ تا ۵ ' ۷
,,	,,	۵	۲	کی (صدا)	کا ' ن ۱
,,	,,	۶	۱	تاج	سر ' ن ۲
,,	,,	۶	۲	میں - کوں - بہا	کوں ' ن ۳ - کے ' ن ۳ - لگا ' ن ۱
,,	,,	۷	۱	کیجو	کیجیں ' ن ۱ - کیجئے ' ن ۷
,,	۳۱۷	۴*	۱	ہر یک مست ہو کر چھوڑ	بیٹا بانہ ہر ایک ست کے ' ن ۱ تا ۴
,,	,,	۴	۲	گر یہودی سوں ادھم	یوسف از ملک عدم ' ن ۶ تا ۸ - بھوں سوں ابراہیم ادھم ' ن ۱ ' ۵ - بھوئیں سوں گردیں ادھم ' ن ۴ ' ۴ - بھوئیں کرووئیں ادھم ' ن ۳
,,	,,	۵	۱	آنکھہ کا جلوہ	جا کے یک جلوہ ' ن ۱ ' ۶ ' ۸
,,	,,	۵	۲	دید کوں	دیکھنے کوں ' ن ۶
۲۳۱	,,	۶	۲	ہر اک کے دل سوں یک چشمہ گرم	ہر ایک دل سوں ہر ایک چشمہ ' ن ۱ - چشم سوں اشک ' ن ۳ - ہر اک کے دل سوں یک آہ ' ن ۲ - ہر ایک دل سوں یکے چشمہ ' ن ۶

---

* اُس غزل کا دوسرا شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳۱	۳۱۷	۶	۲		ہر یک دل سوں مگو چشمہ ' ن ۷
,,	,,	۷	۱	گر سکوں لکھنا	گر منگوں لکھنے ' ن ۱ ' ۴ - گر سکوں لکھہ کر ' ن ۲ - گر سکوں لکھنے ' ن ۳ ' ۵ ' - توں دیوانہ ہو (؟) ن ۶ -
,,	,,	۷	۲	تو جیوں دیوانہ زنجیر پگ میں لے ہر اک قلم نکلے	تو دیوانہ ہو سا نکل (سنکل ن ۱) پگ میں ' ن ۱ تا ۷ - باہر یک رقم' ن ۱ ' - بہاہر یک رقم' ن ۲ تا ۴ - لے باہر رقم' ن ۵ - لے ہر یک رقم ' ن ۷ - نمط بازید بستامی کریں د م جیوں گرم (؟) ن ۶
,,	۳۱۸	۴*	۱	ترے ماتھے کے صندل پر	تری زلفاں ستی ظالم ن ۱ - ٹھکے کے' ن ۵
,,	,,	۲	۱	(چرا غاں) کوں	کی ' ن ۱ ' ۲ ' ۴ ' ۵
,,	۳۱۹	۲	۲	آئے	آتے' ن ۱ ' ۷
۲۳۲	,,	۴†	۱	پایا ہے	پاتاہے' ن ۳ ' ۴

---

* یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

† یہ شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۱۹	۲۳۲	۶	۲	نو نہالان حسن	نو نہالاں کے حسن ن ۲ تا ۴
,,	,,	۷	۲	نگہ	نہن، ن ۱
,,	,,	۸	۲	پھنتا	پھر تا ، ن ۲
,,	۳۲۰	۱	۱	کوں- دل ہے آھوے	کے ، ن ۱ تا۵- ہوا آھو، ن ۲
,,	,,	۲	۲	ہے جب سوں جگ	کیا جب سوں جگت ، ن ۱
,,	,,	۲	۲	جگ بھیتر	پھر جاکر، ن۲ -پھر حال ن ۳ ، ۴- پھر خاک ن ۵ (؟)
۳۳۳	,,	۴	۲	تخت	مہر ، ن ۲ ، ۴ ، ۵
,,	,,	۵	۱	دیکھے	لوے، ن ۴
,,	,,	۵	۱	بوجھے	بولے، ن ۵
,,	,,	۵	۲	لگی ہے	لکھے ہیں ، ن ۱ تا ۴ ۷ - لکھی ہے ، ن ۵ - لکھے وہ ، ن ۶
,,	۳۲۱	۱	۱	نہیں دی ہے	دي نہیں ہے ، ن ۲ تا ۵ ، ۶

---

* چھٹا شعر ، ن ۲ ، ۵ میں ، ساتواں ، ۱ تا ۳ و ۵ تا ۷ میں ، آٹھواں ، ۲ ، ۴ ، ۵ ، میں نہیں ہے - اور ن ۱ ، ۴ ، ۵ میں یہ شعر اور ہے —

مجھہ پاس سوں مت دور ہو یک لمحۂ ویک آن
اے باعث جمعیت ایام جوانی — "

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳۳	۳۴۱	۴	۲	جس	تجھہ ' ن ۱ ' ۲ ' ۴' ۵
,,	,,	۵	۱	احوال	حال ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	سب	مت ' ن ۴
۲۳۴	۳۴۲*	۱	۱	حیواں	رضواں ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۴	۱	رنگ دیکھے	دیکھہ کر منجھہ ' ن ۵
,,	,,	۶	۱	تری - جوکہ	یو ' ن ۱ تا ۵ - جو کوئی کہ ' ن ۱ تا ۵
,,	,,	۷	۱	دیکھے- روتے	آکر ' ن ۲ تا ۴- دیکھے ن ۲ تا ۴
,,	۳۴۳†	۱	۲	سیمبر	عشوہ گر ' ن ۱
۲۳۵	,,	۲	۱	انکھیاں-کی کروں- مسند	پتلیاں ' ن ۳ ' پلکاں ن ۱ ' ۵ - کاکروں ' ن ۱ ' ۳ ' ۵ - کی کرو ' ن ۴ - فرش' ن ۳
,,	,,	۲	۱	پتلی کروں بالش	پتلیاں کی کروں ' ن ۲ ۴' ۶' ۷ - انکھیاں' ن ۳
,,	,,	۷	۱	سیہ مست کے	کی مستی کوں یو ' ن۵
,,	,,	۷	۲	ایماں	اوساں ' ن ۵
,,	,,	۹	۱	دنتن - کا	دھن ' ن ۱ تا ۴ - درس ن ۵ تا ۷ - کی ' ن ۱' ۲' ۶' ۷

---

* اس غزل کا شعر ۴ (ن) ۷ میں نہیں ہے —
† اس غزل کے شعر ۴ و ۷ ' ن ۲ میں نہیں ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۳	۳۲۴*	۱	۲	طبل شادی کے	تن تنادل ' ن ۴ ' - کا ن ۱ ' ۸
۲۳۶	۳۲۵†	۴	۱	لجاوے	لیجاویں ' ن ۲ تا ۵
۲۳۷	,,	۷	۱	نہ پاوے	نہ پاو' ن ۱ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۸	۱	عالم میں ترے ہوش کی	ترے دھن تنگ کی ' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۸	۲	ایسا تو نہ کر کام	ہر یک سوں توں مت بول ' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۹	۱	کوں خبر ہو	کی کروں وصف ' ن ۵
,,	,,	۱۰	۱	زباں	دھاں ' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۱۰	۲	ذھن	دھن' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۱۱	۱	میں	یاد ' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۱۱	۱	ہر لفظ کے غنچے	ہر غنچۂ نقطہ ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱۶	۲	گور پہ	برمنیں ' ن ۵
,,	۳۲۶	۲‡	۱	تیرے	شیریں ' ن ۱
,,	,,	۲	۱	نہ چا ہوں	نجانوں , ن ۱
,,	,,	۲	۲	خورشید	خورشید کے ' ن ۱ تا ۷
۲۳۷	۳۲۶*	۳	۱	تاریکی	تنہائی' ن ۲ تا ۵' ۷

---

* اس غزل کا چوتھا شعر ن ۳ میں نہیں ہے -

† ن ۳ میں اس غزل کا چھٹا اور ساتواں شعر نہیں ہے -

‡ یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳۸	۳۲۶	۴	۱	سب مل خاتم سہر - سلیمانی	سہر خاتم ملک سلیمانی؛ ن ۵
,,	,,	۵	۲	کھینچتا	اینچتا، ن ۱، ۵
,,	۳۲۷	۱	۲	پوچھوں	بوجھوں، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۲	۲	کی نی	کرنے، ن ۱ تا ۴، ۷
,,	,,	۳	۲	نکل کر ہر چمن سوں	لگا لیکر چمن سوں، ن ۱ گریباں چاک ہوکر، ن ۶ تا ۸
,,	,,	۴	۲	اشارت	اشارے، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷
۲۳۹	۳۲۹	*۲	۲	کی	کا، ن ۱
۲۴۰	۳۳۰	۱	۱	تری	تو اس، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱	۱	پر تو جب	سوں اگر، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱	۲	بل	مل، ن ۱، ۳ تا ۵
,,	,,	۳	۱	(انچھواں) کی	کا، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۳	۲	چبل	چپل، ن ۶، ۷
,,	,,	۶	۱	گر - کی	جب، ن ۱ تا ۵ - سوں، ن ۱
,,	,,	۷	۲	فوجاں	موجاں، ن ۲، ۳
,,	,,	۹	۲	پھسل	پچھل، ن ۶
۲۴۱	۳۳۲	۲	۲	کیے پر اپنے پچتاوے -	کہ سیرابی سوں گل جاوے، ن ۲ - کہ سیرابی سوں بہ جاوے، ن ۳ - کہ گل پر اپنے پچتاوے، ن ۴
۲۴۲	,,	۷	۲	پری زادان معنی	پری زاد معانی، ن ۱ تا ۷
,,	۳۳۳†	۱	۱	چمن	ہوا، ن ۶، ۷

---

* یہ شعر، ن ۳ میں نہیں ہے—

† یہ غزل ن ۳ تا ۵ میں نہیں ہے۔ اور ساتواں شعر (ن ۲) میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۴۴	۳۳۳	۳	۲	بلا انگیز خوباں	پریرویاں اگر آ' ن ۴
,,	,,	۶	۱	مقصد	مقصود' ن ۱' ۲' ۶
,,	,,	۶	۱	بے سعی سفر	میں بے سفر' ن ۱ - جلدی سے جا' ن ۲
,,	,,	۱۰	۱	نہیں ہرگز پہنچتا	نہ ہوے ہرگز رسیدن' ن ۱ ہے ہم کو بوجھتا اس' ن ۲
۲۴۲	۳۳۴	۱	۲	دل جلے	دل جلون' ن ۱' تا ۵' ۷
,,	,,	۲	۲	گر	وہ' ن ۵' ۷
,,	,,	۳	۱*	کی - جس	کا' ن ۳' ۴ - جن' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	اے (ولی) مجھہ	پر' ن ۱' تا ۵ - کوں' ن ۲ تا ۴
,,	†۳۳۵	۲	۱	یہ دل کے	کے دل پر' ن ۵
,,	,,	۲	۲	نگہہ	سیلے' ن ۱' ۵
۲۴۴	۳۳۶	۳	۱	سوں - کوں	کے' ن ۱ تا ۵ - کی' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	اُس موہن - سوں	موہن کوں' ن ۱ - سو' ن ۱' کوں' ن ۶' کی' ن ۲ تا ۵
,,	,,	۵	۱	پردے میں	میں دل کی' ن ۱
۲۴۵	۳۳۷	۱	۱	مجھہ کن تو اے	مجھہ پاس وہ' ن ۱' ۸
,,	,,	۳	۱	ہمیشہ	نہایت' ن ۱ - ہمن' کوں ن ۲' ۴
,,	,,	۴	۲	(پردے) کا	سوں' ن ۲' ۶' ۷
,,	۳۳۸	۲	۲	تلوار	تروار' ن ۱' ۵
,,	,,	۴	۱	دوست کے	دوستی' ن ۱ تا ۷

---

* ن ۲ میں مصرع اول یوں ہے:
درپن نے تجھہ پری کی دیکھی ہے جب سوں صورت

† یہ غزل' ن ۳' ۴ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۴۶	۳۳۸	۶	۲	سب	کئی، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	دنتن	دسن، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۷	۱	گوہراں	جوہراں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۸	۱	جو دیکھے	دیکھے ہیں، ن ۳، ۴، جو دیکھے ہیں، ن ۱، ۲، ۵، تا ۷
,,	,,	۸	۱	یہاں	نہاں، ن ۳ تا ۵
,,	,,	۸	۲	دل	تن، ن ۱
,,	,,	۹	۲	کے	کئی، کیں، ن ۱ تا ۷
,,	۳۳۹	۱	۲	ہے کہ	ہے یا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	بندہا ہوں	ہوا بند، ن ۱
,,	,,	۵	۲	لب-سنیں-ہر-کی	نہیں، ن ۵ - میں ہر اک، ن ۱ - کا، ن ۱، ۲
,,	,,	۶	۲	نطق	لطف، ن ۳، ۴، ۵ - چشم، ن ۶، ۷
۳۴۷	,,	۷	۲	بال	ظل، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۸	۱	توں وعدہ کیا	وعدہ دیا توں، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۹	۲	چھتر	چتر، ن ۱، ۲، ۶، ۷
,,	۳۴۰	۵	۲	ظل	بال، ن ۱
,,	,,	۸	۱	ولی	وہی، ن ۴، ۵، ۷، (خمسہ)
,,	,,	۸	۲	جن	جس، ن ۲، ۵
۳۴۸	۳۴۱	۱	۲	خوش ادا کی	شوخ کی کہا، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۲	۱	(فکر) سوں	کر، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۳	۲	بجا	روا، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۱	آہ	آکے، ن ۵
,,	,,	۶	۲	اقتضا	مقتضا، ن ۱ تا ۷

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۴۸	۳۴۱	۷	۲	پر (کب)	کوں ' ن ۲ تا ۴ ' ۷
,,	*۳۴۲	۱	۲	روا	بجا ' ن ۱ ' ۴ تا ۷
,,	,,	۲	۱	وصل	حسن ' ن ۱ ۵
,,	,,	۲	۲	رنگین	ریحاں ' ن ۵
,,	۳۳۴	۱	۲	نگہ نہوں	نگاہ نہوں ' ن ' ۲ تا ۴ . نگاہ میں ' ن ۱ ' ۵ تا ۷
۲۵۰	,,	۸	۱	سے	سوں ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۲	محال اگر خلا	خلا اگر سلا ' ن ۱ ' حاشیہ ن ۲
,,	۳۴۴	۱	۱	لطافت میں	کی لطافت کا ' ن ۱ ' ۵
,,	,,	۴	۱	نازکی کے آبجو	تازگی کی انجمن ' ن ۲
,,	†۳۴۵	۲	۱	کروں	کہوں ' ن ۳ ' ۴
۲۵۱	,,	۴	۱	رقص	فیض ' ن ۱ 'نقش' ن ۲ ' ۵
,,	,,	۷	۲	تماشا	تمنا ' ن ۱ تا ۵ ' ۷
,,	,,	۹	۲	گیسوں	گیسواں ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۰	۱	پیچوں	پیچاں ' ن ۱ تا ۵
,,	,,	۱۰	۱	جل	چل ' ن ۱ تا ۵ ' ۷
۲۵۲	۳۴۶	۳	۱	ناز-خوبی	حسن ' ن ۱ تا ۷-صورت ن ۵
,,	,,	۳	۲	صورت	جلوۂ ' ن ۲-چہرہ ' ن ۵

---

* یہ غزل ن ۲ ' ۳ میں نہیں ہے ' اور شعر ۴ ن ۴ میں نہیں ہے — ن ۵ میں یہ مطلع اور ہے :-

نہ تنہا حسن خوباں دلربا ہے ادا فہمی سخن دانی بلا ہے

† اس غزل کا شعر ۸' ن ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۲	۳۴۶	۷	۲	یو (تلطف)	یا ' ن ۲ تا ۵
,,	,,	۹	۱	رات دن جوں ولی ھے	جوں ولی رات دن ھے ' ن ۱ تا ۷
,,	۳۴۷*	۲	۱	دیدے	کے دل ' ن ۱
,,	,,	۲	۱	جانب	جلوے ' ن ۱ تا ۷
۲۵۳	,,	۳	۱	تارے سکی	تاراں سوں ' ن ۱ تا ۷ میں ' ن ۱ تا ۴- بھی ' ن ۵ تا ۷
,,	,,	۳	۲	میری جب وہ یار مہ رخسار	جب سوں وہ روشن مہ رخسار ' ن ۵
,,	,,	۴	۱	تب	پھر ' ن ۱ - نت ' ن ۶' ۷
,,	۳۴۸	†۱	۱	کے جو	جس کے ' ن ۱
,,	,,	۳	۱	ترے	میں تجھہ ' ن ۱ تا۷
,,	,,	۵	۱	کوں	کا ' ن ۲ ' ۷
,,	۳۴۹‡	۱	۱	جو	جھو ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۲	اُس کا	اُس کے ' ن ۱ تا ۷
۲۵۴	,,	۳	۱	کرکے	کر کر ' ن ۱ تا ۶
,,	,,	۵	۱	عزیزاں	نجانوں ' ن ۱
,,	,,	۹	۱	دیکھی	دیکھا ' ن ۱ تا ۷
,,	۳۵۰)(	۳	۱	گلرخاں	خوش نین ' ن ۶ ' ۷

---

* تیسرا شعر ن ۳ میں نہیں ھے - اور اس غزل کی ردیف ن ۵ میں " آیا ھے " ھے —

† ن ۱ تا ۴' ۶' ۷' میں مصرعہ اول ثانی' اور ثانی اول ھے —

‡ اس غزل کا ساتواں شعر ن ۳ میں نہیں ھے —

)(اس غزل کا دوسرا شعر ن ۱ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۵	۳۵۰	۴	۱	بے دین	خونہن ' ن ۱
,,	,,	۴	۲	شہر	گہر ' ن ۱ تا ۷ '
,,	۳۵۱*	۱	۱	اگن	حسن ' ن ۲ ' ۵
,,	,,	۱	۱	جو-جوجا فلک پر	یو'ن ۲-فلک پہ جاکر ' ن ن ۱ ' ۵
,,	,,	۱	۱	جھلک	چمک ' ن ۲ '
,,	,,	۱	۲	نمک سوں تیرے	ترے نمک سوں ' ن ۱ ' ۳ ' ۵ تا ۷
,,	,,	۲	۱	چسکا	ابلیا ' ن ۲' ابلتا ' ن ۳ لیتا ' ن ۶
,,	,,	۲	۲	جو نکلا	نجلا ' ن ۲ ' ۳ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۳	۱	درس	نہن ' ن ۱ 'دسن ' ن ۲ ' ۳ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۳	۲	چمک	کے بر ' ن ۲ ' ۳
,,	,,	۴	۱	کہ لعل جگ میں ہوا معزز	یو ' ن ۱ ' ۲ ' ۶ ' ۷ جیو (سوں) لعل جگ میں ہے وہ منور ' ن ۳
,,	,,	۴	۱	ہوا	جو ہے ' ن ۱ ' ۲ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۴	۲	اُس نے رنگ و	اُس کے رنگ نے ' ن ۱
,,	,,	۵	۱	جھمک چمک کر جو منہ دکھایا	جھلک چشم کی یو ناز دیکھا ' ن ۱ ' جھلک جھلک نازکی دکھایا ' ن ۲ ' ۳ ' جھلک چمک

* یہ غزل ن ۳ میں فردیات میں ہے ' ن ۴ میں نہیں ہے- پہلا مطلع ن ۳ میں نہیں ہے اور ن ۵ میں دو شعر لکھکر جگہ چھوڑ دی ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
					ناز سوں دکھایا ، ن ۶ ، ۷
۳۵۵	۳۵۱	۵	۲	لتک	اتک ، ن ۱ ، ۲ ، ۳ ، ۶
,,	,,	۵	۲	سخن نین لیا ھے	سخن میں اتک - سخن میں اُس کوں ھتک لیا ھے ، ن ۲ ، ۶ ، سخن میں اُس کے تھتک لیا ھے ، ن ۱ - سخن نے اُس کوں نیک لیا ھے ، ن ۳ - سخن میں اُس کے اتک لیا ھے ، ن ۷؟
,,	۳۵۲*	۱	۲	پیالا	بھالا ، ن ۱
۳۵۶	,,	۴	۱	بے نشا	بے اثر ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	اُن- اور	اُس ، ن ۱ تا ۷ - ھور ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	از بسکہ دیکھا	دیکھا ھے از بس جو ، ن ۱ تا ۴ ، ۶ ، ۷
,,	,,	۵	۲	پو	تو ، ن ۱ ، ۲
,,	۳۵۳	۲	۱	پہ	کوں ، ن ۳ ، ۴
,,	,,	۳	۲	نام	ناؤں ، ۲ تا ۶
,,	,,	۴	۱	بہار ادا	بہار و ادا ، ن ۲ ، تا ۴ ، ۶
,,	,,	۵	۱	عصر	دور ، ن ۱ تا ۵

---

* تمام نسخ موجودہ میں اس غزل کی ردیف (اھے) ھے - بمعنی (ھے)

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۶ ۳۵۳ ۶ ۱	ملے- عشق و حسن	لکھے ' ن ۲ ' ۵- حسن و عشق ' ن ۱ ' ۲
,, ,, ۷ ۱	کیوں کر	کیوں کہ' ن ۱ تا ۷
,, ,, ۷ ۲	تار	یاد ' ن ۱ تا ۷
,, ,, ۷ ۲	خم	خم و ' ن ۱' ۳ تا ۵ - صنم ' ن ۶ ' ۷
۲۵۷ ۳۵۴ ۳ ۲	درس	درسن ' ن ۱ ' ۵ ' ۶ در شن ' ن ۷
,, ,, ۴ ۲	دل	دل سوں' ن ۳' ۴
,, ,, ۵ ۱	ادائے	ادا ہے' ن ۳ تا ۵
,, ,, ۷ ۱	ہوں	ہے ' ن ۲ تا ۴
,, ,, ۷ ۲	دل	جس' ن ۲ تا ۴
,, ۳۵۵ ۱ ۱	تنہائی	بوتابی' ن ۵
,, ,, ۱ ۱	قیامت	اقامت ' ن ۱ تا ۳ ۵ ' ۷
,, ,, ۱ ۲	سلامت	ملامت ' ن ۵
,, ,, ۳ ۱	(قیامت) کا	سوں ' ن ۲ تا ۴
۲۵۸ ,, ۴ ۱	خلوت	عزلت ' ن ۲ تا ۴ ۶ ' ۷
,, ,, ۵* ۲	امامت ہے امامت ہے	بحکم عشق امامت ہے ' ن ۱
,, ,, ۵ ۲	صف عشاق میں اُس کوں امامت ہے	بحکم عشق اُسے عشاق کی صف میں' ن ۶' ۷
,, ,, ۹ ۱	میں (حقیقت) سوں	کی ' ن ۲ تا ۷ - ۴' ن' ۲ تا ۴

---

* چھٹا شعر ن ۲ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۸	۳۵۶	۲	۱	خوں خوار	خوں ریز ' ن۱ تا ۷
۲۵۹	۳۵۷	۱	۲	(انکھاں) کی	کا ' ن ۱ تا ۴
,,	,,	۵	۲	جو - ورد	جیوں' ن ۱ تا ۷ - نام' ن ۱ تا ۷
,,	۳۵۸	۲	۱	رگ رگ	ہر رگ ' ن ۱' ۵' ۷
,,	,,	۳	۱	تنہا	پا تا ' ن ۵
,,	,,	۳	۲	میری	میرا ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۴	۱	(پورا مصرعہ)	تل بناتے دیکھہ اُس کوں مجھہ پہ یوں ظاہر ہوا ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	دل کوں	دل میں' ن ۲ تا ۴
۲۶۰	۳۵۹	۳	۱	دل کوں تسخیر	نرم دل کوں' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۱	(پورا مصرعہ)	نکو کیج دیکھہ چیرا سر پہ' بلدار ' ن ۲' ۴- نہ پوچھو اُس کے سر پر چیرا بلدار' ن ۳' ۵
,,	,,	۴	۱	سر پر اُس کے	اُس کے سر پر ' ن ۱'۶'۷
,,	,,	۴	۱	نوجواني	یو جوانی ' ن ۱' ۵ تا ۷
,,	,,	۵	۱	نور	حسن' ن ۱' ۵' ۶
,,	,,	۵	۲	نگاھوں کی ہر اک	نین ن ۲ تا ۴' نگہ 'ن ۵- عاشق کی ہر ' ن ۲ تا ۵
,,	,,	۵	۲	نگاھوں	نگاہاں ' ن ۶' ۷
,,	,,	۶*	۱	پورا (مصرعہ)	نکلتا جب کتاری ہاتھہ لےکر ' ن ۶ ' ۷

---

* چھٹا شعر - ن ۲ تا ۵ میں نہیں ہے - اور شعر (۷' ۸) ن ۲ تا ۷ میں نہیں ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۶۰	۳۵۹	۶	۲	دو دھارے	کٹاری، ن ۶، ۷
,,	,,	۶	۲	دوھرَ	دو دھرَ، ن ۱
,,	,,	۷	۲	کی (مرَ)	کا، ن، ۱
۲۶۱	,,	۹	۱	(پورا مصرعہ)	سخن فہماں کی مجلس میں ولی ہو، ن ۴
,,	,,	۹	۲	موتی	موتیاں، ن ۱، ۵، ۶
,,	۳۶۰	۱	۱	سوں	میں، ن ۱
,,	,,	۱	۲	سمجھکے	سنبھال،ن ۱، ۶، سنبھل کے، ن ۷
,,	,,	۲	۱	میاں	کہ یہاں، ن ۱، ۳ تا ۷ یہاں، ن ۲-میں اب، ن ۸
,,	,,	۲	۲	کے جھارَ	کی ٹھار، ن ۱ تا ۵-دھار ن ۶، ۷
,,	,,	۳	۱	جن	جس، ن ۲، ۵ - جگ، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۲	تن (کے)	تس، ن ۱-اُس، ن ۵
,,	,,	۴	۱	کا - پھول-بن کے	کے، ن ۱ تا ۷-پھولنے کی، ن ۱ تا ۷-میں وہ، ن ۵
,,	,,	۵	۱	دنتن	دسن، ن ۱، ۳، ۴، ۶ دھن، ن ۲، ۵، ۷
,,	,,	۵	۲	وارَم	ڈارم(ص)ن ۶-واروں، ن۵ (اے انار، ن ۵ حاشیہ)
,,	۳۶۱	۲	۱	کرتے	کرنے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	کیونکر کرے	کیوں کرسکے، ن ۱ تا ۷
۲۶۲	,,	۴	۱	حسن	عشق، ن ۱ تا ۷

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لغظمتن	لفظ نسخ
۲۶۲	۳۶۱	۵	۱	(خونبار) میں	پر ' ن ۱ تا ۵ ' ۷
,,	۳۶۲	۱	۱	چہرۂ	طرۂ ' ن ۲ تا ۴ ' ۶
,,	,,	۴	۱	اِس کا	اِس سوں ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	جاوے	جاویں ' ن ۱ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۵	۲	تلوار	تروار ' ن ۱ ' ۳ تا ۷
۲۶۳	,,	۷	۲	(عشق) کا	کوں ' ن ۱ تا ۷
,,	۳۶۳	۱	۲	انچھو	انچھواں ' ن ۱ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۱	۲	بخت	تخت ' ن ۱ ' ۳ تا ۵
,,	,,	۳	۲	بھتر گوھر	کے تیئں گوھر ' ن ۵- کا گوھر کے ' ن ۴
,,	,,	*۴	۱	دنیاکی سمجھا	سمجھا دنیا کی ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	کہ سمجھہ دیوان میں ہر اک شعر	کہ ہر ہر شعر میرا اس میں ' ن ۱
,,	†۳۶۴	۱	۱	سمجھو	بوجھو ' ن ۵
,,	,,	۲	۱	اجھوں	ہجوں ' ن ۱
۲۶۴	‡۳۶۵	۱	۲	کہ جس	کہ اُس ' ن ۲ تا ۴ ' ۶ ' ۷
۲۶۵	۳۶۶	۱	۲	نور	شور ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	دلوں	دلاں ' ن ۱
,,	,,	۶	۱	کہو	کدھیں ' ن ۱ ' ۲ ' ۴ ' ۶ ' کدھوں ' ن ۳

---

* یہ شعر ن - ۳ میں نہیں ہے —

† اس غزل کے شعر (۶ ' ۷ ن ۵ میں نہیں ہیں —

‡ دو ورق غایب ہونے کی وجہ سے غزل (۳۶۵ و ۳۶۶) ن ۵ میں نہیں ہیں - اور غزل ۳۶۶ کے شعر ۸ و ۱۲ ن ۳ میں نہیں ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۶۶	۳۶۶*	۱۱	۱	آہ	آج ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۱	۱	ہوئی ہے	ہوے ہیں ' ن ۱ تا ۷
,, ۳۶۷		۳	۱	اگے	نزک ' ن ۷
,,	,,	۳	۱	آسکے	کرآویں ' ن ۱ - آسکوں ' ن ۲
,,	,,	۴†	۱	کرے	کریں ' ن ۱ ' ۴
,,	,,	۶	۱	شہدا	شہیداں ' ۴ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۶	۱	موجۂ	چشمۂ ' ن ۲ - لجۂ ' ن ۵
۲۶۷	,,	۹	۱	غربت	عزت ' ن ۱ (حاشیہ) غیرت ' ن ۱ ' ۳ ' ۴ ' ۵
,,	,,	۹	۲	ناتوانوں	ناتوانی ' ن ۱ ' ۷ ناتواناں ' ن ۲ ' ۵
,,	,,	۱۳	۱	ہووے	ہوویں ' ن ۳ ' ۴ ' ۷
,,	,,	۱۴	۱	جس نے	جن نے ' ن ۱ ' ۳ تا ۷
۲۶۸	۳۶۸	۳	۲	لب	دم ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	کہتے ہیں	کہتی ہے ' ن ۲ تا ۵
,,	,,	۵	۱	سن کے یو	اُس کا سن ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	سخن	خیال ' ن ۲
,,	,,	۵	۲	غنچۂ گل کے	غنچۂ لب کے لب ن ۱ ۶ ' ۷ ' - غنچہ لب کے ' ن ۲ تا ۵

---

* اس غزل کا شعر ۱۲ ' ن ۳ میں نہیں ہے - اور یہ شعر رہ گیا جو (ن ۱ تا ۷) میں ہے —

"سیر دریاے معرفت کوں سنوار کشتی دل اگر قلندر ہے "

† ن ۳ میں اس غزل کے اشعار (۴'۶'۷'۹ تا ۱۱) نہیں ہیں - اور شعر ۱۳ ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۶۸	۳۶۹	۱	۱	مے کے گر سینے منیں	تشنگي مے کی نہیں ن ۲، ۳، ۵، ۷
,,	,,	۱	۱	سینے منیں	مستی نہیں، ن ۴
,,	,,	۳	۲	جس کا سینہ یادسوں دلدار کی	یادسوں دلدار کی جس کا سینہ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	*۴	۲	کہ وہ	وہی، ن ۳ تا ۵
۲۶۹	,,	۷	۱	تا پہنچے نزیک	پہنچے یوں شتاب، ن ۵
,,	,,	۷	۲	سا لک	ناداں، ن ۱ - غافل، ن ۵
,,	۳۷۰	۲	۱	ہے خبر- کسے	نہیں خبر، ن ۲ تا ۶ - خبر، ن ۱ - کسی، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۲	۲	ستی لے پا (تلک)	سوں لے پاواں، ن ۱ - سوں لے تا پگ، ن ۳ تا ۵ ستی پاؤں، ن ۶، ۷
,,	,,	۵	۲	بات	بات، ن ۱، ۶، ۷ (راہ- ن ۷ - حاشیہ)
,,	,,	۶	۲	رگ مري	دم مرا، ن ۱ - دل مرا، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۶	۲	(سینے) میں	پہ، ن ۲ تا ۵
۲۷۰	۳۷۱	۲	۲	سبزۂ گلزار خوبی	سبزہ زار نوجوانی، ن ۵
,,	,,	۴	۲	آہ دل بےتاب	مجھہ آہ بےتابی، ن ۲، ۳
,,	,,	۵	۱	عشق	زلف، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱۱	۱	ہر گل	ہر دل، ن ۱ تا ۸
۲۷۱	†۳۷۲	۱	۲	قول	بول، ن ۲ تا ۵

---

* ن ۱ میں نہیں ہے —

† ن ۳ میں یہ شعر نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۷۱	۳۷۲	۴	۲	دل	جھو ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	دجے فرع	دوجے ھیں فرع ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۹	۱	(بھواں) کی	کا ' ن ۲ تا ۵
,,	,,	۹	۲	اُس	جس ' ن ۱ تا ۵ -
۲۷۲	,,	۱۰	۱	راست باز کا	راستاں کا توں ' ن ۵
,,	,,	۱۱	۱	دلاں	دلوں ' ن ۱ تا ۴ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۱۲*	۱	بولا	بولی ' ن ۱ تا ۷
,,	۳۷۳†	۶	۲	تیری	تیرا ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ ' تا ۷
۲۷۳	۳۷۴	۱	۱‡	شوق سرکش	شوخ و سرکش ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	عشق کے	عیش کے ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۱	دعوے میں اُس کی بات رکھتی ھے	دعوے منیں ' رکھتے ھیں وہ محکم ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۲	پری سوں	پریشاں ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۲	تھور	تھار ' ن ۱ تا ۵ ' تار ن ۶ ' ۸
,,	,,	۵	۲	(شوق) انگیز	آمیز ' ن ۵
,,	۳۷۵‖	۱	۱	ھوتے	ھونے ' ن ۱ تا ۷

---

* ن ۳ ' ۴ میں یہ شعر نہیں ھے —

† اِس غزل کے شعر ۵ ' ۸ ' و ۹ ' ن ۳ میں نہیں ھیں —

‡ ن - ۲ تا ۴ میں پہلا مصرعہ ثانی اور دوسرا مصرعہ اول ھے —

‖ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ھے - ن ۲ ' ۴ ' ۵ میں صرف مطلع اور دوسرا شعر ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۷۴	۳۷۶	۲	۱	خلق عید خاطر	گر عید کو خلق مل، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۲	۱	دیکھے ھے	منگتی ھے، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۲	۲	ھوتی	ھونے، ن ۱، ۳، تا ۷، پیو کا، ن ۲
،،	،،	*۳	۱	کانورو	کانکرو، ن ۱
،،	،،	۳	۱	کے دلبر	میں لوگاں، ن ۱ تا ۷
۲۷۵	†۳۷۷	۴	۱	ھے ھم	ھمن، ۱، ۲، ۵ تا ۷
،،	،،	۷	۱	اور	ھور، ن ۱، ۶، ۷
،،	،،	۱۴	۱	چل	چڑ، ن ۲
۲۷۶	۳۷۸	۱	۲	صورت	جلوۂ، ن ۱
،،	،،	۳	۲	ناقوس	قنقوس، ن ۵
،،	۳۷۹	۲	۲	بوجھتا	پوچھتا، ن ۳ تا ۴، ۶، ۷
،،	،،	۳	۱–۲	پگھڑی	پگڑی، ن ۱ تا ۷
۲۷۷	،،	۴	۱	کمر	بدن، ن ۱، ۵، ۶
،،	،،	۶	۲	محفل	مجلس، ن ۱ تا ۷
،،	۳۸۰	۳	۱	زلف	زلف و، ن ۱، ۶
،،	،،	۴	۲	چمن	در چمن، ن ۵
۲۷۸	‡۳۸۱	۴	۲	شنا ساں	شنا سوں، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۵	۱	رشک چشم	قطرۂ اشک، ن ۱ تا ۴، ۸

---

*یہ شعر ن ۵ میں نہیں ھے اور شعر ۶ ن ۲، ۳ میں نہیں ھے - اورمقطع ن ۵ میں نہیں ھے —

† اِس غزل کے شعر ۳، ۱۱ ن ۳ میں نہیں ھیں —

‡ یہ غزل ن ۵ میں حاشیہ پر تھی - بالکل کٹ گئی ھے - صرف شروع مصرعوں کے ایک دو لفظ پڑھے جاتے ھیں - اور اِس غزل کا شعر ۶، ن ۳ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۷۸	۳۸۱	۷	۱	قلب زر	زر قلب ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۲	صا فاں	صافوں ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۸	۲	درد منداں	درد مندوں ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۸	۲	از اوصاف	الاوصاف ' ن ۱ تا ۵
,,	,,	۱۰	۲	چہرہ	سینہ ' ن ۳ ' ۴
۲۷۹	۳۸۳*	۱	۲	خیال	جمال ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۱	رتبہ	مرتبہ ' ن ۱ ' ۳ ' ۷
۲۸۰	,,	۶	۲	سوں	کے ' ن ۱ تا ۸
,,	,,	۷†	۱	یار - دن	ناز - کوں ' ن ۱ - میں ن ۱ (حاشیہ)
,,	,,	۸	۱	گزر کیا	کیا گزر ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۸	۲	جی پہ میرے	جیو میرے پر ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۹	۱	عاشقاں	عاشقوں ' ن ۴ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۹	۲	تن	جیو ' ن ۴ ' ۵
,,	,,	۱۰	۱	گل سو -زبان حال سوں	گلشن - ن ۶تا۸' صد برگ سو زبان ستیں' ن ۱
,,	,,	۱۰	۲	کوں - سوں	سوں - کے ' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۱۲	۱	یاد	عشق ' ن ۲ تا ۴

* غزل ۳۸۲ ن ۵ میں نہیں ہے- اور اس غزل کے اول تین شعر ن ۵ میں حاشیہ پر ہونے کی وجہ سے آدھے آدھے کٹ گئے ہیں —

† یہ شعر ن ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۸۰	۳۸۳	۱۲*	۱	بات یہ کہتا ہوں اے سجن '	زمزمہ میرا ہے اے حجر ن ۱ ' ۴ ' ۵
,,	,,	۱۲	۲	تل جیوں	یو دل ' ن ۲ - یو تل ' ن ۳
,,	,,	۱۲	۲	ہلال	بلال ' ن ۱ تا ۵ ' ۷
۲۸۱	۳۸۴†	۲	۲	فاضل و	فاضل ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ ' ۶
,,	,,	۳	۱	کوں	سوں ' ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۲	وہ	دو ' ن ۱ تا ۴
,,	,,	۶	۱	جو - لیا	جن ' ن ۱ - کہا ، ن ۱
,,	۳۸۵	۲	۱	ادا	نین ' ن ۱ تا ۵
,,	,,	۴	۱	جاتا ہے	جاتا ہوں ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	ساتھہ میں	پشت میں ' ن ۵
,,	,,	۵	۲	اُس کا	ظالم ' ن ۱ تا ۵
۲۸۲	,,	۶	۱	(سرکش) کا	کی ' ن ۳ تا ۷
,,	,,	۷	۲	کی (تجھہ)	کا ' ن ۲ تا ۵
,,	۳۸۶‡	۳	۱	(مصرعہ)	اس باج دل میں میرے دو جا نہیں ہے مدعا ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ تا ۸
,,	۳۸۷	۱	۲	غلام	میں نام ' ن ۶ تا ۸
,,	۳۸۸	۵	۱	یک‌رنگ‌ہومل	ہر ایک سے مت مل ن ۱ تا ۶ ' ۸

---

* اس غزل کے شعر ۱۱ ' ۱۲ ن ۵ میں نہیں ہیں —

† اس‌غزل کا شعر ۵ ن ۵' میں نہیں ہے —

‡ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے - اور اس کا تیسرا شعر ن ۴ ' میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۸۵	۳۹۱*	۴	۱	کرے گی	کرینگے ' ن ۱
,,	,,	۴	۲	دل میں جا نقش	نرم دل کوں ' ن ۳
,,	,,	۶	۲	صد چمن	انجمن ' ن ۱ تا ۷
۲۸۶	۳۹۲†	۸	۲	سخن	سخی ' ن ۱ ' ۳ ' ۴
,,	,,	۹	۱	دل	مجھہ ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱۱	۱–۲	نہیں- (بدن) پہ	نہ کر ' ن ۲ تا ۴- کوں ' ن ۲ تا ۴
۲۸۷	۳۹۳	۳	۱	سوں	کوں ' ن ۱ تا ۷
۲۸۸	,,	۸	۱	لالن	گلرو ' ن ۵
,,	,,	۱۰	۱	میرے سخن	تیرے شعر ' ن ۲ تا ۴
,,	۳۹۴	۱	۱	سوں-متواضع ہو	سوں مل ' ن ۱ ' ۴ تا ۷-بتواضع کہ ' ن ۷
,,	,,	۲	۱	خیال	غم ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	اپنے دل میں	دل میں اپنے ' ن ۱ ' ۵ تا ۷-دل میں خوب ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۶	۱	اُٹھا کر	اوچا کر ' ن ۱ ' ۳ تا ۶ (اونچا کر)
,,	,,	۶	۱	منہ	مکھہ ' ن ۱ تا ۵ ' ۷- موں ' ن ۶
۲۸۹	۳۹۵‡	۱	۱	سوں	نہیں ' ن ۵

---

* غزل ۳۹۰ کا دوسرا شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

† غزل ہذا کا دوسرا شعر کسی نسخے میں نہیں - اور شعر ۴ ۶ ' ۷ ' ن ۳ ' میں نہیں ' پانچواں شعر ن ۱ ' میں نہیں ہے —

‡ اس غزل کے بقیہ اشعار اور نوٹ ضمیمہ نمبر ۱ میں ہے - اور شعر ۴' کسی نسخے میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۸۹	۳۹۵	۵	۱	اے دل، نہ جا اے دل	اے بوالہوس ہرگز، ن ۲ تا ۴، ۷
,,	,,	۵	۲	میں آفت، قیامت ہے	مشکل، ن ۲ تا ۴ قباحت، ن ۴
,,	,,	۷	۱	دعا گو ہیں	دعا گویاں، ن ۶، ۷
,,	,,	۷	۲	بے حسابی	بے حجابی، ن ۵
,,	,,	۹	۲	بے عتابی	بے حجابی، ن ۲ تا ۴، ۷
,,	,,	۱۰	۱	(ابرو) کا-(تصور) کر	کے، ن ۱ تا ۷-میں، ن ۱ تا ۴
۲۹۰	۳۹۶	۱	۲	مرد	حسن، ن ۱ تا ۳، ۵، ۶-عقل، ن ۴
,,	,,	۳	۲	انکھاں کا خمار	سینے کا غبار، ن ۵
,,	,,	۴	۲	اختیار	اعتبار، ن ۷
,,	,,	۵	۲	میرے دل کا	مجھہ سینے کا، ن ۱ تا ۷
,,	۳۹۷	۲	۲	بے قراری و	بے قراروں کوں، ن ۱ تا ۳، ۵، ۷
,,	,,	۴	۱	ساجن	جاناں، ن ۳، ۴
۲۹۱	,,	۵	۲	وہ منصب	منصب میں وہ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	عشق بازی	عشق بازوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	منیں قاتل	میں قاتل کی، ن ۱، ۲، ۵، ۷
۲۹۲	۳۹۹*	۴	۱	معلوم	مفہوم، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷
,,	,,	۷	۱	عشق	عیش، ن ۱، ۲، ۴ تا ۶
,,	۴۰۰	۲	۲	دل بھی	دل یو، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۲	۲	(پورا مصرعہ)	دل پہ میرے سدا اُداسی ہے، ن ۵
,,	,,	۴	۲	پاس تل	تل نزک، ن ۱ تا ۷

* غزل نمبر ۳۹۸ کسی نسخے میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۹۳	۴۰۰	۶	۲	کدوئیں	کوے ' ن ۱ تا ۷ (قدیم املا)
,,	۴۰۱	۲	۲	و (سخن)	ھے ' ن ۱
,,	,,	۳	۲	سو	سوں ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	توں ھی ھے	تو نہیں ھے ' ن ۱-تو ھے گا ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۴	۲	طغرائے	طوبے ' ن ۶
,,	,,	۵	۲	اور	ھور ' ن ۱ ۶ ' ۷-ھے و ' ن ۲ تا ۴ ' ۵
۲۹۴	۴۰۲	۱	۱	اُس شوخ میں	موھن ملیں ' ن ۵
,,	,,	۲	۱	لگ کر	لگ لگ ' ن ۱
,,	,,	۲	۲	کہ جس کا نانوں	اُسی کانوں کی ' ن ۲ ' ۳ ' ۴
,,	,,	۴	۲	جس کا	جس کی ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	شان	شاہ ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۷	۱	میرا	میرے ' ن ۱ ' ۴ ' ۵ تا ۷
,,	,,	۸	۲	برنگ	مثال ' ن ۲ تا ۴
,,	۴۰۳	۱	۲	موھن	ساجن ' ن ۷
۲۹۵	,,	۲	۱	لبریز	بھر پور ' ن ۲ ' ۳
,,	,,	۲	۱	ھوں سراپا	ھو رھا ھوں ' ن ۷
,,	,,	۳	۱	سب-سوں	نے ' ن ۱ تا ۷-کی ' ن ۲
,,	,,	۴	۱	پہ گرچہ-نو خط	کے گرد ' ن ۲ تا ۴-پو خط ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	تیرا	تیرے ' ن ۱ ' ۷
,,	,,	۶	۱	دل جلے-کدھی	دل چلے ' ن ۲-کلے ' ن ۱

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
					(کسی نے)
۲۹۵	۳۰۴	۶	۱	رنگ و بو	رنگ یو ' ن ۱ ' ۲ ' ۴
۲۹۶	۴۰۴*	۷	۱	چلنا	جانا ۱ تا ۵
,,	,,	۷	۲	(عشق) بازاں	بازوں ' ن ۱ ' ۶ ' ۷ ' بازی ' ن ۵
,,	,,	۸	۱	لچھمن	لکھمن ' ن ۱ ' ۲ ' ۴ ' ۵
,,	۵۰۴†	۱	۱	گرچہ - یارجانی	نازو ' ن ۲ تا ۵ - گرچہ آنی ' ن ۲ تا ۵ - گرجوانی ن ۳ ' ۴
,,	,,	۳	۱	نہوں	نہوں ' ن ۱
۲۹۷	,,	۹	۱	صاف صاحب دل	صاحب دل کی ' ن ۵
,,	,,	۹	۲	گوہر بحر	گوہراں سنج ' ن ۲ ' ۴
,,	۶۰۴‡	۴	۲	کہ (شب)	گرچہ ' ن ۱ - روز و ' ن ۳ ' ۴ ' یو ' ن ۱ ' گر ' ن ۷
۲۹۸	,,	۵	۲	حق میں ' جاں نثاروں کے	جان نثار کے حق میں ن ۳ ' تا ۵
,,	,,	۶	۲	وجہ	وہ چہ ' ن ۲ ' ۳
,,	,,	۷	۲	جامہ	چیرہ ' ن ۱ ' ۲ ' ۴
,,	,,	۹	۱	گوش رکھہ کے	کان دھر کے ' ن ۴

---

* یہ غزل ن ۳ ' میں نہیں ہے اور شعر ۲ ' ن ۴ ' میں نہیں ہے-

† اس غزل کا شعر ۸ ' ن ۲ ' میں نہیں ہے —

‡ یہ غزل ن ۶ ' میں نہیں ہے ' شعر ۳ ' ن ۵ ' میں نہیں ہے اور پہلا مصرعہ شعر ۳ ' کا ن ۷ ' میں فٹ نوٹ والا ہے اور شعر ۵ ' ن ۲ میں شعر ۶ ' ن ۷ ' میں اور شعر ۷ ' ن ۳ ' ۷ ' میں نہیں ہیں—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۹۸	۴۰۷*	۲	۲	خوش نگاہوں	خوش نگاہاں، ن ۵
,,	,,	۳	۱	کم نکلنے میں	کم نگاہی میں، ن ۱، ۴، ۵
,,	,,	۳	۲	عشق بازاں کی	عشق بازوں میں، ن ۱
,,	,,	۵	۱	بندھی	بندھیا، ن ۱ تا ۷ (باندھی)
۲۹۹	,,	۹	۱	(عشق) بازاں	بازوں، ۱ تا ۴- بازی ن ۶، ۷
,,	۴۰۸	۴	۱	سے	سوں، ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	آج کہ	آج توں، ن ۱، ۲، ۶، ۷
,,	,,	۷	۲	یار	زلف، ن ۲ تا ۵
۳۰۰	۴۰۹†	۱	۲	میں جیوں کال دسا	دل حال، ن ۱ - دسے، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۲	۱	جب ستی (دل)	جب جا، ن ۱ - جا کے پو، ن ۲، ۴، ۵ - اُسے، ن ۷
,,	,,	۲	۲	(غم) کے	(غم) نے، ن ۱
,,	,,	۳	۲	کیا	دیا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	کا یہ	کی یو، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۴	۲	گرداں	گردوں، ن ۵
,,	,,	۵	۱	ہوا	ہوئی، ن ۱، ۵- اچھے، ن ۶
,,	,,	۵	۲	جن نے دیوار	جس نے محراب، ن ۲
,,	,,	۵	۲	گرداب	محراب، ن ۳ تا ۷

---

* اس غزل کا شعر ۶ ن ۳ میں نہیں ہے —
† اس غزل کا شعر ن ۳ میں، اور شعر ۴، ن ۷، میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۰۰	۴۰۹	۶	۱	سکھا	سوکا ' ن ۱' (سو کھوا)
,,	,,	۷	۲	میسر ہو	نصیب ہووے ' ن ۱ '۳' ۴ نصیباں ہو' ن ۵' نصیبہ ہو ' ن ۲' ۶' ۷
,,	۴۱۰*	۱	۲	سبزی	سبزۂ' ن ۱ تا ۵ ' ۷
,,	,,	۲	۱	نرگس - کبھی	سرکش ' ن ۱ - کہیں ن ۶' ۷
۳۰۱	,,	۵	۲	آیا ہے	آتا ہے ' ۱ تا ۵' ۷
,,	,,	۶	۲	صنم ؛ مفتوں	سجن' ن ۱ - سجنوں ن ۲ تا ۴' ۵
,,	,,	۸	۲	(ہوس) سوں	کوں ' ن ۳ -
,,	۴۱۱†	۳	۱	نہیں	ہے ' ن ۴ ' ۵
۳۰۲	,,	۶	۱	رنگ	دنگ ' ن ۱' ۲' ۵ تا ۷
,,	,,	۷	۱	دھیان	ذھن ' ن ۱ تا ۴ ' ۶' ۷
,,	,,	۷	۲	ہوئی ہے	ہوا ہے ' ن ۱ تا ۴ ' ۶
,,	۴۱۲	۱	۱	مد ہوشی	بیہوشی' ن ۱
,,	,,	۳	۲	سلطاں نے - دیا	سلطانی ' ن ۱ تا ۷ کا ہے' ن ۲' ۴
,,	,,	۳	۲	فیض	حاصل ' ن ۲ - میل ن ۳ تا ۵
,,	,,	۴	۱	(تاب) پر	میں - ن ۳' ۴
,,	,,	۴	۲	جس	اِس ' ن ۱ تا ۵

---

* اس غزل کا شعر ۴ ن ۳' ۴ میں نہیں ہے —

† اس غزل کے شعر ۳' ۶ ' ن ۳ میں نہیں ہیں اور شعر ۴ ' ن ۲ میں نہیں ہے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۰۲	۴۱۳	۱	۱	حافظے	حافظاں ' ن ۲ ' ۳
,,	,,	۱	۱	دکھلاتا ھے	دکھلایا ھے ' ن ۱ تا ۳ ' ۵ ' ۷ ' دکھلائی ھے ' ن ۴ ' ۶
۳۰۳	,,	۲	۱	موج زن	مونسن ' ن ۲ - پیچ زن ' ن ۵
,,	,,	۴	۱	ھر رین	ھر زمیں ' ن ۲ - ھر زری ن ۳ (؟)
,,	,,	۵	۱	کے ادا کرتے	کوں بجا لانے ' ن ۲ -
,,	,,	۵	۲	مغفرت	معرفت ' ن ۲ تا ۴
,,	۴۱۴*	۱	۱	کنایت	اشارت ' ن ۲ ' ۵
,,	,,	۳	۱	نمن	نمط ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۷	۱	ھوے	ھویں ' ن ۲ ' ۴ ' ۵
۳۰۴	,,	۸	۲	غیبت	ات پت ' ن ۱
,,	۴۱۵†	۱	۲	مصور دنگ ھے جس جلوۂ	مصور رنگ نہیں لکھتے ھیں اُس ' ن ۵
,,	,,	۲	۱	(ھوا) جی	جیوں ' ن ۲ ' ۷ - ھوں ' ن ۱ ' ۵
,,	,,	۳	۱	پیچوں	پیچاں ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	اندیشہ نہیں	ھے اندیشہ ' ن ۱
,,	,,	۴	۱	ھوی ھے خوش وقتی	یوں ھوا ھے خوش ' ن ۵
,,	,,	۵	۱	نگاہ تیز	نگہ کے تیر ' ن ۱ ' ۴ ' ۶ ' ۷ '

---

* اس غزل کا شعرا ' ن ۳ ' ۴ میں نہیں ھے ' اور شعر ۵ ' ن ۴ ' ۵ میں نہیں ھے - اور شعر ۶ کا مصرعہ اول - ن ۵ میں اس طرح ھے :—

" فارغ ھے دل وہ نور معانی سوں جس منیں "

† یہ غزل ن ۳ ' ۴ میں نہیں ھے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۰۴	۴۱۵	۶	۱	صفے پر خط لکھا قدرت کے کاتب نے	صفحہ اوپر لکھا ہے کاتب قدرت ، ن ۳ ، ۵
۳۰۵	۴۱۶*	۴	۱	سایہ	باعث ، ن ۱
,,	۴۱۷†	۴	۱	ہے مجھہ	مجھہ ہے ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۲	تیر	تیرا ، ن ۱ تا ۳ ، ۶
۳۰۶	,,	۸	۱	ہر شب - جلتی	ہر دم ، ن ۱ - ہنستی ن ۱ تا ۸
,,	۴۱۸‡	۱	۲	نہ کیوں ہو دل	نہ ہوے دل کیوں ، ن ۱- نہ ہوے کیوں دل ، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۳	۱	ہے (مجھہ) دل (پر)	تھا-میں ، ن ۱ ، ۲ ، ۶ ، ۷
,,	,,	۹	۱	ہوں	ہے ، ن ۳ ، ۴
۳۰۷	۴۱۹	۱	۲	پگھل	سگل ، ن ۳ ، ۴ ، ۵
,,	,,	۲	۱	کہا ہے- جو	کاں ہے (کہاں) ، ن ۱ تا ۷ کہ ، ن ۱
,,	,,	۲	۲	دہشت	وحشت ، ن ۳ تا ۵
,,	,,	۴	۱	سوں پہلے جو کہ موے	ستی اگے جو موے ، ن ۱ ، ۶ ، ۷ سوں جو موے ہیں ، ن ۲ ، ۳ ، ۴ ، ۵

---

* یہ غزل ن ۵ ، میں نہیں ہے اور اِس غزل کا شعر ۲ ، و ۴ ن ۳ ، میں نہیں ہے اور شعر ۴ ، ن ۷ ، میں نہیں ہے —

† اس غزل کا شعر ۵ ، ن ۵ ، میں نہیں ہے —

‡ اس غزل کا شعر ۳ ، ن ۳ ، ۴ ، میں اور شعر ۴ ، ن ۴ ، میں نہیں ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۰۷	۴۱۹	۵	۱	ہیں جوکہ	جو کوی ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	دنیا میں ہاتھہ اپنے وہ	وہ ہاتھہ ' ن ۱ تا ۷ اس دنیا ملیں ' ن ۱ ' ۵ تا ۷ - اپس' ن ۲' ۳' ۴ - جہاں'ن ۷ -
,,	*۴۲۰	۱	۲	گنگن	گگن' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	درس	جمال' ن ۵
۳۱۰	مستزاد۱+۲		۳	گنگن	گگن ' ن ۴' ۶' ۷
,,	,,	۳	۱	ہے	ہیں ' ن ۴
,,	,,	۳	۳	سحر جاکے	صبح گاہ ' ن ۴
,,	,,	۵	۱	کی آتی ہے	کئی آتے ہیں'ن ۴
,,	,,	۵	۲	کو	کے ' ن ۶'۷
,,	,,	۵	۴	بچناں	سخناں ' ن ۴ ' ۷
۳۱۳	۴	۱	۱	کیدا ہے	کیتا ہے' ن ۲ ' ۵ تا ۷- کیتا ہوں ' ن ۳' ۴
,,	,,	۱	۲	کھویا	گویا' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱	۳	عشوہ گری	سیمبری ' ن ۲ تا ۴ ' چھند بھری'ن ۵ تا ۷
,,	,,	۴	۱	میرے اُپر	آپ اُپر ' ن ۲ تا ۷ - آپ پر میں ' ن ۵
,,	,,	۴	۱	توغ زباں	رنگ وفا ' ن ۲ - برگ وفا ' ن ۳' ۴- ترک وفا ' ن ۵ تا ۷

---

* اس غزل کے بعد کی دونوں غزلیں نمبر ۴۲۱ و ۴۲۲ 'انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہیں —

† یہ مستزاد صرف ن ۴' ۶' ۷' میں ہے- اور مستزاد نمبر ۲'۳' کسی نسخے میں نہیں ہیں —

صفحہ	مستزاد	شعر	مصرع	لفظ	متن	لفظ نسخ
۳۱۳	۴	۴	۲	طرار		بھزار، ن ۶
,,	,,	۴	۳	باندھے ھے		باندھا ھے، ن ۲ تا ۷
۳۱۴	,,	۵	۳	کرتا		کھتا، ن ۲ تا ۷
,,	۵	۱	۱	کن نے		کس نے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱	۱	اِن		اِس، ن ۵، ۶
,,	,,	۱	۳	اُسے		مجھے، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۱	۴	اِن		اِس، ن ۵، ۶
,,	,,	۲	۳	کن نے		کس نے، ن ۲، ۳، ۷
,,	۵	۳	۱	ترا		ھمہ، ن ۵
,,	,,	۳	۳	نیرنگ دیا ھے		پر رنگ لیا ھے، ن ۲ تا ۴
						بے رنگ دیا ھے، ن ۵، ۷
۳۱۵	۶*	۲	۱	حب کی		جب کہ، ن ۷
۳۱۶	۷	۳	۴	تو		یو، ن ۲- سو، ن ۷

(مخمسات)

۳۱۷	۱†	۳	بند ۳	دیکھی		دیکھا، ن ۶، ۷
,,	,,	۴	۱	تھا دل و سینہ پہ مثل سل		اول تھا سینے پر مثال سل، ن ۷
۳۱۸	۱	۵	۲	بھی شمسیہ کی لکھی		کی آئینے نے تھی، ن ۷
,,	,,	۵	۳	تو خواب		یو خیال، ن ۶ تا ۸
۳۲۰	۳‡	۱	۲	(شمع) ,,		توں، ن ۵

---

* یہ مستزاد صرف ن ۷، میں ھے اور مستزاد ۷، ن ۲، ۷ میں ھے۔

† یہ خمسہ ن ۲ تا ۵، میں نہیں ھے اور خمسہ نمبر ۲ کسی نسخے میں نہیں ھے —

‡ ن ۲، ۳، میں نہیں ھے۔ اور بند ۳ ن ۵، میں نہیں ھے۔

صفحہ	مخمس	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۲۰	۳	۱	۳	شکن	سخن، ن۵
,,	,,	۱	۵	گلشن	مجلس، ن ۴، ۵
,,	,,	۱	۵	نہ کھول اپنے نین	نہ کرماتی نین، ن۵(؟)
,,	,,	۲	۱	فصیحاں خلق کے	جگت کے شاعراں، ن ۴
,,	,,	۲	۳	اور	ہور، ن ۴ تا ۶
,,	,,	۲	۲	اور زلف کالی	زلف کالی کوں، ن ۷
,,	,,	۲	۵	پلکاں کے کانٹاں	کانٹاں کے پلکاں، ن ۴ خاراں، ن ۵
,,	,,	۲	۵	نہ رکھہ	نہ دھر، ن ۴، ۵، ۷
,,	,,	۳	۱	قد جیوں	اس قد، ن ۲
,,	,,	۴	۱	رخسارے	رخساراں، ن ۴
,,	,,	۴	۳	کے سارے	سیتی کئی، ن ۴، ۷- کے کتے، ن ۵
,,	,,	۴	۵	یہ	توں، ن ۴
۳۲۱	,,	۵ *	۲	تکو دکھلا	نہ دکھلانا، ن ۷
,,	,,	۵	۴	مت (دکھلا)	نا، ن ۴، ۶
,,	,,	۵	۵	مہتاب میں بھی- کس سوں اے	اغیار سوں اے نازنین، ن ۷
,,	,,	۶	۱	عاشق	عاشقاں، ن ۴
,,	,,	۶	۲	آوارہ	آوارے، ن ۴، ۶
,,	,,	۶	۳	دھویا	دھوے، ن ۴
,,	,,	۶	۴	جوشایق شمع رو- کا ہے	جو عاشق تجھہ، شمع رو کا ن ۴، ۶، ۷-
,,	,,	۶	۵	نہ دھرنا	نہ دھرتے، ن ۴- نہ دھرتا ن ۶، ۷

* یہ بند ن ۵، میں نہیں ہے —

صفحہ،	مخمس،	بند،	مصرع،	لفظ، متن،	لفظ، نسخ،
۳۲۱	۳	۷	۱	جہاں	دنیا ، ن ۴ ، ۶ ، ۷
،،	،،	۷	۳	ھے	میں، ن ۴، ۷
،،	،،	۸	۲	ملاحت	ملامت ، ن ۴، ۶
،،	،،	۸	۴	سو قباحت	صد (سو،ن۷) قیامت ن ۴، ۶ ، ۷
،،	،،	۹	۲	میں احوال	منہیں حال ، ن ۵
۳۲۲	،،	۹	۵	(شوق) تا	سوں، ن ۴ - توں ، ن ۵ ، ۶، ۷
،،	۴*	۱	۲	آئینے	آپ نے، ن ۶
،،	،،	۱	۵	تب	تو ، ن ۴ ، ۶ - تجھہ،ن ۷
،،	۴	۲	۳	کے	کئی ، ن ۴، ۶، ۷
،،	،،	۲	۴	کے دل	کئی دل ، ن ۴، ۶، ۷
،،	،،	۲	۴	کے بند	پھند ے ، ن ۴
،،	،،	۳	۱	تو - رھے	تیرا ، ن ۴، ۶، ۷ اھے ، ن ۴، ۶، ۷
،،	،،	۳	۲	دکھوں	دکھی ، ن ۴ ، ۷
،،	،،	۳	۲	توں دکھہ سرورھے	درباں تو - رھے ، ن ۷
،،	،،	۳	۳-۴	رھے	اھے ، ن ۴ ، ۶ ، ۷
۳۲۳	،،	۴	۴	تھے	ھیں ، ن ۴
،،	،،	۵	۱	گنگن	گگن ، ن ۴ ، ۶ ، ۷
،،	،،	۶	۳	لو تیں	لوتے، ن ۴ ، ۶ ، ۷
،،	،،	۶	۴	کتے	کرتے ، ن ۷
،،	،،	۶	۵	سنتا	سنیا ، ن۶ ، ۸
،،	،،	۷	۴	کرتا	کیتا ، ن ۴، ۶، ۷

* یہ خمسہ ن ۴، ۶، ۷ میں ھے ، بند اول کے مصرعے اُلٹ پلٹ ھیں۔

صفحہ	مخمس	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۲۴	۵*	۱	۲	نو نہال	خوشخصال ' ن ۶
,,	,,	۳	۱	عالم	دنیا ' ن ۴
,,	,,	۳	۲	کوں	سیں ' ن ۴
,,	,,	۳	۳	راز دل	دل کا راز ' ن ۷
,,	,,	۳	۴	اُس کی	دل کی ' ن ۷
,,	,,	۴	۴	کی - بیچ	کا ' ن ۷-پیچ ' ن ۷
۳۲۵	,,	۶	۲	مطلوب	درکار ' ن ۴
,,	,,	۶	۲	یہ اُس کوں جوہے	یو آب توں ہوے ' ن ۶-تو اب تو ہو ' ن ۴ ' ۷
,,	,,	۶	۳	جہاں منیں	جہان میں ' ن ۴
,,	,,	۶	۳	جستجو	یو گفتگو ' ن ۴ ' ۶
,,	,,	۶	۵	بزرگوں	بزرگاں ' ن ۴ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۷	۲	عاقبت	معرفت ' ن ۷
,,	,,	۸	۱	کی (بزم)	کوں ' ن ۴
,,	,,	۸	۲	ھضم	حزم ' ن ۴
,,	,,	۸	۳	اُن کے جنھیں	اُس کے جسے ' ن ۴ ' ۶ ' ۷
۳۲۶	,,	۹	۳	کہتا	کہتا ' ن ۷
,,	۶†	۱	۱	خدا	ادا ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۱	۴	خواھاں	خوا ھوں ' ن ۲ تا ۵
,,	,,	۲	۱	رکھے ھے	رکھے ھیں ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۲	۲	سلی ھے	سلے ھیں ' ن ۲ تا ۵ ' ۷
,,	,,	۲	۳	او	اے ' ن ۲ تا ۷

---

* یہ خمسہ صرف ن ۴ ' ۶ ' ۷ میں ھے - اور اس کے دوسرے بند کے مصرعے ن ۳ ' ۴ ' میں الٹ پلٹ ھیں —

† اس خمسہ کا بند ۴ ' ن ۳ ' ۴ میں نہیں ھے —

صفحہ	خمسہ	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۲۷	۶	۵	۱	سب رقیباں ہیں کور	سبھ رقیباں اے نور ' ن ۲ تا ۶
,,	,,	۶	۵	دل ہوا خوں مرا	دل مرا خوں ہوا ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۷	۲	مدعاے	مدعا کوں ' ن ' ۳ ' ۷
,,	,,	۷	۳	دوام	مدام ' ن ۲ ' ۵ ' ۷
,,	,,	۸	۱	سرکشوں	سرکشاں ' ن ۷
,,	,,	۸	۴	حق اگے	حق نزیک ' ن ۲ تا ۵ نزد حق ' ن ۷
۳۲۸	,,	۹	۲	ہوش	جیو ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۹	۳	راہ میں	رہ میں آ ' ن ۲ تا ۴ ' ۵
,,	,,	۱۰	۲	چشم ظاہر بیں	اہل پندار ' ن ۲ تا ۵ ' ۷
۳۳۰	۸*	۱	۵	میں	سوں ' ن ۶
۳۳۱	,,	۲	۱	سورج - اور	سور ' ن ۶ ' ۷ - ہور ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۲	۲	اور	ہور ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۲	۵	بوجھکے ہے	جلوہ گر ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۳	۲	اور (والشمس) ہے	ہور ' ن ۷ - ہیں ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۳	۳	پیدا	بندہ ' ن ۶
,,	,,	۳	۴	ہر (سرمناں)	سب ' ن ۷
,,	,,	۴	۱	جاکر دیا - گلزار میں	چاکی دیا ' ن ۶ - کوں ' چاک کر گلزار کے ' ن ۷
,,	,,	۴	۲	پھانسا	پایا ' ن ۶ ' ۷

---

* صرف ن ۶ ' ۷ میں ہے - اور بند ۶ ' ن ۶ میں نہیں ہے اور خمسہ ۷ و ۹ کسی نسخے میں نہیں ہے —

صفحہ	خمسہ	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۳۱	۸	۴	۴	سائے سوں اپنے کردیا	وہ سایۂ غایب کیا ' ن ۶ (؟)
,,	,,	۴	۵	اے رشک گلزار ارم	رشک گلستان اِرم ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۵	۳	سخن	سجن ' ن ۷
,,	,,	۶	۳	(تجھہ) سے	سوں ' ن ۷
,,	,,	۶	۴	یدبیضا) لیا	کیا ' ن ۷
۳۳۲	,,	۶	۵	سوں ہو	کا توں ' ن ۷
,,	,,	۷	۴	گرداں ہوے	گرداں ہیں ' ن ۷
,,	,,	۷	۴	دونوں	وہ دو ' ن ۶ ' ۷
۳۳۴	*۱۰	۲	۵	رنگیں	رعنا ' ن ۲
۳۳۵	,,	۶	۵	کہ جن	کہ جس ' ن ۲ ' ۶ جنوں ' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۷	۳	سدا وہ	سو دایم ' ن ۲ تا ۴ - جو ' ن ۳ ' ۴
۳۳۶	†۱۱	۱	۱	تیرے سجن	تیرا سجن ' ن ۷
,,	,,	۱	۲	اور - تیرا	ہور ' ن ۴ - اس کا ' ن ۴
,,	,,	۱	۲	دل منیں	دل میں ' ن ۴
,,	,,	۱	۲	کان میں	کان یس ' ن ۴ ' ۵ کہان ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۲	۴	جی	وہ ' ن ۷

---

* یہ خمسہ ن ۵ میں نہیں ہے - اور ن ۲ تا ۷ ' میں بند اول کے مصرعے الٹ پلٹ ہیں —

† ن ۲ ' ۳ ' ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	خمسہ	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۳۶	۱۱	۳	۱	نمن	پیا ' ن ۴
,,	,,	۳	۴	سوں تن	میں یو ' ن ۴
,,	,,	۳	۵	در حوت	میں جوت ' ن ۴ ' ۷
,,	,,	۴	۲	لے کر	لا کر ' ن ۴
,,	,,	۴	۳	میں یوں	مئیں ' ن ۴
,,	,,	۴	۳	تھی طور	کوہ طور ' ن ۴
,,	,,	۴	۵	اور	ھور ' ن ۶ ' ۷
۳۳۷	,,	۵	۳	سخنور - اور	سخنوں ' ن ۷ - ھور ' ن ۴ ' ۶
,,	,,	۵	۴	جان	خال ' ن ۴ (خیال)
,,	,,	۵	۵	غم مئیں جھک جھک سجن	غم میں جھر جھر اے سجن ' ن ۴
,,	۱۲ *	۲	۱	یک دم نہیں ' تجھہ سیں	توں مجھہ سوں نہیں یک دم ' ن ۴
,,	,,	۳	۱	تیری نشۂ صہبای (حسن)	تیرا گلشن صحرای (؟) ن ۲ ' ۴
,,	,,	۳	۳	رحمت	ہمت ' ن ۲ ' ۴ ' ۵ ' ۷
۳۳۸	,,	۴	۱	خرد سالی	خوبروئی ' ن ۵
,,	,,	۴	۱	معتبر	بیشتر ' ن ۴
,,	,,	۴	۴	کے خال	و خال ' ن ۲ ' ۴ - کے حال ' ن ۶

---

* یہ خمسہ ن ۳ میں نہیں ہے ' اور مصرعہ ۲ ' ن ۲ تا ۴ ' ۵ ' ۷ میں مصرعہ ' ۳ ' ہے اور مصرعہ ۳ ' مصرعہ ۲ ہے - اور بند ۲ کا مصرعہ ۲ مصرعہ ۳ ' و مصرعہ ۳ مصرعہ ۲ ہے - اور بند ۳ کا بھی مصرعہ ۲ ' ن ۲ ' ۴ ' ۵ میں مصرعہ ۳ ہے اور مصرعہ ۳ ' مصرعہ ۲ ہے —

صفحہ	خمسہ	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۳۸	۱۲	۵	۲	رنگ گل ہے تجکیں فرش مخملی	فرش ہے یو چمنی یا ہے مخملی ' ن ۴
,,	,,	۵	۳	جنت فردرس	جنت الفردوس ' ن ۲
بند - شعر ——				ترجیع بند (۱)	
,,	۱+	۲	۲	ہر صبح و ہر شام	اُس کی صبح و شام ' ن ۳
۳۳۹	,,	۶	۱	زار	پاک ' ن ۲ ' ۵ ' ۶
,,	,,	۸	۱	شتابی خبرلے	خبرلے شتابی (پورے ترجیع بند میں) ن ۲ تا ۴
,,	,,	۸	۲	عشق میں	ہجر سوں ' ن ۲ تا ۴
,,	۲	۲	۳	اُس کی	جس کی ' ن ۲ تا ۵ ' ۷
,,	,,	۳	۲	پہلے	پہرے ' ن ۲ تا ۵ ' ۷
,,	,,	۴	۲	بوجھے	پوچھے ' ن ۷
,,	,,	۶	۱	کوں	سوں ' ن ۲ تا ۵ ' ۷
,,	۲	۶	۲	زرگری	دل گری ' ن ۲
۳۴۰	۳	۱	۴	کا ہے	میں ہے ' ن ۲ تا ۵ ' ۷
,,	,,	۶	۱	مرا	مری ' ن ۲ تا ۷
,,	۴	۲	۱	فانی	پانی ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۲	۲	جو دیکھا - تے	کہ دیکھے جلے ' ن ۲ ' ۴
۳۴۱	,,	۵	۲	کہ دائم ہے بلبل کا	بلبل کا دائم ہے ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۶	۱	جی جو	جو ' ن ۲ تا ۵
,,	,,	۶	۱	کوں	سوں ' ن ۳ تا ۶

---

† یہ ۲ تا ۷ میں ہے —

صفحہ	بند	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۴۱	۵	۱	۱	ابروؤں	ابروان ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۱	۱	کمال	جمال ' ن ۵
,,	,,	۴	۱	(روز) تھا	تھے ' ن ۲ ' ۳ ' ۵ ' ۷
,,	,,	۴	۲	ہر گز	جب لگ ' ن ۲ ' ۳ ' ۴ ' ۷
,,	,,	۶	۱	سوں	مجھ ' ن ۲ ' ۳ ' ۴
۳۴۲	۶	۳	۱	اس نے	ان نے ' ن ۳ تا ۷
,,	۷	۱	۱	کا	پہ ' ن ۲ تا ۵ ' ۷
,,	,,	۲	۲	یو	جیوں ' ن ۲ تا ۵ ' ۷
۳۴۳	,,	۴	۲	آرسی شرم سوں	شرم سوں آرسی ' ن ۲ تا ۵ ' ۷

——— ترجیع بند (۲) ———

۳۴۴	۱	۷	۱	ہے تیری ظاہری	تری ہوے ظاہر ' ن ۴ ' ۶ ' ۷
۳۴۵	۲*	۳	۱	خرد	عقل ' ن ۴
,,	,,	۳	۱	تجھہ مبارک خرد کی	روے انور کی تیرے ' ن ۷ ' ۸
,,	,,	۳	۲	بے تاب	در تاب ' ن ۴
,,	,,	۴	۱	عا قلاں	عالماں ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۴	۱	کہا	کہے ' ن ۴
,,	,,	۵	۲	سے	سوں ' ن ۴ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۶	۲	ہوا	ہوے ' ن ۴
,,	,,	۸	۱	تا قیامت	حشر لگ ' ن ۴

* ن ۴ میں اس بند کے پہلے شعر کا پہلا مصرعہ اور دوسرے شعر کا پہلا مصرعہ نہیں ہے ۔ اور دوسرے شعر کا دوسرا مصرعہ ' پہلے شعر کا ہے —

صفحہ	بند	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۴۵	۲	۹	۱	تجھہ شہ کی	شیراں یوں ' (؟) ن ۴
۳۴۶	۳	۵	۱	سحر	صبح ' ن ۴ ' ۶
,,	,,	۷	۲	میں	کہں ' ن ۴
,,	,,	۱۰	۱	مرقد کوں	یو مرقد ' ن ۴ - مرقد تو ' ن ۶
,,	۴	۳	۱	(فلک) کے	پر ' ن ۴
۳۴۷	,,	۹	۱	تجھہ سوں - نت شرف ہے شرف	شرف ' ن ۴ - تجھہ سوں مدام ' ن ۴
۳۴۷	۵	۶	۱	گداز ہے	گزر ہے ' ن ۴ - گزارے ن ۷

قصاید (۶) *

۳۴۹ ا ق	۴	۲	اس کوں	اس کی ' ن ۶
,,	,,	۷	۱	بے ہمتا	با ہمت ' ن ۲
,,	,,	۱۰	۱	ہو وہ	ہوے ' ن ۵
,,	,,	۱۰	۱	عتاب	مزاج ' ن ۵
۳۵۰	,,	۲	۲	جل (کے)	جگ ' ن ۲
,,	,,	۳	۲	نطق	لفظ ' ن ۲ ' ۴ ' ۶
,,	,,	۵	۶	اس کا ہے - اکمل عاشق ہے - اول ' ن ۵
,,	,,	۶	۱	مکھہ کوں بے جاھے سین ہویدا ہے ' ن ۵
,,	,,	۶	۱	بے جا	یکتا ' ن ۷ - بیجاں ' ن ۴
,,	,,	۶	۲	اور	ہور ' ن ۴ ' ۵ ' ۷
,,	,,	۷	۲	ہیں	یار ' ن ۲

* ن ۱ ' ۳ میں کوئی قصیدہ نہیں ہے - اور ن ۴ میں کچھہ اوراق نہیں ہیں - قصاید کے ' اشعار کے نمبر بہ لحاظ صفحہ ہیں —

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۵۰	۱	۹	۲	کیسے	کیا ' ن ۷
,,	,,	۱۰	۲*	کہنے	کہتے ' ن ۲ ' ۵ ' ۶ - کرتے ' ن ۴
۳۵۱	,,	۱	۲	رتبے کا - عرش پر	رہنے کا ' ن ۴ - ہے عرش پہ ' ن ۳ تا ۵
,,	,,	۳	۱	جن نے	جس نے ' ن ۲ ' ۵
,,	,,	۴	۱	نام	ناوں ' ن ۲ تا ۵
,,	,,	۴	۲	زور نے زور بل نے	روز نو روز عید ' ن ۵
,,	,,	۹	۱	وہ کہ جس کی دہشت سوں	جسکے خوف و ہیبت سوں ' ن ۲ ' ۴ ' ۵ ' ۷
,,	,,	۱۰	۱	ہیں یہ	یو ہیں ' ن ۴ تا ۷
,,	,,	۱۱	۱	نام	ناوں ' ن ۴ تا ۷
,,	,,	۱۲	۱	جہاں	زماں ' ن ۴
۳۵۲	,,	†۱۴	۱	اس میں	سو اس ' ن ۵
,,	,,	۴	۱	دم مارنے	دم زنی ' ن ۵
,,	,,	۴	۱	جاگہ	طاقت ' ن ۴
,,	,,	۵	۱	وہ پایا ہے	کا ' ن ۴ ' کوں پایا وہ ن ۵
,,	,,	۵	۲	جی کوں	جیو ' ن ۲ ' ۴ ' ۵ ' ۷
,,	,,	۷	۱	دنیا	عالم ' ن ۴
,,	,,	۷	۲	پا تلک	پاوں لگ ' ن ۲ ' ۴ تا ۷
,,	,,	۷	۲	محیل و دغل	محل دغل ' ن ۲ ' ۴ تا ۶

---

* یہ مصرعہ ن ۷ میں یوں ہے " جن پہ آیا کلام عزو جل "

† یہ شعر ۷ ' میں نہیں ہے —

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۵۲	۱	۸	۲	دبن	دیں کے ' ن ۷
,,	,,	۱۰	۲	طلب اس کی	طالب اُس کے ' ن ۲ ' ۴ تا ۷
,,	,,	۱۰	۲	نہیں ہے	نہیں ہیں' ن ۴ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۱۱	۱	پائوں	پانواں ' ن ۷
,,	,,	۱۲	۳	کسسل	کم مل' ن۷ (؟)
۳۵۳	,,	۱	۱	مال	زر' ن ۵
,,	,,	۱	۲	مت — میں	تب — سوں' ن ۵
,,	,,	۴	۱	سب (کوں)	اُس' ن ۲ ' ۴' ۵' ۷
,,	,,	۵	۱	بوجھہ	دیکھہ' ن ۵
,,	,,	۶	۲	کیا ہے	کوئی' ن ۲' ۴' ۵' ۷
,,	,,	۷	۱	جو (کہا)	جوں' ن ۴'۷
۳۵۴	,,	۱	۲	اُس کوں آوے کل	اُس کے گھر آ کل' ن ۴ ۵ - آکے اُس کے کھل' ن ۲
,,	,,	۲	۱	کیوں	یو' ن' ۲
,,	,,	۶	۱	اُن	اُس' ن ۲' ۴' ۶
,,	,,	۹	۱	ہو وہ	ہوے' ن ۵' ۶
,,	,,	۱۱	۱	ہوسکے اُس پری کا	ہوا اُس شمع رو سے' ن۷
۳۵۵	,,	۱	۲	ہے مرا جیو اُس اُپر بل بل	آے میرے حواس اُپر ہل چل' ن ۷
,,	,,	۲	۱	ٹٹے	ٹوٹیں' ن ۴' ۵' ۶
,,	,,	۵	۱	باقیں	باناں' ن ۴' ۶' ۷
,,	,,	۶	۱	تجھہ پیو کے	ورتجھہ پیو کے' ن ۲' ۴' ۵ - دوڑ کر تجھہ' ن۷
,,	,,	۷	۱	اُپر	انگے' ن ۲' ۴' ۵
,,	,,	۸	۲	تہا سنگل	بہا سانگل' ن ۲' ۴' ۵

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۵۵	۱	۱۲	۲	یوں	جو، ن ۲، ۴، ۶
۳۵۶*	,,	۱	۱	یار	باز، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۱	۲	حسن	جس کے، ن ۴
,,	,,	۶	۲	نہ دکھا	نہیں دکھا، ن ۴ تا ۷
,,	,,	۷	۲	کمل	کنبل، ن ۲
,,	,,	۹	۲	کھینچا ہے	کھینچے، ن ۲-جوں، ن ۲، ۴، ۵
,,	,,	۹	۲	بوجھی ہوئی	یوں مجھے، ن ۷
,,	,,	۹	۲	ہے کیا اٹکل	کیا بیکل، ن ۷
,,	,,	۱۱	۲	غم میں تیرے	غم تیرے میں، ن ۲، ۴
۳۵۷†	,,	۱	۱	یہ جی	تو میں، ن ۷
,,	,,	۳	۲	وہ پڑا گل گل	دھل پڑا، ن ۵ - گھتا، ن ۷، پلپل (؟) ن، ۵
,,	,,	۴	۲	آنسو	انجھو، ن ۲، ۴ تا ۷
,,	,,	۹	۲	جن کوں	جس کوں، ن ۲، ۶، ۷
,,	,,	۱۰‡	۱	یہ (همزہ)	قوں، ن ۷
,,	,,	۱۰	۲	تیغ تیز	تیغ و تیر، ن ۷
۳۵۸	,,	۶	۱	وہ	دو، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۳	۲	(مصرعہ)	مثل ماهی کے کرتی ہے بیکل، ن ۷
,,	,,	۳	۲	ملیں ہے	میں بیٹھے، ن ۳، ۵
,,	,,	۵	۲	کیں-محل	کیا، ن ۲-عمل، ن ۷
,,	,,	۷	۱	بولا	بولے، ن ۲، ۵، ۷

---

* اس صفحے کے شعر ۴، ۶ ن ۲ میں نہیں ہیں —

† اس صفحے کا شعر ۴، ۶، (ن ۴) میں نہیں ہیں اور نہ آخری چار شعر ہیں —

‡ یہ شعر ن ۲ میں نہیں ہے —

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۵۸	۱	۱۱	۱	پھسل	کھسل ، ن ۵
,,	,,	۱۱	۱	اِس تہار	اُس پر ، ن ۷
۳۵۹	,,	۳	۲	کہ ار ذل	ارا ذل ، ن ۲
,,	,,	۶	۱	باجے	باجیں ، ن ۲ ، ۵
,,	,,	۶	۲	مندل	مندل ، ن ۲ ، ۷
,,	,,	۱۲	۱	پڑھے	پڑے ، ن ۲ ، ۵ تا ۷
,,	,,	۱۲	۲	ہوجاے	ہوجائیں ، ن ۲
,,	,,	۱۲	۲	جل جل	گل گل ، ن ۲ جل بل ، ن ، ۶ ، ۷
۳۶۰	۲	۴	۱	دریا کوں دل کے	دل کے دریا کوں ، ن ۲ ، ۴ تا ۷
,,	,,	۴	۱	لہو	اور ، ن ۲-اس ، ن ۴ ، ۵
,,	,,	۵	۲	سو جیسے	سدا جوں ، ن ۵
,,	,,	۹	۱	ورد پڑھنے درد کا	درد کا ، ن ۲ ، ۴ ، ۵ درد کوں ، ن ۲ ، ۴ درس ، ن ۵
۳۶۱	,,	۱	۲	کھنڈ	کھن ، ن ۲ ، ۴ ، ۵
,,	,,	۱	۲	ایواں	دیواں ، ن ۷
,,	,,	۲	۱	تجے	بوجھے ، ن ۵ - پھنچے ، ن ۲
,,	,,	۳	۱	کوں	کے ، ن ۲ ، ۴ ، ۵
,,	,,	۳	۱	کے سوں	کوں پو ، ن ۲-کی ہو ، ن ۴ ، ۵ کی سو ، ن ۶ ، ۷
,,	,,	۳	۱	کا وہی دیکھے جمال	وہی دیکھے در خیال ، ن ۲
,,	,,	۳	۲	جو مجنوں	جو کئی مجنوں ، ن ۲ ، ۵ جو جون مجنوں ، ن ۷

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۶۱	۲	۱۰	۱	نا د	نانوں ' ن ۲' ۴ - نام ن ۵
,,	,,	۱۰	۱	هووے خوش	هوخوشی ' ن ۲' ۴' ۵
,,	,,	۱۱	۱	تهاۃ	تهاؤں ' ن ۴ - تهانوں' ن ۵ ' ۷
۳۶۲	,,	۱	۱	رتبۂ عالي	مرتبۂ عالی' ن ۲' ۴' ۵
,,	,,	۳	۱	بهت	اگر ' ن ۲
,,	,,	۴	۲	گر تری امت	گر کرم تیرا ' ن ۲
,,	,,	۵	۱	کتابوں	کتا باں ' ن ۲' ۴ تا ۶
,,	,,	۷	۱	یه	سوں' ن ۲ - یوں' ن۴'۵
,,	,,	۸	۲	اُرم کی	میں اُرم کے' ن ۲ ' ۴ ' ۵ ' ۷
,,	,,	۹	۱	جان و	جان اُور' ن ۲
,,	,,	۹	۱	لاکهوں	لاکهاں ' ن ۲ ' ۴ تا ۷
,,	۳*	۵	۶	پونچهه	یو بوجهه' ن ۷
۳۶۴	,,	۱	۱	پهنلنگ	پلنگ ' ن ۶ (؟)
,,	,,	۲	۲	لوم	نوم' ن ۷ (؟)
,,	,,	۳	۱	قاتلاں	قابلاں ' ن ۶' ۷
,,	,,	۶	۲	اکلنگ	یکلنگ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۱۰	۲	تلنگ	بتلنگ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۱۱	۱	هے	هوں ' ن ۶' ۷
,,	,,	۱۰	۲	مجکوں فقر سوں نهیں	فقر سوں نهیں هے' ن ۷

* صرف ن ۶' ۷ میں هے—

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۶۴	۳	۱۲	۲	وہ	جو' ن ۷
۳۶۵	,,	۱	۱	دنیا	جہاں ' ن ۷
,,	,,	۵	۲	گر	کہ ' ن ۷
,,	,,	۷	۱	جنے	جتنے ' ن ۶' ۷
,,	,,	۷	۱	کرنے	کرتے ' ن ۶
,,	,,	۸	۲	گیا دریا کوں جو	گیا ہے دریا کوں ' ن ۷
۳۶۶	۴*	۴	۲	زخم یہ	جسم کوں ' ن ۷
۳۶۷	,,	۳	۱	دل کوں نہیں ہرگز مرے	نہیں دل کوں مرے ہرگز ن ۶' ۸
,,	,,	۱۰	۱	ہوی ہے	ہو سبھی ' ن ' ۶ ' ۷
۳۶۸	,,	۱	۱	اُس یہ	اُس کوں ' ن ۶ ' ۷
۳۶۹	۵†	۵	۶	ہوجھوں کر	ہوکر جوں' ن۷
,,	,,	۷	۱	کیے	کرے ' ن ۷
,,	,,	۷	۲	کوں	کی
,,	,,	۱۱	۲	پل میں صفا	دو پل منہیں' ن ۶' ۷
,,	,,	۱۱	۲	صفا	صنعاں ' ن ۷
۳۷۰	,,	۷	۱	عاشقاں	عارفاں' ن ۶' ۷
۳۷۱	,,	۱	۲	دبستانی	لبسیانی' ن ۶' ۸
,,	,,	۳	۲	کیے	کرے' ن ۷' ۸
,,	۶‡	۲	۲	کی بیت	کے بیت' ن ۷

---

* یہ قصیدہ ن ۶' ۷ میں ہے- اور ن ۷ میں " در تصوف " ہے

† صرف ن ۶' ۷ میں ہے —

‡ صرف ن ۶' ۷ میں ہے—

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۷۲	۶	۹	۲	اِتی	اتا، ن ۶، ۷
۳۷۳	,,	۳	۱	میں	یو، ن ۶، ۷
,,	,,	۶	۱	طبلہ	طبقہ، ن ۷
,,	,,	۷	۱	سوں	میں، ن ۷
,,	,,	۸	۱	اور	ہر، ن ۶
,,	,,	۱۰	۱	پر مقصد	ہر مقصد، ن ۶
۳۷۴	,,	۴	۲	جوہر	گوہر، ن ۷
,,	,,	۸	۲	تک	لگ، ن ۶
۳۷۵	,,	۳	۱	سرد	سیر، ن ۷
,,	,,	۹	۲	کی	سوں، ن ۷

مثنوی —— (مثنویات) ——

۳۷۶	۱*	۲	۱	مشتاق	عشاق، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۳	۲	یہ تن کا	توں اُس کا، ن ۲
,,	,,	۵	۱	پرکھنے	پرکھتے، ن ۶ ـ برہ کی، ن ۲، ۵ (؟)
,,	,,	۵	۲	فرض	فیض
۳۷۷*	,,	۱	۲	اُسی گل کے	آپس کے گل، ن ۵
,,	,,	۱	۲	دل	جیو، ن ۲، ۵
,,	,,	۴	۱	یہ دل	مجھے، ن ۵
,,	,,	۴	۱	کر جیوں	کردے، ن ۵
,,	,,	۴	۲	سنبل	کاہل، ن ۲، ۵
,,	,,	۸	۲	پلتھہ	نیہہ، ن ۷
,,	,,	۱۱	۲	کا دل	دل کا، ن ۲، ۵ تا ۷

---

* صرف ن ۱، ۳، ۴ میں نہیں ہے، اور ن ۲، میں یہ مثنوی مناجات کے نام سے ہے - ن ۵ میں دوسرے شعر سے شروع ہوتی ہے —

* اس صفحہ کے شعر ۸، ۹ و ۱۰ ن ۵ میں نہیں ہیں—

صفحہ	مثنوی	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۷۷	۱	۱۱	۲	کے مدح	قدح، ن ۷ (؟)
۳۷۸	,,	۱	۱	املاک و افلاک	الافلاک و املاک، ن ۲، ۵
,,	,,	۲	۲	جس باغ کا	روشن عیاں، ن ۵
,,	,,	۴	۲	کی یار	کا یار، ن ۲، ۵ تا ۷
,,	,,	۵	۱	وهی هے	اهے وہ، ن ۲
,,	,,	۶	۲	اُس کے	اُس کا، ن ۲، ۵، ۷
,,	,,	*۷	۲	نہاں	نہیاں، ن ۲، ۵، ۶، ۷
					(یہی صحیح ہے)
,,	,,	۷	۲	وهی	وہ ہے، ن ۲
,,	,,	۸	۲	کیا	دیا، ن ۵
,,	,,	۹	۱	کوئی	گُئی کہ، ن ۲، ۵
,,	,,	۹	۲	رہا	رہے، ن ۲، ۵
,,	,,	۱۰	۱	ابوالارواح	راس ارواح، ن ۲ - رسول ارواح، ن ۵
†۳۷۹	,,	۴	۲	بھولے	بھولوں، ن ۵، ۷
,,	۲	۱	۱	نور یک	رنگ یو، ن ۵
,,	,,	۲	۱	رہے	اهے، ن ۲، ۵، ۷
,,	,,	۲	۱	جس کے	اُس کے، ن ۵
‡۳۸۰	,,	۱	۱	وہ	جو، ن ۲
,,	,,	۴	۱	یہ جیوں	کہ جیوں، ن ۲
,,	,,	۷	۱	اشنان	آقام، ن ۲ (آ، قیام؟)

---

* اس کے پہلے ن ۵، ۷ میں یہ شعر اور ہے—
یہ دو عالم میں وو ہے شمع تنویر
کہ ہے اُس شمع کا سورج یو گل گیر

† اس صفحے کے شعر ۲ و ۳ (ن ۵) میں نہیں ہیں اور ن ۷ میں شعر ۳ سے "تعریف شہر" کا عنوان شروع ہوتا ہے—

‡ اس صفحے کا آخری شعر ن ۴، ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	مثنوی	شعر	مصرع	لفظ نسخ	لفظ نسخ
۳۸۰	۲	۸	۱	عجب قلعہ ہے وہاں اک	جو ہے قلعہ ارک وہاں، ن ۲ قلعہ ارک وہاں ہے، ن ۵
،،	،،	۸	۲	میں	میں ہے، ن ۷
،،	،،	۸	۲	انگوٹھی میں دنیا کے جہاں نگینہ	کہ جوں انگشتری اوپر نگینہ، ن ۲، ۵
،،	،،	۹	۱	بازا	نادر، ن ۷
،،	،،	۹	۲	کی (ہات)	کا، ن ۲، ۵، ۷
،،	،،	۱۰	۱	رہے	اہے، ن ۲، ۵
۳۸۱	،،	۱	۲	نزک وہاں پر ہے	نزک رقصاں ہے، ن ۲- ہے واں نزدیک، ن ۷- نزک وقاں ہے، ن ۶
،،	،،	۷	۲	تو ہے سب ملک پر اُس کا جو سکہ	جو سب ملکوں اوپر اُس کا ہے سکہ، ن ۲
،،	،،	۷	۲	جو	بھی، ن ۷
،،	،،	۹	۱	کئے	کتے، ن ۲، ۵، ۶، ۷،
،،	،،	۱۰	۱	اتی	تلے، ن ۲
،،	،،	۱۱*	۱	اتے	ایتے، ن ۶، ۷
،،	،،	۱۱	۲	عدد وہاں جن کی	عدد داں جس کی، ن ۶، ۷
،،	،،	۱۲	۲	گنتی	کہنے، ن ۲، ۵

---

* ن ۵ میں یہ شعر اس طرح ہے —

"دوجے ان میں فرنگی بے عدد ہیں -
کہ فعل و قول میں مکر و ہد ہیں" -

صفحہ	مثلوی	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۸۱	۲	۱۲	۲	آوں اُن کے	آوے اُن کا ' ن ۲ تا ۵
۳۸۲*	,,	۲	۲	ان مول صورت	تصویر مورت ' ن ۶ انمول مورت ' ن ۲ ۵ ' ۷
,,	,,	۳	۱	پر رروصفائی	اوپر صفائی ' ن ۲' ۵' ۷
,,	,,	۵	۲	رھیں	اھے ' ن ۵ ' اھیں ' ن ۷
,,	,,	۶	۲	جسے	دسے ' ن ۲ ' ۵ ' ۷
,,	,,	۸	۲	(باغ) کن	میں ' ن ۲
,,	,,	۹	۲	پروا	پردا ' ن ۲ ' ۵
,,	,,	۹	۲	پروا اُن کوں	بے پروائی ان کو ' ن ۷ بے پردا ' ن ۲ ' ۵ - وہ تن کوں ' ن ۶ -
,,	,,	۱۰	۱	رھے	اھے ' ن ۲
,,	,,	۱۱	۱	کسی کوں	اُنھوں کوں ' ن ۲
,,	,,	۱۱	۲	غرفۂ نین	غرفۃالعین ' ن ۲
۳۸۳	,,	۱	۱	ھر اک لب ھیں سو جیوں	ھر اک کے لب ھیں جیوں ' ن ۷
,,	,,	۲	۲	کہ جن	اسی ' ن ۲ ' ۷ - کہ جس ' ن ۶ -
,,	,,	۳	۱	سن ان کے بستی جو	بن اس کے نس ' ن ۲ جوں (؟) جوں ' ن ۲' ۷
,,	,,	۳	۲	ھو	جوں' ن ۲ ' ۷
,,	,,	۴	۱	ان - کام	اس - کار ' ن ۲ ' ۷
,,	,,	۴	۲	تھا - آخری	وہ ' ن ۷ - تا آخرن ۲ '
,,	,,	۶	۱	دکھوں میں	کوں دیکھو ' ن ۲ ' ۷

---

* ن ۵ میں اس صفحہ کے ساتویں شعر تک ھے اس سے آگے اوراق نہیں ھیں —

صفحہ	مثنوی	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۸۳	۳	۶	۲	تجلی کے سمندر کی	سمندر میں تجلی کی ن ۷
,,	,,	۹	۲	جو	کہ (اس) ' ن ۲ ' ۷
,,	,,	۱۰*	۱	(باتاں) ہیں	سوں ' ن ۶ ' ۷
قطعہ				——— قطعات (۶) ———	
۳۸۴	۱†	۶	۲	شکوب	شکست - ن ۶ ' ۷
,,	,,	۸	۱	میں بے قرار ہے مثل	ہے بے قرار مثال ' ن ۷
,,	,,	۹	۲	لہو	کے خوں ' ن ۷
۳۸۵	۳	۲	۲	سناں	رکھا ' ن ۷
رباعی				——— (رباعیات) ———	
۳۸۶	۱	۱	۱	لکھہ	پگ ' ن ۷
,,	۲‡	۱	۱	جسے	جس نے - جن نے ' ن ۳ ' ۴

---

* یہ دونوں مثنویاں' ن ۲ ' ۵ ' ۷ میں بلا فصل ایک ہیں ' ن ۵ کا حاشیہ بوسیدہ ہوکر ضائع ہوگیا ہے - اس سے بہت سے اول و آخر مصرع کٹ گئے ہیں -نیز بعض شعر (ن ۲) اور بعض (ن ۵) میں نہیں ہیں اور ترتیب میں بھی اختلاف ہے —

† پہلا قطعہ صرف ن ۶ ' ۷ میں ہے- قطعات ۲ ' ن ۷ کے فردیات میں ہیں - ن ۵ میں رباعیات ' فردیات ' قطعات بالکل نہیں ہیں – ن ۶ ' ۷ میں تقریباً کل رباعیات ہیں- ن ۲ ' ۳ ' ۴ میں بعض ہیں —

‡ رباعیات ۲ ' ۵ ' ۱۷ ؛ ن ۲ تا ۴ 'میں' رباعی ۱۵ ' ۲۵ ' ن ۴' میں اور رباعی ۱۸' ن ۳ ' ۴' میں ہے —

صفحہ	رباعی	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۸۶	۲	۱	۱	سر چوش	سر پوش ' (؟) ن ۲ تا ۴
۳۸۷	۲	۲	۲	اور	هور ' ن ۶ ' ۷
,,	۵	۲	۱	یه (بادام)	دو ' ن ۲ تا ۴ ' ۷
,,	,,	۲	۱	دوجے (زلف)	دوجے یو ' ن ۳ ' تا ۴ ۶ - هور دو ' ن ۷
,,	,,	۲	۲	(مصرعه)	شش دام نے مجھه ششدر و نا کام کیا ' ن ۲ تا ۴
۳۸۸	۹	۲	۱	پڑے جوت	پڑیں چونک ' ن ۶ تا ۷
۳۸۹	۱۲	۱	۳	اگن	لگن ' ن ۷
,,	,,	۲	۱	کہا	کہی ' ن ۶
,,	۱۵*	۱	۲	جس داغ کی حسرت‌سوں	جس باغ کے دیکھے سوں ن ۴
,,	,,	۱	۲	هوا لاله داغ	جلا لالۂ باغ ' ن ۷
,,	,,	۲	۱	سینے منیں اگ	اس باغ میں یک ' ن ۴
۳۹۰	۱۷+	,,	,,	کا - بندها - شهرازه	کے ' ن ۷ - بند هے ' ن ۲ ' ۴ ' ۶ ' ۷ - شهرازے ن ۷
,,	۱۸	۱	۱	عشق سوں	خال نمن ' ن ۴
,,	,,	۱	۲	زلف سوں بے تاب	زلف نمن محض ' ن ۴
,,	۱۹	۱	۱	هے (مکھه)	یو ' ن ۶ ' ۷

---

* ن ۴ میں پہلا مصرعہ یوں ہے :
تجھہ یادسوں سینہ ہے مرا روشن باغ

+ رباعی ۱۹ ' صرف (ن ' ۶) میں ہے —

صفحہ	رباعی	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۹۰	۱۹	۱	۲	یہ (چاہ)	اِس ' ن ۷
,,	۲۰	۱	۲	کوں	پہ ' ن ۶ ' ۷
۳۹۱	,,	۲	۲	شاهنشه مشرقین- کوں	اے بہر شہ حسین (؟) ن ۶-پہ ' ن ۶ ' ۷
,,	۲۱	۲	۱	دیکھے	دیکھی ' ن ۶ ' ۷
,,	۲۲	۱	۱	وہ (زلف)	دو ' ن ۶ ' ۷
,,	۲۲	۲	۱	(کس) سوں	کے ' ن ۷
,,	۲۳	۱	۲	رشک (پری)	نت ہے ' ن ۷
,,	,,	۲	۱	جمال	خیال ' ن ۶
,,	۲۴	۱	۲	اور - بالا	ہور - بالا ں ' ن ۶ ' ۷
۳۹۲	,,	۲	۱	کہو	یو ' ن ۷
,,	۲۵	۱	۲	قضات	قزاق ' ن ۷
,,	,,	۲	۲	ترا - بوجھہ	تری ' ن ۴-یونچھہ ' ن ۳
,,	۲۶	۲	۱	ایسوں	ویسیاں ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۲	۲	لالہ	لالے کا ' ن ۷

فردیات (۴۰)

,,	فرد ۱		۱	کوی	ہے کوی ' ن ۳ ' ۴
,,	,,		۲	کی	کوں ' ن ۳
۳۹۳	۸*		۱	ہیں	ہے ' ن ۶
۳۹۴	۱۵†		۲	نگہ	نظر ' ن ۷
۳۹۵	۱۹		۱	کدھر کوں	سو کس پر ' ن ۴
,,	۲۴		۱	ہے مجھہ	مجھے ' ن ۳ ' ۴
,,	,,		۲	تجھہ	اُس ' ن ۴

---

* فرد ۶ ' ضمیمہ میں صفحہ ۱۵ ' پر آگئی ہے —

† فرد ۱۲ ' پر پوری غزل اور خمسہ بھی ہے - اور فرد ۱۳ ' کی زمین میں پوری غزل موجود ہے —

صفحہ	فرد	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۹۶	۲۸	۲	سبز	تیز ' ن ۶
,,	۲۹*	۱	پی جس نے	پیا جو ' ن ۶ ' ۷
۳۹۷	۳۳	۱	نون	لون ' ۷
,,	۳۴	۲	چھکاتی ھے	چھکایا ھے (تینوں جگہ) ن ۴
,,	†۳۶	۱	تک	مجھہ ' ن ۲
,,	,,	۲	نہ کچھہ	نکو ' ن ۲
,,	,,	۲	سنا ھے کہ سناھے	مجھے سینا ھے ' ن ۲تا۴
,,	‡۳۸	۵	(مصرعہ اول)	اکثر آمن دل رجوع ہوں تجھہ طرف ' ن ۲ تا ۴
,,	۳۹	۱	پی کوں	پیو ' ن ۴

———— :o: ————

---

* فرد ۳۱ ' ردیف (ت) میں آنا چاھئے (سات) (صلاۃ) کا قافیہ ھے —

† ن ۳ میں یہ شعر یوں ھے —

درزن کوں کہا ' بر میں ترے یو کیا ھے
بولی کہ نکو چھیڑ مجھے سینا ھے

‡ ن ۲ تا ۴ ' ۶ ' ۷ میں ھے ؛ اور فرد ۳۷ ن ۴ میں اُس طرح ھے جس طرح فتح نوت میں ھے —

غلط نامہ

مقدمہ کلیات ولی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۵	انبائے	ابنائے
۴۳	۱۸	مقرض	مقراض
۴۸	۱۱	وقعات	واقعات
۶۰	۲۷	مین	زمین
۶۴	۲۷	بقو	بقول
۶۸	۲۰	۱۹۹۸ھ	۹۹۸ ھ
۷۷	۱۵	فرض کہ	فرض کہ ہر
۹۲	۱۸	زاھد	زھد
۹۷	۱۴	حھہ	تجھہ
,,	۲۱	گھے	کھے
۱۰۲	۶	نیں	نین
,,	۷	ڈوجا	درجا
,,	۱۳	بجھوں	جیوں کر
,,	,,	بسونا	بسرنا

کلیات ولی

صفحہ	غزل	شعر	مصرعہ	غلط	صحیح
۲	۲	۰	۰	۲-	(۲) - ۱۱ -
۳	۳	۵	۱	م	کم
۴	۴	۳	۲	کس	اُس
,,	,,	۴	۱	نیں	نہیں
۵	۵	۶	۱	-سوں	توں

صفحہ	غزل	شعر	مصرعہ	غلط	صحیح
۷	۸	۴	۱	گل	گلی
۹	۱۰	۳	۱	ھوے	ھووے
۱۵	۱۹	۷	۱	نمن*	نمن
۱۸	۲۲	۱	۲	رزن	روزن
۱۹	۲۵	۶	۲	تہت کا	تہتکا
,,	,,	۷	۲	ات کا	اتکا
۲۱	۲۸	۵	۲	یک	ایک
۲۳	۳۲	۴	۲	یاب	باب
۲۷	۳۵	مقطع	۲	کر	کوں
۲۷	۳۶	۴	۲	نور بہار	نو بہار
۲۹	۳۸	۷	۲	کاکا	کا
۳۰	۴۰	۱	۱	منجر	حجر
۳۳	۴۵	۵	۱	کمال	کہان
۴۶	۶۴	۱	۱	آنچھو	انجھو
۴۸	۶۷	۴	۱	مصر	مصرع
۵۰	۷۰	۵	۱	مانی	معنی
۵۳	۷۴	۳	۲	گزار	گداز
۵۸	۸۰	۴	۲	بقضا	بقضا
۶۱	۸۴	۵	۲	بے تا	بے تاب
۶۲	۸۵	۸	۱	سی	سن
,,	حاشیہ*	۰	۰	نکلا	نکالا
۶۵	۸۹	۴	۱	ظلسات	ظلسات
۶۸	۹۴	۴	۲	سب کی حق	سب حق
۶۹	۹۵	۵	۲	روا ے	ردائے
۷۰	۹۷	۴	۱	کاجل	کاجل*
۷۳	۱۰۱	۳	۱	شیریں کے	شیریں
۷۹	۱۰۷	۵	۲	سحمت	سخت

صفحہ	غزل	شعر	مصرعہ	غلط	صحیح
۸۶	۱۱۴	۳	۱	مانی	مالی
۸۸	۱۱۵	۱۱	۱	چشماں لی	چشماں کی
۹۱	۱۱۹	۱	۱	باتاں ہیں	ہیں باتاں
,,	,,	۳	۱	ناہل	نا اہل
۹۲	۱۲۰	,,	,,	ماد	یاد
۹۶	۱۲۶	۱	۲	فریاد	فرہاد
۹۷	۱۲۹	۱	,,	خبر کو	خبر کر
۹۸	,,	۶	۲	ستھا	سنا
۱۰۰	۱۳۳	,,	۱	حیوں	جیوں
۱۰۶	۱۴۱	۸	۲	د پے	دریئے
,,	,,	۹	,,	گل غدار	گل عذار
۱۱۰	۱۴۵	۲	,,	گل نرگس	گل و نرگس
۱۱۱	۱۴۷	,,	,,	ہوس	حوس
۱۱۷ تا ۱۲۴		صفحہ ۱۱۶ تا ۱۲۳			صفحہ ۱۱۷ تا ۱۲۴
,,	۱۵۴	۱	۲	نمں	یمن
۱۲۵	۱۶۴	۳	۱	میں	ہیں
۱۲۶	۱۶۵	۴	۱	راست بازوں	راست بازوں نے
۱۲۸	۱۶۷	۳	۱	دیکھر	دیکھہ کر
۱۳۸	۱۸۱	۱	۲	ورس	درس
,,	,,	۷	۱	نہیں	نہیں ہیں
۱۴۰	۱۸۳	۳	۲	حوف	خوف
۱۴۹	۱۹۵	۵	۲	چا	چاہ
۱۵۴	۲۰۲	۴	۱	صبح کر	صبح کا کر
۱۵۵	۲۰۳	۳	۲	ترا	تہرا
,,	۲۰۴	۱	۲	پراونہ	پروانہ
۱۶۱	۲۱۳	۳	۱	سے	لے
۱۶۳	۲۱۶	۴	۱	تذافل	تغافل

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	غلط	صحیح
۱۶۳	۲۱۶	۲	۲	کی جادو	کے جادو
,,	,,	۳	۱	مصروع	مصرع
۱۶۴	۲۱۸	۲	۲	میری	مری
,,	,,	,,	,,	رزہ	ذرہ
۱۶۷	۲۲۴	۳	۱	دارے	داروے
۱۶۸	۲۲۵	۱	۲	خمیر	فمیر
۱۶۹	۲۲۶	۵	۲	کے شکن	کی شکن
۱۷۰	۲۲۹	۴	۲	کوں	کروں
۱۷۱	,,	۶	۱	سرم	شرم
۱۷۲	۲۳۱	۴	۲	اس سبب	اس کے سبب
۱۷۴	۲۳۴	۵	,,	سو	سوں
۱۷۵	۲۳۵	۳	۱	کیتک	کتک
۱۷۶	حاشیہ	۱	۱	مس	مہں
۱۷۷	۲۳۷	۵	۲	پند	پسند
۱۸۴	۲۴۷	۳	۲	بھتر	بھیتر
۱۸۶	۲۵۱	۱	۲	سب	سب
۱۸۹	۲۵۵	۲	,,	نہن	نہیں
۱۹۰	۲۵۶	۴	,,	قاضد	قاصد
۱۹۱	۲۵۸	۱	۲	فکرونا موس	فکرناموس
۱۹۲	۲۵۹	۲	۲	سرو	سرد
۱۹۵	حاشیہ سطر		۲	مہفوم	مفہوم
۱۹۶	۲۶۵	۳	۲۰۱	سمیں	سیمیں
۱۹۹	۲۶۸	۵	۱	عسق	عشق
,,	,,	,,	,,	باآواز	بآواز
۲۰۳	۲۷۴	۱	۲	ھ	ہو
,,	,,	۳	۱	اوآ	اوا
۲۰۴	۲۷۵	,,	۲	تکلف	تکلف

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	غلط	صحیح
۲۰۶	۲۷۸	,,	۱	توجھہ	توجہ
۲۰۷	فٹ نوٹ سطر ۸			شعوں	شعروں
۲۰۸	۲۸۱	۶	۱	حسن	جن
۲۰۹	۲۸۳	۵	۲	شعو	شر
۲۱۱	۲۸۷	۲	۲	جو ھوں	جوھراں
۲۱۲	,,	۴	,,	مشکل	شکل
۲۱۳	۲۸۹	۳	۲	کھیں	کیونکہ
,,	,,	,,	,,	ھاتھوں	ھاتھوں میں
۲۱۴	۲۹۱	۴	۲	پھنچا	پھنچا ھے
۲۱۵	۲۹۲	۱	,,	جس	جس کے
,,	,,	۷	۱	ان	آن
۲۲۰	۳۰۰	۱	۱	دلبرے	دلبر
۲۲۳	۳۰۵	۱	۲	بلاگردان	بلاگردان
۲۲۶	۳۱۱	۱	,,	دبی	ڈبی
۲۲۸	۳۱۳	۱۰	۱	انکھا	انکھاں
۲۲۹	۳۱۶	۲	۲	رہ	رہ*
۲۳۰	۳۲۲	۴	۲	سبلتان	سنبلستان
۲۳۵	۳۲۳	۲	۱	پتلی کا	پتلی
۲۴۱	۳۳۱	۴	۱	ھوے	ھووے
۲۴۴	۳۳۳	,,	,,	اکر	آکر
۲۴۷	۳۴۰	۸	۲	عصا	عصا ھے
۲۴۹	۳۴۳	۶	۱	پر	پہ
۲۵۲	۳۴۶	۳	,,	منعی	معنی
۲۵۴	۳۴۹	۴	,,	پیام	پیا ھے
۲۵۵	۳۵۱	۵	,,	منہ	مکھہ
,,	۳۵۲	۲	,,	قدلے	قد کے
۲۶۰	۳۵۹	۶	۲	دوھو	دودھو*

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	غلط	صحیح
۲۶۰	۳۵۹	حاشیہ *			دوپارہ'
۲۶۱	۳۶۱	۳	۱	ھ	ھر
,,	,,	,,	,,	یوں	کہوں
۲۶۵	حاشیہ			(ن) آگ کا کھڑا	آگ کا کھڑا
۲۶۹	۳۷۰	۲	۲	جس ی	جس کی
۲۷۰	۳۷۱	۱۰	۱	ولی	ولے
۲۷۴	۳۷۵	۲	۱	اکر	اَکر
۲۷۷	۳۷۹	۴	۲	خھیازہ	خسیارہ
۲۸۴	۳۹۰	۳	,,	ومن	دمن
۲۸۵	۳۹۱	۵	۲	شریں	شھریں
۲۸۷	۳۹۳	۱	۱	مندیں	مَندریں
,,	,,	۵	,,	تھجہ	تجھہ
۲۹۰	۴۰۵	۴	,,	تو نہال	نو نہال
۳۰۱	۴۱۱	,,	۲	کھنچتا	کھینچتا
۳۱۶	مستزاد ۷-۲-۳			صوبح -	صبح میں
۳۱۸	مخمس ۱ بند ۶-۲			دیکے	دیکھہ کے
,,	۲	۱	۲	حجدم	جحیم
۳۱۹	,,	۳	۱	کان ھے عزیز	کاں ھے عزیز
۳۲۱	۳	۵	۲	خاں ماں	خان ماں
۳۲۴	۵	۴	۴	وسا	دسا
۳۲۵	,,	۵	,,	باز ھوش	ہار ھوش
۳۲۷	۶	۵	۲	اَی	اِن
۳۳۰	۸	۱	۴	پیریں	پھرھن
۳۳۲	۹	۲	۱	چھبیلہ	مہ چھبیلہ
۳۳۳	,,	۶	۵	ھت چھتا	ھت چھتا
۳۳۴	۱۰	۲	۱	آ * او	آ او *
,,	,,	۲	۳	گلزار	گلزار

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	غلط	صحیح
۳۳۸	۱۲	۴	۴	کی خال	کے خال
۳۴۳	ترا' بند۷		۴	صفافی	صافی
۳۵۲	ق'۱	۶*	۲	دنہیں	دنیا
۳۶۱	ق'۲	۱	۲	سانوں	ساتویں
۳۶۲	ق'۲	۴	۲	عقل ا ل	عقل اول
۳۶۳	ق'۳	۹	۲	ا مفلسی	آ مفلسی
۳۶۴	ق'۳	۵	۱	انگی	انگلی
,,	ق'۳	۷	۱	سبم	سیم
۳۶۷	ق'۳	۹	۱	دں کی	دل کی
۳۸۶	قطعہ تاریخی	۲	۱	معقول	معقول
۳۸۶	رباعی ۱	۱	۲	سپ	سب

فرہنگ

		سطر		
ہ	کالم اول	۷	انکھیں	انکھَن
د	,,	۱۳	بمعلی	بمعنی
ح	,,	۱۴	موجود	موجود ہے
س	۲	۱۰	غزل معنی کے میں	غزل کے معنی میں
,,	,,	۱۹	متھا ینی	متھائی
ع	۱	۱۵	تو بنا	تو نبا

ضمیمہ نمبر ۱

۸	۱۰	۴	۲	خطرا ہے	خط ا ہے
,,	,,	۶	۲	کمر ؟	کسر
۹	۱۱	۵	۱	کھینچے	کھینچنے
,,	,,	۸	۱	مست	مے
,,	,,	۹	۱	فریاد	فرہاد

* تصاید میں اشعار کی تعداد بلحاظ صفحہ ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	غلط	صحیح
۱۸	۲۴	۶	۱	شاق	شائق
۲۲	فٹ‌نوٹ سطر۵			یہ نہیں	نہیں
۲۵	۳۴	۳	۱	ابرو ھے	آبرو اھے
۲۵	فٹ‌نوٹ سطر۱			دیوان	کسی دیوان
۲۶	۳۶	۳	۲	سمن ؟	سمن
۲۸	۳۸	۴	۱	پانی	پانے
۳۰	۴۱	۲	۲	لا	لام
۳۳	۴۵				یہ غزل غلطی سے درج ہوگئی کلیات میں دیکھو غزل (۳۱۲) صفحہ ۲۲۶ —
۳۵	۵۰	۱	۱	نسیم	نہم
۴۹	فرد۳۰	۱	۱	قیل و قال	قال و قیل